۷۸۶

۱۱۰_۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس

خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Presented by Ziaraat.Com

NOT FOR COMMERCIAL

Ahmed Book Sellers
718/20, F.B. Area, Karachi, Pakistan
Ph: 021-36364924,
E.Mail: sh.jafri786@gmail.com

تحفۃ الامام
ترجمہ
غایۃ المرام

امام اور امامت کے موضوع پر مشتمل شاہکار کتاب

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمن الرحيم

Presented by Ziaraat.Com

تحفۃ الانام

ترجمہ

غایۃ المرام

حصہ دوم

غایۃ المرام وحجۃ الخصام فی نفس الامام من طریق الخاص والعام

امام اور امامت کے موضوع پر مشتمل شاہکار کتاب

تالیف: محدث کبیر حضرت علامہ السید ہاشم البحرانی الموسوی التوبلی قدس سرہ

ترجمہ: حجۃ الاسلام علامہ محمد حسن جعفری مدظلہ العالی

تصحیح: حجۃ الاسلام ریاض حسین جعفری، فاضل قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور۔ فون: 5425372

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب : تحفۃ الانام ترجمہ غایۃ المرام

مولف : محدث کبیر حضرت علامہ السید ہاشم البحرانی الموسوی التوبلی قدس سرہ

مترجم : حجۃ الاسلام علامہ محمد حسن جعفری مدظلہ العالی

مصحح : حجۃ الاسلام ریاض حسین جعفری، فاضل قم

پروف ریڈنگ : خادم حسین جعفری

کمپوزنگ : ادارہ منہاج الصالحین، لاہور

صفحات : 568

ہدیہ : [redacted] روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین۔ لاہور

الحمد مارکیٹ، فرسٹ فلور، دکان نمبر 20، اُردو بازار ـ لاہور

فون: 042-7225252 ، 0301-4575120

Presented by Ziaraat.Com

ترتیب

باب نمبر 18

آیتِ ولایت 6

باب نمبر 19

آیتِ ولایت امیرالمومنینؑ اور آئمہ ہدیٰؑ 21

باب نمبر 20

حدیثِ منزلت 36

باب نمبر 21

حدیثِ منزلت 105

باب نمبر 22

حضرت علیؑ اور گیارہ آئمہ اوصیائے پیغمبرؐ ہیں 210

باب نمبر 23

حضرت علیؑ اور اُن کے گیارہ فرزند نصِ رسولؐ کے تحت اوصیائے رسولؐ ہیں 273

باب نمبر 24

نصِ رسولؐ کے مطابق آئمہؑ کی تعداد بارہ ہے 371

باب نمبر 25

امامؑ بارہ ہیں اور وہ حضرت علیؑ اور ان کے گیارہ فرزند ہیں 402

باب نمبر 26

رسول اکرمؐ کی طرف سے حضرت علیؑ اور آئمہؑ ہدیٰ کی اقتداء کا حکم 425

باب نمبر 27

رسول اکرمؐ کی زبانی حضرت علیؑ اور آئمہ کی پیروی کا حکم 439

باب نمبر 28

حدیثِ ثقلین از روایات عامہ 452

باب نمبر 29

حدیثِ ثقلین 482

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 18

آیتِ ولایت

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ ○ (المائدہ ۵:۵۵)

''اس کے ماسوا اور کچھ نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہے اور اُس کا رسول ہے اور وہ اہلِ ایمان تمہارے ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں''۔

اس آیت کے مصداق مولا علی علیہ السلام ہیں۔ علمائے عامہ سے اس سلسلہ کی چوبیس احادیث منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1 تفسیر ثعلبی میں مرقوم ہے کہ سدی، عتبہ بن ابی حکیم اور غالب بن عبداللہ کا بیان ہے کہ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ ......وَ هُمْ رَاكِعُونَ کی آیت حضرت علی بن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ آپؑ مسجد میں حالتِ رکوع میں تھے کہ ایک سائل آپؑ کے پاس سے گزرا۔ آپؑ نے اُسے اپنی انگوٹھی عطا کی۔ (تفسیر ثعلبی مخطوط،۴۷)

پھر ثعلبی نے اپنی اسناد سے عبایہ بن ربعی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن عباس چاہِ زمزم کی منڈیر پر بیٹھے احادیثِ رسولؐ بیان کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک عمامہ پوش بزرگ آئے، اُنہوں نے اپنے چہرے کو چھپایا ہوا تھا۔ ابن عباسؓ جیسے ہی قولِ رسولؐ پیش کرتے اُس کے ساتھ وہ بزرگ بھی قولِ رسولؐ پیش کرتے تھے۔

ابن عباسؓ نے اُن سے کہا کہ میں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

اُس بزرگ نے اپنے چہرے سے عمامہ کا پلو ہٹایا اور کہا: لوگو! جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا تو وہ سن لے کہ میں جندب بن جنادہ بدری ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے اپنے ان دو کانوں سے رسولِ خدا سے سنا اور اگر نہ سنا ہو، تو خدا کرے یہ کان بہرے ہو جائیں۔ اور میں نے ان دو آنکھوں سے رسولِ خدا کو فرماتے ہوئے دیکھا۔ اگر جھوٹ بولوں تو یہ آنکھیں اندھی ہو جائیں۔ رسولِ خدا فرماتے تھے:

علی قائد البررة وقاتل الکفرة منصور من نصره مخذول من خذله

"علیؑ نیک لوگوں کا قائد ہے اور کافروں کا قاتل ہے، جو اس کی مدد کرے گا وہ خدا کی طرف سے مدد یافتہ ہے اور جو اُس کو بے یار و مددگار چھوڑے گا وہ بھی قدرت کی طرف سے بے یار و مددگار رہے گا"۔

میں نے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ نمازِ ظہر پڑھی۔ مسجد میں ایک سائل نے سوال کیا، لیکن اُسے کسی نے کچھ نہ دیا۔

سائل نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیے اور کہا: خدایا! گواہ رہنا میں نے تیرے رسولؐ کی مسجد میں سوال کیا، لیکن کسی نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

اس وقت علیؑ رکوع میں تھے، اُنہوں نے اپنی چھنگلیا سے اس کو اشارہ کیا اور اُس میں آپؑ نے انگشتری پہنی ہوئی تھی۔ سائل آگے بڑھا، اُس نے آپؑ کی انگلی سے وہ انگشتری اُتار لی۔

نبی اکرمؐ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے آسمان کی طرف سر بلند کیا اور بارگاہِ احدیت میں عرض کیا:

پروردگار! موسیٰ علیہ السلام نے تجھ سے سوال کرتے ہوئے یہ کہا تھا:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○ وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا

Presented by Ziaraat.Com

مِّنْ اَهْلِيْ ○ هٰرُوْنَ اَخِي ○ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ○ وَ اَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ (طٰہٰ ۲۰: ۲۵-۳۲)

''پروردگارا! میرا سینہ کشادہ فرما اور میرا معاملہ آسان فرما۔ میری زبان سے گرہیں کھول دے، تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے خاندان میں سے میرے لیے وزیر مقرر فرما ہارونؑ کو، جو کہ میرا بھائی ہے، اس کے ذریعہ سے میری کمر کو مضبوط فرما اور اسے میرے معاملہ میں شریک فرما''۔

پروردگارا! تو نے ان کی دعا قبول کی تھی اور تو نے قرآن میں یہ اعلان کیا:

سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَآ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ○ (القصص ۲۸: ۳۵)

''ہم تمہارے بازوؤں کو تمہارے بھائی سے مضبوط کر دیں گے اور تمہارے لیے ایسا غلبہ قرار دیں گے کہ یہ تم تک نہ پہنچ سکیں گے۔ ہماری نشانیوں کے سہارے اور تم اور تم دونوں کے پیروکار ہی غالب رہیں گے''۔

پھر آنحضرتؐ نے عرض کیا:

اللهم وانا محمد نبيك وصفيك اللهم واشرح لي صدري ويسرلي امري واجعل لي وزيرا من اهلي عليا اشدد به ظهري

''خدایا! میں محمدؐ تیرا نبی اور تیرا صفی ہوں۔ خدایا! میرے لیے میرے سینہ کو کشادہ کر دے اور میرے معاملات میں آسانی پیدا فرما اور میرے اہل میں سے علیؑ کو میرا وزیر مقرر فرما اور اُس کے سہارے میری کمر کو مضبوط فرما''۔

Presented by Ziaraat.Com

ابوذر نے کہا کہ ابھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مکمل نہ ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل امینؑ کو بھیجا اور اُنہوں نے کہا: محمدؐ! آپؐ یہ آیت پڑھیں:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ○ (المائدہ۵:۵۵)

(تفسیر ثعلبی مخطوط،۴۰،۷)

حدیث نمبر 2 کتاب الجمع بین الصحاح الستة کی تیسری جلد میں سورۂ مائدہ کی اسی آیت کے ضمن میں یہ مرقوم ہے: "صحیح نسائی میں ابن سلام سے منقول ہے کہ میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جب سے ہم نے خدا اور رسولؐ کی تصدیق کی ہے اُس دن سے ہماری قوم (یہود) نے ہم سے عداوت رکھی ہوئی ہے اور اُنہوں نے ہم سے کلام نہ کرنے کی قسمیں کھائی ہیں۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ ...... وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ کی آیت نازل فرمائی۔

پھر بلالؓ نے اذان دی۔ لوگ نماز پڑھنے کے لیے اُٹھے۔ کوئی سجدہ میں تھا اور کوئی رکوع کر رہا تھا۔ اتنے میں ایک سائل نے صدا کی۔ حضرت علیؑ نے اپنی انگوٹھی اسے حالتِ رکوع میں عطا فرمائی۔

سائل نے رسولؐ خدا کو بتایا۔ اس وقت رسول اکرمؐ نے ہمیں یہ آیت پڑھ کر سنائی:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ○ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ○

(المائدہ۵:۵۵-۵۶)

"ایمان والو! بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اُس کا رسولؐ اور وہ صاحبانِ ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور جو بھی اللہ، اُس کے رسول اور اہلِ ایمان کو اپنا سرپرست بنائے تو

Presented by Ziaraat.Com

اللہ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے"۔(تفسیر درمنثور، ج ۲، ص ۲۹۳۔
یہی مضمون شواہد التنزیل، ج ا، ص ۱۸۰ میں بھی مرقوم ہے)

حدیث نمبر 3 ابن مغازی شافعی نے مناقب میں اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ...... وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ کی آیت مجیدہ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ (مناقب ابن مغازلی الشافعی، ص ۳۱۱، حدیث ۳۵۴۔ تفسیر طبری، ج ۶، ص ۱۶۵)

حدیث نمبر 4 ابن مغازلی اپنی اسناد سے نقل کرتے ہیں کہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ...... کی آیت میں وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ کے کلمات حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئے۔ (مناقب ابن مغازلی شافعی، ص ۳۵۵۔ درمنثور، ج ۳، ص ۲۹۳)

حدیث نمبر 5 ابن مغازلی شافعی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ ایک سائل رسول اکرمؐ کے پاس سے گزرا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ انگوٹھی تجھے کس نے دی ہے؟
سائل نے کہا: وہ جو سامنے حالتِ رکوع میں ہے اسی نے مجھے یہ انگوٹھی عطا کی ہے۔
اُس وقت حضرت علی علیہ السلام حالتِ رکوع میں تھے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

الحمدللّٰہ الذی جعلھا فیّ وفی اھل بیتی

"خدا کی حمد ہے جس نے یہ فضیلت مجھے اور میرے اہلِ بیتؑ کو عطا کی ہے"۔

حضرت علی علیہ السلام نے جو انگوٹھی صدقہ میں دی تھی اُس پر یہ کلمات نقش تھے:

سبحان من فخری بانی له عبد

"وہ ذات پاک ہے جس کی عبدیت پر مجھے فخر ہے"۔ (مناقب ابن

Presented by Ziaraat.Com

مغازلی، ص ۳۵۶۔ تفسیر درمنثور، ج ۲، ص ۲۹۳۔ جامع الاصول، ج ۹، ص ۴۷۸)

حدیث نمبر 6 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے ابی صالح سے نقل کیا ہے، اُس نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے، اُنہوں نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام حالتِ رکوع میں تھے۔ اتنے میں ایک مسکین آیا، آپؑ نے اُسے اپنی انگوٹھی عطا کی۔

رسول اکرمؐ نے اس سے فرمایا: تجھے یہ انگوٹھی کس نے عطا کی ہے؟

سائل نے کہا: اُس رکوع کرنے والے نے یہ انگوٹھی عطا کی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ کی آیت نازل فرمائی۔ (مناقب ابن مغازلی، ص ۳۱۲، حدیث ۳۵۷۔ اسباب النزول واحدی، ص ۱۴۸)

حدیث نمبر 7 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے علی بن حابس سے نقل کیا۔ اُس نے کہا کہ میں اور ابومریم عبداللہ بن عطاء کے پاس گئے۔ ابومریم نے اُن سے کہا کہ آپ ہمیں وہ حدیث سنائیں جس کی آپؑ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن عطاء نے بیان کیا کہ ایک دن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں عبداللہ بن سلام کے فرزند کا اُن کے پاس سے گزر ہوا۔

میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں، یہ اس کا بیٹا ہے جس کے متعلق اللہ نے کہا ہے: وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ (الرعد: ۴۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نہیں وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ کے مصداق حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ انہی کے متعلق وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ اور اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (ہود: ۱۷) اور اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ کی آیات نازل ہوئیں۔ (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۳۵۸۔ تفسیر قرطبی، ج ۹، ص ۳۳۶)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 8 صحیح نسائی میں ابن سلام سے بھی روایت منقول ہے جسے ہم دوسری روایت میں الجمع بین الصحاح الستۃ کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں۔ (تفسیر در منثور، ج ۲، ص ۲۹۳۔ شواہد التنزیل، ج ۱، ص ۱۸۰)

حدیث نمبر 9 اخطب خوارزم موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے یحییٰ بن عبداللہ بن عمر بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ پر اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ ......کی آیت نازل ہوئی۔

آنحضرتؐ مسجد کی طرف آئے وہاں دیکھا کچھ لوگ قیام میں ہیں اور کچھ سجدہ میں ہیں۔ اس وقت ایک سائل دکھائی دیا۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ تجھے کسی نے کچھ دیا ہے؟

اُس نے کہا اور تو کسی نے کچھ نہیں دیا البتہ اس رکوع کرنے والے نے مجھے انگوٹھی عطا کی ہے۔

اس وقت حضرت علیؑ رکوع میں تھے۔ (المناقب، ص ۲۶۶، حدیث ۲۴۸)

حدیث نمبر 10 اخطب خوارزم لکھتے ہیں کہ معاویہ نے عمرو بن عاص کو اپنے ساتھ شامل کرنے اور حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت کرنے کے لیے خط لکھا۔ جواب میں عمرو بن العاص نے لکھا:

اے معاویہ! تو اچھی طرح سے جانتا ہے کہ علیؑ کے فضائل میں قرآن کریم کی بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں اور اتنی آیات کسی اور کے متعلق خدا نے نازل نہیں کی ہیں۔

اللہ نے علیؑ کے متعلق یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا (دہر:۸) اور اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رٰکِعُوْنَ (المائدہ۵:۵۵) اور اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَ یَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ وَ مِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰی اِمَامًا وَّ رَحْمَۃً (ھود:۱۷) اور رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا (الاحزاب۳۳:۲۳) اور قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی (الشوریٰ۴۲:۲۳) کی آیات نازل کی ہیں۔ (المناقب، ص ۲۰۰، حدیث ۲۴۰)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 11 اخطب خوارزم نے اپنی اسناد سے محمد بن سائب سے نقل کیا۔ اُس نے ابی صالح سے، اُس نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سلام اپنے ساتھ اپنے چند ساتھیوں سمیت رسولِ اکرمؐ کے پاس آیا اور اُس نے کہا:

یارسولؐ اللہ! ہمارے گھر یہاں سے دُور ہیں اور اس محفل کے علاوہ ہماری کوئی محفل نہیں ہے اور جب سے ہم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اُس دن سے ہماری قوم نے ہم سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا ہوا ہے اور وہ قسم کھا چکے ہیں کہ وہ ہم سے نہ تو نشست و برخاست رکھیں گے اور نہ ہی وہ ہم سے رشتہ داری کریں گے اور نہ ہی وہ ہم سے گفتگو کریں گے۔ یہ چیز ہمارے لیے سخت ناگوار ہے۔

رسولِ اکرمؐ نے جواب میں اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ...... کی آیت تلاوت فرمائی اور اُس کے بعد آپؐ مسجد کی طرف چل پڑے۔ مسجد میں لوگ نماز پڑھنے میں مصروف تھے۔ کوئی قیام میں تھا اور کوئی رکوع میں تھا۔ آپؐ نے ایک سائل کو دیکھا۔ آپؐ نے اُس سے فرمایا: کیا تجھے کسی نے کچھ دیا ہے؟

سائل نے کہا: جی ہاں، مجھے سونے کی انگوٹھی ملی ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ انگوٹھی کس نے دی ہے؟

سائل نے حضرت علی بن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ کیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اس نے تجھے کس حال میں انگوٹھی دی تھی؟

سائل نے کہا: اُنہوں نے مجھے رکوع کی حالت میں انگوٹھی دی ہے۔ یہ سنا تو آپؐ نے زور سے تکبیر کہی۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ○ (المائدہ۵:۵۶)

''جو بھی اللہ اور اُس کے رسولؐ اور اہلِ ایمان کو سرپرست بنائے تو اللہ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے''۔

Presented by Ziaraat.Com

اس موقع پر حسان بن ثابت موجود تھے۔ اُنہوں نے حضرت علی علیہ السلام کی مدح میں یہ اشعار پڑھے:

ابا حسن تفدیك نفسی ومھجبتی	وکل بطئی فی الھدیٰ ومسارع
ایذھب مدحی والمحبر منائعا	وما الدح فی جنب الاللہ بضائع
فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا	فدتك نفوس القوم یاخیر راکع
فانزل فیك اللہ خیر ولایة	وبیّنھا فی محکمات الشرائع

''اے ابوالحسنؑ! میری جان اور روح آپؑ پر قربان اور ہدایت میں آہستگی کرنے والا اور ہر تیزی کرنے والا آپؑ پر قربان ہو۔

کیا میری مدح خوانی اور قلمدان ضائع ہو جائے گا، جب کہ خدا کے حضور کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔

تو نے رکوع کی حالت میں انگوٹھی عطا کی۔ اے بہترین رکوع کرنے والے لوگوں کی جانیں آپؑ پر قربان ہوں۔

اللہ نے آپؑ کی شان میں ولایت کو نازل کیا اور اسے محکم شرائع میں بیان کیا۔ (مناقب اخطب خوارزم، ص۲۶۴، حدیث ۲۴۶)

حدیث نمبر 12 حموینی نے اپنی اسناد سے ابوصادق سے روایت کی کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اصول الاسلام ثلاثة لا ینفع واحدة منھن دون صاحبتھا ، الصلاة والزکٰوة والموالاة

''اصول اسلام تین ہیں: ان میں سے ایک اصول فائدہ نہیں، دنیا جب تک دوسرے دو اس کے ساتھ شامل نہ ہوں ① نماز ② زکوٰۃ ③ ولایت

واحدی کہتے ہیں: حضرت علی علیہ السلام کا یہ فرمان اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رٰکِعُوْنَ کی آیت

Presented by Ziaraat.Com

مجیدہ سے ماخوذ ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ نے مومنین کی ولایت کو بیان کیا۔ پھر اس کی توصیف نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے کی اور فرمایا: اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ "وہ جو کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں"۔

جس نے علیؑ کو ولی مانا، تو اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کو ولی مانا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ اس نے علیؑ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ (مریم:۹۶)

"بے شک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اللہ اُن کے لیے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا"۔

یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں علیؑ کی محبت پائی جاتی ہے۔

واحدی نے اپنی اسناد سے براء سے نقل کیا کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: علیؑ! تم یہ دعا مانگو: "پروردگار! اپنے پاس میرے لیے عہد مقرر فرما اور اہلِ ایمان کے دلوں میں میری مودت پیدا فرما"۔

حضرت علی علیہ السلام نے یہ دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ (مریم:۹۶)

یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ (فرائد السمطین، ج۱، ص۷۹، باب ۱۴، حدیث ۴۹، ۵۰، ۵۱)

حدیث نمبر 13 حموینی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابراہیم بن ہدبہ سے روایت کی ہے۔ اس نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ایک سائل مسجد میں آیا۔ اُس نے کہا کہ کوئی ہے جو کئی گنا زیادہ عطا کرنے والے خدا کو قرض دے؟

اس وقت حضرت علیؑ رکوع کی حالت میں تھے۔ آپؑ نے سائل کو اشارہ کیا۔ وہ

Presented by Ziaraat.Com

آگے بڑھا، اُس نے آپؑ کی انگوٹھی اُتار لی۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: عمر! اس کے لیے واجب ہوگئی۔

اُنہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں کیا چیز واجب ہوئی ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ خدا کی قسم! سائل نے جیسے ہی اس کے ہاتھ سے انگوٹھی اُتاری ہے اللہ نے بھی اس سے ہر گناہ اور غلطی کو دُور کیا ہے۔

(فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۸۷، باب ۳۹، حدیث ۱۴۹)

حدیث نمبر 14 حموینی نے اپنی دو اسناد سے ابن عباسؓ اور ابوذر غفاریؓ کی گفتگو نقل کی ہے (اور اس گفتگو کو ہم پہلی حدیث میں نقل کر چکے ہیں)۔ (فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۹۱، باب ۳۹، حدیث ۱۵۱)

حدیث نمبر 15 حموینی نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن سلام کی حدیث نقل کی ہے (جسے ہم گیارہویں حدیث میں نقل کر چکے ہیں)۔ (فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۹۳، باب ۳۹، حدیث ۱۵۲)

حدیث نمبر 16 حموینی نے اپنی اسناد سے عمار بن یاسرؓ سے روایت کی ہے، اُنہوں نے کہا کہ ایک دن حضرت علیؑ نمازِ نوافل میں مصروف تھے اور آپؑ رکوع میں تھے۔ ایک سائل آیا اُس نے صدا دی تو آپؑ نے اپنی انگوٹھی اُتار کر سائل کو عطا کی۔ سائل رسولِ خدا کی خدمت میں آیا اور اُس نے آپؐ کو واقعہ سنایا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ ...... کی آیت نازل فرمائی۔ رسولِ خدا نے لوگوں کو یہ آیت سنائی، پھر آپؐ نے فرمایا:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

"جس کا میں حاکم ہوں اس کا علیؑ حاکم ہے"۔ (فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۹۴۔ باب ۳۹، حدیث ۱۵۳)

حدیث نمبر 17 حافظ ابونعیم نے کتاب نزول القرآن فی امیر

Presented by Ziaraat.Com

المومنین کے حوالہ سے عبداللہ بن سلام کی روایت نقل کی ہے اور آخر میں حضرت حسان کے اشعار بھی نقل کیے ہیں۔ مذکورہ روایت کو ہم گیارہویں حدیث میں نقل کر چکے ہیں۔

ایک اور شاعر نے امیرالمومنین علی علیہ السلام کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا تھا:

او فی الصلاۃ مع الزکٰوۃ اقامها — واللّٰہ یرحم عبده ابصارها

من ذا نجاتمه تصدق راکعا — واسرۃ فی نفسه اسرارها

من کان بات علی فراش محمد — ومحمد اسریٰ یوم الغارها

من کان جبرائیل یقوم یمینه — یوما ومیکال یقوم یسارها

من کان فی القرآن سُمّی مومنا — فی تسع ایات جعلن کبارها

"علیؑ وہ ہیں جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ کو یکجا کیا ہے۔ اللہ اپنے صابر بندے پر رحم کرتا ہے۔

علیؑ وہ ہیں جنہوں نے حالتِ رکوع میں انگوٹھی خیرات کی اور اُسے اپنے دل میں چھپایا تھا۔

علیؑ وہ ہیں جنہوں نے ہجرت کی رات، رسولؐ خدا کے بستر پر بسر کی تھی۔ اس وقت محمد مصطفیؐ غار میں تھے۔

علیؑ وہ ہیں کہ (جنگ میں) جبریلؑ اُن کے دائیں اور میکائیل اُن کے بائیں طرف چلا کرتے تھے۔

علیؑ وہ ہیں جن کو قرآن کی نو آیات میں لفظ "مومن" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (اسباب النزول واحدی، ص ۱۳۳۔ شواہد التنزیل حسکانی، ج ۱، ص ۲۴۳)

حدیث نمبر 18 حافظ ابونعیم نے اپنی اسناد سے عمار بن یاسرؓ کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک دن حضرت علیؑ مسجد نبویؐ میں نماز نوافل پڑھنے میں مشغول تھے۔ آپؑ رکوع میں پہنچے کہ ایک سائل نے صدا دی۔ آپؑ نے اپنی اُنگشتری اُتار کر اسے عطا کی۔ رسولؐ خدا کے پاس گئے اور اُنہیں اس واقعہ کی اطلاع دی تو اللہ نے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ

Presented by Ziaraat.Com

اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ......کی آیت مجیدہ نازل فرمائی۔ (شواہد التنزیل حسکانی، ج۱،ص۲۲۳)

حدیث نمبر 19 حافظ ابونعیم نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے آیتِ ولایت کے بارے یہ کلمات نقل کیے ہیں کہ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رٰکِعُوْنَ سے حضرت علیؑ مراد ہیں۔

عبداللہ بن سلام نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم نے علیؑ کو دیکھا کہ اُنہوں نے حالتِ رکوع میں ایک محتاج کو اپنی انگوٹھی عطا کی۔ ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(احکام القرآن جصاص، ج۳،ص۵۵۷۔ شواہد التنزیل حسکانی، ج۱،ص۲۱۹)

حدیث نمبر 20 حافظ ابونعیم نے کلبی سے، اُس نے ابوصالح سے، اُس نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ وضو فرمارہے تھے کہ آپؐ پر اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ ...... کی آیت نازل ہوئی۔ رسول اکرمؐ مسجد کی طرف چلے۔ آپؐ کو ایک سائل دکھائی دیا۔ آپؐ نے اُس سے پوچھا کہ مسجد میں کون ہے؟

سائل نے کہا: ایک شخص ہے جس نے مجھے حالتِ رکوع میں خیرات دی ہے، نبی اکرمؐ آئے، دیکھا تو وہ علیؑ تھے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج۲،ص۷۴۔ شواہد التنزیل، ج۱،ص۲۲۲)

حدیث نمبر 21 ابونعیم نے اپنی اسناد سے جابر سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اُس نے کہا کہ جب سے ہم ایمان لائے ہیں ہماری قوم نے ہم سے بول چال ختم کردی ہے۔ (اتنے میں آپ پر آیت ولایت نازل فرمائی)

آپؐ نے فرمایا: سائل کو تلاش کرکے میرے پاس لاؤ۔

ہم مسجد میں گئے تو وہاں سے ایک سائل جارہا تھا۔ ہم اسے آنحضرتؐ کے پاس لے گئے۔

آپؐ نے فرمایا: تجھے کسی نے کچھ دیا ہے؟

سائل نے کہا: جی ہاں، ایک بندۂ خدا رکوع میں تھا اُس نے مجھے اپنی انگوٹھی دی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ نے سائل سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو اور وہ شخص ہمیں دکھاؤ۔
سائل آنحضرتؐ کے ساتھ چلا، اس وقت علیؑ کھڑے ہوئے تھے۔ سائل نے کہا: انہوں نے مجھے اپنی انگوٹھی دی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ...... کی آیت نازل فرمائی۔ (اسباب النزول واحدہ، ص ۱۳۳-۱۹۴۔ شواہد التنزیل، ج ۱، ص ۲۲۵)

حدیث نمبر 22 ابونعیم نے اپنی اسناد سے عبدالوہاب بن مجاہد سے نقل کیا۔ اس نے کہا کہ ابن عباسؓ کہتے تھے کہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ...... کی آیت علی بن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور، ج ۲، ص ۲۹۳)

حدیث نمبر 23 ابونعیم نے اپنی اسناد سے مسلمہ بن کہیل سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے حالتِ رکوع میں انگشتری خیرات کی تھی۔ اللہ نے اس پر اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ...... کی آیت نازل فرمائی۔ (تاریخ دمشق، ج ۴۲، ص ۳۵۷۔ دارالفکر، زادالمسیر، ج ۲، ص ۲۹۲)

حدیث نمبر 24 حافظ ابونعیم نے اپنی اسناد سے ابی رافع سے روایت کی کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں گیا۔ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپؐ سو رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ایک سانپ بھی گھر میں موجود تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نے سانپ کو مارا تو آنحضرتؐ بیدار ہو جائیں گے، لہٰذا میں آنحضرتؐ اور سانپ کے درمیان لیٹ گیا، تاکہ آپؐ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔

آپؐ بیدار ہوئے تو آپؐ یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے اُٹھے: اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ...... اس کے بعد آپؐ نے الحمدللہ کہا۔

پھر آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم یہاں کیوں سوئے ہوئے تھے؟
میں نے کہا: میں آپ کو اس سانپ سے بچانے کے لیے سویا تھا۔
آپؐ نے فرمایا: اُٹھ کر اسے مار ڈالو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپؐ نے میرے

Presented by Ziaraat.Com

ہاتھ سے پکڑ کر فرمایا:

اے ابورافع! میرے بعد ایسا گروہ ہوگا جو علیؑ سے جنگ کرے گا۔ مخالفین علیؑ سے جہاد کرنا، خدائی حق ہے۔ جو ہاتھ سے جہاد نہ کر سکے تو اُسے چاہیے کہ اپنی زبان سے جہاد کرے اور جو زبان سے بھی جہاد نہ کر سکے تو کم از کم دل میں اُن سے نفرت کرے۔ اس کے علاوہ اور کوئی گنجائش نہیں ہے۔ (مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۳۴۔ المعجم الکبیر، ج ۱، ص ۳۲۱۔ کنز العمال، ج ۱۵، ص ۱۰۲، حدیث ۴۰۲۶۶)

ابن شہر آشوب لکھتے ہیں: پوری اُمت کا اجماع ہے کہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ کی آیت مجیدہ امیر المومنین علی علیہ السلام کے شان میں نازل ہوئی۔ (مناقب آل ابی طالب، ج ۲، ص ۲۰۸)

✿✿✿

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 19

آیتِ ولایت امیرالمومنینؑ اور آئمہ ہدیٰؑ

حدیث نمبر 1 ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ کی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تمہاری جان و مال اور تمہارے اُمور کا متصرف اللہ ہے اور اُس کا رسول ہے، پھر علیؑ اور اُس کی اولاد سے تعلق رکھنے والے آئمہ تمہارے متصرف اُمور ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اللہ نے اپنے اولیاء کی وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ○

"وہ اہلِ ایمان تمہارے ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں"۔

حضرت علیؑ امیرالمومنین نمازِ ظہر میں مصروف تھے۔ آپؑ دوسری رکعت کے رکوع میں تھے کہ ایک سائل آیا۔ اُس نے یہ کہہ کر آپؑ کو سلام کیا۔

یا ولی اللّٰه واولی بالمؤمنین من انفسهم تصدق علی مسکین

"اے اللہ کے ولی اور مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق تصرف رکھنے والے! آپ مسکین کو صدقہ دیں"۔

Presented by Ziaraat.Com

اُس وقت آپؑ نے ایک حُلّہ زیب تن کیا ہوا تھا اور یہ حُلّہ نجاشی نے رسولؐ خدا کو تحفہ میں بھیجا تھا۔ رسولؐ خدا نے وہ حُلّہ حضرت علیؑ کو عطا کیا تھا۔ آپؑ نے جیسے ہی سائل کی صدا سنی تو وہ حُلّہ اُتار کر اُس کی طرف پھینکا اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسے اُٹھا لے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یہ نعمت امیر المومنین علی علیہ السلام تک محدود نہیں ہے۔ آپؑ کی نسل کا امام جب بھی منصبِ امامت پر فائز ہوتا ہے تو وہ بھی رکوع میں زکوٰۃ دیتا ہے۔ جس سائل نے صدا دی تھی اُس کا تعلق صفِ ملائکہ سے تھا اور آئمہؑ سے بھی ملائکہ ہی آ کر صدا کرتے ہیں۔ (الکافی، ج۱، ص ۲۸۸، حدیث ۳)

حدیث نمبر 2 ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے اپنی اسناد سے یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْكِرُوْنَهَا (النحل:۸۳) (وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اُس کا انکار کرتے ہیں) کے ضمن میں امام صادق علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جب اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُهٗ کی آیت مجیدہ نازل ہوئی تو حضرت علیؑ کے چند سیاسی حریف مسجد نبویؐ میں جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اس آیت کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟

ان میں سے کچھ نے یہ جواب دیا کہ اگر آیت کا انکار کرتے ہیں تو ہمیں سارے قرآن کا انکار کرنا پڑتا ہے اور اگر اس آیت کو مانتے ہیں تو یہ ہمارے لیے ذلت کا سبب ہے، کیونکہ اس آیت کے ذریعہ سے علی بن ابی طالبؑ ہم پر مسلط ہو جائیں گے۔ ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ محمدؐ سچے ہیں، لیکن ہم ان کے بعد علیؑ کی ہرگز اطاعت نہیں کریں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنْكِرُوْنَهَا ''وہ اللہ کی نعمت کو جانتے پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں''۔

مقصدِ آیت یہ ہے کہ وہ علیؑ کی ولایت کو جانتے ہیں، لیکن ان کی اکثریت ولایتِ علیؑ کی منکر ہے۔ (الکافی، ج۱، ص ۴۲۷، حدیث ۷۷)

حدیث نمبر 3 ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے اپنی اسناد سے زرارہؒ سے

Presented by Ziaraat.Com

روایت کی، اُس نے کہا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن کریم کی اس آیت مجیدہ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (البقرہ: ۵۷) (اُنہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا وہ تو اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے تھے) کی آیت مجیدہ کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اُس سے کہیں بلند و برتر ہے کہ کوئی اُس پر ظلم کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم پر توڑے جانے والے ظلم کی نسبت اللہ نے اپنی طرف کی ہے، کیونکہ ہماری ولایت دراصل اسی کی ولایت ہے، جیسا کہ فرمان خداوندی ہے: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ ...... یہاں "امنوا" سے مراد آئمہؑ ہیں۔ (الکافی، ج ۱، ص ۱۴۶، حدیث ۱۱)

حدیث نمبر 4 ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے اپنی اسناد سے حسین بن ابی العلاء سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے۔ اس عقیدہ کا کیا ثبوت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء:۵۹) "اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور جو تم میں صاحبانِ امر ہوں ان کی اطاعت کرو"۔

اور اوصیاء کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ...... (الکافی، ج ۱، ص ۱۸۷، حدیث ۷)

حدیث نمبر 5 ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے اپنی اسناد سے عمر بن اذینہ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے زرارہؒ، فضیل بن یسار، بکیر بن اعین، محمد بن مسلم، برید بن معاویہ اور ابوالجارود سب سے سنا۔ اُنہوں نے کہا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریمؐ پر ولایتِ علیؑ کی آیت نازل کی: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ ...... اس کے ساتھ اللہ نے "اولی الامر" کی اطاعت کو بھی فرض کیا، لیکن لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ ولایت کیا ہے اور اولی الامر کون ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ وہ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کی طرح سے ولایت کے مفہوم کو لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کریں۔

جب رسولؐ خدا کو یہ حکمِ خداوندی ملا تو اس حکم سے آپ کو اپنے سینہ میں تنگی سی محسوس ہوئی اور آپؐ نے یہ سوچا کہ اگر میں نے ولایتِ علیؑ کو مکمل کر بیان کیا تو یہ لوگ دین چھوڑ کر کہیں مرتد نہ ہو جائیں اور میری تکذیب نہ کریں۔ آپؐ نے اللہ کی بارگاہ میں رجوع کیا تو اللہ نے آپؐ پر یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (المائدہ ۵:۶۷) کی آیت نازل فرمائی۔

چنانچہ آپؐ نے غدیرخم میں الصلاۃ الجامعۃ کی منادی کرائی اور آپؐ نے وہاں خطبہ دیا اور اس میں آپؐ نے ولایتِ علیؑ کو بیان فرمایا اور یہ بھی کہا کہ جو یہاں موجود ہے وہ غیر حاضر تک میرا پیغام پہنچادے۔

عمر بن اذینہ کہا کرتے تھے کہ ابوالجارود کے علاوہ سب نے آپؐ کے فرمان پر عمل کیا۔ واضح رہے کہ ابوالجارود ایک بدعت پرور انسان تھا۔

پھر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرتؐ کی حیاتِ طیبہ میں فرائض یکے بعد دیگر اُترتے رہے، لیکن ولایت کا فریضہ اسلام کا آخری فریضہ ہے۔ اس کے بعد اللہ کی طرف سے کوئی فریضہ نازل نہیں ہوا۔

جب آنحضرتؐ نے ولایت کی تبلیغ کی تو اللہ نے دین کی تکمیل کی اور فرمایا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدہ ۵:۳) (آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی) تکمیل دین کی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ یہ میری طرف سے تمہارے لیے آخری فرض تھا۔ اب اس کے بعد کوئی نیا فرض نازل نہیں کروں گا۔ (الکافی، ج ۱، ص ۲۸۹، حدیث ۴)

حدیث نمبر 6 ابن بابویہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوالجارود سے روایت کی ہے، اُس نے کہا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

یہودیوں میں سے کچھ افراد عبداللہ بن سلام، اسد، ثعلبہ، ابن یامین اور ابن صوریا

Presented by Ziaraat.Com

نے اسلام قبول کیا تھا۔ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور اُنہوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ فرمائیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوشع بن نون کو اپنا وصی مقرر کیا تھا۔ آپ کا وصی کون ہے اور آپؐ کے بعد ہمارا حاکم کون ہے؟

اُس وقت اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ ...... کی آیت مجیدہ نازل فرمائی۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: اُٹھو، مسجد چلیں۔ جب وہ مسجد پہنچے تو وہاں سے ایک سائل نکل رہا تھا۔ آنحضرتؐ نے اُس سے فرمایا کہ تجھے کسی نے کچھ عطا کیا ہے؟

اُس نے کہا: جی ہاں، مجھے یہ انگوٹھی ملی ہے۔

آپؐ نے فرمایا: تجھے یہ انگوٹھی کس نے عطا کی ہے؟

اُس نے کہا: مجھے یہ انگوٹھی اس نمازی نے دی ہے جو کہ نماز پڑھ رہا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: جب اُس نے تجھے انگوٹھی دی تھی تو اُس وقت وہ کس حالت میں تھا؟

سائل نے کہا: اُس نے مجھے رکوع کی حالت میں انگوٹھی دی تھی۔

یہ سنا تو رسولؐ خدا اور اہلِ مسجد نے تکبیر کہی۔ نبی اکرمؐ نے ان سے کہا کہ میرے بعد علیؑ تمہارا ولی ہے۔

نومسلم یہودیوں نے کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمدؐ کے نبی ہونے اور علی بن ابی طالبؑ کے ولی ہونے پر راضی ہیں۔

اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ مَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ○ (المائدہ۵:۵۶)

''اور جو بھی اللہ، اُس کے رسولؐ اور اہلِ ایمان کو اپنا سرپرست بنائے تو اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے''۔

حضرت عمر بن الخطاب کے متعلق مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا: میں نے اس کے بعد

Presented by Ziaraat.Com

حالتِ رکوع میں چالیس انگوٹھیاں خیرات میں دیں، تاکہ میرے متعلق بھی اس طرح کی آیت نازل ہو جیسا کہ علیؑ کے متعلق نازل ہوئی ہے، لیکن میرے حق میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ (امالی صدوق، ص۱۸۶، مجلس ۲۶، حدیث۴)

حدیث نمبر 7 علی بن ابراہیم نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ ایک دن حضرت رسولِ مقبولؐ تشریف فرما تھے۔ آپؐ کے پاس کچھ نومسلم یہودی بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن میں عبداللہ بن سلام بھی موجود تھے۔ اتنے میں آپؐ پر اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ ...... کی آیت مجیدہ نازل ہوئی۔

رسول اکرمؐ مسجد کی طرف تشریف لائے۔ راستے میں ایک سائل ملا۔ آپؐ نے اُس سے پوچھا کہ تجھے کسی نے کچھ دیا ہے؟

اُس نے کہا: جی ہاں، اس نمازی نے مجھے عطا کیا ہے۔

آپ آئے تو وہ علی ابن ابی طالبؑ تھے۔ (تفسیر قمی، ج۱، ص۱۷۰)

حدیث نمبر 8 شیخ مفید نے ''اختصاص'' میں اپنی اسناد سے حسن بن ابی العلاء سے روایت نقل کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا اوصیاء کی اطاعت فرض ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، ان کے متعلق تو اللہ نے فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء:۵۹)

''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور جو تم میں صاحبانِ امر ہوں اُن کی اطاعت کرو''۔

اور اوصیاء کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ○ (المائدہ۵:۵۵)

(الاختصاص، ص۲۷۷)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 9 (بحذف اسناد) شیخ طوسی نے اپنی اسناد سے ابورافع سے روایت کی ہے، اُنہوں نے کہا کہ ایک دفعہ میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں گیا۔ آپؐ اس وقت آرام کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ گھر میں ایک سانپ بھی پھر رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر سانپ کو مارتا ہوں تو آپؐ کے آرام میں خلل پڑے گا۔ چنانچہ میں آنحضرتؐ کے آگے سو گیا کہ اگر سانپ حملہ کرے تو مجھ پر کرے، رسولؐ خدا کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ کچھ دیر تک میں لیٹا رہا۔ پھر حبیبؐ خدا بیدار ہوئے اور آپؐ نے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ...... کی آیت تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد فرمایا: تمام حمد اللہ کے لیے ہے جس نے علیؑ پر اپنی نعمت تمام کی اور اُسے خدا کی عطا کردہ فضیلت مبارک ہو۔

پھر آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم یہاں کیوں لیٹے ہوئے ہو؟

میں نے اُنہیں سانپ کے متعلق بتایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو۔ میں نے سانپ کو مار ڈالا۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

اے ابورافع! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگ علیؑ سے جنگ کریں گے اور علیؑ حق پر ہوں گے اور ان سے لڑنے والے باطل پر ہوں گے۔ ان لوگوں نے جہاد کرنا خدائی حق ہے، جو لڑائی کرنے کے قابل نہ ہو وہ کم از کم مخالفینِ علیؑ کو دل سے بُرا جانے، اس سے کم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے حق میں دعا کریں کہ اگر وہ وقت میری زندگی میں آ جائے تو خدا مجھے مخالفینِ علیؑ سے جنگ کی قوت عطا فرمائے۔

نبی اکرمؐ نے میرے حق میں دعا کی اور فرمایا کہ ہر نبی کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور میرا امین ابورافع ہے۔

ابورافع کہتے ہیں کہ زمانہ نے کروٹ بدلی اور حضرت عثمان کی موت کے بعد لوگوں نے حضرت علیؑ کے ہاتھوں پر بیعت کی اور طلحہ و زبیر نے بیعت شکنی کی اور اُنہوں نے جنگِ جمل بپا کی۔ مجھے آنحضرت کا فرمان یاد تھا، اسی لیے میں نے اپنا مدینہ کا گھر بیچ دیا اور اپنی

Presented by Ziaraat.Com

خیبر کی زمین بھی فروخت کردی اور اپنے بچوں کو ساتھ لے کر امیر المومنین علیؑ کی مدد کے لیے چلا گیا۔ میں چاہتا تھا کہ مجھے شہادت ملے۔ میں نے بصرہ میں جنگِ جمل میں شرکت کی۔ حضرت علیؑ فاتح بن کر بصرہ سے کوفہ آئے۔ میں بھی آپؑ کی معیت میں کوفہ آیا۔ پھر میں نے جنگِ صفین میں حصہ لیا اور بھرپور جنگ کی۔ بعدازاں میں نے جنگِ نہروان میں حصہ لیا۔ پھر حضرت علیؑ شہید ہوگئے۔ میں واپس مدینہ آ گیا لیکن مدینہ میں نہ تو میرا گھر تھا اور نہ ہی میرے پاس زمین تھی۔ امام حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام نے مجھے "ینبع" کے مقام پر کچھ زمین عنایت فرمائی اور امیر المومنینؑ کے گھر کا ایک حصہ مجھے عطا کیا۔ جہاں میں نے اہل و عیال سمیت رہائش اختیار کی۔ (امالی طوسی، ص ۵۹، مجلس ۲، حدیث ۵۵)

حدیث نمبر 10 عیاشی نے اپنی اسناد سے یہ روایت نقل کی کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نماز پڑھ رہے تھے اور آپؑ رکوع میں مصروف تھے کہ ایک سائل نے صدا دی۔ آپؑ نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اُتاری اور سائل کو عطا فرمائی۔

رسول اکرمؐ کو اس کے متعلق بتایا گیا۔ اُس وقت آپؐ پر اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ...... کی آیت مجیدہ نازل ہوئی۔

رسول اکرمؐ نے ہمیں یہ آیت پڑھ کر سنائی اور اُس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

"جس کا میں حاکم ہوں اُس کا علیؑ حاکم ہے۔ خدایا! جو علیؑ سے محبت رکھے تو بھی اُس سے محبت رکھ اور جو علیؑ سے دشمنی رکھے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ"۔ (تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۳۲۷)

حدیث نمبر 11 عیاشی رقم طراز ہیں کہ ابن ابی یعفور نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں اپنے دینی نظریات آپؑ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: پیش کرو۔

میں نے کہا: میں سب سے پہلے اللہ کی وحدانیت اور محمد مصطفیٰؐ کی رسالت کی گواہی

Presented by Ziaraat.Com

دیتا ہوں۔ نبی اکرمؐ جو کچھ خدا کی طرف سے لائے تھے ان تمام تعلیمات کا اقرار کرتا ہوں۔

پھر میں نے آئمہؑ کے نام لیے، یہاں تک کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام تک کے آئمہ شمار کیے اور میں نے کہا جیسا کہ میں سابقہ آئمہؑ کی امامت پر اعتقاد رکھتا ہوں، آپؑ کی امامت پر بھی ویسا ہی عقیدہ رکھتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: خبردار! لوگوں میں میرے نام کی شہرت نہ کرنا۔

پھر میں نے کہا کہ میں آئمہؑ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اللہ نے قرآن کریم کی اس آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء:۵۹) میں آئمہؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک اور آیت بھی ہمارے متعلق موجود ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کون سی آیت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ کی آیتِ مبارکہ ہے۔

پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: خدا تم پر رحم فرمائے۔

میں (راوی) نے عرض کیا: آپؑ غالباً یہ فرما رہے ہیں کہ خدا اس عقیدہ کی وجہ سے تم پر رحم کرے؟!

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، خدا اس عقیدہ کی وجہ سے تم پر رحم فرمائے۔ (تفسیر عیاشی، ج۱، ص ۳۲۷، حدیث ۱۳۸)

حدیث نمبر 12 عیاشی نے اپنی اسناد سے لکھا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن رسولؐ خدا گھر میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں پانچ سو نومسلم یہودی آپؐ کی خدمت میں آئے۔ ان میں عبداللہ بن سلام بھی تھا۔ اس وقت آنحضرتؐ پر اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا...... کی آیت مجیدہ نازل ہوئی۔ آپؐ نے ان لوگوں کو گھر میں بیٹھا رہنے دیا اور خود مسجد تشریف لائے۔

آپؐ نے دیکھا کہ ایک سائل مسجد سے نکل رہا ہے۔ آپؐ نے اس سے فرمایا: کیا

Presented by Ziaraat.Com

کسی نے تجھے کچھ عطا کیا ہے؟

اُس نے کہا: جی ہاں، وہ جو سامنے نماز پڑھ رہا ہے۔

آنحضرتؐ نے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالبؑ تھے۔ (تفسیر عیاشی، ج۱، ص ۳۲۸، حدیث ۱۳۹)

حدیث نمبر 13 عیاشی نے اپنی اسناد سے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک بزرگوار سے روایت کی ہے کہ جب اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا...... کی آیت آنحضرتؐ پر نازل ہوئی تو آپ کو اس کی تبلیغ انتہائی دشوار دکھائی دی اور آپ کو یہ بات محسوس ہوئی کہ لوگ مبادا آپؐ کی تکذیب نہ کریں۔ پھر اللہ نے يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ ...... (المائدہ۵:۶۷) کی آیت مجیدہ نازل فرمائی تو آپؐ نے غدیرخم میں ولایتِ علیؑ کا اعلان کیا۔ (تفسیر عیاشی، ج۱، ص ۳۲۸، حدیث ۱۴۰)

حدیث نمبر 14 عیاشی اپنی اسناد سے صادقین علیہما السلام میں سے ایک بزرگوار کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ان اللّٰہ اوحیٰ الی ان احب اربعة ، علیا واباذر وسلمان والمقداد

''اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کی ہے کہ آپؐ چار افراد علیؑ، ابوذرؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ سے محبت کریں''۔

راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا کہ حضرت علیؑ کے حق امامت سے کتنے افراد واقف تھے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: یہی تین افراد واقف تھے۔

میں (راوی) نے کہا تو کیا لوگوں کو اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ......اور يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء:۵۹) کی آیات کے متعلق کچھ معلومات نہیں تھیں اور کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ آیات کس کی شان میں نازل ہوئی ہیں؟!

آپؑ نے فرمایا: یہی تو الیمہ ہے کہ وہ ان آیات کے متعلق سوال نہیں کرتے تھے اسی

Presented by Ziaraat.Com

لیے تو وہ گمراہ ہوئے تھے۔ (تفسیر عیاشی، ج ا، ص ۳۲۸، حدیث ۱۴۱)

حدیث نمبر 15 ابن بابویہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب لوگوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی تو حضرت علیؑ نے اُن کے سامنے اپنی حقانیت کے اثبات کے لیے بہت سی آیات واحادیث سے استدلال کیا۔ آپؑ نے اپنی گفتگو میں یہ الفاظ بھی فرمائے تھے کہ مجھے یہ بتاؤ کہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ..... کی آیت تمہارے انگوٹھی دینے پر نازل ہوئی تھی یا میرے انگوٹھی دینے پر نازل ہوئی تھی؟

حضرت ابوبکر نے کہا: یہ آیت آپؑ کی شان میں نازل ہوئی تھی۔ (الخصال صدوق، ص ۵۴۹، حدیث ۳۰، ابواب الاربعین)

حدیث نمبر 16 عیاشی لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ...... کی آیت کے مصداق آئمہ ہدیٰ ہیں۔ (تفسیر عیاشی، ج ا، ص ۳۲۸، حدیث ۱۴۲)

حدیث نمبر 17 شیخ طوسی کتاب المجالس میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر کی تشکیل کردہ چھے رکنی شوریٰ کے اجلاس میں حضرت علیؑ نے شوریٰ کے ارکان کو خطاب کر کے اپنے فضائل سنائے تھے اور ان فضائل میں آپؑ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ خدا کے لیے مجھے یہ بتاؤ کہ وہ کون تھا جس نے حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دی تھی اور خدا کو اس کا یہ انداز اتنا پسند آیا کہ اللہ نے اُس کی شان میں اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ...... کی آیت نازل فرمائی؟ کیا یہ آیت تم میں سے کسی کے متعلق نازل ہوئی ہے یا میرے متعلق نازل ہوئی ہے؟

حاضرین نے کہا: یہ آیت آپؑ کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ (امالی طوسی، ص ۵۴۹، مجلس ۲۰، حدیث ۴)

حدیث نمبر 18 احتجاج طبرسی میں اہلِ اہواز کے نام حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے ایک خط کا متن درج ہے جس کا ماحصل یہ ہے:

Presented by Ziaraat.Com

تمام اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرآن حق ہے اس میں کسی طرح کے شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اُمت کے تمام فرقوں نے اس پر اجماع کر کے اپنی اصابتِ فکر کا ثبوت دیا ہے اور اُنہوں نے اس اجماع کی وجہ سے اپنے ہدایت یافتہ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری اُمت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔ مقصد پیغمبر یہ تھا کہ جب اُمت کے افراد کسی مسئلہ میں ایک دوسرے سے اختلاف نہ کریں تو وہ مسئلہ صحیح ہوگا۔

علاوہ ازیں ایسی روایات قابلِ قبول نہیں ہیں، جن سے قرآنی احکام کا ابطال ہوتا ہو اور قرآن مخالف روایات پر ایمان رکھنا کفر اور گمراہی ہے۔ جس حدیث کی تائید قرآن سے ہوتی ہو وہ حدیث قابلِ قبول ہے۔ حضرت نبی اکرمؐ کی ایک مشہور حدیث ہے:

انی مستخلف فیکم خلیفتین کتاب اللّٰہ وعترتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی وانھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض

''میں تمہارے درمیان اپنے دو جانشین مقرر کر رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں''۔

اسی حدیث کی ہم معنی حدیث یہ بھی ہے:

انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی وانھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا

''میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک وہ میرے پاس حوض پر نہ پہنچ

Presented by Ziaraat.Com

جائیں۔تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے"۔

حدیث ثقلین کی تائید قرآنِ مجید کی اس آیت سے ہوتی ہے:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ○

"بس تمہارا ولی اللہ اور اُس کا رسولؐ ہے اور وہ اہلِ ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں"۔

تمام علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جب امیرالمومنینؑ نے حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دی تھی تو اُس وقت یہ آیتِ مجیدہ نازل ہوئی تھی۔

پھر ہمیں یہ بھی دکھائی دیتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہہ کر علیؑ کو تمام صحابہ سے ممتاز کیا تھا:

من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

"جس کا میں حاکم ہوں میرے بعد علیؑ اُس کا حاکم ہے۔خدایا! جو علیؑ سے دوستی رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو علیؑ سے دشمنی رکھے تو اسے دشمن رکھ"۔

آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا:

علي يقضي ديني وينجز موعدي وهو خليفتي عليكم بعدي

"علی میرے قرض اُتاریں گے اور میرے وعدے وفا کریں گے میرے بعد وہ تم پر میرا جانشین ہے"۔

جب غزوۂ تبوک کے موقع پر آنحضرتؐ جانے لگے اور آپؐ نے مدینہ کا حضرت علیؑ کو حاکم مقرر کیا تو حضرت علیؑ نے عرض کیا تھا کہ آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں پر حاکم بنا کر جارہے ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا:

اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا

Presented by Ziaraat.Com

انه لانبی بعدی

"کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔

جب ہم نے ان احادیث اور آیت کو دیکھا تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ کتاب اللہ ان احادیث کی تصدیق کرتی ہے، لہٰذا اُمت کے لیے ان کا اقرار کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ احادیث قرآن کے مطابق ہیں اور قرآن کی آیات احادیث کے مطابق ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو ان آیات و احادیث کی اقتداء کرنی چاہیے۔ اس کا انکار بس وہی کر سکتا ہے جو اہلِ عناد اور اہلِ فساد ہو۔ (احتجاج طبرسی، ج ۲، ص ۲۵۱)

حدیث نمبر 19 طبرسی نے اپنی کتاب الاحتجاج میں امیر المومنین کی زبانی یہ کلمات لکھے ہیں: منافقین نے رسولؐ خدا سے کہا کیا اب کوئی اور فریضہ بھی آنا ہے یا نہیں؟ اگر تمام فرائض مکمل ہو چکے ہیں تو ہمیں آگاہ کریں، تاکہ ہمیں اس بات کا اطمینان رہے کہ اب کوئی اور فریضہ نازل نہیں ہو گا۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ (السبا:۴۶) "آپ کہہ دیں کہ میں تو تمہیں بس ایک ہی نصیحت کرتا ہوں"۔ یعنی میں تمہیں ولایت کی نصیحت کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے مسئلہ ولایت کے لیے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ ......

اُمت اس امر پر متفق ہے کہ حالتِ رکوع میں ایک انسان کے علاوہ اور کسی نے زکوٰۃ نہیں دی تھی اور اگر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں زکوٰۃ دینے والے مومن کا واضح نام لے لیتا تو لوگ اس آیت کو ہی ساقط کر دیتے۔

مسئلہ ولایت اتنا اہم ہے کہ جب رسولؐ خدا نے اس کی تبلیغ کی تو اللہ تعالیٰ نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ۵:۳) کی آیت نازل فرمائی اور اعلان کیا کہ "آج کے دن میں نے تمہارے

Presented by Ziaraat.Com

لیے تمہارے دین کو مکمل کیا ہے اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کی ہیں اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا ہے''۔ (احتجاج طبرسی، ج ۱، ص ۷۹ ۴)

میں مؤلف کتاب ہذا عرض کرتا ہوں: جب حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے یہ فرما دیا کہ اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ آیتِ ولایت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے تو اس سے بڑا اور ثبوت کیا ہو سکتا ہے؟

فائدہ: عمار بن موسیٰ ساباطی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے جو انگوٹھی راہِ خدا میں عطا کی تھی اس کا وزن چار مثقال تھا۔ اس کا حلقہ چاندی کا تھا اور اس میں پانچ مثقال وزن کا سرخ یاقوت کا نگینہ جڑا ہوا تھا اور اس کی قیمت پورے ملکِ شام کے خراج کے برابر تھی۔ شام کے خراج میں تین سو اونٹ چاندی اور چار اُونٹوں پر آنے والے بوجھ کے برابر سونا ہوتا تھا۔ وہ انگوٹھی مرّان بن طوق کی ملکیت تھی، آپؑ نے اُسے ایک جنگ میں قتل کیا تھا۔ آپؑ نے اس کی انگوٹھی اُتار کر رسولؐ خدا کے حضور پیش کی تھی۔ آنحضرتؐ نے وہی انگوٹھی آپؑ کو ہبہ کر دی تھی۔ چنانچہ وہ انگوٹھی آپؑ کی انگلی میں تھی کہ سائل نے صدا دی اور آپؑ نے اپنی قیمتی انگشتری اس کے حوالے کر دی۔

غزالی نے ''سر العالمین'' میں لکھا ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے جو انگوٹھی تصدق کی تھی یہ حضرت سلیمان بن داوٗدؑ کی انگوٹھی تھی۔ (رسالہ سر العالمین، ص ۹۳، طبع دار الکتب العلمیہ۔ قاضی مغربی کی کتاب شرح الاخبار، برحاشیہ ص ۲۲۶، ج ۱)

شیخ طوسیؒ اپنی کتاب ''مسار الشیعہ'' میں لکھتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے ۲۴ ذی الحجہ کے دن انگشتری تصدق کی تھی جس پر اللہ نے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا ...... کی آیت نازل کی تھی اور اسی دن یعنی ۲۴ ذی الحجہ کو مباہلہ واقع ہوا تھا۔ (الرسائل العشر ابن فہد حلی، ص ۹۶)

✿✿✿

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 20

حدیثِ منزلت

انت منی بمنزلة ھارون الا انه لانبی بعدی
"تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔

علمائے عامہ (اہلِ سنت) سے اس سلسلہ کی ایک سو احادیث منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1 احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

انت منی بمنزلة ھارون الا انه لانبی بعدی
"تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔ (مسند احمد، ج۳، ص۳۲)

حدیث نمبر 2 عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے سعد بن مالک سے یہ روایت نقل کی کہ میں سعد (بن ابی وقاص) کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا کہ آپ کی زبانی مجھ تک ایک حدیث پہنچی ہے کہ جب رسولؐ خدا غزوۂ تبوک پر جانے لگے اور انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا تو اس وقت نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے کچھ کہا تھا۔ میں آپؐ کی زبانی سننا چاہتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے کیا کہا تھا؟

سعد نے یہ سنا تو ناراض ہوا اور کہنے لگے کہ تجھے کس نے یہ بات بتائی ہے؟ میں نے اُسے یہ بتانا پسند نہ کیا کہ آپ کے بیٹے کی زبانی میں یہ حدیث سن چکا

Presented by Ziaraat.Com

ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ اپنے بیٹے پر ناراض ہو۔

پھر سعد نے کہا: بات یہ ہے کہ جب رسولؐ خدا تبوک کے لیے روانہ ہونے لگے تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا، لیکن علیؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کسی مہم پر جائیں اور میں پیچھے رہوں مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ میں ہر مہم میں آپؐ کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہوں۔

اس وقت رسولؐ خدا نے اُن سے یہ فرمایا:

او ما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی
غیر انه لانبی بعدی

''کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہو
جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(مسند احمد، ج۱، ص۱۷۷)

حدیث نمبر 3 عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے باپ سے، اُس نے سفیان بن عیینہ سے، اس نے علی بن زید سے، اُس نے سعد سے روایت کی کہ نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

انت منی بمنزلة هارون من موسٰی

''تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی''۔

جب یہ حدیث سفیان کے سامنے پڑھی گئی تو اُس نے کہا کہ اس حدیث کا آخری جملہ ہے: غیر انه لانبی بعدی ''البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔ (مسند احمد، ج۱، ص۱۷۹)

حدیث نمبر 4 عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی کہ جنگِ تبوک کے موقع پر رسول اکرمؐ نے علی بن ابی طالبؑ کو پیچھے ٹھہرایا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ نے فرمایا: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لانبی بعدی ''کیا تو راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے''۔ (مسند احمد، ج ۱، ص ۱۸۲)

حدیث نمبر 5 عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے، اُس نے محمد بن جعفر سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے ابراہیم بن سعد سے اور اُس نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی
''کیا تو راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی''۔ (مسند احمد، ج ۱، ص ۱۷۵)

حدیث نمبر 6 عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت کی، اُس نے اپنے والد سعد سے روایت کی کہ غزوۂ تبوک کے وقت علیؑ مقامِ وداع تک آئے اور اُنہوں نے رُو رُو کر کہا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے پردہ نشین عورتوں کے ساتھ بٹھا کر جا رہے ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا:

اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا النبوۃ
''کیا تو راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی سوائے نبوت کے''۔ (مسند احمد، ج ۱، ص ۱۷۰)

حدیث نمبر 7 عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے، اُس نے یحیٰی بن سعید سے، اُس نے موسٰی جہنی سے یہ روایت کی کہ میں فاطمہؑ بنت علیؑ کے پاس گیا۔ میرے ساتھی ابومہدی (ابوسہل) نے ان سے کہا: بی بی اس وقت آپؑ کی عمر کیا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

اُنہوں نے کہا: اس وقت میری عمر چھیاسی برس ہے۔
میرے ساتھی نے کہا: آپ نے اپنے والد سے کوئی حدیث سنی؟
اُنہوں نے کہا کہ اسماء بنت عمیس نے مجھ سے بیان کیا کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی
"تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی،
البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔ (مسند احمد، ج۶، ص۳۶۹)

حدیث نمبر 8 (بحذف اسناد) ابن احمد لکھتے ہیں: سعید بن میتب سے منقول ہے کہ میں نے سعد بن مالک سے کہا کہ مجھے آپ سے ایک حدیث پوچھنی ہے، لیکن آپ کی ہیبت مانع ہے۔
انہوں نے کہا: بھتیجے! اگر تمہیں معلوم ہو کہ میرے پاس کچھ علم ہے تو بلا جھجک مجھ سے پوچھ لیا کرو، اس میں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
میں نے کہا: پھر آپؐ یہ بتائیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے کیا فرمایا تھا؟
اُنہوں نے کہا: جب آنحضرتؐ غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو مدینہ کا والی مقرر کیا۔
حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟
رسولؐ خدا نے فرمایا:

اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی؟
"کیا تو راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی۔ حضرت علیؑ نے یہ سنا تو کہا: کیوں نہیں؟

اس کے بعد علیؑ تیزی سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مجھے آج بھی ان کے

Presented by Ziaraat.Com

قدموں کی وجہ سے اُڑتا ہوا غبار دکھائی دے رہا ہے۔ (مسند احمد، ج ۱، ص ۱۷۳)

حدیث نمبر 9 عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے سعید بن میتب سے روایت کی ہے کہ میں نے سعد کے حوالے سے حدیث منزلت سنی تھی لیکن میں چاہتا تھا کہ میں یہ حدیث ان سے براہِ راست سنوں۔ چنانچہ میں نے سعد سے ملاقات کی اور اس اس سے کہا کہ آپ کی وساطت سے مجھ تک نبی اکرمؐ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ انہوں نے حضرت علیؑ سے یہ کہا تھا:

اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لانبی بعدی

تو یہ بات کس حد تک صحیح ہے؟

سعد نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر کہا: اگر میں نے یہ حدیث نہ سنی ہو تو خدا کرے میرے کان بہرے ہو جائیں۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل، ج ۲، ص ۶۳۳، حدیث ۱۰۷۹)

حدیث نمبر 10 ابن حنبل لکھتے ہیں کہ فاطمہ بنت علیؑ کا بیان ہے کہ مجھ سے اسماء بنت عمیس نے بیان کیا کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی

(مسند احمد، ج ۶، ص ۴۳۸)

حدیث نمبر 11 (بحذف اسناد) احمد بن حنبل ناقل ہیں کہ سعید بن زید نے کہا کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی

(فضائل الصحابہ ابن حنبل، ج ۲، ص ۶۷۰، حدیث ۱۱۴۳)

حدیث نمبر 12 صحیح بخاری میں مصعب بن سعد سے منقول ہے کہ اُس نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت رسولؐ خدا تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو آپؐ

Presented by Ziaraat.Com

نے حضرت علیؑ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا کہ کیا آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لانبی بعدی "کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔ (صحیح بخاری، ج ۵، ص ۱۲۹)

حدیث نمبر 13 صحیح بخاری میں ہے کہ ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے شعبہ بن حکم نے بیان کیا، اس نے مصعب سے حدیثِ منزلت سنی۔ (ج ۵، ص ۱۲۹)

حدیث نمبر 14 (بحذف اسناد) سعد کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی "کیا تو راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی"۔ (صحیح بخاری، ج ۴، ص ۲۰۸)

حدیث نمبر 15 (بحذف اسناد) صحیح مسلم میں مرقوم ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: انت منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لانبی بعدی

راوی حدیث سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سعد کے فرزند عامر سے سنی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ یہ حدیث براہِ راست سعد سے سنوں۔ چنانچہ میں سعد کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ آپ کے حوالے سے مجھ تک انت منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لانبی بعدی کی حدیث پہنچی ہے۔ تو کیا آپ نے خود پیغمبر اکرمؐ کی زبان سے یہ کلمات سنے تھے؟

سعد بن ابی وقاص نے کہا: جی ہاں، اگر میں نے یہ حدیث اپنے ان کانوں سے نہ سنی ہو تو خدا کرے کہ میرے کان بہرے ہو جائیں۔ (صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۰)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 16 (بحذف اسناد) صحیح مسلم میں مرقوم ہے کہ ابراہیم بن سعد نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی "کیا تو راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی"۔

حدیث نمبر 17 (بحذف اسناد) صحیح مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے جنگِ تبوک کے وقت حضرت علیؑ کو مدینہ میں ٹھہرایا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لانبی بعدی

حدیث نمبر 18 صحیح مسلم میں مرقوم ہے کہ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے سعد کے فرزند عامر سے حدیث منزلت سنی تھی، پھر میں نے ارادہ کیا کہ سعد سے براہِ راست اس حدیث کو سنوں چنانچہ میں نے سعد سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ آپ کے فرزند عامر نے مجھے آپ کی زبانی یہ حدیث سنائی ہے تو کیا آپ نے خود اپنے کانوں سے یہ حدیث سنی تھی؟

سعد نے کہا: جی ہاں، اگر میں نے اپنے کانوں سے یہ حدیث نہ سنی ہو تو خدا کرے میرے کان بہرے ہو جائیں۔

حدیث نمبر 19 ، 20 مصعب اور شعبہ نے اسی حدیث کو انہی الفاظ سے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر 21 (بحذف اسناد) صحیح مسلم میں عامر بن سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ معاویہ نے سعد کو بلا کر کہا کہ تو ابوتراب کو سب وشتم کیوں نہیں کرتا؟

سعد نے کہا: رسولؐ خدا کی زبان سے میں نے علیؑ کی تین ایسی فضیلتیں سنی ہیں جن کی وجہ سے میں کبھی انہیں سب وشتم نہیں کروں گا اور اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل

Presented by Ziaraat.Com

ہوتی تو وہ مجھے سرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

① میں نے رسولؐ خدا سے سنا، آپؐ نے علیؑ کو ایک جنگ میں مدینہ ٹھہرایا تو علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑ کر جارہے ہیں؟

رسولِ خدا نے فرمایا: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لانبی بعدی ''کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہو جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد نبوت نہیں ہے''۔

② جنگِ خیبر میں رسولؐ خدا نے فرمایا تھا: لاعطین الرأیۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ''میں ضرور بالضرور اسے علَم عطا کروں گا جو مرد ہوگا، اللہ اور اُس کے رسول کا محبّ ہوگا اور اللہ اور اُس کے رسول کا محبوب ہوگا''۔

ہم پرچم ملنے کی امید کرتے رہے (صبح ہوئی تو) رسولؐ خدا نے فرمایا: علیؑ کو میرے پاس بلاؤ۔ علیؑ اس حالت میں لائے گئے کہ اُنہیں آشوبِ چشم لاحق تھا۔ رسولؐ خدا نے ان کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا۔ پھر آنحضرتؐ نے اُنہیں علَم عطا کیا۔ خدا نے ان کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کردیا۔

③ جب اللہ تعالیٰ نے ندع ابنآء نا وابناء کم ...... (آل عمران:۶۱) کی آیت نازل فرمائی تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور کہا: پروردگار! یہ ہیں میرے اہلِ بیتؑ۔ (صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۰)

حدیث نمبر 22 سعد کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے کہا تھا: انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لانبی بعدی (سنن ترمذی، ج ۵، ص ۳۰۴، حدیث ۳۸۱۴)

سنن ابی داؤد اور سنن ترمذی میں زید بن ارقم کی زبانی مرقوم ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ ''جس کا میں مولا ہوں اسی کا علیؑ مولا ہے''۔ (سنن ترمذی، ج ۵، ص ۲۹۷، حدیث ۳۷۹۷)

حدیث نمبر 23 ابن مغازلی شافعی نے کتاب المناقب میں سعید بن

Presented by Ziaraat.Com

میتب کی زبانی حدیث منزلت لکھی ہے اور مزید لکھا ہے کہ سعید بن میتب نے سعد سے ملاقات کی اور اس حدیث کی توثیق چاہی تو سعد نے کہا: اگر میں نے رسولؐ خدا کی زبانی یہ حدیث اپنے کانوں سے نہ سنی ہو تو خدا کرے کہ میرے کان بہرے ہو جائیں۔ (مناقب ابن مغازلی، ص ۳۷، حدیث ۴۰)

حدیث نمبر 24 ابن مغازلی شافعی نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی (مناقب ابن مغازلی، ص ۲۸، حدیث ۴۱)

حدیث نمبر 25 ابن مغازلی نے سعید بن میتب کی زبانی حدیث منزلت لکھی ہے اور سعد کی توثیق کو بھی نقل کیا ہے۔ (مناقب ابن مغازلی، ص ۲۸، حدیث ۴۲)

حدیث نمبر 26 (بحذف اسناد) ابن مغازلی نے جابر سے روایت کی کہ رسولؐ خدا ایک جنگ میں جانے لگے تو آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تم میرے اہل میں میرے جانشین بن کر رہو۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! لوگ باتیں بنائیں گے کہ اسے اس کے ابن عم نے چھوڑ دیا ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۴۳)

حدیث نمبر 27 ابن مغازلی اپنی اسناد سے لکھتے ہیں کہ انس بن مالک نے کہا کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۴۴)

حدیث نمبر 28 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ جب رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو مدینہ میں ٹھہرایا اور اپنا جانشین بنایا تو اس وقت آپؐ نے ان سے یہ کہا تھا: الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون

Presented by Ziaraat.Com

من موسیٰ الا انه لانبی بعدی (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۴۵)

حدیث نمبر 29 ابن مغازلی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جنگِ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علیؑ نے رسول اکرمؐ سے ساتھ چلنے کی درخواست کی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: الا ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ انك لست بنبی "کیاتم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی منزلت حاصل ہو جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن تو نبی نہیں ہے"۔ (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۴۶)

حدیث نمبر 30 ابن مغازلی نے عطیہ کی زبانی ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی (مناقب ابن مغازلی، ص۳۱، حدیث ۴۷)

حدیث نمبر 31 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا ہے کہ معاویہ نے مجھ سے کہا: کیا تو علیؑ سے محبت کرتا ہے؟

میں نے کہا: جی ہاں، میں ان سے محبت کرتا ہوں کیونکہ رسولؐ خدا نے اُن سے کہا تھا: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی

میں نے علیؑ کو جنگِ بدر میں دیکھا تھا جو کہ دلیرانہ جنگ کر رہے تھے اور اپنی شجاعت پرمبنی رجز پڑھ رہے تھے اور علیؑ میدان سے اس وقت پلٹے تھے جب کہ لہو میں تر تھے۔ (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۴۸)

حدیث نمبر 32 ابن مغازلی اپنی اسناد سے سعید بن مسیب کی زبانی نقل کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تم مدینہ ٹھہر جاؤ۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس سے قبل آپؐ جس مہم پر گئے ہیں مجھے ساتھ لے کر گئے ہیں۔ اس بار مجھے گھر میں کیوں ٹھہرا رہے ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

نبی کریمؐ نے فرمایا: میرے یا تیرے علاوہ مدینہ کے حالات کو کوئی درست نہیں رکھ سکتا۔ انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی "تمہیں مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔

سعید بن مسیب نے سعد سے کہا: کیا تم نے خود یہ کلمات اپنے کانوں سے سنے تھے؟

سعد نے کہا: جی ہاں، رسولِ خدا نے یہ کلمات ایک دو مرتبہ تھوڑی کہے تھے۔

(مناقب ابن مغازلی، ص ۳۳، حدیث ۴۹)

حدیث نمبر 33 ابن مغازلی نے عبدالرزاق ہاشمی سے روایت کی ہے کہ مجھ سے سعد کے فرزند عامر نے بیان کیا کہ میرے والد نے کہا ہے کہ رسولِ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی (مناقب ابن مغازلی شافعی، حدیث ۵۰۔ خصائص نسائی، ص ۱۵)

حدیث نمبر 34 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ میں نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا کہ انت منی بمنزلة هارون من موسٰی کی حدیث کیا آپ نے خود رسولِ خدا کی زبانِ مبارک سے سنی تھی؟

اُنہوں نے جواب دیا۔ (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۵۱۔ خصائص نسائی، ص ۱۴)

حدیث نمبر 35 ابن مغازلی نے قیس سے روایت کی کہ ایک شخص نے معاویہ سے کوئی دینی مسئلہ پوچھا۔ معاویہ نے جواب دیا کہ تم یہ مسئلہ علی بن ابی طالبؑ سے پوچھو وہ بڑے عالم ہیں۔

اُس شخص نے کہا: مجھے آپ کا جواب علیؑ کے جواب سے زیادہ عزیز ہے۔

معاویہ نے کہا: تو نے بہت ہی بُری بات کہی ہے اور تو نے یہ کہہ کر گھٹیا پن کا مظاہرہ کیا ہے۔ تو نے اُس سے منہ موڑا ہے جسے رسولِ خدا علم کی غذا دیا کرتے تھے۔ رسولِ خدا نے اُن سے کہا تھا: انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی عمر بن خطاب کو جب کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہوتا تھا تو وہ علیؑ سے ہی پوچھا کرتے تھے۔ پھر

Presented by Ziaraat.Com

معاویہ نے اس شخص سے کہا: یہاں سے اُٹھ کر چلا جا، خدا تیرے قدموں سے چلنے کی توفیق سلب کرے۔ پھر معاویہ نے وظیفوں کے رجسٹر سے اس کا نام مٹا دیا۔ اس موقع پر ہم یہ شعر کہہ سکتے ہیں:

ومليحة شهدت لها ضراتها

والفضل ما شهدت به الاعداء

"اس حسینہ کے کیا کہنے جس کی سوکنیں اُس کی تعریف کریں۔

فضیلت وہ ہے جس کی گواہی دشمن بھی دیں"۔

(مناقب ابن مغازلی، حدیث ۵۲۔ الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۱۹۵)

حدیث نمبر 36 ابن مغازلی نے ابواحمد عبدالوهاب بن محمد بن موسیٰ غندجانی سے روایت کی ہے، اُس نے اپنی اسناد سے سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے یہ فرمایا:

انت منى بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لانبى بعدى

(مناقب ابن مغازلی، حدیث ۵۳)

حدیث نمبر 37 ابن مغازلی نے سعید بن مسیب کی زبانی یہ حدیث نقل کی ہے۔ (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۵۴)

حدیث نمبر 38 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۵۵۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۷۱، طبع میمنہ)

حدیث نمبر 39 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: انت منى بمنزلة هارون من موسىٰ (مناقب ابن مغازلی، حدیث ۵۶)

حدیث نمبر 40 صاحب اربعین نے اپنی اسناد سے مامون الرشید

Presented by Ziaraat.Com

سے، اُس نے ہارون الرشید سے، اُس نے مہدی عباس سے، اُس نے منصور سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضرت عمر کی محفل میں سابقین اولین کا تذکرہ ہوا۔

حضرت عمر نے کہا: جہاں تک علیؑ کا تعلق ہے تو میں نے رسولؐ خدا سے اُن کی تین فضیلتیں ایسی سنی ہیں اگر ان میں سے مجھ میں ایک بھی فضیلت ہوتی تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے محبوب ہوتی۔

ایک دن کی بات ہے کہ میں، ابوبکر، ابوعبیدہ اور صحابہ کی ایک جماعت رسولؐ خدا کے پاس موجود تھی۔ آپؐ نے علیؑ کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا:

یاعلی! انت اول المؤمنین ایمانا واول المسلمین اسلاما وانت منی بمنزلة هارون من موسٰی

''علیؑ تو پہلا مومن اور پہلا مسلم ہے اور تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی''۔ (تاریخ دمشق، ج ۴۲، ص ۱۶۷، طبع دار الفکر)

حدیث نمبر 41 احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے عمرو بن میمون سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں ابن عباسؓ کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں نو افراد آئے، اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ ہم نے آپ سے کچھ خلوت میں کہنا ہے۔ آپ مناسب سمجھیں تو اہلِ محفل کو اُٹھا دیں یا پھر آپ محفل سے باہر آ جائیں۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ میں باہر آ جاتا ہوں۔ اس وقت ابن عباسؓ تندرست تھے اور وہ نابینا نہیں ہوئے تھے۔ الغرض ابن عباسؓ باہر گئے۔ کچھ دیر تک اُن سے باتیں کرتے رہے۔ ہمیں معلوم نہ ہوا کہ ان میں کیا باتیں ہوئیں۔

پھر آپ اپنی محفل میں آئے اور اپنے کپڑوں کو جھاڑ رہے تھے اور انہوں نے آتے ہی فرمایا: تُف ہے اُن لوگوں کی حالت پر، وہ اس انسان پر اعتراض کرتے ہیں جسے خدا نے دس خصوصیات عنایت کی تھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

① رسول اکرمؐ نے فرمایا تھا: لابعثن رجلا لا یخزیه الله ابدا یحب الله ورسوله "میں اس مرد کو میدان میں بھیجوں گا جسے خدا کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوگا"۔

آنحضرتؐ کا یہ اعلان سن کر بہت سے افراد کو طمع ہوا تھا کہ شاید اُنہیں امیر لشکر مقرر کیا جائے گا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: علیؑ کہاں ہیں؟

لوگوں نے بتایا: وہ چکی پیسنے میں مصروف ہیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اُن کی بجائے تم میں سے کوئی چکی نہیں پیس سکتا تھا؟

بہرحال علیؑ آئے، اُنہیں آشوبِ چشم لاحق تھا اور آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے اُنہیں کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ رسولؐ خدا نے ان کی آنکھوں پر پھونک ماری۔ پھر آپؐ نے تین بار پرچم لہرایا اور علیؑ کو عطا کیا۔ علیؑ نے خیبر فتح کیا اور صفیہ بنت حی کو کنیز بنا کر لائے۔

② رسولؐ خدا نے ایک شخص کو سورۂ توبہ کی آیات دے کر بھیجا۔ پھر آپؐ نے اس کے پیچھے علیؑ کو بھیجا اور فرمایا کہ آیات کی تبلیغ یا تو میں خود کر سکتا ہوں یا وہ مرد کر سکتا ہے جو مجھ سے ہو اور میں اس سے ہوں۔

③ آنحضرتؐ نے بنی ہاشم سے کہا تھا کہ تم میں وہ کون ہے جو دنیا و آخرت میں میرا ساتھ دے؟ اس وقت علیؑ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں دنیا و آخرت میں آپ کا ساتھ دوں گا۔

④ علیؑ اول المومنین ہیں۔

⑤ رسول اکرمؐ نے اپنا کپڑا اُٹھا کر علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ پر ڈالا۔ پھر اُنہوں نے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الاحزاب ۳۳:۳۳) (اے اہلِ بیتؑ! اللہ کا تو بس یہی ارادہ ہے کہ وہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھے اور تمہیں ایسی پاکیزگی دے جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے) کی آیت پڑھی۔

⑥ شب ہجرت علیؑ رسولؐ خدا کا لباس پہن کر اُن کے بستر پر سوئے تھے۔ مشرکین

Presented by Ziaraat.Com

یہ سمجھتے رہے کہ رسولؐ خدا سو رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر آئے اس وقت علیؑ سو رہے تھے۔ اُنہوں نے سمجھا کہ نبی کریمؐ سو رہے ہیں۔

اُنہوں نے کہا: یا نبی اللہ!

حضرت علیؑ نے کہا: نبی اکرمؐ چاہِ میمون کی طرف گئے ہیں، تم ان سے جا کر مل جاؤ۔

حضرت ابوبکر چلے اور رسولؐ خدا کے ساتھ غار میں داخل ہوئے۔

علیؑ رات کے وقت کنکریاں پھینکتے تھے جیسا کہ رسولؐ خدا کنکریاں پھینکا کرتے تھے۔ صبح ہوئی، مشرکین گھر میں داخل ہوئے۔ حضرت علیؑ نے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو مشرکین کو معلوم ہوا کہ وہ جسے نبی سمجھ رہے تھے وہ نبی نہیں تھے بلکہ علیؑ تھے۔

⑦ رسولؐ خدا تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میں بھی آپؐ کے ساتھ چلوں؟

رسولؐ خدا نے اُنہیں ساتھ چلنے سے روک دیا۔ حضرت علیؑ رونے لگے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا:

امّا ترضٰی ان تکون منی بمنزلہ ھارون من موسٰی الا انک لیس بنبی انه لا ینبغی ان اذھب الا وانت خلیفتی

”کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن تو نبی نہیں ہے۔ یہ نامناسب ہے کہ تجھے خلیفہ بنائے بغیر میں چلا جاؤں“۔

⑧ رسولؐ خدا نے علیؑ سے فرمایا: انت ولی کل مؤمن ومؤمنة بعدی ”میرے بعد تو ہر مومن مرد اور مومن عورت کا سرپرست ہے“۔

⑨ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے رسولؐ خدا نے بند کرا دیے تھے صرف علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا تھا اور علیؑ جنابت کی حالت میں بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے، کیونکہ ان کے پاس دوسرا کوئی متبادل راستہ ہی نہیں تھا۔

⑩ رسولؐ خدا نے اُن کے متعلق یہ اعلان کیا تھا: من کنت مولاه فهذا علی

Presented by Ziaraat.Com

مولاہ ''جس کا میں مولا ہوں میرے بعد اس کا یہ علیؑ مولا ہے''۔ (مسند احمد، ج ۱، ص ۳۳۰)

حدیث نمبر 42 ابن حنبل نے اپنی اسناد کے ساتھ نجیح اور ربیعہ جرشی سے روایت کی کہ ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص کے سامنے حضرت علیؑ کو برا بھلا کہا۔ سعد نے اُس سے کہا: تو علیؑ کا شکوہ کر رہا ہے، اللہ نے علیؑ کو ایسے چار فضائل عطا کیے ہیں اگر ان میں سے مجھے ایک بھی فضیلت میسر ہوتی تو وہ مجھے سرخ رنگت کے اُونٹوں سے زیادہ عزیز ہوتی۔

① رسولِؐ خدا نے خیبر میں انہیں پرچم عطا کیا تھا۔

② رسولِؐ خدا نے اُن سے فرمایا تھا: انت منی بمنزلة هارون من موسٰی

③ رسولِؐ خدا نے فرمایا تھا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

چوتھی فضیلت راوی حدیث سفیان کو بھول گئی۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل، ج ۲، ص ۶۴۳، حدیث ۱۰۹۳)

حدیث نمبر 43 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے انس سے نقل کیا کہ رسولِؐ خدا نے انصار و مہاجرین میں مواخات قائم کی اور ایک کو دوسرے کا بھائی بنایا۔ یہ منظر علیؑ نے دیکھا۔ رسولِؐ خدا نے علیؑ کو کسی کا بھائی نہ بنایا۔

علیؑ روتے ہوئے گھر چلے گئے اور گھر میں داخل ہوئے تو حضرت فاطمہؑ نے اُن سے کہا کہ خدا آپ کو کبھی نہ رُلائے آپؑ کیوں رو رہے ہیں؟

آپؑ نے کہا: فاطمہؑ! رسولِؐ خدا نے مہاجرین و انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ میں وہاں پر موجود تھا۔ آپؐ مجھے دیکھ رہے تھے اور میرے مقام کو بھی جانتے تھے، مگر اس کے باوجود اُنہوں نے کسی کو میرا بھائی نہیں بنایا۔

حضرت فاطمہؑ نے کہا: شاید اُنہوں نے آپ کو اپنے لیے ذخیرہ کیا ہو۔

رسول کریمؐ نے دیکھا کہ علیؑ موجود نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ابوالحسن کہاں گئے؟

لوگوں نے کہا: وہ روتے ہوئے چلے گئے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اُنہیں میرے پاس لے آؤ۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت بلالؓ گئے اور انہوں نے آپؑ سے کہا کہ رسولؐ خدا آپ کو یاد کر رہے ہیں۔ حضرت علیؑ رسول اکرمؐ کے پاس حاضر ہوئے۔

نبی کریمؐ نے فرمایا: ابوالحسنؑ! آپؑ کیوں رو رہے ہیں؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے مہاجرین وانصار کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا، میں بھی موجود تھا اور آپؐ میرے مقام سے بھی واقف ہیں، لیکن آپؐ نے کسی کو میرا بھائی نہیں بنایا۔

رسول کریمؐ نے فرمایا: میں نے تو تمہیں اپنی ذات کے لیے بچالیا تھا کیا تم اپنے نبی کے بھائی بن کر خوشی محسوس نہ کرو گے؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں، اس سے بڑھ کر اور خوش بختی کیا ہوسکتی ہے۔

رسولؐ خدا نے ان کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ منبر پر لے گئے اور آپؐ نے فرمایا:

اللهم هذا منی وانا منه الا انه منی بمنزلة هارون من موسیٰ ، الا من کنت مولاه فهذا علی مولاه

"خدایا! یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اسے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے"۔

حضرت علیؑ خوش ہو کر لوٹے۔ عمر بن الخطاب ان کے پیچھے چلے اور ان سے کہا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ کو مبارک ہو، آپؑ میرے اور ہر مسلمان کے مولا بن گئے ہیں۔ (مناقب ابن مغازلی)

حدیث نمبر 44 (بحذف اسناد) عبداللہ بن احمد بن حنبل نے زید بن ابی اوفیٰ سے روایت کی کہ میں مسجد نبوی میں گیا اور وہاں صحابہ کی مواخات کا قصہ چل نکلا۔

حضرت علیؑ نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میری روح پرواز کرگئی اور میری کمر یہ دیکھ کر ٹوٹ گئی کہ آپؐ نے لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے، لیکن آپؐ نے مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ اگر آپ کو کوئی ناراضگی ہے تو پھر آپ کو ایسا کرنے کا مکمل اختیار ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا نے فرمایا:

والذی بعثنی بالحق نبیا اخرتك لنفسی فانك منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی فانت اخی ووارثی

''اس ذات کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں نے اپنے لیے تجھے مؤخر کیا ہے، تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو ہی میرا بھائی ہے اور تو ہی میرا وارث ہے''۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں آپؐ سے میراث میں کیا پاؤں گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تم وہی کچھ پاؤ گے جسے مجھ سے قبل انبیاء پاتے رہے ہیں۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: تو انبیاء کس چیز کی میراث چھوڑ کر جاتے تھے۔؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ میراث اللہ کی کتاب اور نبی کی سنت پر مشتمل ہوتی تھی۔ جنت کے محل میں تم میرے ہم نشین ہو گے، جہاں میری بیٹی فاطمہؑ بھی موجود ہوں گی تو میرا بھائی اور میرا رفیق ہے۔

پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ (الحجر:۴۷)

''اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ایک دوسرے کو دیکھیں گے''۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل، ج ۲، ص ۶۳۸، حدیث ۱۰۸۵)

باب مدینۃ العلم کا مسجد میں دروازہ

حدیث نمبر 45 (بحذف اسناد) احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ جب مہاجرین ہجرت کر کے

Presented by Ziaraat.Com

مدینہ آئے تھے تو ان کے لیے وہاں گھر موجود نہ تھے۔ وہ لوگ مسجد میں سوتے تھے۔ بعض اوقات اُنہیں احتلام بھی ہو جاتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں نے مسجد کے گرد اپنے گھر بنائے اور اُن کے دروازے مسجد میں رکھے اور مسجد سے ہی ان کی آمدورفت رہتی تھی۔ نبی اکرمؐ نے معاذ بن جبل کو بھیجا، اُنہوں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ مسجد چھوڑ دیں۔

اُنہوں نے کہا کہ حکم سر آنکھوں پر۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنا دروازہ بند کر دیا۔ پھر معاذ حضرت عمر کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ رسولؐ خدا کا فرمان ہے کہ آپ اپنا مسجد میں کھلنے والا دروازہ بند کر دیں۔

اُنہوں نے کہا کہ حکمِ رسولؐ سر آنکھوں پر۔ چنانچہ اُنہوں نے بھی اپنا دروازہ بند کر دیا۔ پھر یہی پیغام حضرت حمزہؓ کو پہنچایا گیا۔ پیغام سن کر اُنہوں نے کہا کہ حکمِ رسولؐ سر آنکھوں پر۔ چنانچہ اُنہوں نے بھی اپنا دروازہ بند کر دیا۔

اس دوران حضرت علیؑ متردد رہے کیونکہ اُنہیں معلوم نہ تھا کہ ان کا دروازہ کھلا رہنے دیا جائے گا یا پھر باقی افراد کی طرح سے اُن کا دروازہ بھی بند کرا دیا جائے گا۔ نبی اکرمؐ نے اپنے حجروں کے ساتھ علیؑ کا گھر مسجد کے ساتھ بنایا ہوا تھا۔ آپؐ نے حضرت علیؑ سے کہا کہ تم پاکیزہ و طاہر بن کے ٹھہرے رہو۔

جب حضرت حمزہؓ کو یہ معلوم ہوا تو اُنہوں نے رسولؐ خدا سے عرض کیا کہ آپؐ نے ہمیں تو مسجد سے نکال دیا ہے لیکن عبدالمطلب کی نسل کے ایک لڑکے کو مسجد میں رہنے کی اجازت دے دی ہے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: چچا! اگر معاملات کا اختیار مجھے حاصل ہوتا تو میں آپ کو مسجد سے باہر نہ نکالتا۔ یہ شرف علیؑ کو خدا نے بخشا ہے۔ آپ خدا اور رسولؐ کی طرف سے بہتری پر ہیں اور آپ کو بشارت ہو۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ جنگِ اُحد میں شہید ہوئے اور انہیں شہدائے اُحد کا سید الشہداء کہا گیا۔

حضرت علیؑ کے گھر کا دروازہ کھلنے کی وجہ سے بہت سے افراد کو اذیت ہوئی۔ رسول

Presented by Ziaraat.Com

کریمؐ منبر پر تشریف لائے اور آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

کچھ لوگ اس بات کو اپنے دلوں میں محسوس کر رہے ہیں کہ میں نے علیؑ کو مسجد میں رہنے دیا ہے اور اُنہیں مسجد سے باہر نکال دیا ہے۔ خدا کی قسم! میں نے کسی کو اپنی مرضی سے مسجد سے نہیں نکالا اور اپنی مرضی سے کسی کو مسجد میں رہائش نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی تھی:

اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (یونس:۸۷)

"تم اپنی قوم کو شہر میں گھر بنا کر رہائش دو اور اپنے گھر کو قبلہ بناؤ اور نماز قائم کرو"۔

حضرت موسیٰؑ نے حکم دیا تھا کہ ان کی مسجد میں ہارونؑ اور اُس کی اولاد کے علاوہ اور کوئی رہائش اختیار نہ کرے اور ان کے علاوہ کوئی مسجد میں نکاح (جماع) نہ کرے اور علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، وہ میرا بھائی ہے۔ اس کے اور اس کی اولاد کے علاوہ کسی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ مسجد میں عورتوں سے نکاح (جماع) کریں اور جسے یہ بات بُری لگتی ہو تو وہ ادھر چلا جائے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے شام کی طرف اشارہ کیا۔

اس حدیث کے ضمن میں محقق سید علی عاشور لکھتے ہیں: یہ حدیث ہمیں مسند احمد میں کہیں دکھائی نہیں دی، البتہ یہ حدیث مناقب ابن مغازلی کے صفحہ ۲۵۳-۲۵۵ میں موجود ہے۔

لواء الحمد علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا

حدیث نمبر 46 (بحذف اسناد) احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے مخدوج بن زید ہذلی سے یہ روایت نقل کی ہے، اس کا بیان ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں میں مواخات قائم کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

یاعلی انت اخی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لانبی بعدی ...... وتحیلی اذا حییت

Presented by Ziaraat.Com

"اے علیؑ! تو میرا بھائی ہے اور تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے
جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی"۔

اے علیؑ! کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے پکارا جائے گا۔ میں عرش کے دائیں کنارے کھڑا ہو جاؤں گا، مجھے جنت کی سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ اس کے بعد انبیاء کو یکے بعد دیگرے پکارا جائے گا۔ وہ جماعت بنا کر عرش کی دائیں جانب کھڑے ہو جائیں گے، انھیں جنت کی سبز پوشاکیں پہنائی جائیں گی۔

اے علیؑ! میں تمھیں بتانا چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میری اُمت کا حساب لیا جائے گا۔ پھر مجھ سے قرابت و منزلت کی وجہ سے تجھے پکارا جائے گا اور میرا پرچم تیرے سپرد کیا جائے گا۔ اس کا نام لواء الحمد ہوگا۔ تو اس پرچم کو لے کر انبیاء اور مخلوقِ خدا کے درمیان چلے گا۔ لوگ میرے پرچم کے سائے میں آئیں گے۔ اس پرچم کی لمبائی ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر ہوگی۔ اس پرچم کی لکڑی سرخ یاقوت کی ہوگی۔ اس کے تین نورانی پھریرے ہوں گے۔ ایک پھریرا مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک دنیا کے وسط میں ہوگا۔ اس پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوں گی:

پہلی سطر ہوگی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! دوسری سطر ہوگی الحمدللہ رب العالمین! اور تیسری سطر ہوگی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ!

ہر سطر کا طول وعرض ہزار ہزار سال کی مسافت کے برابر ہوگا۔ تم وہ پرچم لے کر چلو گے۔ حسنؑ تمہارے دائیں اور حسینؑ تمہارے بائیں طرف ہوں گے۔ تم میرے اور ابراہیمؑ کے درمیان عرش کے زیرِ سایہ کھڑے ہو گے۔ تمھیں جنت کی سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ پھر عرش کے نیچے سے آواز آئے گی:

اے محمدؐ! تیرا باپ ابراہیمؑ بہترین باپ ہے اور تیرا بھائی علیؑ بہترین بھائی ہے۔
اے علیؑ! تجھے خوش خبری ہو جب مجھے لباس پہنایا جائے گا تو تمھیں بھی لباس پہنایا جائے گا اور جب مجھے پکارا جائے گا تو تمھیں بھی پکارا جائے گا اور جب مجھے زندہ کیا جائے گا تو تمھیں بھی زندہ کیا جائے گا"۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل، ج ۲، ص ۶۶۳، حدیث ۱۱۳۱)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 47 (بحذف اسناد) احمد بن حنبل نے ابن ابی اوفیٰ سے حدیثِ مواخات نقل کی ہے۔ (اس حدیث کو ہم حدیث ۴۴ میں پہلے ہی لکھ چکے ہیں)۔
(فضائل الصحابہ ابن حنبل، ج ۲، ص ۶۶۶، حدیث ۱۱۳۷)

حدیث نمبر 48 (بحذف اسناد) احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے، اُنہوں نے کہ کہ رسولؐ خدا لوگوں کو ساتھ لے کر تبوک کی طرف روانہ ہونے لگے تو حضرت علیؑ نے اُن سے کہا کہ میں بھی ساتھ چلوں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں، یہ سن کر علیؑ رونے لگے۔ نبی اکرمؐ نے ان سے فرمایا:

اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انك ليس نبی انه لاینبغی ان اذهب الا وانت خلیلتی

"کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ آپ کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی، لیکن آپؑ نبی نہیں ہیں۔ میرے لیے یہ نامناسب ہے کہ میں تمہیں خلیفہ بنائے بغیر روانہ ہوجاؤں"۔
(مسند احمد، ج ۱، ص ۳۳۱)

حدیث نمبر 49 احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے معاویہ سے ایک دینی مسئلہ پوچھا۔ اس روایت کو اس سے قبل ۲۵ ویں روایت میں ہم بیان کر چکے ہیں۔ (فضائل الصحابہ، ج ۲، ص ۶۷۵، حدیث ۱۱۵۳)

حدیث نمبر 50 ابن اسحاق نے مغازی میں لکھا ہے کہ جب رسولؐ خدا غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو مدینہ کا والی مقرر کیا۔ مدینہ میں رہنے والے منافقین نے باتیں بنائیں کہ رسولؐ خدا علیؑ کو اپنے لیے بوجھ سمجھتے ہیں، اسی لیے وہ اُنہیں اپنے ساتھ لے کر نہیں گئے۔

حضرت علیؑ نے اُن کے طعنے سنے تو ہتھیار اُٹھا کر رسولؐ خدا کے پیچھے گئے اور مقام "جرف" میں اُن سے ملاقات کی اور عرض کیا: منافقین کہتے ہیں کہ آپؐ مجھے بوجھ سمجھ کر

Presented by Ziaraat.Com

مدینہ میں ٹھہرا گئے ہیں۔

رسولؐ اکرم نے فرمایا: وہ جھوٹے ہیں، آپؑ واپس چلے جائیں: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لانبی بعدی (کیا آپؑ اس پر راضی نہیں کہ آپؑ کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے)۔ یہ سن کر علیؑ واپس آئے اور رسول اکرمؐ سفر پر روانہ ہوئے۔ (تاریخ دمشق، ج ۲، ص ۳۱، ۳۲، ۱۱۷، طبع دار الفکر۔ بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۲۶۷)

حدیثِ منزلت ختمِ نبوتؐ کی مضبوط دلیل ہے

حدیث نمبر 51 ابن اسحاق مغازی میں یزید بن رمانہ کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ مجھے ایک قرشی کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ محمد مصطفیؐ کے بعد کوئی نبی آ جائے۔ میں سعد بن ابی وقاص کے فرزند ابراہیم سے ملا اور اُس سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تیرا والد حدیثِ منزلت بیان کیا کرتا ہے۔ یہ سن کر وہ ہنس دیا اور اس نے سمجھا کہ میں علیؑ سے محبت کرتا ہوں اسی لیے میں یہ حدیث سننا چاہتا ہوں۔

میں نے اس سے کہا کہ تم نے غلط اندازہ لگایا ہے، بات یہ ہے کہ تیری قوم کا ایک شخص یہ کہتا ہے کہ محمد مصطفیؐ کے بعد اور نبی کا آنا بھی ممکن ہے؟

یہ سن کر ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے سنا، اُنہوں نے کہا کہ جب رسولؐ خدا نے علیؑ کو تبوک کی جنگ میں شرکت سے روکا تو آپؐ نے یہ فرمایا:

الا ترضٰی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لانبی بعدی

"کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔

(المناقب، ص ۳۹، حدیث ۷)

حدیث نمبر 52 ابن شیرویہ دیلمی نے کتاب الفردوس کے باب "یاء"

Presented by Ziaraat.Com

میں عمر بن الخطاب کی زبانی روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

یاعلی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المومنین ایمانا وانت منی بمنزلة هارون من موسیٰ

''اے علیؑ! اسلام کے اعتبار سے تو پہلا مسلم ہے اور ایمانی اعتبار سے پہلا مومن ہے اور تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی''۔

حدیث نمبر 53 کتاب الفردوس میں مرقوم ہے کہ عامر بن سعد نے کہا کہ میرے والد سعد بن ابی وقاص کہتے تھے کہ رسولؐ خدا نے علیؑ کو ایسی تین فضیلتیں عطا کی تھیں اگر ان میں سے مجھ میں ایک بھی ہوتی تو وہ مجھے سرخ رنگ کے اُونٹوں سے زیادہ پسند ہوتی۔

① رسول اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ نے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کو ایک چادر میں داخل کیا اور کہا: اللهم هؤلاء اهلی واهل بیتی ''پروردگار! یہ میرے اہل اور میرے اہلِ بیتؑ ہیں''۔

② ایک جنگ کے موقع پر علیؑ کو گھر ٹھہرایا گیا۔ علیؑ نے کہا کہ کیا آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا:

الا ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی

''کیا تو راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہ منزلت حاصل ہو جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

③ جنگِ خیبر کے موقع پر آنحضرتؐ نے اعلان کیا تھا:

لاعطین الرایة غدا رجلا یحب الله ورسوله یفتح الله علی یدیه

Presented by Ziaraat.Com

"میں کل پرچم اُس مرد کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول کا
محب ہوگا، اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر فتح کرے گا"۔

مہاجرین و انصار کی تمنائیں بڑھیں کہ کل انہیں علم مل جائے۔ جب دوسرا دن ہوا
تو آپؐ نے فرمایا: علیؑ کہاں ہیں؟

لوگوں نے کہا: اُنہیں آشوبِ چشم لاحق ہے۔

فرمایا: اُسے میرے پاس لاؤ۔ علیؑ کو لایا گیا۔ آپؐ نے اُن کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا تو علیؑ کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں اور اللہ نے اس کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کر دیا۔
(مسند الشامی، ج ۱، ص ۱۳۶، حدیث ۸۲۔ فضائل الصحابہ، ج ۲، ص ۶۴۳، حدیث ۱۰۹۳)

حدیث نمبر 54 مذہب عامہ کے صدر الائمہ اخطب الخطباء موفق بن احمد خوارزمی نے اپنی کتاب فضائل امیرالمومنینؑ کی فصل اول میں اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اکرمؐ نے مہاجرین و انصار میں عقد مواخات قائم کیا اور ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور علی بن ابی طالبؑ کو کسی کا بھائی نہ بنایا تو علیؑ خفا ہو کر وہاں سے چلے گئے اور ایک ندی کے کنارے آ کر سو گئے۔ ہوا چل رہی تھی جس کی وجہ سے اُن کے جسم پر مٹی آتی رہی۔

رسولِ خدا اُن کی تلاش میں نکلے اور اُنہیں ندی کے کنارے سوتا ہوا پایا تو آپؐ نے اُنہیں اپنے قدموں سے ٹھوکا دیا اور فرمایا: اُٹھو! تم تو "ابوتراب" ہو۔ میں نے مہاجرین و انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور میں نے تمہیں کسی کا بھائی نہیں بنایا تو آپؑ مجھ پر ناراض ہو گئے؟ کیا آپؑ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپؑ کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن آپؑ نبی نہیں ہیں۔

آگاہ رہو! جو تم سے محبت کرے گا تو وہ امن و ایمان کی لپیٹ میں ہوگا اور جو تجھ سے بغض رکھے گا اللہ اُسے جاہلیت کی موت مارے گا اور اس کے اسلام کے اعمال کا اس سے حساب لے گا۔ (المناقب، ص ۳۹، حدیث ۷)

حدیث نمبر 55 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے لکھا کہ ایک مرتبہ

Presented by Ziaraat.Com

حضرت عمر کی محفل میں سابقین اولین کے فضائل پر گفتگو ہوئی تو حضرت عمر نے کہا: جہاں تک علیؑ کی ذات کا تعلق ہے تو انہیں خدا نے تین فضائل ایسے عطا کیے اگران میں سے مجھے ایک بھی فضیلت حاصل ہوتی تو وہ مجھے روئے زمین کی حکومت سے زیادہ محبوب ہوتی۔ ایک دن میں، ابوبکر، ابوعبیدہ اور کچھ اصحاب رسولؐ خدا کے پاس بیٹھے تھے کہ آپؐ نے علیؑ کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا:

یاعلی انت اول المؤمنین ایمانا واول المسلمین اسلاما
وانت منی بمنزلة هارون من موسٰی

''اے علیؑ! تو ایمانی لحاظ سے پہلا مومن اور اسلامی لحاظ سے پہلا مسلم ہے اور تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی''۔

(المناقب، ص۵۴، حدیث۱۹)

حدیث نمبر 56 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے ابی لیلٰی سے یہ الفاظ نقل کیے: نبی اکرمؐ نے خیبر میں علی علیہ السلام کو پرچم عطا کیا تھا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کیا۔ آنحضرتؐ نے علیؑ کو غدیر خم میں کھڑا کر کے فرمایا تھا کہ یہ ہر مومن مرد اور عورت کا مولا ہے۔ آپؐ نے علیؑ سے کہا تھا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

آنحضرتؐ نے ان سے کہا تھا کہ تم تاویلِ قرآن کے مطابق جنگ کرو گے جیسا کہ میں نے تنزیلِ قرآن کے مطابق جنگ کی ہے۔

آپؐ نے علیؑ سے فرمایا تھا: انت منی بمنزلة هارون من موسٰی ''آپؑ کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی''۔

آپؐ نے علیؑ سے فرمایا تھا: انا مسلم لمن سالمك وحرب لمن حاربك ''جو تجھ سے صلح رکھے میری بھی اُس سے صلح ہے اور جو تجھ سے جنگ کرے اس سے میری بھی جنگ ہے''۔

آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: انت العروة الوثقٰی ''تو خدا کی مضبوط رسی ہے''۔

آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: انت تبین لهم ما اشتبه علیهم من بعدی

Presented by Ziaraat.Com

"میرے بعد جو چیزیں لوگوں پر مشتبہ ہوں گی تو ان کی وضاحت کرے گا"۔

آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: انت مولٰی کل مؤمن ومؤمنة ووصی کل مؤمن ومؤمنه بعدی "تو میرے بعد ہر مومن مرد اور عورت کا مولا اور وصی ہے (یعنی ہر مومن تجھے میرا وصی مانے گا"۔

آپؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ تو وہ ہے جس کے متعلق خدا نے واذان من اللہ ورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر (التوبہ:۳) (حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے لوگوں کے لیے اعلان کیا جاتا ہے) کی آیت نازل فرمائی۔

آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: انت الاخذ بسنتی والذاب عن ملّتی "تو میری سنت پر عمل کرنے والا ہے اور میری ملت کا محافظ ہے"۔

آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: انا اول من تنشق الارض عنه وانت معی (الی الجنة) تدخلها انت والحسن والحسین وفاطمة "سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی اور تو میرے ساتھ ہوگا۔ تو اور حسنؑ و حسینؑ اور فاطمہؑ میرے ساتھ جنت میں ہوں گے"۔

آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: ان اللّٰہ اوحٰی الیّ ان اقوم بفضلك فقمت به فی الناس وبلغتهم ما امرنی اللّٰہ بتبلیغه "اللہ نے مجھے وحی کی کہ میں لوگوں کے سامنے تیری فضیلت بیان کروں۔ چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا اور اللہ نے جس چیز کی تبلیغ کا مجھے حکم دیا میں نے وہ لوگوں تک پہنچا دی ہے"۔

آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: ان کینوں سے بچتے رہنا، جو تیرے خلاف لوگوں کے دلوں میں موجود ہیں۔ میرے مرنے کے بعد وہ اُنہیں ظاہر کریں گے ان پر اللہ لعنت کرے گا اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کریں گے"۔

یہ کہہ کر رسولؐ خدا رونے لگے۔ آپؐ سے آپؐ کے رونے کی وجہ پوچھی گئی تو آپؐ نے فرمایا: مجھے جبریلؑ نے بتایا ہے کہ میری اُمت کے لوگ میرے بعد علیؑ پر ظلم کریں گے۔ مجھے جبریلؑ نے یہ بھی بتایا ہے کہ قائم آلِ محمدؐ کے ظہور تک لوگ اُن پر ظلم کرتے رہیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

جب قائمؑ کا ظہور ہوگا تو اہلِ بیتؑ کی بات کو بلندی حاصل ہوگی اور اُمت ان کی محبت پر جمع ہو جائے گی۔ اس وقت اہلِ بیتؑ کے بدخواہ کم ہوں گے اور ان کے منکر ذلیل ہوں گے اور ان کی تعریف کرنے والے زیادہ ہوں گے اور قائمؑ کا ظہور اس وقت ہوگا جب شہروں کی حالت بدل چکی ہوگی۔ بندگانِ خدا کمزور ہو چکے ہوں گے اور لوگ کشائش سے مایوس ہو چکے ہوں گے۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: وہ میرا ہم نام ہوگا اور اس کا والد میرے والد کا ہم نام ہوگا اور اس کا تعلق میری بیٹی کی نسل سے ہوگا۔ اللہ اُن کے ذریعہ سے حق کو غلبہ عطا کرے گا اور اُن کی تلواروں سے باطل مٹ جائے گا۔ لوگ شوق اور خوف کی وجہ سے اُن کی پیروی کریں گے۔

اس کے بعد آپ کا رونا موقوف ہو گیا، پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تمہیں کشائش کی خوشخبری ہو۔ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اُس کی قضا کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ وہ حکیم و خبیر ہے۔ فتح الٰہی قریب ہے۔ خدایا! یہ میرے اہل ہیں اُن سے ہر طرح کی ناپاکی دُور رکھ اور اُنہیں ایسی پاکیزگی عطا کر جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے۔

خدایا! ان کی حفاظت فرما اور ان پر شفقت فرما اور ان پر اپنا کرم فرما، ان کی مدد فرما، اُنہیں غلبہ عطا کر، اُنہیں ذلت سے بچا، بے شک تو جو چاہے اس پر قدرت رکھتا ہے۔

(المناقب، ص ۶۱، حدیث ۳۱)

حدیث نمبر 57 موفق بن احمد فضائل میں لکھتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان نے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ ابوتراب کو سب و شتم کرنے سے تجھے کیا چیز مانع ہے۔

سعد نے کہا: جب تک رسولؐ خدا کے تین فرمان مجھے یاد ہیں تب تک میں اس پر ہرگز سب نہیں کر سکتا۔ اور اگر ان تین میں سے مجھ میں ایک فضیلت بھی ہوتی تو وہ مجھے سرخ اُونٹوں سے زیادہ عزیز ہوتی۔

① رسولؐ خدا نے ایک جنگ کے موقع پر انہیں گھر میں ٹھہرایا اور فرمایا کہ میری واپسی تک تم مدینہ میں رہو گے۔

Presented by Ziaraat.Com

علیؑ نے کہا تھا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں ٹھہرا رہے ہیں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبوة بعدی ''کیاتم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی، لیکن میرے بعد نبوت نہیں ہے''۔

② خیبر کے دن آپؐ نے فرمایا تھا: ولا عطین الرایة رجلا یحب الله و رسوله ویحبه الله و رسوله ''میں ایسے مرد کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول کا محب ہوگا اور اللہ اور اُس کے رسول کا محبوب ہوگا''۔

ہم نے پرچم حاصل کرنے کی خواہش کی تھی، لیکن دوسرے دن آپؐ نے فرمایا: علیؑ کو میرے پاس بلاؤ۔ علیؑ کو آپؐ کے پاس لایا گیا، اُنہیں آشوبِ چشم لاحق تھا۔ آپؐ نے اپنا لعابِ دہن اُن کی آنکھوں پر لگایا اور پھر آپؐ نے انہیں اپنا پرچم عطا کیا۔ خدا نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کی تھی۔

③ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآءَ كُمْ (آل عمران:٦١) کی آیت نازل فرمائی تو رسولؐ خدا نے مباہلہ کے لیے علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور کہا: خدایا! یہ میرے اہل ہیں۔

ابوعیسٰی (محدث ترمذی) نے کہا: یہ حدیث حسنِ غریب ہے اور اس سند سے صحیح ہے اور اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی کی حدیث کو بخاری و مسلم نے بھی بہت سی اسناد سے نقل کیا ہے۔ (مناقب، ص ۱۰۸، حدیث ۱۱۵۔ صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۰-۱۲۱، طبع دارالفکر)

حدیث نمبر 58 موفق بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ کتاب الفضائل میں جابر بن عبداللہ انصاری کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک دن ہم اور علی علیہ السلام مسجد میں لیٹے ہوئے تھے۔ اتنے میں رسولؐ خدا تشریف لائے۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک تازہ شاخ تھی۔ آپؐ نے فرمایا: تم مسجد میں سو رہے ہو؟

ہم نے کہا: تیز چلنے کی وجہ سے تھک گئے ہیں لہٰذا یہاں علیؑ کے ساتھ سو رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا نے فرمایا: علیؑ! تمہارے لیے مسجد میں وہ سب کچھ حلال ہے جو کہ میرے لیے حلال ہے۔ کیا تو راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہ منزلت حاصل ہو جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، البتہ نبوت اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ اختیار میں میری جان ہے۔ قیامت کے دن تو میرے حوض سے لوگوں کو یوں بھگائے گا جیسا کہ بھٹکے ہوئے اُونٹ کو بھگایا جاتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں عوسج درخت کا ایک عصا ہوگا۔ اس منظر کو گویا میں اب بھی چشمِ تصور سے دیکھ رہا ہوں کہ میں حوض پر کھڑا ہوں اور تو لوگوں کو وہاں سے ہٹا رہا ہے۔ (المناقب، ص ۱۰۹، حدیث ۱۱۶)

حدیث نمبر 59 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے لکھا کہ نو افراد ابن عباسؓ کے پاس آئے۔ پھر ان کے جانے کے بعد ابن عباسؓ نے حضرت علیؑ کی دس فضیلتیں بیان کیں (المناقب، ص ۱۲۵، حدیث ۱۴۰)۔ (یہ روایت مسند احمد کے حوالے سے پہلے حدیث نمبر ۴۱ کے ضمن میں لکھی جا چکی ہے، یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں ہے)

حدیث نمبر 60 موفق بن احمد نے کتاب الفضائل میں اپنی اسناد سے حضرت زید شہید فرزند امام زین العابدین علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے، اُنہوں نے فرمایا: یہ حدیث میرے آباء کی سند سے حضرت علیؑ کی زبانی منقول ہے، اُنہوں نے فرمایا:

"جس دن میں نے خیبر فتح کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر مجھے تیرے متعلق یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تیرے متعلق وہی کچھ نہ کہیں جو نصاریٰ عیسیٰ بن مریمؑ کے متعلق کہتے ہیں تو میں آج تیرے ایسے فضائل بیان کرتا کہ اس کے بعد تو مسلمانوں کو جس بھی اجتماع سے گزرتا تو لوگ تیرے قدموں کی خاک اُٹھا کر اس کے ذریعہ سے شفا طلب کرنے لگ جاتے۔ تیرے لیے بس یہی ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، تو میرا وارث ہے اور میں تیرا وارث ہوں اور تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اے علیؑ! تو میرا قرض ادا کرے گا اور میری سنت کے مطابق جنگ کرے گا اور قیامت کے دن باقی تمام لوگوں کی بہ نسبت تو میرے زیادہ قریب ہوگا۔ کل روزِ آخرت تو

Presented by Ziaraat.Com

میرے پاس حوض پر موجود ہوگا اور وہاں سے منافقین کو بھگائے گا۔ تو حوض پر آنے والا پہلا فرد ہوگا اور میری اُمت میں سے جنت میں داخل ہونے والا پہلا انسان ہوگا۔

تیرے شیعہ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے اور وہ حوض سے سیر و سیراب ہوں گے۔ اُن کے چہرے سفید ہوں گے۔ میں ان کے لیے شفاعت کروں گا اور وہ جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔

روزِ آخرت تیرے دشمن بھوکے پیاسے ہوں گے اور اُن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے اور اُنہیں دوزخ کے کوڑوں اور گرزوں سے پیٹا جا رہا ہوگا۔

تیری جنگ میری جنگ ہے، تیری صلح میری صلح ہے، تیرا ظاہر میرا ظاہر ہے اور تیرا باطن میرا باطن ہے، اور تو ہی میرے علم کا دروازہ ہے، تیری اولاد میری اولاد ہے اور تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے۔ حق تیرے ساتھ ہے اور حق تیری زبان، تیرے دل اور تیری نگاہوں کے درمیان ہے اور جس طرح سے میرے گوشت و خون میں ایمان راسخ ہے اسی طرح سے تیرے بھی رگ و ریشہ میں ایمان راسخ ہے۔

اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اور تمہاری اولاد کو جنت کی بشارت دوں اور تیرے دشمن کو دوزخ کی خبر دوں۔ تجھ سے بغض رکھنے والا میرے حوض پر قدم نہیں رکھ سکے گا اور تیرا کوئی بھی محب میرے حوض سے غیر حاضر نہیں رہے گا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: رسولؐ خدا کے کلمات سن کر میں سجدۂ شکر بجا لایا۔

(المناقب، ص ۱۲۹، حدیث ۱۴۳)

حدیث نمبر 61 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے سعید بن مسیب سے حدیث منزلت نقل کی، پھر لکھا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص سے اس کی توثیق کرائی (یہ حدیث ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں)۔ (المناقب، ص ۱۳۳، حدیث ۱۴۸)

حدیث نمبر 62 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ابراہیم سے روایت کی۔ اس نے کہا کہ میرے والد کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا نے

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی

شیخین (بخاری و مسلم) نے بھی اس حدیث کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

(المناقب، ص ۱۳۸، حدیث ۱۵۷)

حدیث نمبر 63 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے محدوج بن زید الہانی سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے مہاجرین و انصار میں مؤاخات قائم کی، پھر آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

یاعلی انت اخی وانت منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لانبی بعدی ...... حلل الجنة

''اے علیؑ! تو میرا بھائی ہے اور تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے بلایا جائے گا، میں زیر عرش کھڑا ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے جنت کی سبز پوشاک پہنائی جائے گی، پھر انبیاء کو یکے بعد دیگرے بلایا جائے گا۔ وہ حلقہ بنا کر عرش کی دائیں جانب کھڑے ہوں گے اور اُنہیں جنت کی پوشاکیں پہنائی جائیں گی......'' (اس روایت کو ہم اس سے قبل حدیث ۴۶ میں فضائل الصحابہ کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں)۔

(المناقب، ص ۱۴۰، حدیث ۱۵۹)

حدیث نمبر 64 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: یہ علی بن ابی طالبؑ ہے، اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور اسے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

آنحضرتؐ نے حضرت اُم سلمیٰؓ سے فرمایا: اے اُم سلمیٰؓ! سن اور گواہ رہ کہ یہ علی بن

Presented by Ziaraat.Com

ابی طالبؑ مومنین کا امیر ہے اور مسلمین کا سردار ہے، میرے علم کا مخزن ہے اور یہ مجھ تک پہنچنے کا دروازہ ہے اور یہ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے اور مقامِ اعلیٰ میں میرا رفیق ہے۔
(المناقب، ص ۱۴۲، حدیث ۱۶۳)

حدیث نمبر 65 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے زید بن ابی اوفیٰ کی زبانی حدیث مواخات بیان کی ہے۔ (اس حدیث کو ہم فضائل الصحابہ کے حوالہ سے حدیث ۴۴ میں بیان کر چکے ہیں)۔ (المناقب، ص ۱۵۰، حدیث ۱۷۸)

حدیث نمبر 66 موفق بن احمد اپنی اسناد سے لکھتے ہیں کہ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ کیا تو علیؑ سے محبت کرتا ہے؟

سعد نے کہا: میں اس سے محبت کیوں نہ کروں، میں نے رسولؐ خدا سے سنا، انہوں نے علیؑ سے کہا تھا: انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لانبی بعدی۔ میں نے علیؑ کو جنگِ بدر میں دیکھا تھا کہ وہ لشکرِ کفار پر زبردست حملے کر رہا تھا اور وہ رجز پڑھ رہا تھا۔ (المناقب، ص ۱۵۸، حدیث ۱۸۷)

حدیث نمبر 67 موفق بن احمد لکھتے ہیں: جب حضرت علیؑ نے خیبر فتح کیا تو رسول اکرمؐ نے اُن سے فرمایا کہ اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تیرے متعلق وہی کچھ نہ کہیں جو نصاریٰ عیسیٰ بن مریمؑ کے متعلق کہتے ہیں تو پھر میں تیرے ایسے فضائل بیان کرتا کہ جہاں سے بھی تیرا گزر ہوتا لوگ تیرے قدموں کی مٹی اُٹھاتے اور تیرے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر شفا طلب کرتے، تیری شان میں صرف یہی کہتا ہوں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ تو میرا وارث ہے اور میں تیرا وارث ہوں، البتہ میرے بعد نبی نہیں ہے۔ تو میری ذمہ داریوں کو ادا کرے گا اور میری سنت پر جنگ کرے گا اور تو تمام لوگوں کی نسبت میرے زیادہ قریب ہوگا اور تو سب سے پہلے حوض پر وارد ہوگا اور میرے ساتھ تجھے سب سے پہلے جنت کی پوشاک پہنائی جائے گی اور میری امت میں سب سے پہلے جنت میں تو جائے گا۔ تیرے شیعہ نورانی

Presented by Ziaraat.Com

منبروں پر بیٹھے ہوں گے اور حق ہمیشہ تیری زبان اور تیرے دل اور تیری نگاہوں میں رہے گا۔ (المناقب، ص ۱۵۸، حدیث ۱۸۸)

معاویہ اور ابن عاص کی باہمی خط و کتابت

حدیث نمبر 68 موفق بن احمد لکھتے ہیں کہ جب امیر المومنین علی علیہ السلام خلیفہ بنے اور معاویہ نے اُن کی اطاعت سے انکار کیا تو آپؑ نے جریر بن عبداللہ بجلی اور طرماح بن حکیم طائی کو خطوط دے کر اُس کے پاس روانہ کیا اور اُسے کہا کہ وہ بغاوت سے باز آجائے اور باقی لوگوں کی طرح آپؑ کی بیعت کرے۔

جب کہ معاویہ اپنی بغاوت پر قائم تھا اور وہ خونِ عثمان کا بہانہ بنا کر لوگوں کو گمراہ کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے قبائل کے سرداروں کو رشوتیں دے کر اپنے ساتھ ملایا۔ پھر اُس نے اپنے خاندان کے افراد کو جمع کیا اور ان سے مشورہ لیا۔

معاویہ کے بھائی عتبہ نے کہا: تم بہت بڑے اقدام کے لیے سوچ رہے ہو۔ اگر تم نے ایسا کرنا ہے تو پھر عمرو بن العاص کو بھی اس مہم میں اپنے ساتھ شریک کرو، کیونکہ وہ بہت بڑا چالاک اور شاطر انسان ہے اور اہلِ شام کے دل بھی اس کی طرف مائل ہیں۔

معاویہ نے کہا: تیرا مشورہ بالکل بجا ہے، لیکن مصیبت یہ ہے کہ وہ علیؑ سے محبت رکھتا ہے اور اگر میں اسے اپنے پاس بلاؤں تو شاید وہ یہاں نہ آئے۔

عتبہ نے کہا: وہ دولت اور اقتدار کا بھوکا ہے۔ تم اُسے دولت اور مصر کی حکومت کا لالچ دو مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارا ساتھ دے گا۔

چنانچہ معاویہ نے اُسے خط لکھا:

عثمان بن عفان کے جانشین معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے!

تمہیں معلوم ہے کہ عثمان مسلمانوں کے امام تھے اور رسولِؐ خدا کے برحق جانشین تھے اور وہ رسولِؐ خدا کے داماد تھے اور جیشِ عُسرہ تیار کرنے والے وہی تھے اور بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کو وقف کرنے والے وہی تھے۔ اُنہوں نے زندگی میں بہت سے لوگوں کی مدد کی

Presented by Ziaraat.Com

تھی، لیکن اُن کی کسی نے مدد نہیں کی۔ لوگوں نے ان کا محاصرہ کیا اور اُنہیں پیاسا مارا گیا۔ فاسقین کی تلواروں سے اُنہیں اذیت اُٹھانا پڑی تھی۔

یہ خط عمرو بن العاص کے نام ہے جو کہ رسولِؐ خدا کا صحابی اور اُن کا قابلِ بھروسہ ساتھی تھا اور جو غزوہ ذات السلاسل میں آنحضرتؐ کی طرف سے سالارِ لشکر تھا۔

حمد وثنا کے بعد واضح ہو کہ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ قتلِ عثمان سے اہلِ ایمان کے دلوں کو کتنی تکلیف پہنچی ہے۔ یہ ساری کارستانی اُن کے ہمسائے کی ہے جس کو ان سے حسد تھا اور اس ہمسائے نے ان کی کوئی مدد نہیں کی تھی۔ ہائے کتنی بڑی مصیبت تھی جو کہ عالمِ اسلام پر ٹوٹی۔ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ ان کے قاتلوں سے خون کا مطالبہ کریں۔ اس عظیم ثواب میں شرکت کے لیے میں تجھے دعوت دیتا ہوں۔ اس سے تمہیں خدا کی رضا حاصل ہوگی اور خدا تمہیں اس کے عوض جنت میں مقام دے گا۔ والسلام!

عمرو بن العاص کو جب یہ خط ملا تو اس نے اس کے جواب میں لکھا:

رسولِؐ خدا کے صحابی عمرو بن العاص کی طرف سے معاویہ بن ابی سفیان کے نام!

واضح رہے کہ تمہارا خط مجھے موصول ہوا۔ میں نے اسے اچھی طرح سے پڑھا اور اس کے مفہوم کو سمجھا۔

تیرے خط کا ماحصل یہ ہے کہ میں اپنی گردن سے اسلام کا جوا اُتار پھینکوں اور تیرے ساتھ گمراہی میں شریک ہوجاؤں اور باطل کے لیے تیرا مددگار بنوں اور علیؑ کے مدمقابل تلوار اُٹھاؤں۔ جب کہ رسولِؐ خدا کا بھائی ہے، ان کا وصی ہے۔ آنحضرتؐ کا وارث ہے اور ان کے قرض کو اُتارنے والا اور ان کے وعدوں کو نبھانے والا ہے اور وہ آنحضرتؐ کی سیدۃ النساء العالمین دختر کا شوہر ہے اور وہ جوانانِ جنت کے سرداروں حسنؑ و حسینؑ کا والد گرامی قدر ہے۔

تو نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ تو عثمان بن عفان کا خلیفہ ہے۔ یہ بات درست ہے لیکن اب تو ان کا جانشین نہیں رہا کیونکہ لوگ علیؑ کی بیعت کر چکے ہیں، لہٰذا تمہاری خلافت باطل ہے۔ تو نے مجھے "مکھن لگانے" کی کوشش کی ہے تو تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ میں اپنی

Presented by Ziaraat.Com

تعریف سُن کر کسی بھی دھوکے میں آنے کو تیار نہیں ہوں۔

تو نے علیؑ کی طرف حسد و بغاوت کی نسبت دی ہے اور تو نے صحابہ کو فاسق قرار دیا ہے اور تو یہ گمان کر رہا ہے کہ علیؑ نے ہی عثمان کو قتل کرایا ہے تو تجھے معلوم ہو کہ یہ سب جھوٹ اور گمراہی ہے۔

معاویہ! کیا تو نہیں جانتا کہ علیؑ وہ ہے جو شبِ ہجرت رسولِؐ خدا کے بستر پر سویا تھا اور وہ سابقین اولین میں سے ہے۔ رسولِؐ خدا نے اُن کے متعلق فرمایا تھا:

علی منی وانا منه وهو منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی

''علیؑ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور اُسے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے''۔

رسولِ اکرمؐ نے غدیرِ خم میں یہ فرمایا تھا:

الا ومن کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله

''جس کا میں مولا ہوں میرے بعد اُس کا علیؑ مولا ہے۔ خدایا! جو علیؑ سے محبت رکھے تو بھی اُس سے محبت رکھ اور جو علیؑ سے عداوت کرے تو بھی اُس سے عداوت رکھ اور جو علیؑ کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو علیؑ کو بے یار و مددگار چھوڑے تو بھی اُسے بے یار و مددگار چھوڑ دے''۔

رسولِؐ خدا نے جنگِ خیبر میں فرمایا تھا:

لاعطین الرایة غدا رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله

''کل میں علَم ایسے مرد کو دوں گا جو اللہ اور رسول کا محب ہوگا اور اللہ اور رسول کا محبوب ہوگا''۔

Presented by Ziaraat.Com

جب رسولؐ خدا کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

اللھم ائتنی باحب الخلق الیک

"خدایا! میرے پاس اُسے بھیج دے جو تمام مخلوق میں سے تجھے زیادہ محبوب ہو"۔

علیؑ رسولؐ خدا کی دعا کا ثمر بن کر آئے تھے۔ بنی نضیر کے دن رسولؐ خدا نے فرمایا تھا:

علی امام البررة قاتل الفجرة منصور من نصره مخذول من خذله

"علیؑ نیک لوگوں کا امام ہے، فاجر لوگوں کا قاتل ہے، اس کے مددگار کی خدا مدد کرتا ہے اور اُسے تنہا چھوڑنے والے کو خدا تنہا چھوڑتا ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علی ولیکم من بعدی "علیؑ میرے بعد تمہارا ولی ہے"۔

آنحضرتؐ نے یہ جملہ مجھ سے اور تجھ سے اور جملہ مسلمانوں سے کہا تھا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا تھا:

انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی

"میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب اور اپنی عترت"۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا تھا:

انا مدینة العلم وعلی بابھا

"میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے فضائل علیؑ میں بہت سی آیات نازل کی ہیں، چنانچہ فرمایا ہے:

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ○

(الدھر:۷) "وہ اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں جس کا شر پھیلا ہوا ہوگا''۔

اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ ۝ (المائدہ۵:۵۵)

''اللہ تمہارا ولی ہے اور اُس کا رسول اور وہ اہلِ ایمان تمہارے ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں''۔

اللہ نے علیؑ کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی:

أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ وَ يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (ہود:۱۷) ''کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اُس کے پیچھے ایک گواہ چلا آ رہا ہو جو اس میں سے ہو''۔

اور علیؑ کے متعلق اللہ نے فرمایا:

رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝ (الاحزاب ۳۳:۲۳) ''ایسے مرد ہیں جنہوں نے خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔ کچھ وہ ہیں جو اپنی منت پوری کر گئے اور کچھ انتظار میں ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی''۔

اللہ نے فرمایا ہے:

قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (الشوریٰ:۲۳) ''آپ کہہ دیں کہ میں تم سے اس کی کوئی اُجرت نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے قرابت داروں سے مودت رکھو''۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا تھا:

اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی......

''کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہو جو کہ

Presented by Ziaraat.Com

ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی"۔

یا علیؑ! تیری صلح میری صلح ہے اور تیری جنگ میری جنگ ہے تو میرا بھائی اور دنیا و آخرت میں میرا ساتھی ہے۔ ابوالحسنؑ! جس نے تجھ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تجھ سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ جو تجھ سے محبت رکھے تو اللہ اُسے جنت میں بھیجے گا اور جو تجھ سے بُغض رکھے اُسے خدا دوزخ میں داخل کرے گا"۔

معاویہ! یہ تیرے خط کا جواب ہے اور کوئی بھی دین و عقل رکھنے والا شخص تیرے دھوکے میں نہیں آ سکتا۔

پھر اس کے بعد معاویہ نے عمرو بن العاص کو ایک اور خط لکھا جس میں اس نے اسے مال و دولت کی پیشکش کی۔ جواب میں عمرو بن العاص نے بھی اشعار لکھے جس میں ولایتِ مصر پر قدرے اطمینان کا اظہار کیا۔ (المناقب، ص ۱۹۸، حدیث ۲۴۰)

حدیث نمبر 69 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے بیان کیا کہ جب حضرت عمر کی وفات کے بعد ان کی مقرر کردہ چھ رکنی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا تو حضرت علیؑ نے اپنے حق کے اثبات کے لیے خطبہ پڑھا اور حمد و درود کے بعد آپؑ نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:

لوگو! میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ یہ بتاؤ۔ جنگِ اُحد میں جبریلؑ نے تمہاری شجاعت کی گواہی دی تھی یا میری گواہی دیتے ہوئے اس نے یہ ندا کی تھی:

لا سیف الا ذوالفقار لافتٰی الا علی

حاضرین نے کہا: جبریلؑ نے آپؑ کی شجاعت کی گواہی دی تھی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: لوگو! یہ بتاؤ کیا رسولِؐ خدا نے تمہاری محبت کا حکم دیا تھا یا میرے حق میں جبریلؑ نے آ کر ان سے کہا تھا:

"محمدؐ! اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپؐ علیؑ سے محبت رکھیں اور جو علیؑ سے محبت رکھے، اس سے بھی محبت رکھیں، کیونکہ اللہ علیؑ سے محبت کرتا ہے اور علیؑ کے چاہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

حاضرین نے کہا: رسولؐ خدا نے آپؑ کی محبت کا حکم دیا تھا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کیا شبِ معراج جب عبد و معبود میں باتیں ہوئیں تو کیا اس وقت بھی تمہارا کہیں نام لیا گیا تھا؟ جب کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: جب میں واپس آ رہا تھا تو حجابات کے عقب سے ایک منادی نے ندا دے کر کہا: اے محمدؐ! ابراہیم تمہارا بہترین باپ ہے اور علیؑ تمہارا بہترین بھائی ہے۔ لوگوں کو اُس سے بھلائی کا حکم دیں۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: جی ہاں، یہ سچ ہے۔ میں نے رسولؐ خدا سے یہ بات خود اپنے کانوں سے سنی تھی۔ اگر جھوٹ کہوں تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کیا تم میں سے کسی کو یہ اجازت حاصل تھی کہ حالتِ جنابت میں مسجد سے گزر کرے؟ جب کہ رسولؐ خدا نے مجھے اس کی اجازت دی تھی۔

حاضرین نے کہا: آپؑ نے سچ کہا، یہ اجازت صرف آپؑ کے لیے مخصوص ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کیا میرے دروازے کے علاوہ کسی کے دروازے کو رسول کریمؐ نے کھلا چھوڑا تھا؟

حاضرین نے کہا: نہیں، آنحضرتؐ نے صرف آپ کا دروازہ کھلا رہنے دیا تھا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ آنحضرتؐ نے انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی کے کلمات تمہارے حق میں فرمائے تھے یا میرے حق میں؟

حاضرین نے کہا: یہ حدیث آپؑ کے لیے ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ایک دن حسنؑ و حسینؑ نے آپس میں کشتی کی۔ رسولؐ خدا حسنؑ سے فرماتے تھے: شاباش حسنؑ!

میری زوجہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے والد سے عرض کیا: ابا جان! حسنؑ بڑا ہے اور حسینؑ چھوٹا ہے، آپؐ بڑے کو چھوٹے کے خلاف ترغیب دے رہے ہیں؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جبریلؑ حسینؑ کو شاباش دے رہے ہیں۔

لوگو! کیا ایسے بیٹے خدا نے تمہیں بھی عطا کیے ہیں یا صرف مجھے اس عزت سے

Presented by Ziaraat.Com

سرفراز کیا ہے؟

حاضرین نے کہا: یہ شرف آپؑ سے ہی مخصوص ہے۔ (المناقب، ص ۲۹۹، حدیث ۲۹۶)

حدیث نمبر 70 المناقب الفاخرہ فی العترۃ الطاہرہ کے مؤلف نے اپنی اسناد سے اُم المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ بی بی نے کہا: رسولؐ خدا میرے حجرہ میں تھے کہ اتنے میں علیؑ اجازت لے کر اندر آئے، آنحضرتؐ نے فرمایا: اُم سلمیٰؓ! کیا اسے جانتی ہو؟

اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یارسولؐ اللہ! یہ علی بن ابی طالبؑ ہے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: سنو! اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور اسے مجھ سے وہی مقام حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھا۔

سنو اور گواہ رہو! یہ علیؑ مومنین کا امیر اور مسلمانوں کا سردار ہے اور میرے علم کا مخزن ہے اور مجھ تک پہنچنے کا دروازہ ہے اور میرے بعد میرا جانشین ہے اور آخرت میں میرا رفیق ہے۔ وہ بلند ترین مقام پر میرے ساتھ ہوگا۔

اُم سلمیٰؓ! یہ ناکثین (بیعت شکن) قاسطین (ظلم کرنے والے، مراد معاویہ کا گروہ) اور مارقین (دین سے نکلنے والے مراد خوارج) سے جنگ کرے گا۔ (الیقین لابن طاؤس، ص ۵۶۶۔ بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۱۲۲)

حدیث نمبر 71 مناقب فاخرہ میں مرقوم ہے کہ جب حضرت علیؑ نے خیبر فتح کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تیرے متعلق وہ باتیں نہ کریں جو نصاریٰ عیسیٰ بن مریمؑ کے متعلق کرتے ہیں تو پھر میں تیرے اتنے فضائل بیان کرتا کہ جہاں سے بھی تیرا گزر ہوتا، لوگ تیرے قدموں کی خاک اُٹھاتے اور تیرے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر شفا کے طالب ہوتے، لیکن میں آج صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو ہی میری ذمہ داریاں پوری کرے گا اور مجھے کفن پہنائے

Presented by Ziaraat.Com

گا اور مجھے دفن کرے گا تو میری سنت پر جہاد کرے گا اور کل آخرت کے دن تمام مخلوق کی بہ نسبت میرے زیادہ قریب ہوگا تو حوض پر میرا جانشین ہوگا۔ قیامت کے دن تیرے شیعہ نورانی منبروں پر بیٹھے ہوں گے، اُن کے چہرے روشن ہوں گے۔ میں ان کی شفاعت کروں گا اور وہ جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔

اے علیؑ! تیری جنگ میری جنگ ہے اور تیری صلح میری صلح ہے اور تیری خوشی میری خوشی ہے اور تیری اولاد میری اولاد ہے۔ تو ہی میرے قرض ادا کرے گا اور میرے وعدوں کو پورا کرے گا۔ حق ہمیشہ تیری زبان پر جاری رہتا ہے اور تیرے دل میں چھلکتا ہے۔ تیرے مدنظر ہمیشہ حق ہوتا ہے اور ایمان تیرے رگ و پیشہ میں یوں شامل ہے جیسا کہ میرے رگ و پیشہ میں شامل ہے۔ حوضِ کوثر پر تیرا دشمن قدم نہیں رکھے گا اور تیرا دوست وہاں سے غیر حاضر نہیں ہوگا۔

یہ سنا تو علیؑ سجدہ میں گر گئے اور کہا کہ اللہ کے لیے حمد ہے جس نے مجھ پر اسلام کا احسان کیا ہے اور مجھے قرآن کا علم دیا ہے اور خاتم الانبیاء اور سید المرسلین کا مجھے محبوب بنایا ہے۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میرے بعد اسلام کی پہچان تیرے ذریعہ سے ہوگی، اللہ نے ہر نبی کی اولاد اس کے صُلب سے پیدا کی جب کہ میری نسل کو تیری صُلب سے جاری کیا۔ تمام مخلوق میں سے تو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے اور تیرے محب مجھے میری تمام اُمت سے زیادہ محبوب ہیں۔ (الغارات، ج۱، ص ۶۵)

حدیث نمبر 72 صاحب مناقب فاخرہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ مامون الرشید نے فقہاء و محدثین سے دربار میں مباحثہ کیا تھا اور یہ مباحثہ قاضی یحییٰ بن اکثم کی موجودگی میں ہوا تھا۔ اس مباحثہ میں مامون الرشید نے خلافتِ علیؑ کے استدلال کے لیے کہا کہ آپ تمام علماء جانتے ہیں کہ رسولؐ خدا کا فرمان ہے:

انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی

"تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی،

Presented by Ziaraat.Com

لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔

یہ حدیث اتنی معتبر ہے کہ آج تک کسی فقیہ و محدث نے اسے جھٹلانے کی جرأت نہیں کی۔

حدیث نمبر 73 حافظ محمد بن مؤمن شیرازی نے اپنی کتاب میں سورہ النباء کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ انبیاء کی ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ ○ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ○ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ○ (النباء:۱-۳)

سدی سے منقول ہے کہ صخر بن حرب رسول اکرمؐ کے پاس آیا اور اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اس نے کہا: محمدؐ! یہ معاملہ آپؐ کے بعد کس کے ہاتھ میں ہوگا؟ یعنی آپ کا جانشین اور وارث کون ہوگا؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا: صخر! میرے بعد یہ امر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے مجھ سے وہ نسبت ہوگی جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ ○ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ○ الَّذِىْ (کس چیز کے متعلق وہ پوچھ رہے ہیں؟" وہ عظیم خبر کے متعلق پوچھتے ہیں) مقصد یہ ہے کہ اہلِ مکہ آپؐ سے علی بن ابی طالبؑ کی خلافت کے متعلق سوال کرتے ہیں جو کہ نباءِ عظیم ہے۔ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ (جس میں ان کا اختلاف ہے) مقصد یہ ہے کہ کچھ ان کی خلافت کی تصدیق کرنے والے ہیں اور کچھ تکذیب کرنے والے ہیں۔

پھر اللہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ (ہرگز نہیں عنقریب وہ جان لیں گے) یعنی عنقریب اُنہیں معلوم ہوجائے گا کہ آپؐ کے بعد اس کی خلافت حق ہے۔ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ (پھر ہرگز نہیں عنقریب وہ جان لیں گے) مقصد یہ ہے کہ وہ علیؑ کی خلافت وولایت کو جان لیں گے اور اس کی ولایت و امامت کے متعلق ان سے ان کی قبروں میں پوچھا جائے گا۔ مشرق مغرب اور بحر و بر میں جہاں بھی کوئی مرے تو نکیرین اس سے علیؑ کی ولایت کے متعلق سوال کرتے ہیں اور وہ میت سے کہتے ہیں:

مَن رَّبُّكَ ، مَن دِيْنُكَ ، مَن نَبِيُّكَ وَمَن إِمَامُكَ، تیرا رب کون ہے؟ تیرا

Presented by Ziaraat.Com

دین کون سا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تیرا امام کون ہے؟ (کتاب الاربعین شیرازی، ص ۳۹۔ مناقب آل ابی طالب، ج ۲، ص ۲۷۶)

حدیث نمبر 74 ابن شاذان نے مناقب میں اپنی اسناد سے لکھا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے کہا کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا:

اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی

"کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہو جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو تم نبی ہوتے"۔ (مائۃ منقبہ، ص ۹۱، منقبت ۵۷)

حدیث نمبر 75 ابن شاذان نے مناقب میں حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ کا ایک "مشہور سیاسی حریف" رسولؐ خدا کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ آپؐ ہمیشہ کہتے رہتے ہیں کہ علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی جب کہ قرآن میں ہارونؑ کا ذکر موجود ہے، علیؑ کا کہیں ذکر تک موجود نہیں ہے؟

رسولِ خدا نے فرمایا: اے تند مزاج اعرابی! کیا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا: هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ (الحجر: ۴۱)۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۱۶۰، منقبت ۸۵)

حدیث نمبر 76 معانی فضائل الصحابہ میں لکھتے ہیں کہ زید بن ابی اوفی کا بیان ہے کہ رسولِ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی وانت اخی و وارثی

"تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے

Presented by Ziaraat.Com

بعد کوئی نبی نہیں ہے، تو میرا بھائی اور میرا وارث ہے"۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: میں آپؐ سے کیا میراث پاؤں گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تم وہی کچھ پاؤ گے جو کہ انبیاءؑ پہلے چھوڑ کر جاتے تھے اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔ (اس سے ابن شہر آشوب نے المناقب، ج ۲، ص ۲۶۴ پر روایت نقل کی ہے)

حدیث نمبر 77 ابن شہر آشوب نے طریق عامہ سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے امام شافعی سے حضرت علیؑ کے متعلق پوچھا تو اُنہوں نے کہا: علیؑ وہ ہیں جن کے متعلق رسولؐ خدا نے فرمایا تھا: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا النبوة۔

ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ اس حدیث پر تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ صحیح ہے۔ (مناقب آل ابی طالب، ج ۲، ص ۲۱۹)

حدیث نمبر 78 ابن شہر آشوب نے طریق عامہ سے روایت کی کہ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ جنگِ تبوک کے وقت رسولؐ خدا نے علی علیہ السلام کو مدینہ میں اپنا جانشین بنایا اور خود مدینہ سے روانہ ہوئے۔

منافقین نے حضرت علیؑ کے متعلق باتیں بنائیں۔ آپؑ دلبرداشتہ ہوکر رسولِ اکرمؐ کے پیچھے چلے اور مقامِ جرف میں ملاقات ہوئی اور اُنہوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! منافق یہ گمان کررہے ہیں کہ آپؐ مجھے بوجھ سمجھتے تھے اسی لیے آپؐ نے مجھے ساتھ لے جانا پسند نہیں کیا۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتے ہیں۔ میں نے پیچھے رہ جانے والوں پر تجھے اپنا جانشین بنایا ہے۔ تم واپس چلے جاؤ۔

اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی

"کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی منزلت حاصل ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔

(مناقب ابن شہر آشوب، ج ۲، ص ۲۱۹)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 79 ابن شہر آشوب نے طریق عامہ سے عبد خیر سے روایت کی، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا کہ صخر بن حرب رسولؐ خدا کے پاس آیا...... (اس روایت کو ہم ۳۷ ویں روایت میں نقل کر چکے ہیں لہٰذا اعادہ کی ضرورت نہیں ہے)۔ (مناقب آل ابی طالب، ج ۲، ص ۲۷۶)

مامون کا بنی عباس کو جواب

حدیث نمبر 80 ابن سکویہ نے اپنی کتاب "ندیم الفرید" میں لکھا ہے کہ جب مامون الرشید نے امام علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد نامزد کیا تو بنی عباس میں غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ ان کے بزرگوں نے مامون کو ایک مشترکہ خط لکھا جس میں انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ علی رضاؑ کو معزول کر کے اپنے بیٹے عباس کو ولی عہد بنائیں۔

اس خط میں انہوں نے یہ بھی شکوہ کیا کہ آپ کا اپنی قوم سے رویہ درست نہیں ہے۔ آپ اپنی قوم سے مجوسیوں جیسا سلوک کر رہے ہیں، لہٰذا آپ اپنے رویہ میں تبدیلی لائیں اور خط کا جواب دیں۔

چنانچہ مامون نے اس خط کا جواب مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! ہر طرح کی حمد سزاوار ہے اس اللہ کے لیے جو عالمین کا پروردگار ہے۔ درود ہو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر۔ ناک رگڑتے ہوئے ان لوگوں کی جو اس درود کو ناپسند کرتے ہیں۔

امابعد! مامون تمہارے خط کے مضمون سے واقف ہوا اور اس خط کے ذریعے سے تمہاری تدابیر اور تمہاری نیتوں کا اظہار ہوا اور اس خط سے یہ بھی واضح ہوا کہ تمہارے ہر چھوٹے بڑے امیر و غریب کے دل میں کیا کچھ مضمر ہے۔

اس خط کے آنے سے پہلے ہی مامون جانتا تھا کہ تم سب حق کو اس کی جگہ سے ہٹا کر باطل کی شادابی اور تروتازگی کے خواہش مند ہو۔ تم لوگ اللہ کی کتاب اور احادیث رسولؐ اور رسولؐ کی جملہ تعلیمات کو چھوڑ چکے ہو اور تم ان امم سابقہ کے مقام پر پہنچ چکے ہو جو

Presented by Ziaraat.Com

زمین شق ہونے، غرق ہونے، آندھی طوفان آنے، بجلی گرنے اور آسمان سے پتھر برسنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئی تھیں۔

کیا تم لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا پھر تمہارے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ اس ذات کی قسم جو مامون کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اگر اس کا خیال نہ ہوتا تو کہ کہنے والے کہیں گے کہ مامون سے اس خط کا جواب نہ بن آیا تو میں تمہاری بداخلاقیوں، کوتاہ اندیشیوں، کم عقلیوں اور تمہاری آراء کے گھٹیا پن کو دیکھتے ہوئے ہرگز جواب نہ دیتا، مگر اب سننے والے سنیں اور سن کر اس جواب کو دوسروں تک بھی پہنچا دیں۔

امابعد! اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیؐ کو اس وقت رسول بنا کر بھیجا، جب کہ صدیوں سے کوئی رسول نہیں آیا تھا۔ اس وقت قبیلہ قریش اس منزل پر پہنچ چکا تھا کہ وہ اپنی ذات اور اپنے مال و دولت کے سامنے کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ ہمارے نبی امین، قریش کے ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جس کو دولت مند نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اعلانِ نبوت کے بعد حضرت خدیجہؓ بنت خویلد ان پر ایمان لے آئیں اور اپنے مال سے ان کی مدد کی۔ پھر حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ جو کہ ابھی سات سال کے تھے آنحضرتؐ پر ایمان لائے۔ وہ چشم زدن کے لیے بھی کبھی مشرک نہ رہے تھے۔ نہ کبھی کسی بت کو سجدہ کیا تھا اور نہ ہی انہوں نے کبھی سُود کھایا تھا اور نہ ہی زمانۂ جاہلیت کی رسومات میں کبھی شریک ہوئے تھے۔

حالانکہ آپؐ کے چچاؤں میں کچھ مسلم تھے، مگر کمزور تھے، کچھ کافر تھے جو آپؐ کے سخت دشمن تھے سوائے حضرت حمزہؓ کے جنہیں کوئی نہ تو اسلام سے روک سکا تھا اور انہوں نے رب کی ہدایت پر قائم رہتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ آپؐ کے چچاؤں میں صرف ابوطالبؑ تھے جنہوں نے آپ کی کفالت کی اور آپ کی پرورش کی ذمہ داری سنبھالی۔ وہ ہمیشہ آپ کی حفاظت اور دشمنوں سے آپ کو بچاتے رہے۔ پھر جب ابوطالب کی وفات ہوئی تو ساری قوم آنحضرتؐ کے قتل پر آمادہ ہوگئی۔ ان حالات کی وجہ سے آنحضرتؐ نے ہجرت کا فیصلہ کیا، اور ان لوگوں کے پاس مدینہ چلے گئے جو اس سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

کفارِ مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر جو اُن کے پاس ہجرت کر کے جاتا، یہ لوگ اس کے ساتھ محبت سے پیش آتے اور ان کچھ دینا اور مدد کرنا ان پر گراں نہ گزرتا، بلکہ ایثار سے کام لیتے۔ اپنی ضرورتوں کو ترک کر کے ان کی مدد کرتے اور حقیقت یہ ہے کہ جس نے اپنے نفس کو بخل سے بچایا وہی فلاح یافتہ ہے، مگر مہاجرین میں سے کوئی بھی رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کے لیے اس طرح کھڑا نہ ہوا جس طرح حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوئے۔ اُنہوں نے آپ کی اکثر ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ جان کی بازی لگا کر ان کا دفاع کیا۔ شب ہجرت آپؐ کے بستر پر سوئے۔ اس کے بعد فتح کرنے کے لیے مختلف قلعوں کے گرد چکر لگاتے رہے، بڑے بڑے پہلوانوں اور بہادروں کے سر قلم کرتے رہے۔ کسی مدمقابل سے پیچھے نہیں ہٹے۔ اگر مقابلہ پر دشمن کا پورا لشکر بھی ہوتا تب بھی منہ نہ موڑتے (جیسا آپؑ نے خود فرمایا تھا میں نے بچپن اور اپنی کمسنی کے باوجود عرب کے بہادروں کے گھٹنے زمین پر ٹکوا دیئے تھے) آپؑ اپنی ساری فوج کے سردار اور امیر ہوتے، اُن پر کوئی سردار و امیر نہ ہوتا۔ مشرکین کی صفوں کو پامال کرنے میں سب سے بڑھ کر صف شکن، اللہ کی راہ میں سب سے بڑے مجاہد، دین الٰہی کے سب سے بڑے عالم، کتابِ خدا کے سب سے بڑے قاری، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے، سب سے زیادہ عبادت گزار، متقیوں کے امام، آپؑ ہی کے متعلق رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا:

انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا لا نبی بعدی

مقامِ طائف میں آیۂ نجویٰ پر تنہا عمل کرنے والے، آپ کے علاوہ اس آیت پر عمل کوئی نہ کر سکا۔ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب، مسجد رسولؐ کے دروازے سب کے لیے بند ہوئے لیکن آپؑ کا دروازہ کھلا رہا۔ فتح خیبر کے دن رسولؐ سے علم پانے والے، جنگِ خندق میں عمرو بن عبدود کو قتل کرنے والے، مواخات کے مواقع پر رسولؐ اللہ نے آپ ہی کو دنیا و آخرت میں اپنا بھائی بنایا تھا۔

آپؑ بڑے صاحبِ قوت و کرامت تھے۔ سورۂ دہر کی آیت آپؑ کی شان میں نازل ہوئی: وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ○ آپؑ ہی

Presented by Ziaraat.Com

خاتونِ جنت سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ زہراؑ کے شوہر نامدار اور حضرت خدیجہؑ کے داماد تھے۔ آپؑ حضرت رسول مقبولؐ کے وہ حقیقی چچازاد بھائی تھے جن کی تربیت و کفالت خود رسولِ مقبولؐ نے اپنے ذمے لی تھی۔ آپؑ ہی حضرت ابوطالبؑ کے وہ فرزند تھے جو جہاد اور نصرتِ رسول میں بالکل اپنے پدر بزرگوار کے نقشِ قدم پر تھے۔ آپؑ ہی مباہلہ کے موقع پر نفسِ رسول قرار پائے۔ آپؑ وہ ہیں جن کے مشورے کے بغیر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کوئی حکم یا فتویٰ نافذ نہ کرتے۔ آپؑ وہ ہیں کہ حضرت عمر نے بنی ہاشم میں سے مجلس شوریٰ کے لیے انہی کو منتخب کیا۔

اور میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آنحضرتؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے حضرت علیؑ کی طرف سے دفاع کیا، اگر حضرت علیؑ کے اور اصحاب میں قدرت ہوتی تو وہ بھی یقیناً دفاع کرتے اور ساتھ دیتے۔

اب تم لوگوں کا یہ کہنا کہ حضرت عباسؓ جو رشتے میں چچا تھے وہ حضرت علیؑ سے افضل تھے تو اس کے متعلق تو قرآنِ مجید کی نص موجود ہے۔ یہ فیصلہ قرآن مجید نے اس طرح کر دیا ہے:

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ (التوبہ:۱۹)

''کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی تعمیر کو اس شخص نے عمل کے برابر سمجھ لیا ہے جو ایمان اللہ پر اور یومِ آخرت (قیامت) پر اور اس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟ یہ اللہ کے نزدیک ہرگز برابر نہیں ہے''۔

خدا کی قسم! قرآن مجید میں امیر المومنینؑ کے جس قدر مناقب وفضائل کا تذکرہ ہے اُن میں سے اگر کوئی ایک فضیلت بھی مردوں میں سے کسی ایک کو یا کسی غیر کو مل جاتی تو یقین کرو کہ وہ صرف اسی ایک فضیلت پر خلافت کا حق دار بن جاتا اور تمام صحابہ میں اس کا حق

Presented by Ziaraat.Com

سب سے مقدم سمجھا جاتا۔ (مگر حضرت علیؑ کو اس حق سے محروم رکھا گیا) پھر اُمورِ خلافت مسلسل آگے بڑھتے گئے یہاں تک کہ حضرت علیؑ خلیفۃ المسلمین قرار پائے اور آپؑ نے عبداللہ بن عباس کو اپنا رشتہ دار اور قابلِ وثوق سمجھتے ہوئے انتظامی امورِ خلافت میں شامل کرلیا۔ ان کے علاوہ بنی ہاشم میں سے کسی سے مدد نہیں لی۔ اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ ابن عباس کی مغفرت فرمائے، انہوں نے جو امور انجام دیے وہ سب کو معلوم ہیں۔ پھر ہم بنی عباس اور وہ یعنی آلِ محمدؐ یک دل ہو کر چلے۔ جیسا کہ تم لوگوں نے بھی تحریر کیا ہے۔ یہاں تک کہ حکومت بنی عباس کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی اور حکومت پاتے ہی ہم یعنی آلِ عباس نے آلِ محمدؐ کی اہمیت کو گھٹانا انہیں تنگ کرنا اور انہیں قتل کرنا شروع کردیا۔ اور ہم نے دورِ بنی اُمیہ سے بھی زیادہ آلِ محمدؐ کو قتل کیا۔

تم پروائے ہو، کیوں نہیں سمجھتے کہ بنی اُمیہ نے تو آلِ محمد میں سے صرف اُسی کو قتل کیا جس نے ان کے مقابلے میں تلوار کھینچی اور ہم گروہِ بنی عباس نے تو سبھی کو قتل کرنا شروع کردیا اور قیامت کے دن ہم بنی عباس سے یقیناً یہ سوال ہوگا کہ بنی ہاشم میں سے فلاں فلاں کو کس جرم میں قتل کیا گیا۔ فلاں فلاں کو کس جرم میں دجلہ وفرات کی لہروں کے حوالے کیا گیا۔ فلاں فلاں نفوس کو بغداد اور کوفہ میں کس جرم میں زندہ دفن کیا گیا۔ افسوس! قرآن مجید کا یہ کھلا ہوا فیصلہ ہے کہ جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا اس کو اس نیکی کی جزا ملے گی اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا اس کو اس بدی کی سزا ملے گی۔

تم نے اپنے خط میں مخلوع الخلافت امین اور اس کی حکومت کی تعریف کی ہے اور اس کی خلع خلافت میں اشتباہ ظاہر کیا ہے۔ تو سنو! اس سے خلع خلافت میں تم لوگوں کے سوا اور کسی کو بھی اشتباہ نہیں ہے اس لیے کہ اس نے پوری طرح بدعہدی کی اور غداری سے کام لیا۔ مگر تم لوگوں نے اُس کی اس غداری کی تعریف کی اور اس سے کہا کہ اُمید نہیں کہ تمہارے بھائی (مامون) کی حکومت قائم ہو۔ اس لیے کہ وہ دارالحکومت سے دور ہے، جلاوطن ہے۔ اس کے پاس خزانہ بھی ہے اور فوج بھی۔ ہم فوج بھیجیں گے جو اسے پکڑ لائے گی۔ یہ تم نے غلط کیا اور بلاوجہ دھمکی دی۔ تم اللہ تعالیٰ کے اس قول کو بھی بھول گئے کہ:

Presented by Ziaraat.Com

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ (الحج:٦٠)

''جس پر زیادتی کی جائے گی ہم اس کی ضرور مدد کریں گے''۔

حضرت ابوالحسن رضاؑ کی ولی عہدی کو جو تم نے مامون کی بے بصیرتی پر محمول کیا ہے تو ایسا نہیں ہے، بلکہ مامون نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر اور یہ جان کر کہ روئے زمین پر ان سے بڑھ کر کوئی نفسانیت سے آزاد اور راضی بہ رضائے الٰہی ہے۔ نہ ان سے زیادہ کوئی اللہ کے معاملے میں سخت۔ خواہ عوام ہوں یا خواص، ان کی بیعت ولی عہدی رضائے رب کے مطابق ہوئی ہے۔ میں اس کے لیے بڑی کوشش کی اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کی اور میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ ولی عہدی میری طرف سے کوئی عطیہ ہوتی تو میرے دل کو سب سے زیادہ پسند اور میری نظر میں سب سے زیادہ اہمیت خود میرے فرزند عباس اور میری دوسری اولاد کی تھی۔ میری پسند کچھ اور اللہ کی پسند کچھ اور۔ میں اپنی پسند کو اللہ کی پسند پر ترجیح نہ دے سکا۔

تم لوگوں نے یہ بھی لکھا کہ میرے دور حکومت میں تم پر بہت مظالم ہوئے تو میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہوا وہ خود تمہاری وجہ سے ہوا۔ اس کو (امین کو) فتح یاب کرانے کی کوشش اور اس کا ساتھ دینے کی وجہ سے ہوا اور جب وہ میرے ہاتھوں قتل ہو گیا تو تم لوگ گروہوں میں بٹ گئے۔ تم نے کبھی ابن ابی خالد کی اتباع کی، کبھی اعرابی کی پیروی کی، کبھی شکلہ کے پیچھے چل پڑے۔ غرض جس نے ہمارے خلاف تلوار اٹھائی اور تم لوگ اسی کے ساتھ ہو لیے۔

یاد رکھو! اگر میری عادت درگزر کی نہ ہوتی اور طبیعت میں ظلم و زیادتی ہوتی تو میں روئے زمین پر تم میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑتا، اس لیے کہ تم سب کا خون حلال اور تم سب ہی مستحق قتل ہو۔ نیز تمہاری یہ استدعا کہ میں حضرت ابوالحسن رضاؑ کی ولی عہدی ختم کر کے اپنے بیٹے عباس کو ولی عہد بنالوں تو کیا تم ایک بہتر فرد کو ایک کمتر فرد سے بدل لینا چاہتے ہو؟

وائے ہو تم پر عباس ابھی بچہ اور کمسن ہے۔ اس کو تنہا نہیں چھوڑا جا سکتا کیونکہ نا تجربہ

Presented by Ziaraat.Com

کار ہے، عورتوں کی تربیت میں ہے، کنیزوں کی گودیوں میں پلا بڑھا ہے، پھر یہ کہ ابھی دینی تعلیم بھی حاصل نہیں کی ہے۔ حرام وحلال کی پہچان بھی نہیں ہے اور اگر کچھ جانتا بھی ہے تو رعایا کو نہیں سنبھال سکتا۔ نہ ان پر حجت قائم کر کے انہیں مطمئن کرسکتا ہے اور بالفرض وہ اس لائق بھی ہوتا، یعنی تجربہ بھی ہوتا، دینی معلومات بھی ہوتیں، زہد وتقویٰ اور دنیا سے بے رُخی بھی ہوتی، بلکہ یوں کہوں کہ وہ ایک عادل حکمراں بھی ہوتا تو خلافت کے لیے اس حیثیت سے میرے نزدیک قبیلۂ عک وحمیر کے کسی آدمی کے برابر ہی ہوتی (یعنی نا قابلِ خلافت) لہٰذا اس سلسلے میں میری زبان نہ کھلواؤ، ورنہ میں ایسی ایسی پیشین گوئیاں اور خبریں بیان کردوں گا کہ اللہ ایک نہ ایک دن اپنی بات پوری کر کے، جو طے کرلیا ہے اس کو ظاہر کر کے رہے گا، تو لوگ میری باتوں کو ہنسی اور مذاق سمجھیں گے اور تم ان باتوں سے پردہ چاک کرائے بغیر نہ مانو گے تو پھر سنو!

ہارون الرشید نے اپنے آباء کے سلسلے میں یہ روایت مجھ سے بیان کی اور کتابِ حکومت میں اس نے یہ بھی پایا کہ بنی عباس کی ساتویں پشت پر زوال آئے گا۔ اس کے بعد بنی عباس کی حکومت ختم ہوجائے گی۔ اِدھر وہ رخصت ہوا اور اُدھر یہ حکومت بھی رخصت ہوئی لہٰذا خبردار! جب میں دنیا سے رخصت ہوجاؤں تو تم لوگ اپنے لیے جائے پناہ تلاش کرلینا۔ افسوس! اس وقت تم سب تہہ تیغ ہوگئے۔ ایک حسنی شخص تم سے انتقام کے لیے آئے گا، وہ کسی سے رعایت نہ کرے گا اور تمہیں اتنا کاٹے گا جتنا وہ کاٹ سکے گا یا سفیانی آئے گا جو تمہیں ذلیل وخوار کرے گا اور قائم مہدیؑ آئے گا جو تمہارا ناحق خون بہنے سے بچائے گا۔

میں بتاؤں کہ علی ابن موسیٰؑ رضا کو ولی عہد کیوں بنایا؟ اول تو وہ فی نفسہٖ اس کے مستحق تھے، دوسرے ہم نے جوان کو ولی عہدی کے لیے منتخب کیا تو اس لیے کہ تمہارا خون بہنے سے بچاؤں اور اپنے اور آلِ محمدؐ کے درمیان رشتہ مودّت کو مسلسل باقی رکھ کر (اس آنے والے وقت پر) تم لوگوں کا تحفظ کرجاؤں۔ یہی وجہ ہے کہ میں آلِ ابی طالبؑ کا اکرام کرتا ہوں اور مالِ غنیمت میں سے کچھ دے کر ان کے ساتھ مواسات اور حسنِ سلوک سے پیش آتا ہوں۔ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ میں نے عافیت اور منفعت ان لوگوں کے حوالے کرنے

Presented by Ziaraat.Com

کا ارادہ کرلیا ہے تو ایسا نہیں ہے۔ میں تمہاری بہبود اور نفع رسانی کی تدبیر میں ہوں۔ میری نظر تم پر تمہاری اولاد آئندہ نسلوں پر ہے کہ تمہارے بعد ان کا حشر کیا ہوگا؟ تم لوگ تو انجام کو بھولے ہوئے ہو، لہو ولعب میں مبتلا ہو، غفلت کے سمندر میں ڈوب رہے ہو، گمراہی کے صحرا میں بھٹکے ہوئے پھر رہے ہو۔ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے ساتھ کیا حشر ہونے والا ہے اور کون سا عذاب تمہارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ یہ عیش وعشرت، یہ نعمت و دولت سب سلب ہونے والی ہے، تم میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ شام کو سواریوں پر سوار ہو کر سیر وتفریح میں وقت گزاریں اور صبح کو مخمور اور نشے میں چور اُٹھیں۔ تم گناہوں کا ارتکاب کر کے ایک دوسرے پر فخر کرتے ہو اور بہت خوش ہوتے ہو۔ بربط تمہارا خدا بن گیا ہے، تمہارے اندر نسوانیت اور زنانہ پن رچ بس گیا ہے۔ تم میں کوئی ایسا سوچ بچار اور غور وفکر کرنے والا بھی نہیں جو اپنی معیشت کی اصلاح و درستی کے لیے اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی حفاظت اور بقا کے لیے کوشش کرے، نہ حصول کرامت و شرف کی فکر، نہ کارِ خیر اور اعمالِ حسنہ انجام دینے کا ارادہ جس سے اس روز (قیامت کے روز) سرفرازی اور بلندی نصیب ہو اور گردن اُٹھا کر چل سکیں، جس دن مال اور اولاد کوئی کام نہ آئے گا۔

تم لوگوں نے نماز ترک کر رکھی ہے، شہوت وخواہشات کی پیروی میں لگے ہوئے ہو۔ نغمات ولذات پر منہ کے بل گرے پڑ رہے ہو اور گمراہی میں مبتلا ہونے والے ہو۔

خدا کی قسم! میں اکثر تمہارے حالات پر غور کرتا ہوں، دیکھتا ہوں کہ سابق اُمتوں میں سے جو اُمت بھی موردِ عذاب الٰہی ہوئی وہ اپنی ہی بدکرداری و بداعمالی کی وجہ سے۔ اور تمہارے اندر بہت سی بدکرداریاں موجود ہیں اور وہ ایسی کہ میرا تو خیال ہے کہ شاید ابلیس کو بھی شرم آئے۔ قوم صالح کے متعلق قرآن مجید میں ہے کہ ان میں نو گروہ تھے جو زمین پر فساد پھیلا رہے تھے اور اصلاح قبول نہیں کر رہے تھے مگر تم میں سے کون ایسا ہے جس کے ساتھ ننانوے مفسدین نہ ہوں تم لوگوں نے معاد اور آخرت کا استخفاف اور مذاق اڑانا اپنا شعار اور دستور بنالیا ہے۔ حساب و کتاب پر یقین نہ ہونے کے برابر ہے۔

سوچو! تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا صاحب رائے نہیں ہے کہ جس کی پیروی کی

Presented by Ziaraat.Com

جائے یا اس کے کردار سے استفادہ کیا جائے؟ تم لوگوں کی شکلوں پر پھٹکار، تمہارے چہروں پر خاک کدھر بھٹکے جارہے ہو۔

تم لوگوں نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ حضرت ابوالحسنؑ نوراللہ وجہہٗ کی ولی عہدی کا معاملہ غلط رہا۔ تو میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے نزدیک یہ وہ بہترین اقدام ہے جس کے ذریعے سے مجھے امید ہے کہ میں صراط سے آسانی کے ساتھ گزر سکوں گا اور قیامت کے ہولناک دن سے امن ونجات ملے گی۔ میرا تو خیال ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں کوئی کام اس سے بہتر انجام نہیں دیا اور نہ آئندہ انجام دے سکوں گا۔ اور اگر کر بھی سکوں گا تو اسی کی مثل کوئی دوسرا کام ہوگا مگر یہ بھی میرے لیے کہاں ممکن اور تم یہ سعادت بھلا کیسے کر سکتے ہو۔

تمہارا یہ کہنا کہ میں نے یہ قدم اُٹھا کر تمہارے بزرگوں اور تمہارے آباء واجداد کو بے عقل اور کج رائے ثابت کر دیا ہے۔ یہی تو مشرکین بھی کہا کرتے تھے کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو جس مسلک پر پایا ہے ہم بھی اسی مسلک پر چلیں گے اور انہی کی پیروی کریں گے۔

ویل ہو تم پر، دین ہمیشہ سے صرف انبیائے کرامؑ ہی کے ذریعے سے لیا جاتا رہا ہے۔ سوچو اور سمجھو! اگر مجھے امید نہیں کہ تم سمجھ سکو گے۔

تمہیں اس کی بھی شکایت ہے کہ میرا برتاؤ تمہارے ساتھ مجوسیوں جیسا ہے، تو میرا خیال ہے کہ اگر میں تمہارے ساتھ بندروں اور خنزیروں جیسا سلوک کروں تب بھی تمہاری اکڑ نہیں جائے گی۔ جو تم امیرالمومنین کو دکھا رہے ہو۔ میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس طرح ہمارے ماں باپ اسلام لائے اسی طرح یہ مجوسی بھی اسلام لائے تھے تو وہ مجوسی بیچارے تو اب مسلمان ہیں مگر تم مسلمان ہو کر مرتد ہو گئے۔ وہ بے چارے گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ اچھائیوں کے قریب اور برائیوں سے دُور رہتے ہیں۔ مسلمانوں کی عزت وحرمت کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ شرک واہلِ شرک کی برائیوں سے پاک ہو کر خوش ہیں۔ اسلام نے جو خوبیاں دی ہیں ان کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اُن میں سے بعض تو اپنی مدتِ حیات پوری کر کے جا چکے اور بعض اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے اس عنوانِ زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

اور ایک تم ہو کہ تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو لہو ولعب میں مبتلا نہ ہو۔ اس کی عقل وتدبیر ماؤف نہ ہو چکی ہو۔ تم میں سے کوئی یا کو گویا (گانے والا) ہو کا یا طبلچی یا بانسری بجانے والا، خدا کی قسم! وہ بنی اُمیہ جن کو تم نے کل تہہ تیغ کیا ہے کہ وہ پھر سے زندہ کیے جائیں اور ان سے کہا جائے کہ جس قدر برائیاں تم کر سکتے ہو، کر گزرو۔ تو وہ بھی اس سے زیادہ نہیں کر سکیں گے جتنی بُرائیوں کو تم لوگوں نے اپنا شعار و کردار بنا رکھا ہے۔

تم میں سے ہر ایک کی یہ فطرت ہے کہ جب بدحالی میں مبتلا ہوا تو چیخنے لگا اور جیسے ہی خوشحالی آئی، پھر کسی کی بات بھی سننا گوارا نہیں کرتا اور جب تک ڈرایا نہ جائے، نہ تو وہ باز آتا ہے اور نہ پرہیزگار بنتا ہے اور کیسے باز آئے گا۔ وہ شخص جس کی رات مرکوب (سواری پر سیر و تفریح میں) بسر ہوتی ہے اور جب صبح کو (تمام رات عیش وطرب کی لذت وتھکان کے بعد) اُٹھتا ہے تو اپنے گناہوں پر نازاں و فرحاں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کوئی بہت ہی قابلِ تعریف کام کیا ہے۔ اس کی زندگی کا مقصد شکم پروری یا شہوت رانی ہے۔ اور اگر اس کو اپنی شہوت کی تسکین کے لیے ایک ہزار نبی پیغمبر یا ملکِ مقرب کو بھی قتل کرنا پڑے تو وہ اس کی بھی پروا نہیں کرے گا۔

اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جو اس کو معصیت پر اُبھارے اور فواحش میں اس کی مدد کرے۔ مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ اگر تم لوگ اب بھی برائیوں اور بدکاریوں سے باز نہ آئے تو تمہیں اختیار ہے۔ میرے پاس جو بھی قوت ہے وہ اللہ کی دی ہوئی ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی میرے لیے کافی ہے۔ (بحار الانوار، ج ۴۹، ص ۲۰۸-۲۱۴ بحوالہ ندیم الفرید ابن مسکویہ)

حدیث نمبر 81 حموینی نے اپنی اسناد سے زید بن ابی اوفیٰ سے روایت کی ہے کہ میں مسجد نبویؐ میں داخل ہوا، اور رسولِ خدا کو سلام کیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: فلاں کہاں ہے؟ فلاں کہاں ہے؟ الغرض آپؐ نے بلوایا اور وہ جمع ہو گئے۔ آپؐ نے خدا کی

Presented by Ziaraat.Com

حمد وثنا فرمائی اور پھر فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس کو اچھی طرح سے یاد کرلو۔ پھر آپؐ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا ''اللہ ملائکہ میں سے پیغام بر کا انتخاب کرتا ہے''۔ اللہ نے وہ بھی ایک مخلوق بنائی ہے اور انسانوں میں بھی پیغام پہنچانے والے افراد کا انتخاب کیا ہے۔ ان سب کو جنت میں بھیجے گا اور تم میں سے وہ جس کسی کو چننا چاہتا ہے اُسے چن لیا ہے۔ میں تمہارے درمیان مؤاخات قائم کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ اللہ نے ملائکہ میں مؤاخات قائم کی ہے، یہ کہہ کر آپ نے ابوبکر کو عمر کا بھائی بیان فرمایا۔ پھر آپؐ نے ابودرداءؓ اور سلمان فارسیؓ کو طلب کیا اور سلمانؓ سے فرمایا کہ تو ہم اہلِ بیتؑ میں سے ہے، اللہ نے تجھے پہلا اور پچھلا علم عطا کیا ہے اور تجھے پہلی اور پچھلی کتاب کا علم عطا کیا ہے۔ پھر آپؐ نے ابودرداءؓ سے فرمایا: کیا میں تیری رہنمائی نہ کروں؟

ابودرداءؓ نے کہا: کیوں نہیں، میرے والدین آپؐ پر فدا ہوں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر تو نے تنقید کی تو وہ تجھ پر تنقید کریں گے اور اگر تو نے اُنہیں چھوڑ دیا تو وہ تجھے نہیں چھوڑیں گے۔ اگر تو نے ان سے بھاگنے کی کوشش کی تو وہ تجھے پکڑ لیں گے۔ تو اپنے احتیاج کے دن (روزِ قیامت) کے لیے اپنی عظمت اُنہیں قرض میں دے اور تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ جزا تیرے آگے ہے۔

یہ کہہ کر آپؐ نے ابودرداءؓ اور سلمانؓ میں بھائی چارہ قائم کردیا۔ پھر آپؐ نے اپنے صحابہ کے چہروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تمہیں مبارک ہو اور تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو۔ تم لوگ حوض پر باقی لوگوں سے پہلے آؤ گے اور تم بلند ترین بالاخانوں میں رہائش پذیر رہو گے۔

پھر آپ نے عبداللہ بن عمر کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: تمام حمد اُس اللہ کے لیے ہے جو گمراہی سے ہدایت کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہی کا لباس پہنا دیتا ہے۔ حضرت علیؑ نے اس موقع پر رسولؐ خدا سے عرض کیا:

یارسولؐ اللہ! جب آپؐ نے باقی لوگوں میں بھائی چارہ قائم کیا اور مجھے کسی کا بھائی

Presented by Ziaraat.Com

نہ بنایا تو میری تو روح نکل گئی اور میری کمر ٹوٹ گئی۔ اگر خدانخواستہ آپؐ مجھ پر ناراض ہیں تو آپ کو اس کا مکمل اختیار ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے باقی لوگوں سے علیحدہ رکھا ہے۔

وانت منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لانبی بعدی وانت اخی و وارثی "تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ تو میرا بھائی اور میرا وارث ہے"۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں آپؐ سے میراث میں کیا حاصل کروں گا؟

آپؐ نے فرمایا: تم وہی کچھ حاصل کرو گے جو مجھ سے پہلے انبیاءؑ کے وارثوں نے حاصل کیا ہے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: اُنہوں نے میراث میں کیا پایا تھا؟

آپؐ نے فرمایا: اُنہوں نے میراث میں اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت حاصل کی تھی تو میری دختر فاطمہؑ سمیت جنت میں میرے محل میں ہوگا۔ تو میرا بھائی اور میرا رفیق ہے۔ پھر آپؐ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی:

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ (الحجر:۴۷)

"بھائی بن کر تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے رہیں گے"۔

اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ (فرائد السمطین، ج۱، ص۱۱۲، باب ۲۰، حدیث ۸۰)

حدیث نمبر 82 حموینی نے اپنی اسناد سے یزید بن ارقم کی زبانی مؤاخات کی مندرجہ بالا حدیث نقل کی ہے۔ (فرائد السمطین، ج۱، ص۱۱۸، باب ۲۱، حدیث ۸۳)

حدیث نمبر 83 حموینی نے اپنی اسناد سے فاطمہ بنت علیؑ سے روایت

Presented by Ziaraat.Com

کی۔ اُنہوں نے کہا کہ مجھ سے اسماء بنت عمیس نے بیان کیا کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی (فرائد السمطین، ج۱، ص۱۲۲، باب۲۱، حدیث۸۵)

حدیث نمبر 84 حموینی نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی (فرائد السمطین، ج۱، ص۱۲۳، باب۲۱، حدیث۸۶)

حدیث نمبر 85 حموینی نے اپنی اسناد سے حضرت علیؑ کے آزاد کردہ غلام حسن بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک جنگ پر جانے کا ارادہ کیا اور آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم یہاں مدینہ میں رہو۔

حضرت علیؑ رو پڑے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: علیؑ کیوں روتے ہو؟

اُنہوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے رونے کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ اگر میں آپؐ کے ساتھ نہ گیا تو قریش مجھے طعنے دیں گے کہ اُس نے اپنے ابن عم کو چھوڑ دیا ہے۔ (اور یہ طعنہ میرے لیے ناقابلِ برداشت ہے)

دوسری وجہ یہ ہے کہ جہاد میں شرکت کر کے میں خدا سے مجاہدین کا اجر حاصل کرنا چاہتا ہوں (اور اب اگر جہاد میں شامل نہ ہوا تو اسی اجر سے محروم رہ جاؤں گا)

تیسری وجہ یہ ہے کہ مجھے اپنے گھر کے اخراجات کے لیے مالِ غنیمت کی بھی ضرورت ہے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ قریش تمہیں طعنے دیں گے تو تمہیں ان کے طعنوں کی پرواہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہیں۔ تمہارے سامنے میری سیرت موجود ہے۔ انہوں نے مجھے ساحر اور کذاب کہا تھا۔ (جب اُنہوں نے مجھے معاف نہیں کیا تو وہ تمہیں کیا معاف کریں گے؟)

جہاں تک خدا سے اجر کا مسئلہ ہے تو تمہیں مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے حاصل تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور جہاں تک گھریلو

Presented by Ziaraat.Com

اخراجات کا تعلق ہے تو ہمارے پاس یمن سے کچھ مرچیں آئی ہوئی ہیں۔تم وہ لے لو اور انہیں بازار میں فروخت کر کے اپنے گھر کی ضروریات پوری کرو۔ (فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۲۳، باب ۲۱، حدیث ۸۷)

حدیث نمبر 86 حموینی نے اپنی اسناد سے سعد بن ابی وقاص کی دختر عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: الا ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا النبوة (فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۲۶، باب ۲۱، حدیث ۸۸)

حدیث نمبر 87 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباس سے روایت کی کہ رسولِؐ خدا نے اُم المومنین حضرت اُم سلمیٰؓ سے فرمایا: اے اُم سلمیٰؓ! یہ علی بن ابی طالبؑ ہے۔ اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور اسے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اے اُم سلمیٰؓ! یہ علیؑ امیر المومنین ہے اور سید المسلمین ہے۔ یہ میرا وصی ہے اور یہ میرے علم کا مخزن ہے اور یہ مجھ تک پہنچنے کا دروازہ ہے۔ یہ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ یہ بلند ترین مقام پر میرا رفیق ہوگا اور یہ قاسطین (اصحابِ معاویہ) اور مارقین (خوارج) اور ناکثین (طلحہ وزبیر کے ساتھیوں) سے جہاد کرے گا۔ (فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۴۹، باب ۲۹، حدیث ۱۱۳)

حدیث نمبر 89 حموینی نے اپنی اسناد سے قیس بن ابی حازم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے معاویہ سے کوئی دینی مسئلہ پوچھا تو معاویہ نے کہا کہ تم یہ مسئلہ علی بن ابی طالبؑ سے جا کر پوچھو۔

اُس شخص نے جواب دیا کہ آپ کا جواب مجھے علیؑ کے جواب سے زیادہ پسند ہے۔

معاویہ نے کہا: تجھ پر ہلاکت ہو تو نے اُس شخص سے نفرت کا اظہار کیا ہے جسے رسولِؐ خدا نے علم کی غذا دی تھی اور رسولِؐ خدا نے اس کے متعلق فرمایا تھا:

Presented by Ziaraat.Com

انت مني بمنزلة هارون من موسٰی

عمر بن خطاب جب کسی مسئلہ میں عاجز ہوتے تو وہ بھی علیؑ بن ابی طالبؑ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا علیؑ یہاں موجود ہے؟

پھر معاویہ نے اس شخص سے کہا کہ اُٹھ کر چلا جا۔ خدا تجھے چلنا نصیب نہ کرے۔ پھر معاویہ نے وظائف کے رجسٹر سے اس کا نام کاٹ دیا۔ (فرائد السمطین، ج۱، ص ۳۷۱، باب ۶۸، حدیث ۳۰۲)

حدیث نمبر 90 حموینی نے اپنی اسناد سے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ معاویہ نے میرے والد سعد سے کہا تھا کہ تو علیؑ کو سب کیوں نہیں کرتا؟

میرے والد نے کہا: مجھے اس کے متعلق رسولِؐ خدا کی تین باتیں یاد ہیں اور اگر ان تین فضیلتوں میں سے ایک بھی مجھ میں موجود ہوتی تو وہ مجھے سرخ اُونٹوں سے زیادہ عزیز ہوتی۔

① رسولِؐ خدا ایک جنگ پر جانے لگے تو علیؑ کو مدینہ میں ٹھہرایا۔ علیؑ نے عرض کیا: کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسولِؐ خدا نے فرمایا: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبي بعدي "کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی منزلت حاصل ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔

② جنگِ خیبر میں رسولِؐ خدا نے فرمایا تھا: لاعطین الرأیة رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله "میں پرچم اُس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول کا محب ہوگا اور اللہ اور اس کے رسولؐ کا محبوب ہوگا"۔

یہ سنا تو ہم نے خواہش کی کہ خدا کرے کل پرچم ہمیں ملے۔ صبح ہوئی تو رسولِؐ خدا نے فرمایا: علیؑ کو بلا لاؤ۔

علیؑ کو لایا گیا۔ اُنہیں آشوبِ چشم لاحق تھا۔ آنحضرتؐ نے اُن کی آنکھوں پر

Presented by Ziaraat.Com

لعاب دہن لگایا اور انہیں پرچم عطا کیا، اللہ نے علیؑ کے ہاتھ پر خیبر فتح کیا۔

③ جب آیتِ مباہلہ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآءَ كُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○ (آلِ عمران:٦١) (آپ کہہ دیں کہ میدان میں آؤ، ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی بیٹیوں کو بلائیں اور تم اپنی بیٹیوں کو بلاؤ۔ اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں تم اپنی جانوں کو بلاؤ۔ پھر ایک دوسرے سے مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت قرار دیں) کی آیت مجیدہ نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور کہا: خدایا! یہ ہیں میرے اہلِ بیتؑ۔ (فرائد السمطین، ج۱، ص ۳۷۷، باب ۶۹، حدیث ۳۰۷)

حدیث نمبر 91 ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی۔

حدیث نمبر 92 علی بن احمد مالکی نے "الفصول المہمہ" میں "کتاب الخصائص" کے حوالے سے لکھا کہ عباس بن عبدالمطلب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کی زبانی یہ سنا، وہ لوگوں سے کہہ رہے تھے: لوگو! علیؑ کا جب بھی ذکر کرو تو بھلائی سے کرو۔ میں نے رسولؐ خدا کی زبانی ان کی تین فضیلتیں سنی ہیں اور اگر ان میں سے مجھ میں ایک فضیلت بھی ہوتی تو وہ مجھے روئے زمین کی حکومت سے زیادہ عزیز ہوتی۔ ایک مرتبہ ابوبکر، ابوعبیدہ، میں اور علیؑ رسولؐ خدا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسولؐ خدا نے علیؑ کے کندھے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا:

اے علیؑ! اسلامی حوالے سے تو پہلا مسلمان ہے اور ایمانی لحاظ سے تو پہلا مومن ہے اور تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ وہ شخص جھوٹا ہے جو یہ گمان کرے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے جب کہ وہ علیؑ سے بغض رکھتا ہو۔

اے علیؑ! جس نے تجھ سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جو مجھ سے محبت کرے گا تو اس سے خدا محبت کرتا ہے اور جس سے خدا کو محبت ہو تو وہ جنت میں جاتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور جو تجھ سے بُغض رکھے تو اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے مجھ سے بُغض رکھا تو اللہ اُس سے بُغض رکھتا ہے اور اللہ جس سے بُغض رکھے تو اُسے دوزخ میں ڈالتا ہے۔
(کنزالعمال، ج ۱۳، ص ۱۲۲، حدیث ۳۶۳۹۲)

حدیث نمبر 93 مالکی نے فصول المہمہ میں مسلم و ترمذی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ معاویہ نے سعد سے کہا کہ تو ابوتراب کو سَب کیوں نہیں کرتا...... (اس حدیث کو حدیث ۹۰ میں بیان کیا جاچکا ہے)۔ (صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۰۔ سنن ترمذی، ج ۵، حدیث ۳۰۱)

واضح رہے کہ مسلم اور ترمذی کے حوالے سے اس حدیث کو محمد بن طلحہ شامی شافعی نے اپنی کتاب ''مطالب السؤول'' میں نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 94 محمد بن طلحہ شامی نے مطالب السؤول میں سعد بن ابی وقاص کی زبانی حدیثِ منزلت کو نقل کیا ہے اور راوی حدیث سعید بن میتب کی توثیق کا واقعہ بھی نقل کیا ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۰۔ سنن ترمذی، ج ۵، ص ۳۰۲)

حدیث نمبر 95 محمد بن طلحہ نے جابر بن عبداللہ کی زبانی بھی انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی کی حدیث نقل کی ہے۔
(سنن ترمذی، ج ۵، ص ۳۰۴، حدیث ۳۸۱۴)

حدیث نمبر 96 ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں نصر بن مزاحم کی زبانی امیرالمومنین علیہ السلام کا یہ خطبہ نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ آپ نے یہ خطبہ صفین میں دیا تھا:

''تمام حمد مخصوص ہے اس ذات کے لیے جس نے ہر نیک و بد پر اپنی نعمات کا فیضان کیا ہے اور اس نے اپنی مخلوق پر اپنی حجت تمام کردی ہے۔ اب جو خدا کی اطاعت کرے تو وہ فائدہ حاصل کرے گا اور جو نافرمانی کرے، تو خدا پر منحصر ہے چاہے تو اس پر رحم کرے اور اگر چاہے تو اس پر اس کے افعال کی وجہ سے عذاب نازل کرے۔ اللہ بندوں پر

Presented by Ziaraat.Com

ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

میں اس کی نعمات پر اس کی حمد کرتا ہوں اور دنیا و آخرت کی تمام مشکلات کے حل کے لیے اُس سے مدد کا خواستگار ہوں۔ میں اس پر توکل کرتا ہوں اور بلحاظ کارساز وہی کافی ہے۔

پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ اللہ کے عبد اور اُس کے رسول ہیں۔ اللہ نے انھیں ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔ خدا نے ان کا انتخاب کیا ہے اور وہ اس کے اہل تھے۔ خدا نے اپنے پیغامات کی تبلیغ کے لیے انہیں چنا ہے اور انہیں اپنی مخلوق کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ خدا نے اُنہیں اہلِ ایمان کے لیے رؤوف و رحیم بنا کر بھیجا ہے۔

آپؐ حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے محترم ہیں اور شکل و شمائل کے لحاظ سے تمام کائنات سے حسین ہیں۔ آپؐ پوری دنیا سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ آپ علم میں کائنات سے افضل ہیں اور حلم میں پوری دنیا سے زیادہ حلیم ہیں۔ آپؐ نے پوری زندگی میں کسی مسلم و کافر پر ظلم نہیں کیا تھا۔ اس کی بجائے آپؐ نے ہمیشہ ظلم و ستم برداشت کیے تھے اور آپؐ نے اللہ کی راہ میں پورا جہاد کیا تھا، جہاں تک کہ آپؐ پر موت آئی۔ آپ کی رحلت تمام اہلِ ارض بشمول نیک و بد سب کے لیے عظیم صدمہ تھی۔

آنحضرتؐ نے تمہارے درمیان اللہ کی کتاب چھوڑی جو کہ تمہیں اطاعت کا حکم دیتی ہے اور نافرمانی سے منع کرتی ہے۔

آنحضرتؐ نے مجھ سے عہد لیا تھا، میں اس عہد سے کبھی بھی انحراف نہیں کروں گا۔

تمہارا مقابلہ تمہارے دشمن سے ہے اور تمہیں اچھی طرح سے علم ہے کہ ان کا سرگروہ منافق ہے اور وہ دوزخ کی دعوت دے رہا ہے، جب کہ تمہارے نبی کا ابن عم تمہارے درمیان موجود ہے جو تمہیں جنت کی دعوت دے رہا ہے اور وہ تمہیں اللہ کی اطاعت اور سنتِ پیغمبر کی دعوت دیتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

یاد رکھو! رسولِ خدا کے ساتھ سب سے پہلے میں نے ہی نماز پڑھی تھی۔ میں بدر کا مجاہد ہوں، جب کہ معاویہ فتح مکہ کے دن آزاد ہونے والوں میں سے ہے۔ میں حق پر ہوں اور وہ باطل پر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ حق کو چھوڑ کر باطل کے ساتھ شامل ہو جاؤ، ورنہ باطل غلبہ حاصل کر لے گا۔ ان لوگوں سے جنگ کرو۔ اللہ تمہارے ہاتھوں اُنہیں عذاب دے گا اور اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ دوسروں کے ذریعہ سے اُنہیں عذاب دے گا۔

آپؑ کے اصحاب کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کہا کہ ہم آپؑ کے دشمنوں سے جنگ کریں گے اور ہمیں آپؑ کے بجائے کوئی اور شخص قبول نہیں ہے۔ ہم آپؑ کے ساتھ مریں گے اور آپؑ کے ساتھ جئیں گے۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: لوگو! میں نبی اکرمؐ کی زندگی میں اپنی اس تلوار کے ساتھ جنگ کر رہا تھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: لا سيف الا ذوالفقار لافتى الا علي۔ نبی اکرمؐ نے میرے حق میں فرمایا تھا: یاعلی! انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبي بعدی۔

اس کے ساتھ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تو زندگی اور موت میں میرے ساتھ ہوگا۔ پھر امیرالمومنینؑ نے فرمایا: لوگو! میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور جس نے مجھے خبر دی تھی اس نے بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ اور میں کبھی گمراہ نہیں رہا اور میری وجہ سے آج تک کوئی گمراہ نہیں ہوا۔ میں اپنے عہد و پیمان کو نہیں بھولا۔ میں خدا کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں۔

حضرتؑ کے اس خطبہ کا سامعین پر گہرا اثر پڑا۔ لوگوں نے طلوعِ فجر سے جنگ کی یہاں تک کہ سرخ شفق غائب ہوگئی اور اس دن نماز بھی تکبیر کی صورت میں پڑھی گئی۔

(شرح نہج البلاغہ، ج ۱۰، ص ۲۲۲)

مجلسِ شوریٰ میں حضرت علیؑ کا احتجاج

حدیث نمبر 98 ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے حضرت عمر

Presented by Ziaraat.Com

کی قائم کردہ چھ رکنی مجلسِ شوریٰ میں اپنے حق کے اثبات کے لیے فرمایا تھا:

''حاضرین! خدا کے واسطے مجھے بتاؤ کہ جب رسولؐ خدا نے مسلمانوں میں مواخات کا رشتہ قائم کیا تھا تو کیا انہوں نے تم میں سے کسی کو اپنا بھائی قرار دیا تھا؟ یا صرف انہوں نے مجھے ہی اپنا بھائی قرار دیا تھا؟

حاضرین نے کہا: یہ شرف صرف آپؑ کو ہی حاصل ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کے مولا ہونے کا نبی اکرمؐ نے اعلان کیا ہو جب کہ میرے لیے تو اُنہوں نے من کنت مولاہ فھذا مولاہ کہا تھا؟

حاضرین نے کہا کہ یہ شرف صرف آپ ہی کو حاصل ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تمہارے اندر کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا نے فرمایا ہو: انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی؟

حاضری نے کہا: نہیں، یہ شرف بھی آپؑ کو ہی حاصل ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یاد کرو جب سورہ برات نازل ہوئی تھی تو کیا رسولؐ خدا نے تم میں سے کسی کو اس کی تبلیغ پر مامور کیا تھا یا میرے لیے یہ فرمایا تھا: انه لا یؤدی عنی الا انا او رجل منی غیری ''اس کی تبلیغ یا تو میں خود کر سکتا ہوں یا وہ کر سکتا ہے جو مجھ سے ہو؟

حاضرین نے کہا: یہ شرف صرف آپؑ کو ہی حاصل ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم بتا سکتے ہو کہ رسولؐ خدا کی زندگی میں پیش آنے والی تمام غزوات میں تم ثابت قدم رہے تھے یا میں؟

حاضرین نے کہا: آپؑ ہی ثابت قدم رہے تھے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ ہم میں سے ''اول المسلمین'' کون ہے؟

حاضرین نے کہا: یہ شرف بھی آپؑ کو ہی حاصل ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ہم سے رسولؐ خدا کا زیادہ قرابت دار کون ہے؟

حاضرین نے کہا: یہ شرف بھی خدا نے آپؑ کو ہی عطا کیا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

عبدالرحمٰن بن عوف نے آپؑ کی گفتگو کو قطع کیا اور کہا کہ بس اب رہنے دیں۔ لوگ عثمان کو چن چکے ہیں۔ آپؑ اختلاف کر کے اپنی جان کے خلاف کوئی راستہ نہ بنائیں۔
پھر اس نے ابوطلحہ سے کہا: عمر نے تجھ سے کیا کہا تھا؟

ابوطلحہ نے کہا: مجھے یہ حکم ملا ہے کہ جو بھی جماعت میں انتشار پیدا کرے میں اسے قتل کر دوں۔

عبدالرحمٰن نے حضرت علیؑ سے کہا: آپؑ بیعت کریں ورنہ آپؑ کے متعلق ہم یہ سمجھیں گے کہ آپ کو جماعت کا فیصلہ قبول نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم آپؑ کو قتل کر دیں گے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: خدارا انصاف سے کام لو، میں خلافت کا تم سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ (شرح نہج البلاغہ، ج ۶، ص ۱۶۷-۱۶۹)

حدیث نمبر 99 ابن ابی الحدید نے ابواحمد کی کتاب الامالی کے حوالہ سے لکھا کہ صلح کے سال سعد بن ابی وقاص معاویہ کے پاس گیا۔ اس نے معاویہ کو عمومی سلام کیا اور امیر المومنین کہہ کر اسے سلام نہ کیا۔

معاویہ نے اس سے کہا کہ اگر تو چاہتا تو سلام میں کچھ الفاظ کا اضافہ بھی کر سکتا تھا۔

سعد نے کہا: میں بھلا تجھے "امیر المومنین" کہہ کر کیسے سلام کروں جب کہ ہم مومن ہیں اور ہم نے تجھے اپنا امیر بنایا ہی نہیں ہے؟

پھر معاویہ نے انہیں اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور ان سے کہا کہ کیا وجہ ہے تم نے جنگ میں شرکت نہیں کی تھی؟

سعد نے کہا کہ سچی بات یہ ہے کہ میری مثال تو اس شخص جیسی تھی کہ جو کہیں سفر پر جا رہا ہو اور اچانک تاریکی چھا جائے تو وہ اپنے اُونٹ کو بٹھا دے اور اس اُونٹ کو چلنے کا حکم دے جب اندھیرا چھٹ جائے اور راستہ دکھائی دے۔

معاویہ نے کہا: تم نے نہایت غلط راستہ چنا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے کہ اُونٹ کو بٹھا کر تاریکی چھٹنے کا انتظار کرو۔ اس کی بجائے فرمان یہ ہے:

Presented by Ziaraat.Com

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْم بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ (الحجرات:۹)

"اگر اہلِ ایمان کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو اور اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے کے خلاف بغاوت کرے تو تم بغاوت کرنے والے گروہ کے خلاف جنگ کرو، یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کو ماننے پر آمادہ ہو جائے"۔

تیسری حالت یہ ہے کہ تو نے نہ تو اہلِ حق کی مدد کی اور نہ ہی باغی کے خلاف جنگ کی۔

سعد بن ابی وقاص، معاویہ کی اس بات سے لاجواب ہو گیا۔ پھر اُس نے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیری حمایت کے لیے اس سے جنگ کرتا جس کے لیے رسولؐ خدا نے فرمایا تھا:

انت منی بمنزلة ھارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی

معاویہ نے کہا: اس حدیث کو تیرے علاوہ کسی اور نے بھی سنا تھا؟

سعد بن ابی وقاص نے کہا: جی ہاں، فلاں فلاں فلاں کے علاوہ اُم سلمیٰؓ نے بھی یہ حدیث سنی تھی۔

معاویہ نے کہا: اگر میں نے یہ حدیث سنی ہوتی تو میں علیؑ سے جنگ نہ کرتا۔ (شرح نہج البلاغہ، ج ۶، ص ۱۶۳)

اس کے بعد ابن ابی الحدید نے لکھا کہ جعفر بن مکی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے محمد بن سلیمان سے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ علی و عثمان کا معاملہ کیا تھا؟

اُنہوں نے کہا کہ قدیمی عداوت کا شاخسانہ تھا۔ بنی عبد شمس اور بنی ہاشم میں پرانی عداوت تھی۔ حرب بن امیہ نے عبد المطلب سے دشمنی کی تھی اور ابو سفیان نے محمد مصطفیٰؐ سے جنگ کی تھی۔ یہ جنگ کافی طویل ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کے متعلق کئی احادیث بیان کی تھیں مثلاً آنحضرتؐ نے ''خاصف النعل'' کی حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ آپؐ نے انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور ھذا یعسوب الدین اور لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار جیسی احادیث بیان کی تھیں، لیکن لوگوں نے اس کے باوجود بھی ان سے جنگیں کی تھیں۔ (شرح نہج البلاغہ، ج۹، ص۲۴)

حدیث نمبر 100 ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ علی بن محمد مدائنی نے بیان کیا ہے، حضرت علی علیہ السلام نے اپنے زمانہ خلافت میں زیاد بن ابیہ کو فارس کے کچھ علاقوں کا حاکم مقرر کیا۔ اس نے بہترین انتظامات کیے۔ معاویہ نے اُسے خط لکھ کر تہدید کی کہ تم تو میرے بھائی ہو، تمہاری پیدائش میرے باپ ابوسفیان کے نطفہ سے ہوئی تھی۔ تم علیؑ کو چھوڑ کر میرے پاس آجاؤ ورنہ میں تمہاری سرکوبی کے لیے بہت بڑا لشکر روانہ کروں گا، جس کا مقابلہ کرنا تمہارے بس سے باہر ہوگا۔

جب زیاد نے معاویہ کا یہ خط پڑھا تو اس نے عوام الناس کے سامنے تقریر کی اور کہا کہ مجھے جگر خوار ماں کے بیٹے پر تعجب ہے کہ وہ مجھے رسولؐ خدا کے ابن عم، زوجِ بتولؑ، برادر رسولؐ، ابوالحسنینؑ اور آنحضرتؐ کے علَم دار علی بن ابی طالبؑ سے جدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر معاویہ سارا لشکر لے کر بھی آئے تو مجھے مقابلہ پر تیار پائے گا۔

پھر اس نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک خط لکھا اور اس خط کے ساتھ معاویہ کے خط کو بھی روانہ کیا۔ حضرت علیؑ نے اُس کو جواب میں لکھا:

امابعد! جب میں نے تجھے اس علاقہ کا حکم مقرر کیا تو تجھے اس عہدہ کا اہل سمجھ کر ہی عہدہ دیا تھا۔ ابوسفیان نے دورِ عمر میں ایک غلط بات کہی تھی جس سے نہ تو میراث ثابت ہوتی ہے اور نہ ہی نسب ثابت ہوتا ہے۔ معاویہ سے بچ کر رہو وہ آگے پیچھے سے تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ والسلام۔ (شرح نہج البلاغہ، ج۱۶، ص۱۸۱)

ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا وزیرِ رسول ہونا کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا تھا:

Presented by.Ziaraat.Com

واجعل لی وزیرا من اهلی هارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری

"میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو وزیر بنا۔ اس سے میری کمر کو مضبوط فرما اور اسے میرے معاملات میں شریک فرما"۔

حضرت ہارونؑ کا وزیرِ موسیٰؑ ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ حضرت علیؑ کے متعلق رسولؐ خدا نے فرمایا تھا: انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی۔ لہٰذا نبوت کے علاوہ حضرت ہارونؑ کو جو بھی مناصب حاصل تھے وہ تمام مناصب حضرت علیؑ کو حاصل تھے۔ (شرح نہج البلاغہ، ج ۱۳، ص ۲۱۱)

مؤلف کتاب ہذا عرض کرتا ہے کہ علمائے اہلِ سنت نے حدیث منزلت کو بالاتفاق نقل کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو اُمت کا امام نامزد کیا تھا اور اپنا خلیفہ اور وزیر مقرر کیا تھا اور یہی تو شیعوں کا نظریہ ہے۔ حضرت علیؑ ہارون محمدی تھے اور نبوت کے علاوہ اُنہیں ہارونؑ کے تمام مناصب حاصل تھے۔ حضرت ہارونؑ موسیٰؑ کے بھائی تھے، وزیر تھے اور خلیفہ تھے۔ اسی طرح حضرت علیؑ بھی برادرِ رسولؐ تھے اور وزیرِ رسولؐ تھے اور خلیفۂ رسولؐ تھے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو راہِ راست کی ہدایت فرمائے اور ہر گمراہی سے محفوظ رکھے۔

والحمدللہ رب العالمین!

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 21

حدیثِ منزلت

علمائے شیعہ سے اس سلسلہ کی ۱۷ احادیث منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1 محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی لکھتے ہیں کہ ہم سے حسین بن احمد بن ادریس نے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا۔ ان سے ابوسعید سہل بن زیاد الادمی الرازی نے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ مجھ سے محمد بن آدم شیبانی نے بیان کیا، اس نے اپنے والد آدم بن ابی ایاس سے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ ہم سے مبارک بن فضالہ نے بیان کیا، اس نے وہب بن منبہ سے نقل کیا، اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شبِ معراج مجھے میرے رب نے ندا دی اور فرمایا: اے محمدؐ!

میں نے عرض کیا: لبیک یارب العزت!

اللہ نے فرمایا: جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ نے کس بات میں اختلاف کیا تھا؟

میں نے عرض کیا: پروردگار! مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

اللہ نے فرمایا: محمدؐ! آپؐ نے کسی آدمی کو اپنا وزیر، بھائی اور وصی مقرر کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: خدایا! تو ہی کسی کو منتخب کر۔

اللہ نے مجھے وحی کی: اے محمدؐ! میں نے تیرے لیے علی بن ابی طالبؑ کا انتخاب کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: خدایا! میرا ابن عم؟

اللہ نے وحی فرمائی: اے محمدؐ! علیؑ تیرا وارث ہے وہ تیرے بعد تیرے علم کا وارث

Presented by Ziaraat.Com

ہے اور قیامت کے دن وہ تمہارے لوء الحمد کے اُٹھانے والا ہے۔ وہ تیرے حوض کا ساقی ہوگا اور تیری اُمت کے اہلِ ایمان کو سیراب کرے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کی اور فرمایا: اے محمدؐ! میں قسم کھا چکا ہوں کہ اس حوض سے تیرا کوئی بھی دشمن اور تیری اہلِ بیتؑ اور تیری ذریت طاہرین کا کوئی بھی دشمن سیراب نہ ہوگا۔

محمدؐ! میں تیری ساری اُمت کو جنت میں داخل کروں گا، البتہ جو خود جنت جانے سے انکار کرے تو اس کی اپنی مرضی ہے۔

میں نے عرض کیا: خدایا! کیا کوئی شخص جنت جانے سے بھی انکار کرتا ہے؟

اللہ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: مالک! وہ کیسے؟

اللہ نے فرمایا: محمدؐ! میں نے اپنی مخلوق میں سے تیرا انتخاب کیا اور تیرے لیے میں نے تیرے وصی کا انتخاب کیا اور میں نے اُسے وہی منزلت عطا کی جو موسیٰؑ سے ہارونؑ کو حاصل تھی، لیکن تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ میں نے اس کی محبت تیرے دل میں ڈالی ہے اور میں نے تیری اولاد کا اُسے والد بنایا ہے۔ آپؐ کے بعد آپ کی اُمت پر اس کا بھی وہی حق ہے جو آپؐ کا آپ کی اُمت پر ہے۔ جس نے اس کے حق کا انکار کیا تو اس نے آپؐ کے حق کا انکار کیا اور جس نے اس کی دوستی سے انکار کیا تو اس نے درحقیقت جنت جانے سے انکار کیا۔

میں نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا اور سجدۂ شکر بجالایا۔

اس وقت ایک منادی نے ندا دے کر کہا: محمدؐ! سر بلند کرو اور مجھ سے مانگو، میں تمہیں عطا کروں گا۔

میں نے عرض کیا: پروردگار! میری پوری اُمت کو اس کی محبت پر جمع کر دے، تاکہ پوری اُمت حوضِ کوثر سے سیراب ہو سکے۔

اللہ نے وحی فرمائی اور کہا کہ میں نے لوگوں کی تخلیق سے بھی پہلے اپنے بندوں کے

Presented by Ziaraat.Com

متعلق فیصلہ کر دیا ہے اور میرا فیصلہ نافذ ہو کر رہے گا اور میں اس ذریعہ سے جسے چاہوں ہلاک کروں اور جسے چاہوں ہدایت دوں۔ میں نے آپ کے بعد اسے آپ کے علم کا وارث مقرر کیا ہے۔ میں نے تیری زندگی میں اسے تیرا وزیر بنایا ہے اور تیرے بعد اسے تیرا جانشین مقرر کیا ہے۔ یہ میرا پختہ عہد ہے کہ اس سے بغض و عداوت رکھنے والے اور اس کی ولایت کے منکر کو کبھی بھی جنت نہیں جانے دوں گا۔ جس نے اس سے بغض رکھا تو اُس نے آپؐ سے بغض رکھا اور جس نے آپؐ سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ جس نے اُس سے عداوت کی اُس نے آپؐ سے اور مجھ سے عداوت کی۔ جس نے اس سے محبت رکھی اس نے آپؐ سے اور مجھ سے محبت رکھی۔

میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کی نسل سے گیارہ ہدایت یافتہ امام پیدا کروں گا۔ وہ سب کے سب آپ کی دختر بتولؑ عذرا کے فرزند ہوں گے۔ اس سلسلہ کے آخری فرد کے پیچھے عیسٰی بن مریمؑ نماز پڑھے گا اور وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ اس کے ذریعہ سے میں انسانوں کو ہلاکت سے نجات دوں گا اور گمراہی سے ہدایت کروں گا اور ان کی آنکھوں کے نابینا پن کو دُور کروں گا اور بیماروں کو شفا عطا کروں گا۔

میں نے عرض کیا: پروردگار! یہ کب ہوگا؟

اللہ نے فرمایا کہ جب علم اُٹھ جائے، جہالت کا اظہار ہونے لگے اور قرآن کے قاری زیادہ ہوں اور عمل کم ہو جائے اور قتل کثرت سے ہونے لگیں اور ہدایت دینے والے فقیہہ کم ہو جائیں اور گمراہ کرنے والے خائن فقیہہ کثرت میں ہوں اور شعراء کثرت سے دکھائی دیں اور تیری اُمت اپنی قبور کو مساجد بنا لے اور قرآن کو زیب و زینت دی جائے اور مساجد میں طلا کاری ہونے لگے اور ظلم و فساد کی کثرت ہو، برائی ظاہر ہو اور تیری اُمت برائی کا حکم دینے لگے اور نیکی سے روکنے لگے اور عورتیں عورتوں پر قناعت کریں اور مرد مردوں پر قناعت کرنے لگ جائیں۔ حکام کافر ہوں، اُن کے دوست فاجر ہوں اور ان کے مددگار ظالم ہوں اور بدکار افراد کو صاحب رائے قرار دیا جانے لگے تو اس وقت تین مقامات پر زمین دھنسے گی۔ مغرب میں، مشرق میں اور جزیرۂ عرب میں زمین دھنسے گی اور تیری نسل

Presented by Ziaraat.Com

سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ہاتھوں بصرہ شہر برباد ہوگا۔ اس کی پیروی کرنے والے زنگی ہوں گے اور حسینؑ بن علی کی نسل سے تعلق رکھنے والا ایک شخص خروج کرے گا اور دجال مشرق کی سرزمین بجستان سے خروج کرے گا اور سفیانی ظاہر ہو۔

میں نے عرض کیا: خدایا! میرے بعد فتنے کب شروع ہوں گے؟

اللہ نے مجھے بنی اُمیہ اور میرے چچا عباس کی نسل کے فتنہ سے آگاہ کیا اور جو کچھ قیامت تک پیش آنا ہے مجھے اس سے باخبر کیا۔

پھر جب میں معراج سے زمین پر واپس آیا تو میں نے اپنے ابن عم (علی علیہ السلام) کو ساری باتوں سے آگاہ کیا اور میں نے پیغام پہنچا دیا۔ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جیسا کہ انبیاء نے مجھ سے پہلے حمد کی ہے اور جیسا کہ مجھ سے پہلے ہر چیز نے اس کی حمد کی ہے اور جیسا کہ اس کی تمام مخلوقات روزِ قیامت تک اس کی حمد کرے گی۔ (اکمال الدین، ص ۲۵۰، حدیث اول)

حدیث نمبر 2 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے مقاتل بن سلیمان سے روایت کی اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور اُنہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے یہ روایت کی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

اے علیؑ! تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو کہ (شیث) ہبۃ اللہ کو آدمؑ سے حاصل تھی اور سام کو نوحؑ سے حاصل تھی اور اسحاقؑ کو ابراہیمؑ سے حاصل تھی اور ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی اور شمعون کو عیسیٰؑ سے حاصل تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اے علیؑ! تو میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اور جو بھی تیری وصایت وخلافت کا انکار کرے تو اُس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور میرا بھی اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور قیامت کے دن میں اس کی مخالفت کروں گا۔

اے علیؑ! تو میری تمام اُمت سے افضل ہے اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا ہے اور تو سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے اور تو سب سے بڑا بُردبار ہے اور تیرا دل

Presented by Ziaraat.Com

سب سے زیادہ دلیر ہے اور تو سب سے بڑا سخی ہے۔

اے علیؑ! تو ہی جنت و دوزخ کے بانٹنے والا ہے اور تیری محبت کی وجہ سے نیک افراد کی پہچان ہوگی اور نیک و بد کی تمیز تیرے ہی ذریعہ سے ہوگی اور تیرے ذریعہ سے ہی مومن و کفار میں تمیز ہوگی۔ (امالی صدوق، ص ۱۰۰-۱۰۱۔ مجلس ۱۱، حدیث ۴)

حدیث نمبر 3 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا، آپؐ نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا:

علی منی وانا منه "علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں"۔

علی منی کهارون من موسٰی "علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی"۔

علی منی کنفسی طاعته طاعتی ومعصیته معصیتی "علیؑ میری جان کی مانند ہے اس کی اطاعت میری اطاعت ہے اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے"۔

حرب علی حرب الله وسلم علی سلم الله "علیؑ سے جنگ خدا سے جنگ ہے اور علیؑ سے صلح خدا سے صلح ہے"۔

علی حجة الله وخلیفته علی عباده "علیؑ حجتِ خدا ہے اور بندوں پر اس کا خلیفہ ہے"۔

حب علی ایمان وبغضه کفر "علیؑ جنت و دوزخ کے بانٹنے والا ہے"۔

من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فقد فارق الله "جو علیؑ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ خدا سے جدا ہوا"۔

شیعة علی هم الفائزون یوم القیامة "علیؑ کے شیعہ ہی قیامت میں کامیاب ہوں گے"۔ (امالی صدوق، ص ۱۴۹، مجلس ۲۰، حدیث اول)

حدیث نمبر 4 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی کہ جب علیؑ خیبر فتح کر کے رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ

Presented by Ziaraat.Com

نے علیؑ سے فرمایا:

اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میری اُمت کے کچھ گروہ تیرے متعلق وہ کچھ نہ کہیں جو نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کے متعلق کہتے ہیں تو آج میں تیرے وہ فضائل بیان کرتا کہ جہاں سے بھی تو گزرتا تو لوگ تیرے قدموں کی خاک اُٹھا کر اور تیرے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر اُس سے شفا طلب کرتا۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرا وارث ہے اور میں تیرا وارث ہوں اور تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو میری ذمہ داریاں پوری کرے گا اور میری سنت کے مطابق جہاد کرے گا۔ تو کل کے دن حوض پر میرے ساتھ ہوگا اور حوض پر تو ہی سب سے پہلے وارد ہوگا اور میرے ساتھ تو پہلا شخص ہے جسے جنت کی پوشاک پہنائی جائے گی اور میری اُمت میں سے سب سے پہلے تو ہی جنت میں داخل ہوگا۔ تیرے شیعہ نورانی منبروں پر بیٹھے ہوں گے، اُن کے چہرے دمک رہے ہوں گے۔ میں ان کے حق میں شفاعت کروں گا اور وہ جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔ تیری جنگ میری جنگ ہے اور تیری صلح میری صلح ہے اور تیرا راز میرا راز ہے اور تیرا ظاہر میرا ظاہر ہے اور تیرے سینے میں محفوظ راز میرے سینہ میں محفوظ رازوں کی طرح سے ہیں۔ تیری اولاد میری اولاد ہے۔ تو میرے وعدے پورے کرے گا اور حق تیرے ساتھ ہے۔ حق تیری زبان پر جاری رہے گا اور تیرے دل میں ہمیشہ حق جاگزیں رہے گا۔ اور تیرا ہدف حق کا قیام رہے گا اور تیرے رگ وپے میں ایمان اس طرح سے مخلوط ہے جیسا کہ میرے رگ وپئے میں مخلوط ہے۔ تیرا دشمن حوض پر قدم نہیں رکھ سکے گا اور تیرا محبّ حوض سے غیر حاضر نہیں رہے گا۔

یہ سنا تو حضرت علیؑ سجدۂ خداوندی میں گر گئے اور کہا:

اللہ کے لیے حمد مخصوص ہے جس نے مجھ پر اسلام کا انعام فرمایا اور مجھے قرآن کی تعلیم دی اور مجھے خاتم الانبیاءؐ کا محبوب بنایا۔

رسولِؐ خدا نے فرمایا: اگر تو نہ ہوتا تو میرے بعد مومنوں کی پہچان نہ ہوتی۔ (امالی صدوق، ص ۱۵۶، مجلس ۲۱، حدیث اول)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 5 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت زید شہید سے روایت کی ہے، اُنہوں نے اپنے والد ماجد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی، اُنہوں نے فرمایا:

جب حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اُنہوں نے حضرت علیؑ سے عرض کیا کہ آپؑ بچے کا نام رکھیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: میں رسولؐ خدا پر سبقت نہیں کرنا چاہتا۔ رسولؐ خدا گھر میں تشریف لائے تو علیؑ و بتولؑ نے عرض کیا: آپؐ اپنے بیٹے کا نام رکھیں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: میں اپنے خدا پر سبقت نہیں کرنا چاہتا۔

اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ سے فرمایا: محمدؐ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے تو زمین پر چلا جا اور اُنہیں سلام کر اور اُنہیں مبارک پیش کر۔ اور ان سے جا کر یہ کہہ دے کہ علیؑ کو آپؐ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ آپ علیؑ کے بیٹے کا نام وہی رکھیں جو ہارونؑ کے بیٹے کا تھا۔

جبریل امینؑ نے خدا کا پیغام پہنچایا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جبریلؑ! بتاؤ ہارونؑ کے بیٹے کا کیا نام تھا؟ جبریلؑ نے کہا کہ ان کے بیٹے کا نام شبر تھا۔

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میری زبان عربی ہے۔ جبریلؑ نے کہا کہ عربی میں شبر کا معنی ''حسن'' بنتا ہے لہٰذا آپؐ اس کا نام حسن رکھیں۔

چنانچہ رسولؐ خدا نے حکم خداوندی سے بچے کا نام حسن رکھا۔ اور جب حضرت فاطمہؑ کے ہاں دوسرے بیٹے کی پیدائش ہوئی تو اللہ نے جبریلؑ سے فرمایا کہ زمین پر جاؤ۔ محمدؐ کے ہاں نواسہ پیدا ہوا ہے، اُنہیں مبارک پیش کرو اور ان سے کہو کہ علیؑ کو آپؐ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ اللہ کہہ رہا ہے کہ آپ اس کا نام ہارونؑ کے بیٹے کے نام پر رکھیں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جبریلؑ یہ بتاؤ کہ ہارونؑ کے دوسرے بیٹے کا کیا نام تھا؟ جبریلؑ امین نے کہا: اس کا نام ''شبیر'' تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا نے فرمایا: میری زبان عربی ہے۔ جبریلؑ نے کہا: لفظ ''شبیر'' کا متبادل عربی زبان میں ''حسین'' ہے، لہٰذا آپؐ اس کا نام حسین رکھیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے بچے کا نام حسین رکھا۔ (امالی صدوق، ص ۱۹۷، مجلس ۲۸، حدیث ۳)

حدیث نمبر 6 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی (جس کا ماحصل یہ ہے) رسولؐ خدا نے خالد بن ولید کو کچھ لشکر دے کر بنی جذیمہ کی شاخ بنی مصطلق کی طرف روانہ کیا۔ زمانۂ جاہلیت میں خالد بن ولید اور اس قبیلہ کے افراد میں کچھ تنازعات تھے۔ جب خالد وہاں پہنچا۔ اس نے اذان دلائی۔ اہلِ قبیلہ نے بھی اذان دی۔ خالد کی فوج نے نماز پڑھی۔ ادھر بنومصطلق نے بھی نماز پڑھی۔

فجر کی اذان لشکرِ خالد سے بھی بلند ہوئی اور بنی مصطلق سے بھی بلند ہوئی۔ اُدھر بھی نماز ہوئی ادھر بھی نماز ہوئی، مگر خالد نے اپنے سابقہ حساب چکانے کے لیے اس قبیلہ پر حملہ کر دیا اور ان میں سے بہت سے افراد کو قتل کیا اور ان کا سارا مال و اسباب لوٹ لیا۔

ان لوگوں نے رسولِ خدا کو خط لکھ کر شکایت کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ! گواہ رہنا میں خالد کے اس فعل سے بیزار ہوں۔ پھر چند روز بعد خالد مالِ غنیمت لے کر آیا۔ نبی کریمؐ نے وہ مالِ غنیمت لیا اور اپنی طرف سے کچھ اور مال شامل کیا اور حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم وہاں جاؤ اور ان لوگوں کو راضی کرو۔

حضرت علی علیہ السلام وہاں گئے اور اُنہیں ان کے مقتولین کی دیت دی اور دیت کے علاوہ ان کی آبادکاری کے لیے بھی خطیر رقم تقسیم کی اور پھر وہاں سے واپس آ گئے۔

رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم نے کیا کیا؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں نے ان کے مقتولین کی دیت ادا کی اور ان کی آبادکاری کے لیے مزید رقم بھی دی، تاکہ وہ آپ سے راضی ہو جائیں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: تو نے اُنہیں اس لیے رقم دی کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائیں۔ خدا تجھ سے راضی رہے، تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی،

Presented by Ziaraat.Com

لیکن میرے بعد نبی نہیں ہوگا۔ (امالی صدوق، ص ۲۳۷، مجلس ۳۲، حدیث ۸)

حدیث نمبر 7 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے محذوج بن زید ذہلی سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا اور آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

یاعلی! انت اخی وانت منی بمنزلة هارون من موسٰی
غیر انه لانبی بعدی

''اے علیؑ! تو میرا بھائی ہے اور تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو
ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد نبی نہیں آئے گا''۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے بلایا جائے گا۔ میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اور مجھے جنت کی سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ (یہ حدیث اس سے قبل علمائے عامہ کی بیان کردہ روایات کے ضمن میں ۴۶ویں حدیث کے تحت گزر چکی ہے)۔ (امالی صدوق، ص ۴۰۱، مجلس ۵۲، حدیث ۱۴)

حدیث نمبر 8 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے جمعہ کے دن صفین میں یہ خطاب کیا اور آپ نے یہ خطاب ''لیلۃ الھریر'' سے پہلے کیا تھا......

(اس حدیث کو سابقہ باب میں ہم ۹۶ویں روایت کے ضمن میں ابن ابی الحدید اور نصر بن مزاحم کی زبانی نقل کر چکے ہیں۔ یہاں اعادہ بے سود ہے)۔ (امالی صدوق، ص ۴۹۰، مجلس ۶۳، حدیث ۱۰)

حدیث نمبر 9 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے سلیم بن قیس ہلالی سے نقل کیا کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سلمان فارسیؓ سے سنا، اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا، آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

اے علیؑ! آپؑ میرے بعد زندہ رہیں گے اور تمھیں قریش کی طرف سے سختی اُٹھانا پڑے گی، وہ تجھ پر ظلم کریں گے اور تیرے خلاف بغاوت کریں گے۔ اگر تجھے مددگار مل جائیں تو ان سے جنگ کرنا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مخالفین کو قتل کرنا اور اگر تجھے مددگار میسر نہ آئیں تو صبر کرنا اور اپنے ہاتھ کو روک لینا۔ اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالنا، کیونکہ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی اور ہارونؑ کے کردار کو ہمیشہ مدنظر رکھنا۔ جب اس کی قوم نے اسے کمزور کردیا تھا اور اس کے قتل کے درپے ہو گئے تھے تو اس نے صبر کیا تھا۔ تم بھی قریش کے مظالم پر صبر کرنا، کیونکہ تم ہارونؑ کی مانند ہو اور تمہارے مخالف سامری کے گوسالہ اور اس کے پیروکاروں کی مانند ہیں۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص۲۶۴)

حدیث نمبر 10 شیخ ابوجعفر طوسی نے امالی میں اپنی اسناد کے ساتھ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: مجھ سے حضرت اُم سلمیٰؓ کے دو فرزندوں عمر اور سلمہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسولؐ خدا سے سنا، آپؐ نے حجۃ الوداع میں فرمایا:

علیؑ مومنین کا یعسوب (سردار) ہے اور دولت و مال ظالموں کا یعسوب (سردار) ہے۔ علیؑ میرا بھائی اور میرے بعد تمام مومنین کا مولا ہے، اُسے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، البتہ اللہ نے مجھ پر نبوت ختم کردی ہے، لہٰذا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وہ میرے بعد میرے اہل اور مومنین میں میرا جانشین ہوگا۔ (امالی طوسی، ص ۵۲۱، مجلس ۱۸، حدیث ۵۴)

چوتھا خلیفہ

حدیث نمبر 11 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا کہ ایک دن میں رسولؐ خدا کے ساتھ مدینہ کی کچھ گلیوں سے گزر رہا تھا۔ راستے میں ہمیں ایک بزرگ ملے، جن کی داڑھی گھنی تھی اور ان کے کندھے

Presented by Ziaraat.Com

چوڑے تھے۔ اُنہوں نے رسولؐ خدا پر سلام کیا اور آنحضرت کو خوش آمدید کہا۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور اُنہوں نے مجھے سلام کرتے ہوئے کہا:

السلام علیك یا رابع الخلفاء و رحمة الله و برکاته

''اے چوتھے خلیفے! تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں''۔

پھر اُنہوں نے رسولؐ خدا سے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا نہیں ہے؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا: جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ یہ کہہ کر وہ بزرگ چلے گئے۔ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ اس بزرگ نے جو کچھ کہا اور آپؐ نے بھی تصدیق کی وہ کیا ہے اور یہ بزرگ کون تھے؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جو کچھ اُس نے کہا ہے وہ صحیح کہا ہے۔ تم واقعی چوتھے خلیفہ ہو۔ (کیونکہ پہلی خلافت آدمؑ کی ہے دوسری خلافت ہارونؑ کی ہے اور تیسری خلافت داؤدؑ کی ہے اور چوتھی خلافت حیدر کرار کی ہے۔)

① اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (البقرہ:۳۰) ''میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں''۔ اس سے حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت مراد ہے اور آدمؑ پہلے خلیفہ تھے۔

② دوسری خلافت حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ (ص:۲۶) ''اے داؤدؑ! ہم نے تجھے زمین پر خلیفہ بنایا ہے، لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر''۔

③ تیسری خلافت حضرت ہارون علیہ السلام کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَ قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ (اعراف:۱۴۲) ''اور جب موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ میری قوم میں میرا خلیفہ بن جا اور اصلاح کر اور فساد کرنے والوں کے راستے کی اتباع نہ کر''۔

④ چوتھی خلافت تیری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ (التوبہ:۳) ''اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف

Presented by Ziaraat.Com

سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لیے اعلان ہے"۔ اور اللہ اور رسولؐ کے پیغام کو پہنچانے والا تو تھا۔ تو ہی میرا وصی ہے اور میرا وزیر ہے اور میرے قرض اُتارنے والا ہے۔ اور میری طرف سے تو ہی اَحکام پہنچانے والا ہے۔ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

تو چوتھا خلیفہ ہے، جیسا کہ اس بزرگ نے کہا ہے اور کیا تو اُسے نہیں جانتا؟

میں نے عرض کیا: نہیں، میں انہیں نہیں جانتا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہیے وہ تیرے بھائی حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ (عیون الاخبار الرضا، ج ۱، ص ۱۲، حدیث ۲۳)

حدیث نمبر 12 شیخ مفید امالی میں راوی ہیں کہ حرث بن ثعلبہ کہتے ہیں کہ ہم ایک قافلہ بنا کر سعد بن ابی وقاص کے زیرِ سالاری جا رہے تھے کہ راستے میں دو افراد آ کر ہمارے قافلہ میں شامل ہوئے۔ سعد بن ابی وقاص نے اُنہیں بلایا اور کہا کہ تمہاری شکل وصورت سے معلوم ہوتا ہے کہ تم عراقی ہو۔

اُنہوں نے کہا: آپ نے صحیح اندازہ لگایا، ہم واقعی عراقی ہیں۔

سعد نے کہا: تو کیا تم کوفی ہو؟

اُنہوں نے کہا: جی ہاں، ہم کوفی ہیں۔

سعد نے کہا: تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟

اُنہوں نے کہا: ہم بنی کنانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

سعد نے کہا: بنی کنانہ کی کس شاخ سے تمہارا تعلق ہے؟

اُنہوں نے کہا: ہمارا تعلق بنی مالک بن کنانہ کی شاخ سے ہے۔

اُنہوں نے کہا: اچھا یہ بتاؤ کیا تم نے علیؑ کی زبان سے میرا شکوہ سنا یا یہ سنا کہ وہ مجھ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں؟

اُنہوں نے کہا: پہلے آپ اپنے متعلق تو بتائیں کہ آپ کون ہیں؟

سعد نے کہا: میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

اُنہوں نے کہا: ہم نے حضرت علیؑ کی زبان سے آپ کے متعلق کبھی کچھ نہیں سنا، البتہ وہ یہ کہا کرتے ہیں کہ تم "فتنہ خبیس" سے بچو۔

سعد نے کہا: کیا تم نے کبھی علیؑ کی زبان سے میرے متعلق سَب وشتم کے کوئی جملے سنے ہیں؟

اُنہوں نے کہا: ہرگز نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

سعد نے دو مرتبہ تکبیر کہی اور کہا میں بھی علیؑ سے نہیں لڑنا چاہتا۔ میں نے رسولؐ خدا کی زبان مبارک سے علیؑ کے متعلق چار باتیں سنی ہیں، اگر یہ باتیں سن کر بھی میں نے ان سے لڑائی کی تو پھر میں ظالم قرار پاؤں گا۔ اور یہ چار باتیں اتنی قیمتی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو وہ مجھے پوری دنیا کی سلطنت سے اور عمرِ نوحؑ سے بھی زیادہ عزیز ہوتی۔

سعد کے رفقاء نے کہا کہ آپ بیان کریں کہ آپ نے علیؑ کی کون سی فضیلتیں سنی تھیں؟

سعد نے کہا: پہلی بات یہ ہے کہ رسولؐ خدا نے ابوبکر کو سورۂ برأت کی ابتدائی آیات دے کر مکہ کی طرف روانہ کیا اور وہ ایک رات اور دن کا کچھ حصہ سفر کر چکے تھے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو ان کے تعاقب میں بھیجا اور فرمایا کہ ان آیات کا اعلان تم نے جا کر مکہ میں کرنا ہے اور ابوبکر کو میرے پاس واپس بھیج دو۔ چنانچہ علیؑ گئے اور اُنہوں نے حضرت ابوبکر سے وہ آیات لیں اور مکہ میں حج کے اجتماع میں پڑھ کر سنائیں۔

حضرت ابوبکر واپس آئے، رسولؐ خدا کے پاس پہنچے تو رونے لگے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: تم کیوں روتے ہو؟

حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ نے مجھے خدمت سے معزول کیا ہے کیا میرے متعلق کوئی خدائی حکم نازل ہوا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں۔ جبریل امینؑ نے مجھے خدا کا پیغام پہنچایا کہ ان آیات کی تبلیغ یا تو آپؐ خود کریں یا اُسے روانہ کریں جو آپؐ میں سے ہو۔ اور علیؑ مجھ سے ہے اور

Presented by Ziaraat.Com

میں علیؑ سے ہوں۔ میری نمائندگی علیؑ ہی کر سکتے ہیں۔

سعد کے ساتھیوں نے کہا کہ اب آپ علیؑ کی دوسری فضیلت سنائیں۔

سعد نے کہا: ہم تمام مہاجر بشمول آل ابوبکر و آل عمر مسجد میں رہتے تھے۔ پھر ایک رات یہ اعلان کیا گیا کہ آلِ رسولؐ اور آلِ علیؑ کے علاوہ باقی لوگ مسجد چھوڑ دیں۔ ہم نے مسجد چھوڑ دی اور صبح ہوئی تو حمزہ آئے، اُنہوں نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے ہمیں مسجد سے نکال دیا، لیکن اس جوان کو مسجد میں رہائش دے دی، جب کہ ہم آپؐ کے چچا ہیں اور آپؐ کے خاندان کے بزرگ ہیں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: نہ تو میں نے تمہیں نکالا ہے اور نہ ہی علیؑ کو میں نے جگہ دی ہے۔ یہ سب کچھ میں نے خدا کے فرمان کے مطابق کیا۔

حاضرین نے کہا کہ آپ ہمیں علیؑ کی تیسری فضیلت سنائیں۔

سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ رسولؐ خدا نے جنگِ خیبر میں ابوبکر کو پرچم دے کر میدان میں بھیجا تھا، لیکن وہ ناکام لوٹ آئے تھے، پھر آپؐ نے عمر کو میدان میں بھیجا۔ وہ بھی ناکام ہو کر واپس آئے۔ رسولؐ خدا کو غصہ آیا اور آپؐ نے فرمایا:

لا عطین الرأیة غداً رجلا یحبه الله ورسوله ویحب الله ورسوله کرار غیر فرار لا یرجع حتی یفتح الله علی یدیه

''میں کل اُس مرد کو علَم عطا کروں گا، جو خدا اور اُس کے رسول کا محبوب ہوگا اور خدا اور اُس کے رسول کا محبّ ہوگا۔ وہ بڑھ چڑھ کر حملہ کرنے والا ہوگا، بھاگنے والا نہ ہوگا۔ وہ اس وقت تک واپس نہ آئے گا جب تک اللہ اُس کے ہاتھوں پر خیبر کو فتح نہ کر دے''۔

صبح ہوئی تو ہم آپؐ کے سامنے حاضر ہوئے، آپؐ نے ہم میں سے کسی کو صدا نہ دی۔ آپؐ نے فرمایا کہ علی بن ابی طالبؑ کو یہاں لایا جائے۔

علیؑ کو آنحضرتؐ کی خدمت میں لایا گیا۔ اس وقت علیؑ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

آپ نے ان کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا اور انہیں پرچم عطا کیا، اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کیا۔

حاضرین نے کہا: آپ علیؑ کی چوتھی فضیلت سنائیں۔

سعد بن ابی وقاص نے کہا: رسولؐ خدا جنگِ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو آپؐ نے علیؑ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ قریش کو ان سے حسد ہوا اور انہوں نے کہا کہ رسولؐ خدا علیؑ کو ساتھ رکھنا ہی پسند نہیں کرتے اسی لیے وہ انہیں مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔

علیؑ لوگوں کے طعنے برداشت نہ کر سکے، وہ رسولؐ خدا کے پیچھے چل پڑے، یہاں تک کہ انہوں نے رسولؐ خدا سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلنا چاہتا ہوں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: کیا بات ہے؟

حضرت علیؑ نے رو کر کہا: قریش یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کو مجھ سے نفرت ہے اور آپ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔

رسولؐ خدا نے سارے لشکر کو جمع کیا اور فرمایا: لوگو! یہ بتاؤ کیا تمہارے خاندان میں کوئی فرد تمہیں زیادہ محبوب نہیں ہوتا؟

سب نے کہا: جی ہاں، یا رسولؐ اللہ!

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: علیؑ میرے خاندان میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور میرے دل کو پسند ہے۔ پھر آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی

"کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہ نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔

جب علیؑ نے یہ سنا تو کہا کہ میں اللہ اور اُس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔

پھر سعد نے کہا: اگر چاہو تو علیؑ کی پانچویں فضیلت بھی مجھ سے سن لو۔ تمام شرکائے

Presented by Ziaraat.Com

سفر نے کہا کہ ضرور سنائیں۔

سعد نے کہا: ہم حجۃ الوداع میں رسول اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ واپسی پر آپؐ نے غدیرخم کے مقام پر قیام کیا اور منادی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو جمع کرے۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا:

من كنت مولاه فهذا علي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله

''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ خدایا! جو علیؑ سے دوستی کرے تو بھی اُس سے دوستی کر اور جو علیؑ سے عداوت رکھے تو بھی اُس سے عداوت رکھ اور جو اس کی مدد کرے تو اُس کی مدد کر اور جو اُسے چھوڑ دے تو بھی اسے چھوڑ دے''۔ (امالی شیخ مفید، ص ۵۵)

حدیث نمبر 13 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُم سلمیٰؓ سے فرمایا:

اے اُم سلمیٰؓ! علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں، اُس کا گوشت میرے گوشت کا حصہ ہے اور اُس کا خون میرے خون کا حصہ ہے اور اُسے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ اُم سلمیٰؓ! اچھی طرح سے سنو اور گواہ رہو کہ یہ علیؑ مسلمانوں کا سردار ہے۔ (امالی شیخ طوسی، ص ۵۰، مجلس ۲، حدیث ۳۴)

حدیث نمبر 14 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ کے شاگرد عکرمہ کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب معاویہ نے حج کیا اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ آیا تو کچھ دن تک اُس نے مدینہ میں قیام کیا۔ سعد بن ابی وقاص نے ملاقات کی اجازت طلب کی۔ معاویہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب میں سعد کو اندر آنے کی اجازت دوں اور وہ آ کر بیٹھ جائے تو تم علی بن ابی طالبؑ کو سب و شتم کرنا۔ چنانچہ اُس نے سعد کو اجازت دی۔ سعد اندر آئے اور آ کر معاویہ کے ساتھ تختِ شاہی پر بیٹھے تو معاویہ کے ساتھیوں نے حضرت علیؑ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔

Presented by Ziaraat.Com

سعد نے جب گالیاں سنیں تو اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ معاویہ نے اس سے کہا: سعد! تیرے بھائی عثمان کے قاتل کو گالیاں دی جارہی ہیں تو تم رو رہے ہو؟

سعد نے کہا: میں اپنا گریہ کیسے بند کرسکتا ہوں۔ ہم مکہ سے ہجرت کر کے اس مسجد میں آئے تھے۔ ہم اسی مسجد میں رات کو آرام کرتے تھے اور دن کے وقت بھی یہیں سویا کرتے تھے۔ پھر اچانک رسولؐ خدا نے اپنے ایک حکم کے ذریعہ سے ہم سب کو مسجد سے باہر نکال دیا اور علیؑ کو مسجد میں رہنے کی اجازت دے دی۔ ہمیں یہ بات سخت ناگوار گزری، نبی اکرمؐ کے رُعب کی وجہ سے ہم اُن سے کچھ نہ کہہ سکے۔ ہم نے اُم المومنین بی بی عائشہ سے کہا: اُم المومنین! سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جیسے علیؑ صحابی ہیں ویسے ہم بھی صحابی ہیں اور جیسے علیؑ نے ہجرت کی ہے ویسے ہم نے بھی ہجرت کی ہے، مگر رسولؐ خدا نے ہمیں مسجد سے نکال دیا اور علیؑ کو مسجد میں رہنے کی اجازت دے دی ہمیں معلوم نہیں ہے کہ ہم پر اللہ ناراض ہوگیا ہے یا رسولؐ خدا ناراض ہوگئے ہیں؟

بی بی عائشہ نے ہماری درخواست ان کے سامنے پیش کی تو رسولؐ خدا نے فرمایا:

اے عائشہ! میں نے نہ تو اُنہیں نکالا ہے اور نہ ہی کسی کو مسجد میں ٹھہرایا ہے۔ اللہ نے اُنہیں نکالا ہے اور اللہ نے ہی علیؑ کو مسجد میں ٹھہرایا ہے۔

معاویہ! ہم جنگِ خیبر میں شریک ہوئے تھے، وہاں شکست کھانے والوں نے شکست کھائی۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: آج میں اُسے علَم عطا کروں گا جو مرد ہوگا اور خدا اور اس کے رسول کا محب ہوگا اور خدا اور اُس کے رسول کا محبوب ہوگا۔

پھر رسولؐ خدا نے علیؑ کو طلب کیا، اُس وقت علیؑ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا اور اُنہیں پرچم عطا کیا، خدا نے اُنہیں فتح عطا کی۔

ہم رسولؐ خدا کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے، علیؑ نے آپ کو مدینہ سے باہر ثنیۃ الوداع کے مقام پر الوداع کہا اور رو پڑے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: تم کیوں روتے ہو؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: روؤں نہیں تو اور کیا کروں؟ جب سے خدا نے آپ کو

Presented by Ziaraat.Com

نبوت کے ساتھ مبعوث کیا ہے اس دن سے لے کر آج تک میں ہر جنگ میں آپؐ کے ساتھ رہا ہوں۔ نجانے اس جنگ میں آپؐ مجھے کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا:

اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی

''علیؑ! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

یہ سن کر علیؑ نے کہا: جی ہاں، میں راضی ہوں۔ (امالی طوسی، ص ۱۷۱، مجلس ۶، حدیث ۳۹)

حدیث نمبر 15 شیخ طوسی امالی میں لکھتے ہیں کہ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا کیا تم نے اپنے کانوں سے رسولؐ خدا کو **یاعلی! انت منی بمنزلة ھارون من موسٰی الا انه لیس نبی بعدی** کہتے ہوئے سنا تھا؟

سعد نے کہا: جی ہاں، یہ حدیث میں نے اپنے ان کانوں سے سنی تھی۔ اگر نہ سنی ہو تو خدا کرے کہ یہ بہرے ہو جائیں۔ (امالی طوسی، ص ۲۲۷، مجلس ۸، حدیث ۴۹)

حدیث نمبر 16 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حبشی بن جنادہ سلولی سے روایت کی اس نے کہا کہ میں نے رسولؐ خدا کی زبانی سنا، آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: **انت منی بمنزلة ھارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی** (امالی طوسی، ص ۲۵۳، مجلس ۹، حدیث ۴۴)

حدیث نمبر 17 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے سعد بن ابی وقاص کے بیٹے عامر سے یہ روایت کی ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ علیؑ کو تین فضیلتیں ایسی

Presented by Ziaraat.Com

حاصل ہیں، اگر مجھے ان میں سے ایک بھی فضیلت حاصل ہوتی تو وہ مجھے سرخ رنگ کے اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

① رسولِ خدا نے ایک جنگ میں علیؑ کو مدینہ میں ٹھہرایا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں؟

رسولِ خدا نے فرمایا: اما ترضٰی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی۔

② جنگِ خیبر میں نبی اکرمؐ نے فرمایا تھا:

لاعطین الرأیة رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله "میں پرچم ایسے مرد کو عطا کروں گا جو خدا اور اُس کے رسولؐ کا محبّ ہوگا اور خدا اور اُس کے رسول کا محبوب ہوگا"۔

یہ حدیث سن کر ہمیں پرچم حاصل کرنے کا بڑا اشتیاق ہوا، لیکن آپؐ نے فرمایا: علیؑ کو بلا لاؤ۔

علیؑ کو اس حالت میں لایا گیا کہ وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ آپ نے اُن کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا اور اُنہیں پرچم عطا کیا اور اُنہوں نے خیبر فتح کیا۔

③ جب آیتِ مباہلہ ندع ابناء نا وابناء کم (آل عمران:٦١) نازل ہوئی تو رسول اکرمؐ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا: خدایا! گواہ رہنا یہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔ (امالی طوسی، ص ۳۰۷، مجلس ۱۱، حدیث ٦٣)

حدیث نمبر 20 شیخ نے اپنی اسناد سے ابوالطفیل سے روایت کی کہ حضرت عمر کی قائم کردہ چھ رکنی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں مَیں موجود تھا۔ اس اجلاس میں حضرت علیؑ نے خلافت کے پانچ امیدواروں کے سامنے اپنے حق کے لیے احتجاج کیا اور آپؑ نے فرمایا:

میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ایسا بھی ہے جس نے رسول اکرمؐ کے ساتھ مل کر دو قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی ہو؟

Presented by Ziaraat.Com

حاضرین نے کہا: یہ شرف صرف آپ کو ہی حاصل ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: تمہیں خدا کا واسطہ کیا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے مجھ سے پہلے خدا کی توحید کا اقرار کیا ہو؟

حاضرین نے کہا: سب سے پہلے موحّد آپؑ ہی ہیں۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: تمہیں خدا کا واسطہ، مجھے یہ بتاؤ کہ میرے علاوہ تم میں کوئی برادرِ رسولؐ بھی ہے؟

حاضرین نے کہا: نہیں، آپؑ ہی برادرِ رسولؐ ہیں۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کا بھائی میرے بھائی جعفرؓ جیسا ہو؟

حاضرین نے کہا: نہیں، ہم میں سے کسی کا بھائی جعفرؓ کی مانند نہیں ہے۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس کی بیوی میری بیوی فاطمہ زہراء (سلام اللہ علیہا) جیسی ہو؟

حاضرین نے کہا: نہیں، ہماری بیویاں آپؑ کی بیوی کی مانند نہیں ہیں۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے بیٹے میرے بیٹوں حسنؑ و حسینؑ کی مانند ہوں؟

حاضرین نے کہا: نہیں، ہمارے بیٹے حسنؑ و حسینؑ جیسے نہیں ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے رسولؐ خدا سے سرگوشی کرنے کے لیے صدقہ دیا ہو؟

حاضرین نے کہا: نہیں، یہ شرف آپؑ سے ہی مخصوص ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے لیے رسولؐ خدا نے **من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ** جیسی حدیث فرمائی ہو؟

حاضرین نے کہا: نہیں، ہم میں سے کسی کے لیے بھی رسولؐ خدا نے اس طرح کی

Presented by Ziaraat.Com

کوئی حدیث بیان نہیں کی ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس کے لیے رسولؐ خدا نے انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ جیسی حدیث فرمائی ہو؟

حاضرین نے کہا: نہیں، ہم میں سے کسی کے متعلق رسولؐ خدا نے ایسی حدیث نہیں فرمائی تھی۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ جس دن رسولؐ خدا کی خدمت میں بھنا ہوا ایک پرندہ پیش کیا گیا تو رسولؐ خدا نے کہا تھا کہ خدایا! اس شخص کو یہاں لے آ جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو اور وہ آ کر میرے ساتھ اس پرندہ کے گوشت کو کھائے۔

بتاؤ پیغمبر خداؐ کی دعا کا ثمر بن کر تم میں سے کوئی گیا تھا یا میں گیا تھا؟

حاضرین نے کہا: یہ شرف آپؑ ہی کو حاصل ہے۔

اس وقت حضرت علیؑ نے کہا: خدایا! گواہ رہنا۔ (امالی طوسی، ص ۳۳۲، مجلس ۱۲، حدیث ۷)

حدیث نمبر 21 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے نقل کیا کہ رسولؐ خدا نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علیؑ کو مدینہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (امالی طوسی، ص ۳۴۲، مجلس ۱۲، حدیث ۴۲)

حدیث نمبر 22 شیخؒ نے اپنی اسناد سے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر میں حضرت علیؑ کو پرچم عطا کیا تھا، اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کیا۔

غدیر خم میں نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو کھڑا کیا تھا اور لوگوں سے فرمایا تھا کہ یہ ہر مومن مرد اور عورت کا مولا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

نبی اکرمؐ نے علیؑ سے یہ فرمایا تھا: انت منی وانا منک "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں"۔

آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا۔ اے علیؑ! تو تاویل کے مطابق جنگ کرے گا جیسا کہ میں نے تنزیل کے مطابق جنگ کی ہے۔

رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی "تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔

رسولِ خدا نے فرمایا: انا سلم لمن سالمك وحرب لمن حاربك "جو تجھ سے صلح رکھے اُس سے میری صلح ہے اور جو تجھ سے جنگ کرے اُس سے میری جنگ ہے"۔

آپؐ نے فرمایا: انت العروة الوثقٰی "تو خدا کی مضبوط رسّی ہے"۔

آپؐ نے فرمایا: انت تبین ما اشتبه علیهم بعدی "میرے بعد جو چیز مشتبہ ہوگی اُس کی وضاحت تو ہی کرے گا"۔

آپؐ نے فرمایا: انت امام کل مؤمن ومؤمنة و ولی کل مؤمن ومؤمنة "تو ہر مومن مرد اور عورت کا امام ہے اور ہر مومن مرد و عورت کا ولی ہے"۔

آپؐ نے فرمایا: تو وہ ہے جس کے متعلق اللہ نے وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ (التوبہ:۳) کی آیت نازل فرمائی۔

آپؐ نے فرمایا: انت الاخذ لبسنتی والذاب عن ملتی "تو میری سنت پر عمل کرنے والا ہے اور میری ملت کا محافظ ہے"۔

آپؐ نے فرمایا: انا اول من تنشق عنه الارض وانت معی "قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی اس وقت تو بھی میرے ساتھ ہوگا"۔

آپؐ نے فرمایا: انا عند الحوض وانت معی "میں حوض کے پاس ہوں گا اور تو میرے ساتھ ہوگا"۔

آپؐ نے فرمایا: انا اول من یدخل الجنة وانت بعدی تدخلها

Presented by Ziaraat.Com

والحسن والحسین وفاطمة ''سب سے پہلے میں جنت میں جاؤں گا، میرے بعد تو اور حسنؑ و حسینؑ اور فاطمہؑ جنت میں جاؤ گے''۔

آپؑ نے فرمایا: ان اللّٰہ اوحٰی الی ان اقوم بفضلك فقمت به فی الناس وبلغتهم ما امرنی بتبلیغه ''اللہ نے میری طرف وحی کی کہ میں تیرے فضائل بیان کروں۔ میں نے لوگوں میں کھڑے ہوکر فرمانِ خداوندی کی تبلیغ کی ہے''۔

آپؑ نے فرمایا: واتق الضغائن التی لك فی صدور من لایظهرها الا بعد موتی اولٰئك یلعنهم اللّٰہ ویلعنهم اللاعنون ''لوگوں کے دلوں میں تیرے لیے کینے موجود ہیں، میری موت کے بعد اُسے ظاہر کریں گے، تم ان کینوں سے بچتے رہنا۔ ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہوگی اور لعنت کرنے والوں کی بھی ان پر لعنت ہوگی''۔

یہ کہہ کر آنحضرتؐ رونے لگے۔ آپؐ سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: مجھے جبرئیلؑ نے رب کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ لوگ علیؑ پر ظلم کریں گے اور اُس کا حق غصب کریں گے اور اُس سے اور اُس کی اولاد سے جنگ کریں گے اور ان پر ظلم کریں گے۔

جبرئیلؑ امین نے مجھے رب کی طرف سے یہ بتایا ہے کہ میرے خاندان سے لوگوں کا ظلم اُس وقت ختم ہوگا جب قائم آلِ محمدؑ قیام کرے گا۔ اس وقت ان کی بات کو بلندی نصیب ہوگی اور لوگ ان کی محبت پر جمع ہوں گے۔ اس وقت ان کے بدخواہ کم ہوں گے اور ان سے نفرت کرنے والے ذلیل ہوں گے اور ان کی تعریف کرنے والے زیادہ ہوں گے۔ اس وقت شہروں کی حالت بدل چکی ہوگی اور بندگانِ خدا کمزور ہو چکے ہوں گے اور لوگ کشائش سے مایوس ہو چکے ہوں گے۔ اس وقت قائمؑ کا ظہور ہوگا۔

اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا اور اُس کے والد کا نام میرے والد کی طرح سے ہوگا اور وہ میری اولاد میں سے ہوگا۔ اللہ اُن کے ذریعہ سے حق کو غلبہ عطا کرے گا اور اُن کی تلواروں سے باطل ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ لوگ ان کی پیروی کریں گے۔ کچھ تو شوق کی وجہ سے پیروی کریں گے اور کچھ خوف زدہ ہوکر ان کی پیروی کریں گے۔ اس کے بعد آپ کا رونا

Presented by Ziaraat.Com

موقوف ہو گیا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اے گروہ مومنین! تمہیں حضرت قائمؑ کے ظہور کی خوش خبری ہو۔ اللہ کا وعدہ تبدیل نہیں ہوتا اور اس کی قضا کو ٹالا نہیں جاسکتا۔ خدا صاحب حکمت اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔ خدا کی طرف سے فیصلہ کا وقت قریب ہے۔ خدایا! یہ میرے اہل ہیں ان سے ہر ناپاکی کو دُور رکھ اور اُنہیں ایسی پاکیزگی عطا کر جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے۔

خدایا! ان کی حفاظت فرما، ان پر شفقت فرما، ان کی مدد فرما اور ان کو عزت عطا فرما، اُنہیں ذلت سے بچا اور میری طرف سے ان کی نگہبانی فرما، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (امالی طوسی، ص ۳۵۱، مجلس ۱۲، حدیث ۶۶)

حدیث نمبر 23 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا:

علي مني بمنزلة هارون من موسٰى و راسي من بدني

"علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی اور اُسے مجھ سے وہی نسبت ہے جو میرے سر کو میرے بدن میں حاصل ہے"۔ (امالی طوسی، ص ۳۵۳، مجلس ۱۲، حدیث ۷۲)

حدیث نمبر 24 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت اسماء بنت عمیس نے بیان کیا کہ میں نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی ولادت کے وقت حضرت خاتونِ جنت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی دادا گیری کی تھی۔ جب حسنؑ پیدا ہوئے اور رسولؐ خدا گھر میں تشریف لائے تو مجھ سے فرمایا: اسماء! میرا بیٹا میرے پاس لاؤ۔

میں نے حسنؑ کو اُٹھا کر آپؐ کے سپرد کیا۔ اس وقت حسنؑ زرد کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپؐ نے وہ زرد کپڑا اُتار کر پھینک دیا اور فرمایا: میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ نومولود کو زرد کپڑے میں مت لپیٹا کرو۔

پھر آپؐ نے سفید کپڑا منگوایا اور حسنؑ کو اس سے لپیٹا اور حسنؑ کے دائیں کان میں

Presented by Ziaraat.Com

اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں آپؐ پر سبقت نہیں کرسکتا۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: میں اپنے خدا پر سبقت نہیں کرسکتا۔ اس وقت اللہ نے جبریلؑ امین کو نازل کیا۔ اُس نے کہا کہ اللہ آپؐ پر درود و سلام بھیجتا ہے اور آپؐ سے کہہ رہا ہے کہ علیؑ کو آپؐ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپؐ اپنے بیٹے کا نام ہارونؑ کے بیٹے کے نام پر رکھیں۔ رسولؐ خدا نے کہا کہ ہارونؑ کے بیٹے کا کیا نام تھا؟

جبریلؑ نے کہا: ہارونؑ کے بڑے بیٹے کا نام "شبر" تھا۔

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میں عرب ہوں اور میری زبان عربی ہے۔ اس کا عربی میں متبادل لفظ کیا ہے؟

جبریلؑ نے کہا: آپؐ اس کا نام حسنؑ رکھیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے اپنے بڑے نواسے کا نام حسنؑ رکھا۔

اسماء بنت عمیس نے بیان کیا کہ جب حسینؑ پیدا ہوئے اور رسولؐ خدا اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے آئے تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میرا بیٹا میرے سپرد کرو۔ میں نے حسینؑ اُٹھا کر آنحضرتؐ کے ہاتھوں میں دیا۔ حسینؑ سفید کپڑے میں تھے۔ آپؐ نے نومولود کو اٹھایا اور رونے لگے، پھر آپؐ نے فرمایا: اس کو بڑے واقعات کا سامنا کرنا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: پروردگار! اس کے قاتل پر لعنت کر۔ اس کے بعد آپؐ نے مجھے (اسماء بنت عمیس) فرمایا: فاطمہؑ کو یہ نہ بتانا۔

اسماء کہتی ہیں: ساتویں دن آپؐ آئے اور مجھ سے فرمایا: میرا بیٹا لاؤ۔ میں حسینؑ کو اُٹھا کر لے گئی۔ آپؐ نے اُس کا عقیقہ کیا، جیسا کہ حسنؑ کا عقیقہ کیا تھا اور آپؐ نے ایک دُنبہ ذبح کرایا اور ایک ران دایہ کو دی اور حسینؑ کو سر منڈوایا اور بالوں کی مقدار میں آپؐ نے چاندی صدقہ میں دی اور خلوق نامی ایک جڑی بوٹی کا محلول بنا کر نومولود کے سر پر لگایا

Presented by Ziaraat.Com

اور فرمایا کہ بچے کے سر پر خون لگانا زمانۂ جاہلیت کی یادگار ہے۔ پھر آپؐ نے نومولود کو گود میں لیا اور فرمایا: اے ابوعبداللہ! تیرے مصائب مجھ پر بڑے گراں ہیں۔ پھر آپؐ روئے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ پیدائش کے دن بھی روئے تھے اور آج بھی رو رہے ہیں، آخر بات کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میں اپنے اس بیٹے پر رو رہا ہوں جسے بنی اُمیہ کا باغی اور کافر گروہ قتل کرے گا۔ خدا انہیں قیامت میں میری شفاعت سے محروم رکھے، اُسے ایک شخص شہید کرے گا۔ وہ دین میں سوراخ کرے گا اور خدائے عظیم سے کفر کرے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: پروردگار! میں اپنی اولاد کے لیے تجھ سے وہی سوال کرتا ہوں جو ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لیے کیا تھا۔ خدایا! ان دونوں سے محبت فرما اور اُن سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت فرما۔ اور جو ان دونوں سے بغض رکھیں، ان پر آسمان و زمین کے برابر لعنت فرما۔ (امالی طوسی، ص ۳۶۶، مجلس ۱۳، حدیث ۳۲)

حدیث نمبر 25 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت عمار یاسرؓ سے روایت کی، اُنہوں نے کہا: میں نے ابوذر غفاریؓ سے سنا، ابوذر غفاریؓ نے فرمایا: میں نے رسولؐ خدا کو دیکھا، آپؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! تو میرا بھائی ہے تو ہی میرا صفی ہے تو ہی میرا وصی ہے اور تو میرا وزیر اور امین ہے۔ میری زندگی اور وفات کے بعد تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جو شخص تیری محبت لے کر مرے تو اللہ اس کا خاتمہ امن اور ایمان پر کرے گا اور جو تجھ سے بغض رکھ کر مرے تو اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ (امالی طوسی، ص ۵۴۴، مجلس ۲۰، حدیث ۳)

حدیث نمبر 26 شیخؒ نے اپنی اسناد سے ابوذر غفاریؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے خلیفہ ثانی کی تشکیل کردہ شوریٰ کے ارکان کے سامنے اپنے فضائل بیان کیے اور آپؑ نے ان فضائل کے دوران یہ بھی فرمایا:

میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہارے اندر کوئی ایسا بھی ہے جسے

Presented by Ziaraat.Com

رسول اکرمؐ نے یہ فرمایا ہو:

انت منی منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لانبی بعدی ولو کان نبی لکنته

''تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اگر بالفرض میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو تم ہوتے''۔

حاضرین نے کہا: یہ شرف آپؑ سے ہی مخصوص ہے۔(امالی طوسی، ص ۵۴۸، مجلس ۲۰، حدیث ۴)

حدیث نمبر 27 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے مندرجہ بالا روایت کو ابوالطفیل عامر بن واثلہ کنانی کی زبانی بھی نقل ہے۔(امالی طوسی، ص ۵۵۴، مجلس ۲۰، حدیث ۵)

حدیث نمبر 28 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابورافع سے بھی مندرجہ بالا روایت نقل کی ہے۔(امالی طوسی، ص ۵۵۶، مجلس ۲۰، حدیث ۶)

حدیث نمبر 29 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابوالاسود دؤلی کے والد اسود سے روایت کی ہے کہ جب ابولؤلؤ نے حضرت عمر پر حملہ کیا اور وہ شدید زخمی ہوئے تو اُنہوں نے اپنی جانشینی کے لیے چھے افراد کی مجلسِ شوریٰ تشکیل دی اور اُنہوں نے حضرت علیؑ، حضرت عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک اور عبدالرحمٰن بن عوف کا چناؤ کیا۔

حضرت عمر کی تجویز کے مطابق یہ لوگ ایک کمرہ میں جمع ہوئے، میں باہر کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا۔عبدالرحمٰن بن عوف نے گفتگو کا آغاز کیا اور کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم کسی کا انتخاب کریں۔

زبیر نے کہا: میں علیؑ کو منتخب کرتا ہوں۔طلحہ نے کہا: میں عثمان کو منتخب کرتا ہوں۔ سعد بن مالک نے کہا: میں عبدالرحمٰن کو منتخب کرتا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

عبدالرحمٰن نے کہا: اس طرح سے بات نہ بن سکے گی۔ ہم میں سے ایک کو دستبردار ہو جانا چاہیے اور وہ خلیفہ کا انتخاب کرے۔ پھر اُس نے کہا کہ میں اس سے دستبرداری اختیار کرتا ہوں۔ چنانچہ اس کی دستبرداری سے دو امیدوار حضرت علیؑ اور عثمان مقابلہ پر رہ گئے۔
عبدالرحمٰن نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں آپ کو منتخب کرتا ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ آپؑ سنت رسولؐ اور ابوبکر و عمر کی سیرت پر عمل کریں گے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: میں سنتِ رسولؐ پر عمل کروں گا اور اجتہاد کروں گا۔

عبدالرحمٰن نے عثمان سے کہا کہ میں آپ کو منتخب کرتا ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ سنتِ رسولؐ پر عمل کریں گے اور سیرتِ شیخین پر عمل کریں گے۔

حضرت عثمان نے کہا: یہ دونوں شرطیں قبول ہیں۔

عبدالرحمٰن نے حضرت علیؑ سے پھر اپنی پیش کش کو دہرایا۔ آپؑ نے وہی جواب دیا جو پہلے دے چکے تھے۔ الغرض تین بار اس نے اپنی پیش کش کا اعادہ کیا اور ہر بار حضرت علیؑ نے سیرتِ شیخین پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ ابن عوف نے حضرت عثمان کو بھی تین بار پیش کش کی، اُنہوں نے ہر بار سیرتِ شیخین پر عمل کرنے کی حامی بھری۔

حضرت علیؑ نے دیکھا کہ ابن عوف اپنی خودساختہ شرط کا بہانہ بنا کر عثمان کو خلیفہ بنانے پر مصر ہے تو آپؑ نے حاضرین کے سامنے ایک طویل خطبہ دیا جس میں آپؑ نے اپنے مناقب کا دل کھول کر تذکرہ کیا۔ اس خطبہ میں آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ خدا کے لیے مجھے بتاؤ کہ کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا نے انت منی بمنزلہ ھارون من موسٰی غیر انه لانبی بعدی کہا ہو؟

حاضرین نے کہا کہ یہ شرف اس سے ہی مخصوص ہے۔ (امالی طوسی، ص ۵۵۶، مجلس ۲۰، حدیث ۷)

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا خطبہ

حدیث نمبر 30 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابوعمر زادان سے روایت

Presented by Ziaraat.Com

کی کہ جب حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے معاویہ بن ابی سفیان سے مصالحت کی تو معاویہ نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر بیٹھ کر یہ کہا:

''اے لوگو! حسن بن علیؑ یہاں موجود ہیں، اُنہوں نے مجھے خلافت کا اہل سمجھا اور اپنے آپ کو خلافت کے لیے نااہل سمجھا، اسی لیے اُنہوں نے مجھ سے مصالحت کی ہے اور اقتدار میرے سپرد کر دیا ہے''۔

جب اس کی گفتگو تمام ہوئی تو امام حسنؑ منبر پر آئے اور آپؑ نے فرمایا: اے لوگو! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپؐ نے میرے والد، میری والدہ اور مجھے اور میرے بھائی کو مباہلہ کے لیے منتخب کیا تھا، رسولؐ خدا نے تو ہمیں اہل سمجھا تھا، لیکن معاویہ کہتا ہے کہ ہم نااہل ہیں۔

جب آیت تطہیر نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے ہمیں حضرت اُم سلمیٰؓ کی خیبری چادر میں جمع کیا تھا اور کہا تھا:

اللهم هؤلاء اهل بیتی

''خدایا! یہ ہیں میرے اہلِ بیتؑ!''

پھر آپؐ نے آیت تطہیر کی تلاوت کی تھی۔ مسجد میں کسی کو بیویوں سے زفاف کی اجازت نہیں تھی، لیکن رسولؐ خدا اور میرے والد اس حکم سے مستثنیٰ تھے۔ رسولؐ خدا نے مسجد میں لوگوں کو کھلنے والے دروازوں کو بند کیا تھا اور ہمارا دروازہ چھوڑ دیا تھا۔ جب لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے دروازے اپنی مرضی سے بند نہیں کیے اور علیؑ کا دروازہ اپنی مرضی سے کھلا نہیں رکھا۔ خدا نے تمہارے دروازے بند کرائے ہیں اور علیؑ کا دروازہ کھلوایا ہے۔

آج معاویہ یہ کہتا ہے کہ میں اپنے آپ کو خلافت کے لیے ناموزوں جانتا ہوں اور اُسے موزوں سمجھتا ہوں، یہ گفتگو سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ ہم کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے تحت خلافت کے حقدار ہیں، لیکن رسولؐ خدا کی وفات سے ہم پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے اور ہمیں ہمارے مالِ فے سے محروم رکھا گیا۔ رسولؐ خدا نے ہماری والدہ کو جو جاگیر ہبہ کی تھی

Presented by Ziaraat.Com

وہ جاگیر ہماری والدہ سے جبراً چھین لی گئی تھی۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر لوگ رسولِ خدا کے بعد میرے والد کی بیعت کر لیتے تو انہیں زمین و آسمان کی برکتیں حاصل ہوتیں اور آج معاویہ جیسا شخص خلافت کا اُمیدوار نہ ہوتا، لیکن جب خلافت کو اس کے معدن سے نکال دیا گیا تو قریش کے تمام قبائل خلافت کی آرزو کرنے لگے اور حد یہ ہے کہ اس میں "طلقاء" بھی شامل ہو گئے اور طلقاء کی نسلیں بھی خلافت کی امیدوار بن گئیں اور پوری دنیا جانتی ہے کہ تو اور تیرے ساتھی طلقاء اور نسلِ طلقاء ہیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو قوم اپنے درمیان بڑے عالم کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا حاکم بنائے گی تو اس قوم کے معاملات ہمیشہ پستی کی طرف چل پڑیں گے۔ پھر جب تک وہ بڑے عالم کا انتخاب نہ کرے تو اُس وقت تک وہ قوم پستی میں گرتی رہے گی۔

بنی اسرائیل جانتے تھے کہ ہارونؑ موسٰی علیہ السلام کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں، مگر اس کے باوجود اُنہوں نے اُسے چھوڑ دیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ سامری کے چکر میں جا پھنسے۔ جو کچھ بنی اسرائیل نے کیا تھا وہی کچھ اُمت رسولؐ نے کیا۔ اس اُمت نے میرے والد کو چھوڑ دیا اور غیر کی بیعت کر لی، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ رسولِ خدا نے میرے والد سے فرمایا تھا:

انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا النبوة

لوگوں نے غدیرِ خم کا منظر بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور رسولِ خدا نے یہ بھی فرمایا تھا کہ یہاں پر جو موجود ہے وہ اس تک یہ پیغام پہنچائے جو موجود نہیں ہے۔

حضرت رسولِ خدا پر بھی ایک وقت ایسا آیا تھا جب آپؐ نے گھر چھوڑ دیا تھا اور غار میں پناہ لی تھی۔ اگر رسولِ خدا کے پاس مددگار ہوتے تو آپؐ گھر کبھی نہ چھوڑتے۔

جب ہارونؑ کو اس کی قوم نے چھوڑ دیا تھا اور اُن کے قتل کے درپے ہو گئے تھے تو اُنہوں نے بھی جنگ نہیں کی تھی۔ رسول کریمؐ نے ہمیں بھی رخصت دی تھی کہ اگر تم مددگار نہ پاؤ گے تو جنگ نہ کرنا۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ تمام واقعات ایک دوسرے کی نظیر ہیں۔ لوگو! اگر تم مشرق و مغرب کے درمیان پھرو اور دنیا میں کسی نبی کا نواسہ تلاش کرنا چاہو تو تمہیں میں اور حسینؑ ہی مل سکیں گے۔ ہمارے علاوہ پوری کائنات میں تمہیں نبی کا کوئی نواسہ دکھائی نہ دے گا۔ آگاہ رہو کہ میں معاویہ سے مصالحت کر چکا ہوں۔ (امالی طوسی، ص ۵۵۹، مجلس ۲۰، حدیث ۹)

حدیث نمبر 31 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی کہ جب امام حسنؑ اور معاویہ کے درمیان مصالحت ہوئی تو معاویہ نے عوام الناس کے سامنے خطبہ دیا اور کہا:

''اے لوگو! یہ علیؑ و فاطمہؑ کا فرزند حسنؑ ہے۔ اس نے مجھے خلافت کے اہل پایا، لہٰذا حکومت واقتدار میرے سپرد کر دیا اور اس نے اپنے آپؑ کو خلافت کے لیے نا اہل پایا، اس لیے اُس نے حکومت کو چھوڑ دیا۔ پھر اس نے امام حسنؑ سے کہا کہ آپؑ اُٹھیں اور خطبہ دیں۔

امام حسن مجتبیٰؑ اُٹھے اور آپؑ نے ایک خطبہ دیا، جس کا ماحصل یہ ہے: آپؑ نے حمد وثنا اور درود کے بعد ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! میری باتیں توجہ سے سنو اور اُنہیں یاد رکھو۔ ہمارا تعلق اُس گھرانے سے ہے جسے خدا نے اسلام کے ذریعہ سے عزت عطا فرمائی اور خدا نے اپنی مخلوق میں سے ہمارا انتخاب کیا اور ہم سے ہر طرح کی ناپاکی سے دُور رکھا اور ہمیں ایسی طہارت عطا کی جیسا کہ طہارت کا حق ہے۔

''رجس'' شک ہے اور ہم سے ہر رجس دُور ہے لہٰذا ہم اپنے اللہ اور اس کے بھیجے ہوئے دین میں کبھی بھی شک نہیں کر سکتے۔ اللہ نے نسلِ آدمؑ کا سلسلہ جاری کیا اور ہمیں ہمیشہ بہتر نسل میں رکھا۔ دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں اور مہینے سالوں میں اور سال صدیوں میں تبدیل ہوتے رہے۔ کئی صدیاں گزریں کہ اللہ نے محمد مصطفیٰؐ کو دنیا میں بھیجا اور پھر اُنہیں نبوت ورسالت کے لیے منتخب کیا اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور اُنہیں دعوتِ اسلام کا حکم دیا۔ میرے والد نے ان کی دعوت پر سب سے پہلے لبیک کہی تھی۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (ہود:۱۷)

"کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح بیّنہ (دلیل) رکھتا ہو اور اُس کے پیچھے گواہ چلا آ رہا ہو جو اس میں سے ہو"۔

رسول اکرمؐ بیّنہ تھے اور علیؑ آپؐ کے گواہ تھے اور وہ آنحضرتؐ کا ایک حصہ تھے۔ جس کی مزید تائید اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ آنحضرتؐ نے اُنھیں سورۂ برات کی تبلیغ کے لیے بھیجا تو فرمایا کہ اس کی تبلیغ یا تو میں خود کر سکتا ہوں یا وہ شخص کر سکتا ہے جو مجھ میں سے ہو۔ علیؑ رسولؐ میں سے تھے اور رسول علیؑ میں سے تھے۔

جب رسولؐ خدا نے حضرت حمزہؓ کی بیٹی کی سرپرستی کے لیے علیؑ، جعفرؓ اور زید بن حارثہ کے درمیان فیصلہ کیا تھا تو آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا:

اما انت یاعلی ضمنی وانا منك وانت ولی كل مؤمن بعدی

"علیؑ جہاں تک تیرا تعلق ہے تو تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور میرے بعد تو ہر مومن کا سرپرست ہے"۔

میرے والد ماجد نے سب سے پہلے رسولؐ خدا کی تصدیق کی تھی اور اپنی جان دے کر ہر جگہ رسولؐ خدا کی حفاظت کرتے تھے۔ آنحضرتؐ ہر جگہ اُنہیں پیش پیش رکھتے تھے اور ہر مشکل مقام پر اُنہیں بھیجا کرتے تھے، کیونکہ آنحضرتؐ کو اُن پر پورا پورا بھروسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سابقین کے متعلق فرمایا:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ (الواقعہ:۱۰-۱۱)

"سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہیں وہی مقرب بارگاہ ہیں"۔

میرے والد ماجد صرف سابق ہی نہیں تھے وہ تو سابقین میں بھی سب سے سبقت کرنے والے تھے اور میرے والد ماجد رسولؐ خدا کے سب سے زیادہ قرابت دار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً (الحدید:۱۰)

''وہ لوگ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل اللہ کی راہ میں دولت خرچ کی اور جہاد کیا وہ بڑے درجہ کے مالک ہیں''۔

میرے والد اسلام وایمان لانے والے سب سے پہلے فرد تھے اور اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والے تمام مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ سابقین کے حق میں دعا مانگیں جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الحشر:۱۰)

''اور وہ جو ان کے بعد میں آئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہماری مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جنہوں نے ایمان لانے میں ہم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں اہلِ ایمان کے خلاف کوئی کینہ قائم نہ کرنا۔ اے ہمارے رب! بے شک تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے''۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ میرے والد ماجد کے حق میں دعا مانگیں، کیونکہ میرے والد ہی اول المسلمین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سابقین کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ:۱۰۰)

''مہاجرین وانصار میں سے سبقت کرنے والے اور جن لوگوں نے

Presented by Ziaraat.Com

نیکی میں ان کا اتباع کیا ہے ان سب سے خدا راضی ہوگیا اور یہ سب خدا سے راضی ہیں۔ خدا نے اُن کے لیے ایسے باغات مہیا کیے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے متاخرین پر متقدین کو فضیلت دی ہے اور ان سب پر سابقین اولین کو فضیلت دی ہے اور میرے والد وہ ہیں جہاں سے سابقین کی گنتی شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کے متعلق فرمایا:

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (التوبہ:۱۹)

"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی آبادی کو اس جیسا سمجھ لیا ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور راہِ خدا میں جہاد کرتا ہے۔ یہ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہیں۔ اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا"۔

جو رسولؐ خدا سے جتنا زیادہ قریب ہو اُس کا ثواب بھی اتنا زیادہ ہے اور غلطی کی صورت میں اس کے لیے سزا بھی زیادہ ہے۔

حضرت حمزہ اور جعفر رسولؐ خدا کے قریبی عزیز تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے افراد نے جامِ شہادت نوش کیا تھا لیکن جب حمزہؓ شہید ہوئے تو اللہ نے اُنہیں "سید الشہداء" کا درجہ دیا اور رسول اکرمؐ نے ان پر ستر بار جنازہ کی تکبیرات کہی تھیں۔ جب جعفرؓ شہید ہوئے تو اللہ نے اُنہیں دو بازوؤں کے عوض جنت میں دو پَر عطا کیے وہ ملائکہ کے ساتھ مل کر جنت میں جہاں چاہتے ہیں، پرواز کرتے ہیں۔

ازواجِ رسولؐ کی نسبت رسولؐ خدا کی طرف ہے، لہٰذا ان میں سے جو نیکی کرے اُسے دوگنا اجر ملتا ہے اور جو برائی کرے تو اس کے لیے دوگنی سزا مقرر کی گئی ہے۔

مسجد نبویؐ کی نسبت رسولؐ خدا کی طرف ہے اسی لیے یہ مسجد، مسجد الحرام اور مسجد

Presented by Ziaraat.Com

ابراہیم کے علاوہ باقی تمام مساجد سے افضل ہے۔ اللہ نے تمام اہلِ ایمان پر فرض کیا ہے کہ وہ نبی اکرمؐ پر درود بھیجیں۔ لوگوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا تھا: یارسولؐ اللہ! ہم آپؐ پر کیسے درود بھیجیں؟

آپؐ نے فرمایا: تم کہو: اللھم صل علی محمد وآل محمد۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ رسولؐ خدا کے ساتھ ہم پر درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نے مالِ غنیمت میں خمس فرض کیا ہے اور اس میں رسولؐ خدا کے حصہ کے ساتھ ہم "ذوی القربیٰ" کا حصہ بھی موجود ہے۔ اللہ نے اپنے نبی پر صدقہ حرام کیا تو اُس نے ہم پر بھی صدقہ حرام کیا۔ اللہ نے اُن کے لیے جو چیز جائز کی وہ ہمارے لیے بھی جائز کی۔

یہ ہمارے گھرانے کی ایسی فضیلت ہے جو ہمیں باقی لوگوں سے ممتاز کرتی ہے۔

جب نصاریٰ نجران نے آنحضرتؐ سے مباحثہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیتِ مباہلہ نازل فرمائی اور کہا:

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآءَ كُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○ (آل عمران:۶۱)

"آپ کہہ دیں کہ آؤ ہم لوگ اپنے اپنے فرزند، اپنی اپنی عورتوں اور اپنے اپنے نفسوں کو بلائیں، پھر خدا کی بارگاہ میں دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت قرار دیں"۔

رسولؐ خدا نے میرے والد کو اپنا نفس قرار دے کر مباہلہ میں شامل کیا اور میری والدہ کو نِسَآءَ نَا کا مصداق قرار دے کر مباہلہ میں شامل کیا اور مجھے اور میرے بھائی حسینؑ کو اَبْنَآءَ نَا کا مصداق سمجھ کر میدانِ مباہلہ میں لے گئے۔

اے لوگو! ہم ہی آنحضرتؐ کے خاندان ہیں اور ہم ہی اُن کا گوشت پوست ہیں اور ہم ہی اُن کے وجود کا حصہ ہیں اور آنحضرتؐ ہمارے وجود کا حصہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

Presented by Ziaraat.Com

(الاحزاب:۳۳)(اللہ تو صرف یہ ارادہ رکھتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھے اور تمھیں ایسی پاکیزگی دے جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے) کی آیت مجیدہ نازل فرمائی تو رسولؐ خدا نے میرے والد، میری والدہ اور مجھے اور میرے بھائی حسینؑ کو حضرت اُم سلمیٰؓ کی خیبری چادر میں جمع کیا اور یہ واقعہ اُن کے گھر پیش آیا تھا اور ان کی باری کے دن پیش آیا تھا۔

آنحضرتؐ نے ہمیں چادر میں جمع کر کے فرمایا: پروردگارا یہ میرے اہل بیتؑ ہیں، میرے اہل ہیں اور یہ میری عترت ہیں۔ ان سے ہر طرح کے رجس کو دُور رکھ اور اُنھیں ایسی پاکیزگی عطا کر جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے۔

اس وقت حضرت اُم سلمیٰؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: اُم سلمیٰؓ خدا تجھ پر رحم کرے تو بھلائی پر ہے اور میں تجھ سے بہت راضی ہوں، لیکن یہ صرف میرے لیے اور اُن کے لیے مخصوص ہے۔ اس دن سے لے کر اپنی وفات تک رسولؐ خدا کا یہ دستور تھا کہ روزانہ طلوع فجر کے وقت آپؐ ہمارے دروازے پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے:

الصلاۃ یرحمکم اللہ "اللہ تم پر رحم کرے نماز کا وقت ہے"۔ پھر آپؐ ہمارے دروازے پر آیت تطہیر پڑھتے تھے۔

صحابہ کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے اور ہمارا دروازہ بھی مسجد میں کھلتا تھا۔ آپؐ نے سب کے دروازے بند کرا دیے تھے، لیکن ہمارا دروازہ کھلا رہنے دیا تھا۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپؐ نے فرمایا: میں نے نہ تو اپنی مرضی سے تمہارے دروازے بند کیے ہیں اور نہ ہی اپنی مرضی سے علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ یہ سب کچھ میں نے وحیِ الٰہی کے تحت کیا ہے۔ مسجد میں رسولِؐ خدا اور میرے والد کے علاوہ کوئی بھی حالتِ جنابت میں گزر نہیں سکتا تھا۔ یہ ہماری وہ فضیلت ہے جو خدا نے ہمیں عطا کی ہے۔ میرے والد کا دروازہ رسولؐ خدا کے دروازے کے ساتھ متصل ہے اور ہمارا گھر رسولؐ خدا کے حجروں کے درمیان میں ہے۔

جب اللہ نے اپنے نبی کو مسجد بنانے کا حکم دیا تھا تو آپؐ نے مسجد کے ساتھ دس

Presented by Ziaraat.Com

حجرے بھی تعمیر کرائے تھے۔ ان میں سے نو حجرے نبی اکرمؐ اور اُن کی ازواج کے تھے اور درمیان میں حجرہ ہمارے والد کا تھا۔ چنانچہ "بیت" مسجد مطہر ہے اور "اہل البیت" ہم ہیں۔ اللہ نے ہم سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھا ہے۔

اے لوگو! اگر میں کئی سالوں تک بھی اپنے خاندان کی عظمت بیان کرتا رہوں تو بھی وہ شمار میں نہیں آئے گی۔

میں بشیر و نذیر اور سراج منیر کا فرزند ہوں۔ میں اُس کا فرزند ہوں جسے اللہ نے عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ میرے والد علیؑ ہیں جو کہ تمام مومنین کے ولی ہیں اور شبیہِ ہارونؑ ہیں۔

آج معاویہ بن صخر یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے اُسے خلافت کے اہل پایا ہے اور اپنے آپ کو خلافت کے لیے نا اہل پایا ہے تو یقیناً وہ جھوٹ کہتا ہے۔

خدا کی قسم! کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے تحت میں ہی خلافت کا حقدار ہوں، البتہ یہ علیحدہ بات ہے کہ وفاتِ پیغمبرؐ سے لے کر آج تک ہم پر ظلم ہوتے رہے، اللہ ہمارے اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کرے گا اور اُن لوگوں کا محاسبہ کرے گا جنہوں نے لوگوں کو ہماری گردن پر سوار کیا اور ہمیں فَے اور غنائم کے قرآنی حق سے محروم رکھا اور اُنہوں نے میری والدہ کو اُس کے والد کی میراث سے محروم رکھا۔ اس سلسلہ میں مجھے کسی کا نام لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر لوگ وفاتِ پیغمبرؐ کے بعد میرے والد کی بیعت کر لیتے تو ان کے لیے آسمان و زمین کی برکتیں ظاہر ہو جاتیں اور اس اُمت میں کبھی بھی دو تلواریں نہ چلتیں اور لوگ قیامت تک وسیع رزق کھاتے، مجھے خلافت کا طمع نہیں ہے، جب خلافت کو اس کے معدن سے علیحدہ کیا گیا تو قریش کی ہر شاخ خلافت کی اُمیدوار بن گئی اور خلافت کو گیند کی طرح اِدھر سے اُدھر گھمایا گیا ہے اور نوبت یہ آ گئی، آج معاویہ بھی خلافت کا دعویدار ہے اور اس کے بعد اس کے ساتھیوں کو بھی خلافت کی تمنا ہے۔

رسولِ خدا کا فرمان ہے کہ جو قوم کسی زیادہ علم رکھنے والے کو نظر انداز کر دے تو خدا

Presented by Ziaraat.Com

اُنہیں پستی میں دھکیل دیتا ہے اور جب تک وہ صاحبِ علم کی طرف رجوع نہ کرے اُس وقت تک اُن کی پستی ختم نہیں ہوتی۔

چنانچہ بنی اسرائیل نے ہارونؑ کو چھوڑ دیا تھا نتیجہ میں اُنہیں سامری اور اُس کے بنائے ہوئے گئوسالہ کے سامنے جھکنا پڑا تھا۔ پوری اُمت کو معلوم ہے کہ رسولؐ خدا نے میرے والد سے فرمایا تھا:

انت منی بمنزلۃ هارون من موسٰی

''تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی''۔

رسولِؐ خدا نے غدیرِ خم میں یہ اعلان کیا تھا:

من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ

''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علیؑ مولا ہے''۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: جو یہاں موجود ہے وہ یہ بات غائب تک پہنچا دے، جب رسولؐ خدا کے پاس مددگار نہ تھے تو آپ نے بھی مکہ چھوڑ کر غار میں پناہ لی تھی اور اگر نبی اکرمؐ کو مناسب تعداد میں مددگار مل گئے ہوتے تو مشرکین سے جہاد کرتے۔

میرے والد نے بھی لوگوں کو دعوت دی اور اپنی مدد کے لیے بلایا۔ جب کسی نے ان کی مدد نہ کی تو خاموشی سے گھر بیٹھ گئے اور اگر اُنہیں مددگار مل جاتے تو وہ ضرور جنگ کرتے۔

اس وقت میرا حال بھی میرے نانا رسولؐ خدا اور والد علی مرتضٰیؑ جیسا ہے۔ لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور اُنہوں نے تیری بیعت کر لی ہے۔ ہمارے پاس مددگار ہی نہیں ہیں کہ جن کے سہارے ہم جنگ کریں۔ یہ تو ایک دوسرے کے ملتے جلتے واقعات ہیں۔

اے لوگو! تم مشرق و مغرب میں کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جس کا نانا رسولؐ خدا اور جس کا والد وصیِ رسولؐ ہو تو تمہیں پوری روئے زمین پر صرف میں ہی ملوں گا یا میرا بھائی حسینؑ ملے گا۔

اللہ سے ڈرتے رہو اور واضح بیان کے بعد گمراہی سے بچو۔ واضح ہو کہ میں اُس شخص سے مصالحت کر چکا ہوں۔ لوگو! حق چھوڑ دینے کی وجہ سے کوئی بھی شخص ملامت کا حق

Presented by Ziaraat.Com

دار نہیں بنتا، البتہ کسی کا حق ناجائز طور پر چھیننے والا قابلِ ملامت ہوتا ہے۔ ہر بھلائی فائدہ مند ہوتی ہے اور ہر غلطی نقصان دہ ہوتی ہے۔ جو فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھایا گیا تھا اُس نے سلیمانؑ کو فائدہ دیا، لیکن داوٗدؑ کو نقصان نہیں دیا۔

لوگو! حق بات سنو اور اُسے یاد رکھو اور خدا سے ڈرو اور حق کی طرف لوٹ آؤ، لیکن میں جانتا ہوں کہ تم حق کی طرف نہیں آؤ گے۔ تم پر سرکشی اور انکار مسلط ہو چکا ہے، تو کیا ہم تمہیں جبراً ہدایت کر سکتے ہیں، جب کہ تم اُس سے متنفر ہو؟

میں چاہتا ہوں کہ جنگ جاری رکھوں، پھر میں نے دیکھا کہ جنگ روکنے میں تمہاری بھلائی ہے۔ (امالی طوسی، ص ۵۶۱، مجلس ۲۱، حدیث اول)

حدیث نمبر 32 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی ولو کان لکنته

"کیا تو اُس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہو جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی آئے گا اور اگر میرے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو تم ہی نبی ہوتے"۔ (امالی طوسی، ص ۵۹۸، مجلس ۲۶، حدیث ۱۶)

حدیث نمبر 33 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے، اس نے کہا کہ میں معاویہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت معاویہ نے "ذی طویٰ" میں ڈیرہ لگایا ہوا تھا۔ اتنے میں اس کے پاس سعد بن ابی وقاص آیا۔

معاویہ نے کہا: اہلِ شام! یہ سعد ہے اور یہ علیؑ کا دوست ہے۔ یہ سننا تھا کہ شامیوں نے حضرت علیؑ پر سب وشتم شروع کر دیا۔ سعد رونے لگا۔ معاویہ نے کہا: سعد! آپ کیوں روتے ہیں؟

سعد نے کہا: میں اس لیے روتا ہوں کہ تیرے دربار میں رسولؐ خدا کے ایک صحابی کو

Presented by Ziaraat.Com

سب و شتم کیا جا رہا ہے اور میں اتنا بے بس ہوں کہ اُسے روک تک نہیں سکتا۔ سنو! علیؑ کو خدا نے کچھ ایسے فضائل عطا کیے ہیں کہ اگر ان میں سے مجھ میں ایک بھی فضیلت ہوتی تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتی۔

① ایک یمنی نے رسولؐ خدا کے سامنے علیؑ کی شکایت کی تو رسولؐ خدا نے فرمایا: تجھے اس خدا کا واسطہ جس نے مجھ پر کتاب نازل کی ہے اور مجھے رسالت کے لیے مخصوص کیا ہے، کیا واقعی تو علیؑ سے ناراض ہو کر یہ باتیں کر رہا ہے؟

اُس نے کہا: جی ہاں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ میں تمام مومنین کی جان و مال پر ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں؟

اس نے کہا: جی ہاں، معلوم ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ ''جس کے جان و مال کا میں متصرف ہوں میرے بعد اس کا علیؑ متصرف ہے''۔

② رسولؐ خدا نے جنگِ خیبر میں حضرت عمر کو پرچم دے کر میدان میں بھیجا لیکن وہ شکست کھا کر واپس آئے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: لاعطین الرایۃ غدا انسانا یحب اللّٰہ و رسولہ ویحبہ اللّٰہ و رسولہ ''کل میں ضرور بالضرور ایسے انسان کو پرچم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول کا محبّ ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول کا محبوب ہوگا''۔

یہ سنا تو سب مسلمانوں کے دل میں اشتیاق پیدا ہوا۔ دوسرے دن رسولؐ خدا نے فرمایا کہ علیؑ کو یہاں لاؤ۔ علیؑ لائے گئے۔ وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ علم لو۔

حضرت علیؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! میری آنکھوں تو آپؐ دیکھ رہے ہیں۔

رسولؐ خدا نے اُن کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا۔ علیؑ اُٹھے اور پرچم لیا اور میدان میں گئے اور خدا نے اُنہیں فتح عطا کی۔

Presented by Ziaraat.Com

③ رسولِ اکرمؐ نے ایک جنگ کے موقع پر علیؑ کو مدینہ میں ٹھہرایا۔ انھوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسولِ خدا نے فرمایا:

اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی

''کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہو جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

④ رسولِ خدا نے مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے تھے، لیکن علیؑ کا دروازہ کھلا رہنے دیا تھا۔

⑤ جب اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الاحزاب: ۳۳) کی آیت نازل ہوئی تو رسولِ خدا نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور فرمایا:

''خدایا! یہ میرے اہل ہیں ان سے ہر ناپاکی کو دور رکھ اور انھیں کامل پاکیزگی عطا فرما''۔ (امالی طوسی، ص ۵۹۸، مجلس ۲۶، حدیث ۷)

حدیث نمبر 34 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابوالصلت ہروی سے نقل کیا ہے کہ مامون الرشید کے دربار میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے علماء و حکام کے سامنے اُمت اور عترت کے فرق بیان کیے اور فرمایا کہ قرآن مجید میں اُمت اور عترت کے درمیان بارہ فرق بیان کیے گئے ہیں۔

ان میں سے چوتھا فرق یہ ہے کہ رسولِ خدا نے اُمت کو مسجد سے نکال رہا تھا اور عترت کو مسجد میں رہنے دیا تھا۔ لوگوں میں اس کے متعلق بڑی باتیں ہوئیں۔ رسولِ خدا کے چچا عباسؓ آئے اور اُنھوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپؐ نے ہمیں مسجد سے نکال دیا اور علیؑ کو مسجد میں رہنے دیا؟

رسولِ خدا نے فرمایا کہ میں نے اپنی مرضی سے تو تمھیں نکالا ہے اور نہ ہی اپنی

Presented by Ziaraat.Com

مرضی سے علیؑ کو مسجد میں رہائش دی ہے۔ یہ سب کچھ میں نے خدا کی مرضی اور وحی سے کیا ہے۔ اس کی وضاحت رسولؐ خدا کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا:

انت منی بمنزلة هارون من موسٰی۔ "تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی"۔

دربار میں موجود علماء نے کہا کہ اس کا ذکر قرآن مجید میں کہاں ہے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: لو سنو! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَ اَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً (یونس:۸۷)

"جب ہم نے موسیٰؑ اور اُس کے بھائی کو وحی کی کہ شہر میں اپنی قوم کو گھروں میں رہائش دو اور تم اپنے گھروں کو قبلہ بناؤ"۔

اس آیت میں حضرت ہارونؑ کی جو فضیلت بیان کی گئی ہے حضرت علیؑ بھی مثیل ہارونؑ تھے۔ وہ فضیلت آپؑ کے لیے بھی ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ یہ مسجد صرف محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے ہی حلال ہے۔ دربار میں موجود علماء نے آپ کو داد تحسین دی اور کہا کہ اس طرح کی تشریح و تفسیر صرف آپ کے پاس ہی ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے:

انا مدینة العلم وعلی بابها فمن اراد الحکمة فلیأتها من بابها

"میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے، جسے حکمت کی ضرورت ہو تو وہ اس کے دروازے پر آئے"۔ (امالی طوسی، ص ۶۱۸، مجلس ۷۹، حدیث اول، عیون الاخبار)

حدیث نمبر 35 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ۔

حدیث نمبر 36 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے اس نے سعید بن مالک سے روایت کی کہ نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی

...... کما قمت بہ فی اولہ

"تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ تو میرے قرض ادا کرنے کا اور میرے وعدے پورے کرے گا اور جس طرح سے میں نے تنزیل کے مطابق جنگ کی ہے اسی طرح سے تو تاویل کے مطابق جنگ کرے گا۔

علیؑ! تیری محبت ایمان ہے اور تیرا بغض نفاق ہے۔ مجھے لطیف و خبیر خدا نے یہ خبر دی ہے کہ صلب حسینؑ سے نو معصوم اور مطہر امام پیدا ہوں گے۔ اُن میں اس اُمت کا مہدیؑ بھی ہوگا جو کہ آخری زمانہ میں قیام کرے گا جیسا کہ میں نے پہلے دور میں قیام کیا ہے۔" (کفایۃ الاثر، ص ۱۳۲)

حدیث نمبر 37 محمد بن ابراہیم المعروف ابن زینب نعمانی نے اپنی اسناد سے "کتاب الغیبت" میں سلیم بن قیس ہلالی العامری سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: میں ایک شخص کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا کہ محمدؐ کی مثال اس کھجور کی سی ہے جو شورہ زدہ زمین میں پیدا ہوئی ہو۔

میں نے رسولؐ خدا سے اُس کی اس بات کو بیان کیا۔ آنحضرتؐ کو سخت غصہ آیا اور آپ غضبناک حالت میں منبر پر تشریف لائے۔ جب انصار نے آپ کے غضب کو دیکھا تو وہ ہتھیار لے کر آ گئے۔

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا مقصد ہے جو مجھے میرے قرابت داروں کے طعنے دیتے ہیں، جبکہ میں لوگوں کو ان کی فضیلت پہلے بھی آگاہ کر چکا ہوں اور یہ بتا چکا ہوں کہ اللہ نے میرے خاندان سے ناپاکی کو دور رکھا ہے اور انہیں طہارت سے نوازا ہے۔ میں اپنے اہلِ بیتؑ اور وصی کی فضیلت بیان کر چکا ہوں۔ لوگ وہ بھی سن چکے ہیں اور خدا نے میرے وصی کو سبقتِ اسلام کا اعزاز بخشا ہے اور وہ ہر آزمائش پر پورا اُترا ہے اور وہ میرا قرابت دار ہے اور اُسے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی"۔

(کتاب الفصیح، صفحہ ۸۲، حدیث ۱۴۵)

دعوتِ ذوالعشیرہ

حدیث نمبر 38 ابن ماہیار نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسولِ خداؐ نے اولادِ عبدالمطلب کو شعبِ ابی طالب میں دعوت دی۔ تقریباً چالیس افراد جمع ہوئے۔ آپؐ نے بکری کی ایک ران تیار کرائی اور اس کا شوربہ بنوایا، پھر ثرید بنایا۔ سب افراد آئے اور اُنہوں نے جی بھر کر کھانا کھایا، یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ ایک پیالہ میں دودھ تھا۔ آپؐ نے باری باری سب کو وہ پیش کیا، یہاں تک کہ سب دودھ سے سیراب ہو گئے۔

ابولہب بھی اس دعوت میں موجود تھا۔ اُس نے کہا: بھائیو! ہم میں سے ہر شخص دو سالہ اُونٹ کا پورا گوشت کھا جاتا ہے، پھر بھی سیر نہیں ہوتا اور ہم میں سے ہر شخص نبیذ کی ایک مشک پی جاتا ہے لیکن پھر بھی پوری طرح سے وہ سیراب نہیں ہوتا۔ اس شخص نے بکری کی ایک ران اور دودھ کی تھوڑی سی مقدار سے سب کو سیر و سیراب کر دیا ہے۔ یہ کھلم کھلا جادو ہے۔

رسولِ اکرمؐ اُٹھے اور آپؐ نے فرمایا: لوگو! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قرابت داروں کو تبلیغ کروں۔ تم لوگ میرے قریبی رشتہ دار ہو۔ اللہ نے جس بھی نبی کو بھیجا تو اُس کے خاندان سے کسی نہ کسی کو اس کا وصی، بھائی، وزیر اور وارث بنایا ہے۔ تم میں سے کوئی ہے جو میری مدد کا وعدہ کرے اور میرے ہاتھ پر اس کی بیعت کرے تو وہ میرا بھائی، وصی، وزیر، وارث اور خلیفہ ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

تمام حاضرین خاموش رہے۔ آپؐ نے دوبارہ یہی کلمات فرمائے۔ پھر بھی وہاں پر موجود افراد خاموش رہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی نے بھی میری نصرت کا وعدہ نہ کیا تو خداوند عالم تمہارے علاوہ کسی دوسرے قبیلے کے فرد سے یہ کام لے لے گا۔ پھر تم کو پشیمان ہونا پڑے گا۔

حضرت علیؑ اٹھے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میں حاضر ہوں۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ علیؑ آپؐ کے قریب گئے۔ آپؐ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ آپؑ نے منہ کھولا۔ آپؐ نے اپنا لعاب دہن اُن کے منہ میں ڈالا اور اُن کے کندھوں اور سینہ پر لعاب دہن ڈالا۔

ابولہب نے کہا: تو نے اپنے ابن عم سے بہت برا سلوک کیا ہے۔ اس نے تیری دعوت کو قبول کیا اور تو نے اس کے منہ اور چہرے کو تھوک سے بھر دیا۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: میں نے اُسے علم و دانش اور حکمت سے بھرا ہے۔ (تاویل الآیات، ج ۱، ص ۱۹)

حدیث نمبر 39 سلیم بن قیس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جس طرح سے بنی اسرائیل نے حضرت ہارونؑ کو چھوڑ دیا تھا، اسی طرح سے اُمت رسولؐ نے وفات پیغمبرؐ کے بعد مثیل ہارون حضرت علیؑ کو چھوڑ دیا تھا۔ جس طرح سے بنی اسرائیل نے سامری اور اُس کے گوسالہ کی پیروی کی تھی اسی طرح سے اُمت پیغمبرؐ نے حضرت علیؑ کے سیاسی حریفوں کا ساتھ دیا تھا۔ (کتاب سلیم بن قیس، ص ۱۴۲، نقل بالمعنی)

حدیث نمبر 40 سلیم بن قیس ہلالی لکھتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوذرؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ سے سنی، پھر میں نے یہ گفتگو خود حضرت علی علیہ السلام کی زبان مبارک سے بھی سنی۔ ایک شخص نے حضرت علیؑ کے سامنے اپنے متعلق فخر و مباہات کی۔ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! تم عربوں پر فخر کرو کیونکہ خدا نے تم کو عظیم بھائی دیا ہے، پاکیزہ اولاد عنایت کی ہے۔ محترم چچا عطا کیا اور بہترین ابن عم عطا کیے اور قابل احترام والد نصیب کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

خدا نے تمہیں محترم نفس کا مالک بنایا ہے اور اللہ نے تمہیں بہترین نسب دیا ہے اور پاکیزہ زوجہ عطا کی ہے۔ تمہیں عظیم علم کا مالک بنایا ہے۔ تم اسلام میں سابق ہو اور سب سے بڑے عالم ہو۔ تم کتاب اللہ کے سب سے زیادہ قاری ہو اور اس کی سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے ہو اور تم شجاعت مند دل رکھتے ہو اور سخی ترین ہاتھ کے مالک ہو، دنیا کے بڑے زاہد ہو اور تم اخلاق میں بے مثال ہو اور سچی زبان کے مالک ہو اور خدا اور اس کے رسولؐ کے محبوب ہو۔ تم میرے بعد تیس سال زندہ رہو گے اور اپنے رب کی عبادت کرو گے۔ تم قریش کے مظالم پر صبر کرو گے۔ پھر تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے، جب تمہیں مددگار مل جائیں تو تاویل قرآن کے تحت جنگ کرنا جیسا کہ میں نے تنزیل کے مطابق جنگ کی ہے۔ تجھے شہادت نصیب ہوگی تیری داڑھی کو تیرے سر کے خون سے خضاب کیا جائے گا۔ تیرا قاتل قاتل یحییٰ اور فرعون ذی الاوتاد جیسا لعین ہوگا۔ (کتاب سلیم بن قیس، ص ۲۲۶)

فضائلِ علی بزبانِ علی

حدیث نمبر 41 سلیم بن قیس اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان کے عہدِ حکومت کی بات ہے کہ ایک دن مہاجرین و انصار مسجد نبوی میں جمع تھے، وہاں افراد و قبائل کی فضیلت کی بحث چل نکلی۔ قریش نے کہا کہ ہمارا بڑا مقام ہے کیونکہ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا:

الائمة من قریش "حکام قریش میں سے ہوں گے"۔

رسولؐ خدا نے ہمارے لیے فرمایا تھا کہ لوگ قریش کے پیروکار ہیں اور قریش عرب کے رہنما ہیں اور آنحضرتؐ نے ہمارے لیے یہ بھی فرمایا تھا کہ لوگو! قریش کو گالیاں نہ دینا، ایک قریشی کے پاس دو افراد کی قوت ہوتی ہے۔ جو قریش سے بغض رکھے، خدا اس سے بغض رکھتا ہے، جو قریش کو ذلیل کرنا چاہے تو خدا اسے ذلیل کرے گا۔

اس کے بعد انصار نے بھی اپنے فضائل کھل کر بیان کیے اور انہوں نے انصار کی مدح میں قرآنی آیات پڑھیں اور اپنے مشاہیر کا بھی تذکرہ کیا مثلاً یہ کہا رسولؐ خدا نے سعد

Presented by Ziaraat.Com

بن معاذ کے جنازہ میں یہ بات کہی تھی۔ خلاصہ کلام کہ لوگوں نے فضائل بیان کیے۔ الغرض ہر قبیلہ کے افراد نے اپنے اپنے قبیلہ کی تعریفیں کیں۔ قریش کی تمام مشہور شخصیات اُس دن مسجد میں موجود تھیں۔ حضرت علی علیہ السلام بھی مسجد میں موجود تھے۔ جب تمام لوگ اپنے اپنے قبیلہ کی تعریفیں کر چکے تو سب نے حضرت علیؑ سے عرض کیا: آپ بھی کچھ ارشاد فرمائیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: تم لوگوں نے اپنے اپنے فضائل بیان کیے اور خوب بیان کیے۔ اب اگر تم لوگ مجھ سے کچھ سننے کے خواہش مند ہو تو پھر سنو۔ تم لوگوں نے جتنی بھی فضیلتیں بیان کی ہیں ان تمام فضیلتوں کے متعلق مجھے یہ بتاؤ کہ یہ فضیلتیں تمہاری اپنی وجہ سے تمہیں ملی ہیں یا کسی اور کی وجہ سے یہ فضیلتیں تمہیں نصیب ہوئی ہیں؟

تمام افراد نے کہا: یہ فضائل ہمیں رسول خداؐ کی بدولت کی وجہ سے نصیب ہوئے ہیں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: تم نے بالکل سچ کہا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: گروہ قریش تمہارے افتخار کا سرچشمہ رسول خداؐ کی ذات ہے اور رسول خداؐ جو میرے بھائی تھے، میری اور آپؐ کی طینت ایک تھی۔ اب بتاؤ کیا یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟

سب نے کہا: آپ نے صحیح کہا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ ہم تخلیق آدمؑ سے چودہ ہزار سال قبل نور کی حالت میں تھے۔ پھر جب آدمؑ پیدا ہوئے تو اللہ نے ہمارے نور کو صلب آدمؑ میں رکھا۔ پھر وہاں سے ہمارا نور اصلاب و ارحام کا سفر طے کر کے صلب ابراہیمؑ تک پہنچا۔ پھر ہمارا نور اصلاب طاہرہ سے ارحام مطہرہ کی طرف منتقل ہوتا رہا اور ہمارے پورے سلسلہ نسب میں نکاح ہے کہیں بھی بدکاری شامل نہیں ہے۔

حاضرین نے کہا: آپ نے بالکل درست کہا ہے، ہم نے یہ بات رسول خداؐ سے سنی تھی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: گروہ مہاجرین و انصار! کیا تم یہ اقرار کرتے ہو کہ رسول خداؐ نے جب مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ قائم کیا تھا تو آپؐ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا:

انت اخی وانا اخوك فی الدنیا والاخرة

Presented by Ziaraat.Com

"تو میرا بھائی ہے اور میں دنیا و آخرت میں تیرا بھائی ہوں"۔

پھر آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسولِ خدا نے ہجرت مدینہ کے بعد مسجد کی زمین خریدی تھی اور آپ نے مسجد کے ساتھ دس کمرے بنوائے تھے۔ نو کمرے آپ کے اور آپ کی ازواج کے لیے مخصوص تھے اور درمیان میں ایک حجرہ میرے لیے تھا۔ پھر آپ نے تمام صحابہ کے دروازے بند کر دیے تھے اور صرف اپنا اور میرا دروازہ کھلا رہنے دیا تھا۔ جب لوگوں نے اس کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا تھا کہ میں نے یہ سب کچھ خدا کے حکم سے کیا ہے۔

حاضرین نے کہا کہ آپ نے بالکل سچ کہا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: اچھا کیا تم لوگ اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسولِ خدا نے لوگوں کو مسجد میں شب باشی سے منع کیا تھا جب کہ میں مسجد میں شب باشی کیا کرتا تھا۔

حاضرین نے کہا: آپ نے بالکل صحیح کہا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جب رسولِ خدا نے صحابہ کے مسجد میں کھلنے والے دروازے بند کیے تھے تو حضرت عمر نے آپ سے روزنِ دیوار کی اجازت طلب کی تھی، مگر آنحضرت نے انھیں اجازت نہیں دی تھی؟

حاضرین نے کہا: جی ہاں یہ بالکل صحیح ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ رسولِ خدا نے فرمایا تھا کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ وہ ایک پاکیزہ مسجد بنائیں اور اس مسجد میں اُن کے اور ہارونؑ اور اُس کی اولاد کے علاوہ اور کوئی رہائش نہ رکھے اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ایک پاکیزہ مسجد بناؤں، جس میں میرے اور علی اور اولادِ علی کے علاوہ اور کوئی رہائش اختیار نہ کرے۔

حاضرین نے کہا: جی ہاں، آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔

پھر آپ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ کیا رسول کریمؐ نے غدیرِ خم کے مقام پر میری ولایت کا اعلان نہیں کیا تھا اور کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جو حاضر ہے وہ غائب تک یہ پیغام پہنچا دے؟

Presented by Ziaraat.Com

حاضرین نے کہا: کیوں نہیں۔ آنحضرتؐ نے غدیر خم میں آپؑ کی ولایت کا اعلان کیا تھا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا تو کیا تم اقرار کرتے ہو کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا تھا:

انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ وانت ولی کل مؤمن ومؤمنة بعدی

"تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی۔ میرے بعد تو ہر مومن مرد اور مومن عورت کا سرپرست ہے۔"

حاضرین نے کہا: جی ہاں، آپؑ نے بالکل سچ کہا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ جب آنحضرتؐ مباہلہ کے لیے تشریف لے گئے تھے تو آپؐ نے مجھے اور میری زوجہ اور میرے فرزندوں حسنؑ و حسینؑ کو ساتھ لے کر نکلے تھے، کیا یہ بات سچ ہے؟

حاضرین نے کہا: جی ہاں، یہ بات بالکل سچ ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ جانتے ہو کہ رسولؐ خدا نے خیبر میں یہ فرمایا تھا:

لا دفعن الرایة غدا الی رجل یحبه الله ورسوله ویحب الله ورسوله لیس بجبان ولا فرار یفتحها الله علی یدیه

"کل میں علم ایسے مرد کے حوالے کروں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ کا محبوب ہوگا اور خدا اور اس کے رسولؐ کا محب ہوگا وہ بزدل نہ ہوگا اور بھاگنے والا نہ ہوگا، اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر فتح کرے گا۔"

پھر دوسرے دن آپ نے اپنا علم مجھے عطا کیا تھا اور خدا نے میرے ہاتھوں پر خیبر کو فتح کیا تھا؟

حاضرین نے کہا: آپؑ نے بالکل سچ کہا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم یہ اقرار کرتے ہو کہ رسول اکرمؐ نے سورۂ برأت کی آیات کی تبلیغ کے لیے مجھے بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کی تبلیغ یا میں خود کر سکتا ہوں یا وہ کر سکتا ہے جو مجھ میں سے ہو؟

حاضرین نے کہا: آپؑ نے بالکل صحیح کہا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ ہر مشکل میں رسولؐ خدا مجھے پیش پیش رکھتے تھے اور آپ کبھی میرا نام لے کر نہیں پکارتے تھے بلکہ اس کی بجائے یہ فرماتے تھے: اے میرا بھائی، یا میرے بھائی کو بلاؤ۔

حاضرین نے کہا: آپؑ نے بالکل سچ فرمایا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ میں روزانہ رسول اکرمؐ سے خلوت کیا کرتا تھا۔ اگر میں آپؐ سے سوال کرتا تو آپؐ جواب دیتے تھے اور اگر خاموش رہتا تو آپؐ از خود ابتداء کرتے تھے؟

حاضرین نے کہا: آپؑ نے بالکل صحیح کہا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم اقرار کرتے ہو کہ رسولؐ خدا نے مجھے حمزہ اور جعفر پر فضیلت دی تھی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپؐ نے اپنی دختر سے فرمایا تھا:

زوجتك خير اهلي وخير أمتي اقدمهم سلما واعظمهم حلما واكثرهم علما

"میں نے تیری شادی اُس سے کی ہے جو میرے خاندان میں سب سے افضل ہے اور وہ میری اُمت میں سب سے افضل ہے۔ اُس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور وہ حلم میں سب سے زیادہ باعظمت ہے اور وہ علم میں سب سے زیادہ ہے؟"

حاضرین نے کہا: جی ہاں، آپؑ نے بالکل صحیح کہا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم اقرار کرتے ہو کہ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا:

انا سيد ولد آدم وعلي اخي سيد العرب وفاطمة سيدة نساء اهل الجنة

Presented by Ziaraat.Com

"میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں، میرا بھائی علیؑ عرب کا سردار ہے اور میری بیٹی فاطمہؑ اہلِ جنت خواتین کی سردار ہے"۔

حاضرین نے کہا: آپؑ نے بالکل سچ کہا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم یہ اقرار کرتے ہو رسولِ خدا نے مجھے اپنے غسل و کفن کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کام میں جبریلؑ تیری مدد کرے گا؟

حاضرین نے کہا: جی ہاں آپؑ نے بالکل سچ کہا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم یہ اقرار کرتے ہو کہ رسولِ خدا نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا تھا:

ایھا الناس انی قد ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما ان تمسکتم بھما کتاب اللّٰہ واھل بیتی

اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم نے ان سے وابستگی رکھی تب تک گمراہ نہ ہو سکو گے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرا میرے اہلِ بیتؑ ہیں"۔

حاضرین نے کہا: آپؑ نے بالکل درست کہا ہے۔

الغرض آپؑ نے قرآن اور فرمانِ پیغمبر سے اپنے لاتعداد فضائل بیان کیے۔ جواب میں کچھ لوگ تصدیق کرتے رہے اور کچھ خاموش بیٹھے رہے۔ آپؑ نے خاموش افراد سے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم خاموش ہو؟

انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے آپؑ کی تصدیق کی ہے ہم ان پر پورا بھروسہ کرتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: خدایا! گواہ رہنا۔ (کتاب سلیم بن قیس، ص ۱۹۱، ۲۰۳)

حدیث نمبر ۲۵ سلیم بن قیس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اشعث بن قیس نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ آپ جب سے کوفہ آئے ہیں روزانہ یہ کہتے ہیں کہ میں اسلام کی وفات سے ہی مظلوم رہا ہوں۔ جب سابقہ خلفاء کی بیعت ہوئی تو آخر

Presented by Ziaraat.Com

آپ نے جنگ کیوں نہ کی؟

آپ نے فرمایا: اگر یہ پوچھا ہے تو جواب بھی سن لے۔ میں نے کسی بزدلی یا موت کے خوف سے جنگ سے کنارہ کشی نہیں کی تھی۔ میں نے حکم پیغمبرؐ کی تعمیل کی ہے۔

رسول اکرمؐ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ اگر تمہیں مددگار مل جائیں تو مخالفین سے جنگ کرنا اور اگر مددگار میسر نہ ہوں تو اپنے خون کی حفاظت کرنا۔

آنحضرتؐ نے مجھے بتایا تھا کہ امت مجھے چھوڑ دے گی اور اغیار کی پیروی کرنے لگ جائے گی۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ تو مثیل ہارونؑ ہے۔ جب سامری نے گوسالہ بنایا تھا تو ہارون علیہ السلام نے جنگ نہیں کی تھی اور جب موسیٰ علیہ السلام نے ان سے جنگ نہ کرنے کا سبب پوچھا تھا تو انہوں نے جواب میں دو وجوہات پیش کی تھیں۔ پہلی وجہ یہ بیان کی تھی:

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِیْ

"ماں جائے! لوگوں نے مجھے کمزور بنا دیا تھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے"۔ (اعراف: ۱۵۰)

ہارون علیہ السلام نے جنگ نہ کرنے کی دوسری وجہ یہ بیان کی تھی:

اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

"مجھے یہ اندیشہ تھا کہ آپ کہیں گے کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفریق ڈال دی ہے"۔ (طٰہٰ: ۹۴)

ہارونؑ نے اپنی جو مجبوریاں بیان کی تھیں وہی دونوں مجبوریاں مجھے بھی لاحق تھیں:

① مجھے کمزور کر دیا گیا، میرے ساتھ مددگار ہی نہیں تھے۔

② اور اگر میں حملہ کر دیتا تو لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ قوم میں دو گروہ بن جاتے، کچھ میرا ساتھ دیتے، کچھ اغیار کا ساتھ دیتے اور نتیجہ یہ نکلتا کہ اسلام اپنی جنم بھومی میں ہی ختم کر دیا جاتا۔ لہٰذا میں اپنے حقوق کی پامالی تو برداشت کر سکتا ہوں، لیکن اسلام کی بربادی کا منظر اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ (کتاب سلیم بن قیس، ص ۱۱۴ و ۱۱۵ ناقل ہا)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر ۴۹: سلیم بن قیس لکھتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کی زبانی یہ جملہ سنا کہ "محمد کی مثال اس کھجور کے بہترین درخت کی سی ہے جو کہ شور یدہ زمین میں اُگا ہوا ہو"۔ میں نے رسولِ خدا سے اس کا ذکر کیا۔ آنحضرت کو یہ سن کر سخت غصہ آیا اور آپ غضب کی حالت میں منبر پر تشریف لائے۔ آپ کے غضب کو انصار نے دیکھا تو وہ اپنے ہتھیار لے کر مسجد میں آ گئے۔ آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

"لوگ مجھے میرے خاندان کا طعنہ دے کر آخر کیا چاہتے ہیں، حالانکہ بنی ہاشم کی فضیلت کی باتیں وہ میری زبان سے سُن چکے ہیں اور وہ میرے بھائی علیؑ کی فضیلت اور اس کی سبقتِ اسلام اور اسلام کے لیے اس کی قربانیوں کا ذکر بھی سن چکے ہیں۔ اُسے مجھ سے وہی مقام حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھا۔

اس کے باوجود یہ شخص یہ گمان کرتا ہے کہ میری مثال کھجور کے اس عمدہ درخت کی سی ہے جو کہ شوریدہ زمین میں پیدا ہوا ہو۔ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ بنائے۔ مجھے بہترین گروہ میں رکھا، پھر اللہ نے قومیں اور قبیلے بنائے۔ مجھے بہترین قوم کے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر خدا نے گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر میں رکھا اور یہ وہ گھر ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (الاحزاب:۳۳)

"اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیتؑ وہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھا اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے"۔

اللہ نے پوری زمین پر نگاہ ڈالی تو اس نے مجھے روئے زمین میں سے چُن لیا۔ پھر اس نے دوبارہ نگاہِ انتخاب ڈالی تو میرے بھائی علیؑ کا انتخاب کیا۔

علیؑ میرا بھائی ہے اور میرا وزیر، وصی اور میرا جانشین ہے اور میرے بعد ہر مومن کا

Presented by Ziaraat.Com

امام ہے۔ جس نے اس سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا اور جس نے اس سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اس سے عداوت رکھی تو اس نے اللہ سے عداوت رکھی۔ جو اس سے محبت کرے گا تو خدا اس سے محبت کرے گا اور جو اس سے بغض رکھے گا تو خدا بھی اس سے بغض رکھے گا۔ علی سے محبت مومن کرے گا اور علی سے بغض کافر ہی رکھے گا۔ وہ دین کی مضبوط بنیاد ہے اور وہ خدا کا بلند و برتر کلمہ ہے۔ اور وہ اس کی مضبوط رسی ہے۔ لوگ چاہتے ہیں کہ پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں، لیکن اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا۔ جو یہاں موجود ہے وہ میری باتوں کو غائب تک پہنچا دے۔ خدایا! تو ان پر گواہ رہنا۔

لوگو! اللہ نے تیسری بار انتخاب کیا تو اس نے میرے اور میرے بھائی کے بعد میری اہل بیت میں سے گیارہ اوصیاء کا انتخاب کیا۔ وہ میری امت کے بہترین افراد ہوں گے۔ میرے بھائی اور میرے دو فرزندوں کے بعد نو افراد امام ہوں گے۔ جب ان میں سے ایک رخصت ہوگا تو دوسرا اس کا قائم مقام ہوگا۔ ان کی مثال ستاروں کی سی ہے جب ایک ستارہ ڈوبتا ہے تو دوسرا طلوع ہوتا ہے۔ وہ ہدایت دینے والے رہبر ہوں گے۔ فریب کرنے والوں کا فریب انھیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا اور ان سے دور رہنے والوں کی دوری انھیں نقصان نہیں دے گی۔ اللہ کی لعنت ہو ان پر جو ان سے فریب کریں اور انھیں بے یار و مددگار چھوڑ دیں۔

وہ زمین پر اللہ کی حجت ہوں گے اور خلق خدا پر گواہ ہوں گے۔ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ وہ قرآن کے ساتھ ہوں گے اور قرآن ان کے ساتھ ہوگا۔ نہ وہ قرآن سے جدا ہوں گے اور نہ قرآن ان سے جدا ہوگا۔

پہلا امام علیؑ ہے، پھر میرا فرزند حسنؑ امام ہے، پھر میرا فرزند حسینؑ امام ہے۔ پھر نسل حسینؑ میں سے نو افراد امام ہوں گے۔ ان سب کی ماں میری بیٹی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے۔

میرے خاندان میں جعفر بن ابی طالبؑ شامل ہے اور میرے خاندان میں میرا چچا

Presented by Ziaraat.Com

حمزہؑ شامل ہے۔ میں انبیاء و مرسلین سے افضل ہوں اور علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ اوصیاء سے بہتر ہیں۔ میرے اہلِ بیتؑ انبیاءؑ کے باقی گھرانوں سے افضل ہیں۔ اور میری بیٹی خواتینِ جنت کی سردار ہے۔ اور میرے دونوں فرزند جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ (کتاب سلیم بن قیس، ص ۲۳۵)

حدیث نمبر 44 سلیم بن قیس کی بیان کردہ ایک روایت کا ماحصل یہ ہے کہ معاویہ نے صفین کی جنگ شروع کرنے سے پہلے اپنے دو قاصد حضرت علیؑ کے پاس بھیجے جنہوں نے آ کر آپ سے کہا کہ معاویہ یہ کہتا ہے کہ آپؑ یہ گمان کرتے ہیں کہ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ (المائدہ:۶۷) کی آیت آپؑ کی شان میں نازل فرمائی اور اس آیت کے نزول کے بعد رسولؐ خدا نے غدیرِ خم میں آپ کی ولایت کا اعلان کیا تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جو یہاں حاضر ہے وہ غائب تک یہ پیغام پہنچا دے اور آپؑ یہ گمان بھی کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے آپؑ کے متعلق یہ کہا تھا: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ اور اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو آپ عثمان کے قاتل ہمارے سپرد کر دیں۔ (کتاب سلیم بن قیس، ص ۲۸۹)

حدیث نمبر 45 سلیم بن قیس لکھتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے فضائل و مناقب شمار سے زیادہ ہیں جبکہ میری فضیلت کے لیے صرف یہی بات ہی کافی ہے کہ کسی نے رسولؐ خدا سے وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (الواقعہ:۹) (سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں وہ مقرب ہیں) کی تفسیر دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا:

اللہ نے یہ آیت انبیاء اور انبیاء کے اوصیاء کے متعلق نازل کی ہے۔ میں تمام انبیاء و رسل سے افضل ہوں اور میرا بھائی علیؑ تمام اوصیاء سے افضل ہے۔

اس وقت ستر بدری صحابی کھڑے ہوئے جن میں مہاجرین و انصار بالخصوص شامل تھے اور ان میں ابو الہیثم التیہانی، خالد بن زید ابو ایوب انصاری اور عمار بن یاسر سرفہرست

Presented by Ziaraat.Com

تھے۔ سب نے اٹھ کر کہا کہ آپ نے بالکل سچ کہا ہے۔ ہم نے یہ بات پیغمبر اکرمؐ کی زبان مبارک سے خود سنی تھی۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جب يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء:۵۹) اور جب اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ (المائدہ:۵۵) کی آیات نازل ہوئیں تو لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا تھا:

یارسول اللہ! یہ مخصوص مومنین کے لیے ہے یا سب کے لیے ہے؟

اللہ نے اپنے حبیب کو حکم دیا کہ جس طرح سے انہوں نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی وضاحت کی ہے اسی طرح سے ولایت کی بھی وضاحت کریں۔

رسولؐ خدا نے غدیر خم میں قیام کیا اور فرمایا:

لوگو! اللہ نے میری طرف ایک پیغام بھیجا ہے اور مجھے اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے۔ اس سے مجھے اپنے سینہ میں گھٹن محسوس ہوئی اور میں نے سمجھا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔

خدا نے سخت الفاظ میں اپنا حکم نازل کیا اور کہا کہ اگر میں نے وہ پیغام نہ پہنچایا تو گویا میں نے آج تک اس کی رسالت کا کوئی کام ہی نہیں کیا۔ پھر آپؐ نے الصلاۃ الجامعۃ کی منادی کرائی اور ظہر کی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد آپؐ نے فرمایا:

"اللہ میرا مولا ہے اور میں تمام اہل ایمان کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں پر ان سے بھی زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں۔" آگاہ رہو! من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ "جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ خدایا! جو اس سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی رکھ"۔

سلمانؓ نے کھڑے ہو کر کہا تھا: یارسولؐ اللہ! علیؑ کی ولایت کس معنی میں ہے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: جس معانی میں میں "اولیٰ" ہوں علیؑ اسی معنی میں مولا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اس وقت اللہ نے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ:۳) کی آیت نازل فرمائی۔

سلمانؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ آیات علیؑ کے لیے مخصوص ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: جی ہاں یہ آیات علیؑ اور اُس کے قیامت تک کے اوصیاء کے متعلق ہیں۔

سلمانؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ ان اوصیاء کے ہمیں نام بتائیں۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ میرا بھائی، میرا وزیر اور میری اُمت میں میرا خلیفہ ہے اور وہ میرے بعد ہر مومن کا سرپرست ہے۔ پھر حسنؑ امام ہیں، پھر حسینؑ امام ہوگا۔ حسینؑ کے بعد اُس کی نسل سے نو افراد امام ہوں گے۔ وہ قرآن کے ساتھ ہوں گے اور قرآن اُن کے ساتھ ہوگا۔ وہ حوضِ کوثر تک قرآن سے جدا نہ ہوں گے۔

حضرتؑ کے اس فرمان کے بعد بارہ بدری صحابی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے آپؑ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ نے بالکل صحیح کہا ہے۔ ہم نے یہ باتیں حضرت رسولؐ خدا کی زبانِ مبارک سے سنی تھیں۔ آپؑ نے اپنے بیان میں ایک حرف کی کمی بیشی نہیں کی ہے۔

حضرت علیؑ نے بقیہ افراد سے کہا کہ آپ لوگوں نے گواہی کیوں نہیں دی؟

ان لوگوں نے کہا: ہم نے یہ تمام باتیں سنی ضرور تھیں لیکن ہمیں لفظ بہ لفظ یاد نہیں تھیں، جب کہ یہ ہمارے بھائی ہم سے زیادہ ذہین ہیں اور یہ ہمارے معاشرے کے افضل لوگ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، سب انسانوں کی یادداشت برابر نہیں ہوتی۔

اس وقت بارہ میں سے ابوالہیثم، ابوایوب، عمار اور خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں وہ موقع یاد ہے۔ جب علیؑ رسولؐ خدا کے پہلو میں کھڑے تھے اور نبی اکرمؐ نے فرمایا تھا:

لوگو! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لیے تمہارے امام اور اپنے وصی اور

Presented by Ziaraat.Com

اپنے جانشین کا تعین کروں اور تمہیں اس کی نشاندہی کروں جس کی اطاعت کو خدا نے اپنی کتاب میں تمام اہلِ ایمان پر واجب کیا ہے اور تمہیں اس کی ولایت کا حکم دیا ہے۔ میں نے اپنے رب سے رابطہ کیا کہ منافق طعنے دیں گے اور تکذیب کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے سخت الفاظ میں حکم دیا کہ اس کی تبلیغ کرو۔ اگر تم نے یہ پیغام نہ پہنچایا تو پھر میری رسالت کی تم نے تبلیغ ہی نہیں کی۔

لوگو! اللہ نے تمہیں نماز کا حکم دیا۔ میں نے تمہیں نماز کا طریقہ بتایا۔ اللہ نے روزہ، حج اور زکوۃ کا حکم دیا۔ میں نے تمہیں ان کا طریقہ بتایا۔ اللہ نے ولایت کا حکم دیا ہے۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ولایت میرے بعد علیؑ، حسنؑ و حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے نو آئمہ کے لیے مخصوص ہے۔ وہ کتاب سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔

لوگو! میں نے تمہیں اپنے بعد کی ہدایت کا راستہ دکھا دیا ہے اور تمہیں تمہارے ولی، امام اور ہادی کا تعارف کرا دیا ہے اور وہ میرا بھائی علی بن ابی طالبؑ ہے۔ تمہارے درمیان اُسے وہی مقام حاصل ہے جو مجھے حاصل ہے۔ تم اس کی تقلید کرو اور اُس کی اطاعت کرو۔ اللہ نے مجھے جتنا علم عطا کیا ہے وہ سب علیؑ کے پاس موجود ہے اور خدا نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں علیؑ کو تمام علوم کی تعلیم دوں۔ تم اُس سے سوال کرو اور اُس سے اور اُس کے اوصیاء سے سوال کرو۔

خبردار! اُنہیں مت پڑھانا، ان کے آگے نہ ہونا اور ان سے پیچھے نہ رہنا، وہ ہمیشہ حق کے ساتھ ہوں گے اور حق ان کے ساتھ ہوگا، وہ حق سے جدا نہ ہوں گے اور حق اُن سے جدا نہ ہوگا۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ جب اللہ نے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الاحزاب:۳۳) کی آیت نازل فرمائی تو رسولِؐ خدا نے مجھے، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو جمع کیا اور چادر اوڑھائی۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ میرے

Presented by Ziaraat.Com

محبوب افراد ہیں اور یہ میری عترت ہیں اور یہ میرے خواص ہیں اور یہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔اس وقت اُم سلمیٰؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! میں بھی ان میں شامل ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: تو بہتری پر ہے مگر یہ آیت میرے اور میرے بھائی اور میری بیٹی اور اس کے دو بیٹوں اور نسلِ حسینؑ سے تعلق رکھنے والے نو افراد کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اس میں ہمارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہے۔

حاضرین میں سے بہت سے افراد نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ واقعی آپ نے سچ کہا ہے۔ہم نے یہ روایت اُم سلمیٰؓ سے بھی ایسے ہی سنی ہے جیسا کہ آپ نے بیان کی ہے۔ پھر حضرت علیؑ نے فرمایا:

لوگو! کیا تم یہ جانتے ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ: ۱۱۹) کی آیت نازل فرمائی تو سلمانؓ نے کہا تھا: یارسولؐ اللہ! یہ عام ہے یا خاص ہے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ جنہیں حکم دیا گیا ہے وہ عام ہے اور یہ حکم تمام اہلِ ایمان کے لیے ہے اور جب کہ "صادقین" کی جماعت سے علیؑ اور قیامت تک آنے والے میرے اوصیاء مراد ہیں؟

حاضرین نے کہا کہ آپؑ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جب رسولؐ خدا غزوۂ تبوک پر جانے لگے تو آپؐ نے مجھے مدینہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا: مجھے کیوں ٹھہرا رہے ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: مدینہ کی اصلاح یا میرے ذریعے سے ہوسکتی ہے یا پھر تیرے ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تھا:

انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا النبوة فانه لانبوة بعدی

"تجھے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی سوائے نبوت کے، میرے بعد نبوت نہیں ہے"۔

Presented by Ziaraat.Com

مہاجرین وانصار میں سے بہت سے افراد نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ نے بالکل سچ کہا ہے۔ ہم نے رسولؐ خدا سے یہ الفاظ اپنے کانوں سے سنے تھے۔ (کتاب سلیم بن قیس الہلالی العامری)

معاویہ کے سامنے قیس بن سعد کی تقریر

حدیث نمبر 46 سلیم بن قیس اور عمر بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ کی شہادت اور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی مصالحت کے بعد معاویہ مدینہ آیا۔ اُس کے استقبال میں قریش نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جب کہ انصار میں سے معدودے چند افراد اس کے استقبال میں شریک ہوئے۔

معاویہ نے کہا: کیا بات ہے انصار نے میرا استقبال کیوں نہیں کیا؟

لوگوں نے کہا: انصار پر غربت چھا چکی ہے۔ ان کے پاس سواری کے لیے اُونٹ ہی موجود نہیں ہیں۔ وہ آتے تو بھلا کیسے آتے؟

معاویہ نے کہا: ان کے آب کش اُونٹ کہاں ہیں؟

قیس بن سعد اُٹھے اور کہا کہ جب تو اور تیرا باپ اسلام سے جنگ کرنے کے لیے آئے تھے تو ہم نے بدر و اُحد کی جنگ انہی اُونٹوں سے لڑی تھی۔ ہم نے تمہیں مار مار کر اسلام میں داخل کیا آج تو ہمیں ہمارے آب کش اُونٹوں کا طعنہ دے رہا ہے؟

معاویہ نے کہا: تمہیں ہدایت کے لیے پھر بھی قریش کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

قیس نے کہا: ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے حضرت محمدؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ تمام انسانوں کے لیے رحمت تھے اور آپ ہر کالے اور گورے کے لیے رحمت تھے۔ خدا نے نبوت و رسالت کے لیے ان کا انتخاب کیا۔ سب سے پہلے علی بن ابی طالبؑ نے اُن کی تائید و تصدیق کی تھی اور وہ قریش کی تمام ایذاؤں سے آنحضرتؐ کو محفوظ رکھتے تھے۔

رسولؐ خدا نے اولادِ عبدالمطلب کے چالیس افراد کو دعوتِ طعام دی تھی، جب لوگوں

Presented by Ziaraat.Com

نے کھانا کھالیا تو رسولِؐ خدا نے فرمایا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔ کیا کوئی ایسا ہے جو میری مدد کرے اور میری تصدیق کرے اور جو بھی ایسا کرے گا وہ میرا بھائی، وصی، وزیر اور میرا خلیفہ ہوگا اور اسے مجھ سے وہ نسبت حاصل ہوگی جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی۔ آنحضرتؐ نے تین بار یہ کلمات دہرائے لیکن کسی میں جرأت نہ ہوئی کہ آپ سے مدد کا وعدہ کرتا۔

ہر بار صرف علیؑ ہی کہتے تھے کہ میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ رسولِؐ خدا نے علیؑ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: منہ کھولو۔ علیؑ نے منہ کھولا تو آپؐ نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈالا اور دعا کر کے کہا: خدایا! اس کے شکم کو علم وفہم اور حکمت سے بھر دے۔

اس وقت ابولہب نے ابوطالب کو طعنہ دے کر یہ کہا تھا کہ اب اپنے بیٹے کی اطاعت کر کیونکہ اُسے اپنے نبی سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی۔

رسولِؐ خدا نے مہاجرین وانصار میں بھائی چارہ قائم کیا تو آپؐ نے علیؑ کو اپنا بھائی قرار دیا۔ الغرض قیس بن سعد نے دل کھول کر حضرت علیؑ کے فضائل بیان کیے اور پھر کہا: علیؑ کا بھائی جعفرؓ ہے جو جنت میں ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔ علیؑ کا چچا حمزہؓ ہے جو کہ سید الشہداء ہے۔ علیؑ کی زوجہ فاطمہؑ خواتینِ جنت کی سردار ہے اور علیؑ کے فرزند حسنؑ وحسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

اے گروہِ قریش! انصار کسی بھی لحاظ سے تمہارے ممنونِ احسان نہیں ہیں۔ جب رسولِؐ خدا کی وفات ہوئی تو انصار نے سعد کو اپنا خلیفہ بنانا چاہا تھا، لیکن ہم سے یہ کہا گیا کہ ایسا کر کے تم علیؑ کے حقوق کو غصب کرو گے۔

ہم نے علیؑ کی وجہ سے خلافت کو چھوڑا تھا، لیکن اُس پر قریش نے قبضہ کر لیا تھا۔ دو میں سے ایک بات ضرور ہے یا تو قریش نے انصار پر ظلم کیا تھا یا پھر اُنہوں نے علیؑ پر ظلم کیا تھا۔

سچ یہ ہے کہ مہاجر ہوں یا انصار، عرب ہوں یا عجم، خلافتِ رسولؐ کا استحقاق ان میں سے اگر کسی کو پہنچتا ہے تو وہ صرف علیؑ بن ابی طالب ہی ہیں اور علیؑ کے بعد خلافت کا حق ان کی اولاد کے لیے مخصوص ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

معاویہ نے یہ سنا تو اُسے بہت غصہ آیا اور اُس نے کہا: ابن سعد! تو نے یہ باتیں کس سے یاد کی ہیں اور تو نے ان باتوں کی روایت کس سے کی ہے؟ کیا تو نے یہ سب کچھ اپنے والد سعد سے حاصل کیا ہے؟

قیس بن سعد نے کہا کہ نہیں، میں نے یہ باتیں اس سے سنی ہیں جو میرے باپ سے بھی افضل ہے اور جس کا حق میرے باپ سے بھی زیادہ مجھ پر واجب ہے۔

معاویہ نے کہا کہ وہ کون ہے؟

قیس نے کہا کہ وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ آپؑ اس اُمت کے عالمِ ربانی تھے اور اس اُمت کے صدیق اور فاروق تھے۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ (الرعد:۴۳) کی آیت نازل کی ہے۔

پھر قیس نے شانِ امیرالمومنینؑ کی آیات کی تلاوت کی۔

معاویہ نے کہا: تم غلط کہتے ہو، صدیق ابوبکر تھے، فاروق عمر تھے اور وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ کا مصداق عبداللہ بن سلام تھا۔

قیس نے کہا کہ ان القاب کا حقدار وہ ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے: اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (ھود:۱۷) (کیا وہ جو رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس کے پیچھے ایک گواہ چلا آ رہا ہو جو اس میں سے ہو)۔

ان القاب کا حقدار وہ ہے جس کے متعلق خدا نے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد:۷) کی آیت نازل فرمائی ہے۔

ان القاب کا مستحق وہ ہے جس کا اعلان غدیرِ خم میں رسولؐ خدا نے کیا تھا اور فرمایا تھا: من كنت اولى به من نفسه فعلي اولىٰ به من نفسه۔

ان القاب کا مستحق وہ ہے جس کے متعلق غزوۂ تبوک کے موقع پر رسولؐ خدا نے فرمایا تھا: انت مني بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لانبي بعدي (کتاب سلیم بن قیس، ص ۳۱۱-۳۱۴)

حدیث نمبر 47 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابن عباس سے ایک

Presented by Ziaraat.Com

روایت کی جس کا ماحصل یہ ہے:

حضرت رسولِؐ خدا اُم سلمیٰؓ کے گھر میں تھے کہ علی علیہ السلام نے آ کر دستک دی۔ رسولؐ خدا ان کے دستک کے انداز سے جان گئے کہ دستک دینے والے علیؑ ہیں۔ آپؐ نے اُم سلمیٰؓ سے فرمایا کہ اُٹھو اور دروازہ کھولو۔

اُم سلمیٰؓ نے عرض کیا: میں آپؐ جیسے عظیم القدر نبی کی باپردہ بیوی ہوں، میں دروازہ کیسے کھولوں؟

آپؐ نے فرمایا: جو شخص اس وقت دروازے پر ہے وہ گھر میں داخل ہونے کے آداب سے بخوبی واقف ہے اور جب تک تم دروازہ کھول کر واپس نہ آ جاؤ گی اس وقت تک وہ گھر میں قدم نہیں رکھے گا۔ اور اس وقت جس نے دستک دی ہے یہ خدا اور اس کے رسولؐ کا محبّ ہے اور خدا اور اس کے رسولؐ کا محبوب ہے۔

اُم سلمیٰؓ اُٹھیں، اُنہوں نے دروازہ کھولا اور اُلٹے پاؤں واپس آ ئیں۔ حضرت علیؑ باہر کھڑے رہے جب قدموں کی چاپ خاموش ہوگئی تو علیؑ اندر آئے اور رسولؐ خدا کے پاس بیٹھے۔

رسولؐ خدا نے پس پردہ بیٹھی ہوئی اُم سلمیٰؓ سے فرمایا: اے اُم سلمیٰؓ! اُسے جانتی ہو؟

اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں یہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ علی بن ابی طالبؑ ہے، اس کا گوشت میرے گوشت کا حصہ ہے اور اس کا خون میرے خون کا حصہ ہے اور اُسے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، البتہ میرے بعد نبی نہیں آئے گا۔

اُم سلمیٰؓ! سن اور گواہی دے کہ یہ علی بن ابی طالبؑ مومنین کا امیر، مسلمانوں کا سردار ہے۔ یہ میرے علم کا مخزن ہے اور یہ مجھ تک پہنچنے کا دروازہ ہے۔ میرے خاندان کے جتنے افراد دنیا سے اُٹھ گئے ہیں یہ ان کا ولی ہے اور میری اُمت کے زندہ افراد پر میرا جانشین ہے اور یہ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور یہ بلند ترین مقام پر میرا رفیق ہوگا۔

اُم سلمیٰؓ! گواہ رہنا اور یاد رکھنا کہ یہ ناکثین، قاسطین اور مارقین کا قاتل ہے۔ (علل

Presented by Ziaraat.Com

الشرائع، ج ا، حدیث ۳)

اس روایت کو صاحب مناقب فاخرہ نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 48 و 49 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا کہ جب امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو رسولِ خدا گھر میں تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا کہ بچہ میرے حوالے کرو۔

اسماء بنت عمیس نے حسنؑ کو اُٹھا کر رسولِ خدا کے ہاتھوں میں دیا۔ اس وقت حسنؑ زرد رنگ کے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے...... اس سے قبل یہ حدیث اسماء بنت عمیس کی زبانی حدیث ۲۴ میں لکھی جا چکی ہے۔ (علل الشرائع، ج ا، ص ۱۳۷-۱۳۸، حدیث ۶-۷)

حدیث نمبر 50 و 51 ابورافع سے منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ نے موسیٰؑ و ہارونؑ کو وحی کی تھی کہ تم اپنی قوم کو شہر میں رہائش دلاؤ اور تم اپنے گھروں کو قبلہ کا درجہ دو۔ اللہ نے ان سے فرمایا کہ کوئی جنابت والا شخص مسجد میں شب بسری نہ کرے اور ہارونؑ اور اُس کی اولاد کے علاوہ کوئی بھی مسجد میں زفاف نہ کرے اور کسی کی اولاد مسجد میں پیدا نہ ہو۔

لوگو! علیؑ کو بھی مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی لہٰذا علیؑ اور اولادِ علیؑ کے علاوہ کسی کو مسجد میں جنابت کی حالت میں شب بسری کی اجازت نہیں ہے اور کسی کو مسجد میں بچے پیدا کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور جسے یہ بات ناپسند ہو تو وہ وہیں چلا جائے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے شام کی طرف اشارہ کیا۔ (علل الشرائع، ج ا، ص ۲۰۲)

حدیث نمبر 52 ابن بابویہ لکھتے ہیں کہ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ آپ خونِ عثمان کے انتقام کے لیے میری مدد کریں۔

سعد نے کہا: میں تیرے ساتھ شامل ہو کر علیؑ سے کبھی نہیں لڑوں گا، کیونکہ میں نے رسولِ خدا سے سنا تھا کہ اُنہوں نے حضرت علیؑ سے یہ فرمایا تھا:

انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ

Presented by Ziaraat.Com

"تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی"۔

معاویہ نے کہا: کیا تو نے خود اپنے کانوں سے یہ حدیث سنی تھی؟

سعد نے کہا: جی ہاں، اگر نہ سنی ہو تو خدا کرے میرے کان بہرے ہو جائیں۔

(علل الشرائع، ج۱، ص۲۲۲، باب ۱۶۰)

ایک خوبصورت مباحثہ

حدیث نمبر 53 شیخ مفیدؒ نے کتاب العیون والمحاسن میں لکھا ہے کہ مشہور سنی متکلم ضرار بن عمرو الضبی یحیٰی بن خالد برمکی کے پاس گیا۔ برمکی وزیر نے اُس سے کہا کیا تم کسی شیعہ عالم سے مناظرہ کرنا چاہتے ہو؟

اُس نے کہا: جی ہاں، آپ جسے لانا چاہیں ضرور لائیں۔

برمکی وزیر نے ہشام بن الحکم (مشہور شیعی متکلم) کو طلب کیا اور جب وہ آ گئے تو اُس نے کہا: اے ابومحمد! یہ ضرار ہے یہ علم الکلام کا ماہر ہے اور مذہبی طور پر آپؑ کا مخالف ہے۔ آپ اس سے مسئلہ امامت پر گفتگو کریں۔

چنانچہ ہشام نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے اُسے مخاطب کیا اور کہا: ابوعمرو! آپ یہ بتائیں کہ محبت اور بیزاری کی بنیاد ظاہر پر ہوتی ہے یا باطن پر؟

ضرار نے کہا کہ ظاہر پر ہوتی ہے کیونکہ باطن کا علم وحی کے بغیر ناممکن ہے۔

ہشام نے کہا: اچھا اب آپ یہ فرمائیں کہ دشمنانِ دین سے جہاد میں حضرت ابوبکر نے زیادہ حصہ لیا تھا یا حضرت علیؑ نے؟

ضرار! جہاں تک تلوار چلانے اور مقابلہ کا تعلق ہے تو یہ کام علیؑ نے زیادہ کیا تھا، لیکن ابوبکر یقین میں ان سے زیادہ تھے۔

ہشام نے کہا: ابھی آپ نے خود فیصلہ کیا ہے کہ محبت اور بیزاری کا دارومدار ظاہر پر ہوتا ہے باطن پر نہیں ہوتا کیونکہ باطن کا علم وحی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا علیؑ کا میدانِ جنگ میں تلوار چلانا ظاہری عمل ہے جو عام آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے اور یقین کا تعلق باطن سے

Presented by Ziaraat.Com

ہے اس کے لیے وحی کی ضرورت ہے جو کہ آپ کے پاس موجود نہیں ہے۔

پھر ہشام نے کہا: اچھا یہ فرمائیں کہ کیا رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی کے کلمات ارشاد فرمائے تھے؟

ضرار نے کہا: جی ہاں۔

ہشام نے کہا: کیا آپ یہ تصور بھی کرسکتے ہیں کہ علیؑ باطن میں مومن نہ ہوں اور رسولؐ اُن کے متعلق یہ کہہ دیں؟

ضرار: ہرگز نہیں، علیؑ باطن میں مومن تھے جبھی تو رسولؐ نے یہ جملے ان کے حق میں فرمائے تھے۔

ہشام نے کہا: الحمدللہ! ہماری گفتگو سے یہ پتہ چلا کہ علیؑ کا ظاہر بھی صحیح ہے اور باطن بھی صحیح ہے جب کہ آپ کے ساتھی کا نہ تو ظاہر صحیح ہے اور نہ باطن صحیح ہے۔ (الفصول المختارة، شیخ مفید، ص ۲۸)

حدیث نمبر 54 الکافی کی ایک روایت کا ماحصل یہ ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے اپنے بندوں کا امتحان لیا اور میرے ذریعہ سے اپنے دشمنوں کو قتل کرایا اور میری تلوار سے اپنے مخالفین کو فنا کے گھاٹ اُتارا اور اہلِ ایمان کے لیے مجھے قرب کا ذریعہ بنایا اور جابر سرکشوں کے لیے مجھے موت کا گھاٹ بنایا اور مجرمین کے لیے مجھے اپنی شمشیر بنایا اور میری وجہ سے اپنے رسولؐ کی پشت کو مضبوط کیا اور مجھے ان کی نصرت کا شرف عطا کیا اور مجھے علم عطا کرنے کا شرف بخشا اور اپنے اَحکام سمجھا کر مجھے عزت عنایت فرمائی اور اپنی وصیت سے مجھے خاص کیا اور مقامِ خلافت کے لیے مجھے چنا۔

رسولؐ خدا نے مہاجرین وانصار کی بھرپور موجودگی میں ارشاد فرمایا تھا:

”لوگو! علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا“۔

لوگو! میں ہارون کی طرح سے آنحضرتؐ کا سگا بھائی نہیں ہوں اور میں نبی بھی نہیں

Presented by Ziaraat.Com

ہوں، اب لے دے کے صرف خلافت ہی بچتی ہے۔ مقصد یہ ہے جیسا کہ ہارونؑ موسیٰؑ کے جانشین تھے، اُسی طرح سے میں بھی رسولؐ خدا کا جانشین ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم میں قیام کیا تھا اور آپ کے لیے منبر بنایا گیا۔ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے میرے بازو کو پکڑ کر اتنا بلند کیا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نمودار ہوگئی تھی۔ آپؐ نے بلند آواز سے فرمایا تھا:

من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے، خدایا! جو اس سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اُس سے عداوت رکھ''۔

اللہ تعالیٰ نے اُس موقع پر اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:۳) کی آیت نازل کر کے دین کو کامل اور تمام کو تمام فرمایا۔ (الکافی، ج ۸، ص ۲۶، حدیث ۴۔ بقدر الحاجۃ)

حدیث نمبر 55 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی حضرت علیؑ کے اتنے فضائل سنے ہیں کہ اگر تمام لوگوں میں ان میں سے ایک بھی فضیلت ہوتی تو وہ ان کی عزت وعظمت کے لیے کافی ہوتی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا:

① من كنت مولاه فعلي مولاه ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے''۔

② علي مني كهارون من موسٰى ''علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی''۔

③ علي مني وانا منه ''علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں''۔

④ علي مني كنفسي طاعته طاعتي ومعصيته معصيتي ''علیؑ میری جان کی

مانند ہے اس کی اطاعت میری اطاعت اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے"۔

۵ حرب علي حرب الله وسلم علي سلم الله "علیؑ سے جنگ خدا سے جنگ ہے اور علیؑ سے صلح خدا سے صلح ہے"۔

۶ ولي علي ولي الله وعدو علي عدو الله "علیؑ کا دوست اللہ کا دوست ہے اور علیؑ کا دشمن اللہ کا دشمن ہے"۔

۷ علي حجة الله وخليفته علي عباده "علی اللہ کی حجت ہے اور اس کے بندوں پر اس کا خلیفہ ہے"۔

۸ حب علي ايمان وبغضه كفر "علیؑ کی محبت ایمان اور علیؑ کا بغض کفر ہے"۔

۹ حزب علي حزب الله وحزب اعدائه حزب الشيطان "علیؑ کا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور اس کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے"۔

۱۰ الحق مع علي وعلي مع الحق لا يفترقان حتى يردا على الحوض "حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ ہمیشہ حق کے ساتھ ہے، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں"۔

۱۱ علي قسيم الجنة والنار "علیؑ جنت اور دوزخ کا بانٹنے والا ہے"۔

۱۲- من فارق عليا فقد فارقني ومن فارقني فقد فارق الله "جو علیؑ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا، اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ خدا سے جدا ہوا"۔

۱۳-شيعة علي هم الفائزون يوم القيامة "علیؑ کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے"۔ (امالی صدوق، ص ۱۴۹، مجلس ۲۰، حدیث اول)

حدیث نمبر 56 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے فضل بن شاذان سے روایت کی ہے کہ مامون الرشید عباسی نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے کہا تھا کہ آپ اسلام کی بنیادی اور ضروری باتیں اختصار کے ساتھ تحریر فرمائیں۔

امام علیہ السلام نے ایک تحریر لکھی جس کی ابتداء میں آپؑ نے لکھا:

"اسلام نام ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کی گواہی دینے کا اور اس کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

خدا کو الہ واحد، احد، صمد، قیوم، سمیع، بصیر، قدیر، قدیم اور ایسا عالم ماننا ضروری ہے جس سے جہل کا اظہار نہ ہو اور ایسا قادر ماننا ضروری ہے جو کبھی عاجز نہ ہو۔ اور ایسا غنی ماننا ضروری ہے جو کبھی محتاج نہ ہو اور ایسا عادل ماننا ضروری ہے جو کبھی ظلم نہ کرتا ہو۔ اور اُس کے ساتھ اسے ہر چیز کا خالق ماننا ضروری ہے اور یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں ہے اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس کی کوئی شبیہ نہیں، کوئی ضد نہیں، کوئی مثال نہیں اور اس کا کوئی کفو نہیں ہے۔ اور عبادت، دعا اور رغبت سے وہی مقصود ہے۔

اور یہ کہ محمد مصطفیٰؐ اللہ کے عبد ہیں اور اُس کے رسولؐ ہیں۔ آپؐ خدا کے امین ہیں اور تمام مخلوق میں سے آپؐ خدا کے چنے ہوئے ہیں۔ آپ مرسلین کے سردار اور انبیاء کے سلسلہ کے خاتم اور تمام جہانوں سے افضل ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور آپؐ کی ملت میں کوئی تبدیلی اور آپ کی شریعت میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوگا۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ اپنے رب کی طرف سے جو کچھ لائے ہیں، وہ واضح حق ہے اور آنحضرتؐ سے پہلے انبیاء و رسل کی تصدیق ضروری ہے۔ اسلام لانے کے لیے خدا کی کتاب کی تصدیق ضروری ہے۔ یہ وہ حق کی کتاب ہے جس کے آگے اور پیچھے باطل نہیں آ سکتا۔ وہ صاحبِ حکمت اور لائق حمد خدا کی نازل کی ہوئی کتاب ہے اور باقی کتابوں کی نگران ہے اور وہ اول سے لے کر آخر تک حق ہے۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ کے محکم، متشابہ، خاص عام، وعد وعید، ناسخ منسوخ اور قصص و اخبار پر ایمان رکھے اور یہ ایمان بھی رکھے کہ مخلوق ایسی کتاب لانے سے عاجز ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ انسان یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اکرمؐ کے بعد اہلِ ایمان کا رہنما اور اُن پر حجت، اور امر مُرسلین کو قائم رکھنے والا، اور قرآن کی ترجمانی کرنے والا، اور احکامِ قرآن کا عالم رسولِ خدا کا بھائی اور خلیفہ ہے۔ اسے رسولِ خدا سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی اور وہ ذات علی بن ابی طالبؑ کی ہے۔ آپ امیرالمومنین، امام المتقین، قائدالغرالمحجلین، افضل الوصیین اور انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث ہیں۔ ان کے بعد جوانانِ جنت کے سردار حسنؑ اور حسینؑ امام ہیں۔ پھر علی بن الحسین زین العابدین امام ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر باقرؑ علم انبیاء، محمد بن علیؑ امام ہیں۔ پھر وارث اوصیاء جعفر صادقؑ امام ہیں۔ پھر موسیٰ کاظمؑ امام ہیں، پھر علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ امام ہیں، پھر محمدؑ بن علیؑ، پھر علیؑ بن محمدؑ، پھر حسنؑ بن علیؑ، پھر حجۃ القائم منتظر مہدیؑ امام ہیں۔

ان کی امامت و وصایت کی گواہی دو، اس کے ساتھ یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ زمین کسی بھی وقت حجتِ خدا سے خالی نہیں رہتی اور یہ ہستیاں خدا کی مضبوط رسی ہیں اور ہدایت کے امام ہیں اور اہلِ دنیا پر حجت ہیں، یہاں تک کہ اللہ زمین اور اہلِ زمین کا وارث ہو۔ اور ان کا ہر مخالف گمراہ اور حق کا تارک ہے۔ وہ قرآن کے ترجمان اور انبیاء کے نمائندے ہیں اور جو اپنے امامِ زمانہ کی معرفت کے بغیر مرا، وہ جاہلیت کی موت مرا۔

واضح رہے کہ دین میں ورع، فقہ، صداقت، اصلاح، استقامت، جدوجہد اور ہر نیک و بد کو امانت کا لوٹانا اور لمبا سجدہ کرنا اور دن کے روزے رکھنا اور رات کا قیام اور محرمات سے پرہیز اور صبر اور اچھی صحبت سے اچھے وقت کا انتظار کرنا بھی شامل ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے وضو اور فقہ کے مسائل تحریر فرمائے۔ (عیون اخبار الرضا، ج۱، ص ۱۲۹، باب ۳۵، حدیث اول)

حدیث نمبر 57 سید ابن طاؤس نے طرائف میں لکھا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپؐ نے انصار کو بلایا اور آپؐ نے ان سے فرمایا:

"اے گروہِ انصار! اب رخصت کا وقت قریب آچکا ہے مجھے رفیقِ اعلیٰ کی طرف سے بلاوا آچکا ہے اور میں اس پر لبیک کہنے کو ہوں۔ تم لوگوں نے ہم سے اچھی ہمسائیگی کا ثبوت دیا ہے اور تم نے اچھے مددگار ہونے کا مظاہرہ کیا ہے۔ تم نے اپنے اموال سے ہماری ہمدردی کی اور رہائش کے لیے ہمیں وسعت فراہم کی۔ تم نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنی جان کی بازی لگائی۔ اللہ تمہیں اس کی اچھی جزا دے گا۔ اب صرف ایک چیز باقی رہ گئی ہے اور عمل کا خاتمہ اسی کے ساتھ مربوط ہے اور میں اس میں کوئی تفریق پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ دو چیزیں ہیں ان میں بال برابر کا بھی فرق نہیں ہے اور جو ایک سے وابستگی اختیار

Presented by Ziaraat.Com

کرے اور دوسری کو چھوڑ دے تو اس نے پہلی چیز کا بھی انکار کیا ہے۔ اللہ اس کے کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرے گا۔

انصار نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ ہماری رہبری فرمائیں، تاکہ ہم گمراہی سے محفوظ رہ سکیں۔ اللہ نے آپ کے ذریعہ سے ہمیں ہلاکت سے بچایا ہے اور آپ ہمارے لیے مہربان اور شفیق ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ ہے۔ کتاب قرآن ہے اس میں حجت، نور اور بُرہان ہے۔ اللہ کا کلام ہر دور میں تروتازہ رہے گا۔ قرآن شاہد ہے اور حاکمِ عادل ہے۔ اور حلال وحرام اور احکام کے بیان کرنے والا ہے۔ اسی کے ذریعہ سے خدا بندوں پر اپنی حجت تمام کرے گا اور قرآن چھوڑنے کی وجہ سے لوگوں کے قدم پُلِ صراط سے پھسلیں گے۔

اے گروہِ انصار! میرے بعد میری اہلِ بیتؑ کا خصوصی خیال رکھنا۔ لطیف وخبیر خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ قرآن واہلِ بیتؑ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس پہنچ جائیں۔

یادرکھو! اسلام ایک چھت ہے اس کے نیچے ستون ہے اور ستون کے بغیر چھت قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر کوئی شخص ستون کے بغیر چھت کھڑی بھی کرلے تو وہ چھت بہت جلد گر جائے گی اور بنانے والے کو دوزخ میں لے جائے گی۔

لوگو! اسلام کے ستون کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے:

اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُهٗ

"پاکیزہ کلمات اسی کی طرف جاتے ہیں اور عملِ صالح اسے بلند کرتا ہے"۔ (فاطر:۱۰)

عملِ صالح امام کی اطاعت اور ولی امر کی فرمانبرداری کا نام ہے اور اطاعت امام دراصل خدا کی رسی کو تھامنے کے مترادف ہے۔

لوگو! کیا تم نے سمجھ لیا ہے؟ میری اہلِ بیتؑ کے متعلق خدا کا خوف کرنا، میری اہلِ

Presented by Ziaraat.Com

بیتؑ تاریکیوں کا چراغ اور معدنِ علم اور چشمۂ حکمت ہے اور ملائکہ کی آمدورفت کا مقام ہے۔ میری اہلِ بیتؑ کا سربراہ میرا وصی، میرا امین اور میرا وارث ہے۔ اُسے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

لوگو! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟

اے گروہِ انصار! اچھی طرح سے سنو، فاطمہؑ کا دروازہ میرا دروازہ ہے، جس نے اُس کی ہتک کی اس نے حجابِ الٰہی کی ہتک کی۔

راوی کا بیان ہے: جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ان الفاظ پر پہنچے تو آپؑ کی ہچکی بندھ گئی اور زور سے رونے لگے اور فرمایا:

"ہائے اللہ کے حجاب کی ہتک کی گئی، ہائے ہماری والدہ! اللہ کے حجاب کی ہتک کی گئی"۔

محقق سید علی عاشور پاورقی میں لکھتے ہیں کہ یہ روایت ہمیں سید ابن طاوؤس کی کتاب "طرائف" میں نہیں مل سکی، البتہ علامہ مجلسی نے اسے کتاب "الطرف" میں نقل کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں (بحارالانوار، ج ۲۲، ص ۴۷۶، حدیث ۲۷)

حدیث نمبر 58 احتجاج طبرسی کی ایک روایت کا ماحصل یہ ہے کہ ابان بن تغلب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب رسولؐ خدا کے بعد لوگوں نے اپنا خلیفہ منتخب کیا تو کیا کسی نے اس کے سامنے احتجاج بھی کیا تھا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں، خالد بن سعد بن عباس اموی، سلمان فارسی، ابوذر غفاری، مقداد بن اسود، عمار بن یاسر، بریدہ اسلمی اور انصار میں سے ابوالہیثم بن تیہان اور سہل بن حنیف اور عثمان بن حنیف، خزیمہ بن ثابت، ذوالشہادتین، ابن بن کعب اور ابوایوب انصاری نے احتجاج کیا تھا۔

ان لوگوں نے امیرالمومنینؑ سے مشورہ لیا تھا، آپؑ نے ان سے فرمایا تھا کہ رسولؐ خدا نے اپنی وفات سے قبل مجھ سے فرمایا تھا:

"ابوالحسن! اُمت تجھ سے غداری کرے گی اور میرے عہد کو توڑ ڈالے گی، تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو کہ ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی۔ میرے بعد میری اُمت

Presented by Ziaraat.Com

کے کچھ تھوڑے سے افراد ہارونؑ اوراس کے ساتھیوں کی طرح حق پر رہیں گے اور اکثریت سامری کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جائے گی"۔

میں نے عرض کیا تھا یارسولؐ اللہ! میرے لیے ان حالات میں کیا حکم ہے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ اگر تمہیں مددگار میسر ہوں تو مخالفین سے جنگ کرنا اور اگر مددگار میسر نہ ہوں تو ہاتھ روک لینا اور اپنے خون کی حفاظت کرنا یہاں تک کہ مظلوم بن کر مجھ سے آن ملو۔ (احتجاج، ج ۱، ص ۹۷)

سلمان فارسیؓ کا احتجاج

حدیث نمبر 59 احتجاج طبرسی میں مرقوم ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کی تدفین کے تین دن بعد سلمان فارسیؓ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اُنہوں نے کہا:

"لوگو! میری بات توجہ سے سنو اور خوب غور کرو، کیونکہ مجھے بہت سا علم ملا ہے اور امیرالمومنینؑ کے جتنے فضائل مجھے معلوم ہیں اگر میں سارے بیان کروں تو لوگ کہیں گے کہ سلمانؓ پاگل ہو گیا ہے۔ اور کوئی یہ کہے گا کہ خدا سلمانؓ کے قاتل پر رحم کرے۔

تمہارے لیے موت مقرر ہو چکی ہے جس سے پہلے کچھ آزمائشیں آنی ہیں، جب کہ علیؑ کے پاس علم المنایا اور علم البلایا اور میراثِ وصایا، فصل الخطاب اور اصلِ انساب موجود ہے اور وہ مثیلِ ہارونؑ ہے۔ جب کہ تم لوگوں نے بنی اسرائیل کی روش کو اپنا لیا ہے اور تم حق سے بھٹک چکے ہو۔ اور تم میں سے کچھ لوگوں کو بھٹکنے کا علم ہے اور کچھ کو علم تک نہیں ہے۔

تم لوگ بنی اسرائیل کے نقشِ قدم پر چلو گے۔ اس ذات کی قسم، جس کے قبضۂ اختیار میں سلمانؓ کی جان ہے، اگر تم علیؑ کو اپنا حاکم بنا لیتے تو تمہیں اُوپر اور نیچے سے رزق ملتا اور اگر تم فضا میں اُڑتے ہوئے پرندے کو بھی بلاتے تو وہ بھی تمہارے پاس چلا آتا اور اگر تم سمندر میں سے مچھلیوں کو پکارتے تو وہ تمہارے حکم کی تعمیل کرتیں اور اللہ کا کوئی پیارا افلاس میں مبتلا نہ ہوتا اور نہ ہی کوئی فرض ضائع ہوتا اور نہ ہی حکمِ خداوندی میں کوئی کسی سے جھگڑا کرتا، لیکن تم لوگوں نے ایسا نہیں کیا، تم نے حقدار کو چھوڑ کر دوسروں کو حکومت پر فائز کیا

Presented by Ziaraat.Com

ہے، لہٰذا تمہیں آزمائشوں کے آنے کی خوش خبری ہو۔ اب تم خوش حالی سے مایوس ہو جاؤ۔ اب میرا تمہارا رشتہ ختم ہو چکا ہے کیونکہ تم نے جنت کے رہنماؤں، آلِ محمدؑ کو چھوڑ دیا ہے۔ تم سے جتنا ہو سکے امیر المومنینؑ کی اطاعت کرو۔ ہم نے اُنہیں مولا اور امیر المومنین کہہ کر سلام کیا تھا اور ہم نے یہ سلام رسولؐ خدا کے فرمان کے تحت کیا تھا۔

لوگوں کی حالت بھی عجیب ہے، وہ علیؑ کی فضیلت پہچان کر اسی سے حسد کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے قابیل نے ہابیل سے حسد کیا تھا اور حسد میں آ کر اسے قتل کر دیا تھا۔ انبیاءؑ کے ہدف سے ہٹ جانا قوموں کی تاریخ میں کوئی نیا واقعہ نہیں ہے۔ بنی اسرائیل نے ارتداد اختیار کیا تھا۔ لوگو! آخر تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم لوگوں کا فلاں فلاں سے کیا مقصد ہے۔ تم لوگ یا تو تجاہلِ عارفانہ سے کام لے رہے ہو یا تم حسد میں مبتلا ہو۔ عنقریب تم آپس میں لڑو گے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹو گے۔ نجات پانے والے کے خلاف ہلاکت کی جب کہ ہلاکت پانے والے کے لیے نجات کی گواہی دی جائے گی۔

لوگو! میں نے اپنا نظریہ ظاہر کر دیا ہے اور میں نے اپنے نبی کے حکم کے سامنے سر جھکا دیا ہے اور حضرت امیر المومنین سید الوصیین امام الشہداء والصدیقین رئیس الصالحین علی بن ابی طالبؑ کی پیروی کی ہے۔ (احتجاج طبرسی، ج۱، ص۱۵۱)

ابی بن کعب کا احتجاج

حدیث نمبر 60 احتجاج طبرسی میں مرقوم ہے کہ یکم ماہِ رمضان جمعہ کے دن خلیفہ اول نے خطبہ دیا تو ابی بن کعب کھڑے ہوئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا اور کہا:

''مرضاتِ الٰہی کی پیروی کرنے والے مہاجرو اور اسلام کو پناہ دینے والے انصاریو! کیا تم بھول گئے ہو یا جان بوجھ کر تم نے حقائق کو بھلا دیا ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر تم لوگ بدل گئے ہو یا کم از کم عاجز ہو گئے ہو؟ کیا تمہیں وہ موقع یاد نہیں ہے جب رسولؐ خدا نے غدیرِ خم میں یہ فرمایا تھا:

Presented by Ziaraat.Com

من کنت مولا فهذا علی مولاہ "جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے"۔
ومن کنت نبیه فعلی امیرہ "جس کا میں نبی ہوں اُس کا علیؑ امیر ہے"۔
کیا تم نہیں جانتے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا:

یاعلی انت منی بمنزلة ھارون من موسٰی طاعتك واجبة علی من بعدی کطاعتی فی حیاتی

"علیؑ تجھے مجھ سے وہی مقام حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھا۔ میرے بعد والے لوگوں پر تیری اطاعت اتنی ہی فرض ہے جتنا کہ میری زندگی میں ان پر میری اطاعت فرض ہے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔

کیا تم نہیں جانتے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا:

اوصیکم باھل بیتی خیرا فقدموھم ولا تقدموھم وامروھم ولا تامروا علیھم

"میں تمہیں اپنے اہلِ بیتؑ سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، اُنہیں آگے کرو تم ان کے آگے مت آؤ اور اُنہیں اپنا حاکم بناؤ تم ان پر حکم نہ چلاؤ"۔

کیا تمہیں یہ بات بھول گئی ہے کہ رسول اکرمؐ نے اپنی وفات سے قبل ہمیں فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے گھر میں جمع کر کے کہا تھا کہ اللہ نے موسیٰؑ کو وحی کی تھی کہ تم اپنے خاندان میں سے کسی بھائی بند کا انتخاب کرو، میں اُسے نبی بناؤں گا اور اُس کی اولاد کو تیری اولاد قرار دوں گا اور میں اُنہیں آفات سے محفوظ رکھوں گا اور اُنہیں ہر طرح کی ملاوٹ سے پاک رکھوں گا۔

حضرت موسیٰؑ نے ہارونؑ کا انتخاب کیا تھا۔ اللہ نے اولادِ ہارونؑ کو بنی اسرائیل کا رہبر مقرر کیا اور مسجد میں موسیٰؑ کے لیے جو کچھ حلال کیا تھا وہ سب کچھ ان کے لیے بھی حلال کیا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

اسی طرح سے اللہ نے میری طرف وحی کی کہ موسیٰؑ کی طرح سے میں بھی کسی بھائی کا انتخاب کروں اور اس کی اولاد میری اولاد شمار کی جائے گی۔ اولادِ ہارونؑ کی طرح سے تیری اولاد بھی طیب و طاہر ہوگی۔ البتہ ان میں نبوت نہیں ہوگی۔ چنانچہ میں نے علیؑ کا انتخاب کیا۔ اللہ نے اسے مثیلِ ہارونؑ بنایا اور اُس کی اولاد کو میری اولاد بنایا۔

لوگو! کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ تم پر شبہات مسلط کر دیے گئے ہیں۔ تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جسے سخت پیاس لگی ہو اور پیاس کی وجہ سے اسے اپنی موت سامنے دکھائی دے رہی ہو، اتنے میں اسے ایک رہبر دکھائی دیا۔ پیاسے نے اس سے پانی کے متعلق پوچھا۔ اس نے بتایا کہ تیرے سامنے دو چشمے ہیں: ایک چشمہ کھارے پانی کا ہے اور دوسرا چشمہ میٹھے پانی کا ہے۔ اگر تو کھارے پانی کے چشمہ پر جا پہنچا تو سمجھ لینا کہ تو بھٹک گیا ہے اور اگر تو میٹھے پانی کے چشمہ پر پہنچ گیا تو سمجھنا کہ تو نے صحیح راستہ اختیار کیا ہے۔

اے بھٹکتی ہوئی اُمت تمہاری مثال بھی اسی شخص کی طرح ہے۔ رسولِ خدا نے تمہیں گمراہی سے بچانے کے لیے ایک پرچم نصب کیا تھا جو حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیتا ہے۔ اگر تم اس کی اطاعت کرتے تو تمہارے درمیان اختلاف جنم نہ لیتے اور تم آپس میں نہ لڑتے اور ایک دوسرے سے بیزاری اختیار نہ کرتے۔ تم لوگوں نے حقدار کو نظرانداز کر کے رسول سے کیا ہوا عہد توڑا ہے اور تم نے اس کی عترت کی مخالفت کی ہے۔ اور تم نے اس کے ساتھ یہ خیال بھی کر لیا ہے کہ اُمت کا اختلاف رحمت ہے۔ جب کہ اللہ کی کتاب پکار پکار کر اختلاف و تفرقہ کی مذمت کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَ اخْتَلَفُوا مِنْم بَعْدِ مَا جَآءَ هُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (آل عمران:۱۰۵)

"اُن لوگوں کی طرح سے مت بنو جنھوں نے تفرقہ پیدا کیا اور واضح نشانیاں آنے کے بعد اختلاف کیا، ان لوگوں کے لیے عذابِ عظیم ہے"۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر اللہ نے ہمیں تمہارے اختلاف کی خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے:

وَ لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ○ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ (ہود: ۱۱۸-۱۱۹)

''یہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے، البتہ وہ اس سے مستثنیٰ ہیں جن پر تیرے رب نے رحم کیا ہو اور اسی رحمت کے لیے تو اس نے انہیں پیدا کیا ہے''۔

لوگو! رحمت، آلِ محمدؐ ہیں۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا:

''علیؑ! تو اور تیرے شیعہ فطرت پر قائم ہیں جب کہ باقی لوگ اس سے بیزار ہیں''۔

تم نے اپنے نبیؐ کے فرمان کو تسلیم کیوں نہیں کیا۔ نبی اکرمؐ پہلے ہی بتا چکے تھے کہ تم ان کے وصی، ان کے امین، ان کے وزیر، ان کے بھائی سے انحراف کرو گے۔

یاد رکھو! علیؑ سب سے طاہر قلب کا مالک ہے اور سب سے بڑا عالم ہے اور وہ اول المسلمین ہے۔ نبیؐ کی نظر میں اُن کا رتبہ سب سے زیادہ تھا اسی لیے نبی اکرمؐ نے انہیں اپنی میراث عطا کی اور اپنے وعدوں کے لیے انہیں وصیت کی اور انہیں اُمت کا خلیفہ مقرر کیا اور انہیں اپنے اَسرار کا حامل بنایا۔ علی ہی رسول اکرمؐ کا حقیقی وارث ہے۔ وہ سید الوصیین ہے اور وہ خاتم الانبیاء کا وصی ہے اور وہ افضل المتقین ہے اور وہ رب العالمین کا سب سے بڑا اطاعت گزار ہے۔ تم نے حیاتِ پیغمبر میں انہیں امیر المومنین کہہ کر سلام کیا تھا۔ جس نے آگاہ کر دیا اُس نے اپنا حق ادا کر دیا اور جس نے کسی کو نصیحت کی تو اس نے خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ جس طرح سے میں نے نبی اکرمؐ کے احکام سنے تھے، تم نے بھی اسی طرح سے نبی اکرمؐ کے احکام سنے تھے اور جو کچھ میں دیکھ چکا ہوں وہ کچھ تم بھی دیکھ چکے ہو''۔

اس وقت حکومتی گروپ کے تین ارکان اُٹھے اور انہوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے تم پاگل ہو چکے ہو یا تم پر جنات کا اثر ہے۔

ابی بن کعب نے کہا مجھے تم لوگ بے وقوف دکھائی دیتے ہو۔ ایک دن میں رسولؐ

Presented by Ziaraat.Com

خدا کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ کسی سے گفتگو کر رہے تھے جس سے آپ گفتگو کر رہے تھے وہ تو مجھے دکھائی نہیں دے رہا تھا البتہ اس کی باتیں میرے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔

نبی اکرمؐ اس سے کہہ رہے تھے کہ تمہارا کیا خیال ہے میری اُمت اس کی اطاعت کرے گی؟

اس نے کہا کہ نیک لوگ اس کی اطاعت کریں گے اور فاجر افراد اس کی مخالفت کریں گے۔ اس سے پہلے بھی اُمتوں میں یہی کچھ ہوتا آیا ہے۔ جس طرح سے آپؐ نے اپنا وصی مقرر کیا ہے اسی طرح سے موسیٰ بن عمران نے بھی یوشع بن نون کو اپنا وصی مقرر کیا تھا مگر موسیٰؑ کے قرابت داروں نے اس کی مخالفت کی تھی۔ آپ کی اُمت بھی بنی اسرائیل کے نقشِ قدم پر چلے گی اور اس کی مخالفت کرے گی اور اس سے خلافت چھین لے گی۔

میں نے رسولِؐ خدا سے عرض کیا: آپ کس سے محوِ کلام تھے، کیونکہ میں نے مخاطب کو نہیں دیکھا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: یہ میرے رب کا ایک فرشتہ ہے جو مجھے بتانے آیا ہے کہ میری اُمت علیؑ سے اختلاف کرے گی۔ پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا تھا:

ابی! میں تجھے وصیت کرتا ہوں اگر تو نے اسے یاد رکھا تو بھلائی میں رہے گا۔ ابی! علیؑ کی پیروی کرنا کیونکہ علیؑ خود بھی ہدایت یافتہ ہے اور دوسروں کو بھی ہدایت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، وہ میری اُمت کا خیر خواہ ہے۔ میری سنت کو از سرِ نو زندہ کرنے والا ہے۔ وہ میرے بعد تمہارا امام ہے۔ جو علیؑ پر راضی رہے تو وہ قیامت کے دن مجھے میرا وفادار بن کر مجھ سے ملاقات کرے گا اور جو علیؑ سے علیحدہ ہوا تو قیامت کے دن وہ بیعت شکن افراد کی صف میں کھڑا ہوگا اور وہ میری نبوت کا منکر اور میرے اَحکام کا مخالف بن کر مجھ سے ملاقات کرے گا اور میں نہ تو اس کی شفاعت کروں گا اور نہ ہی اسے اپنے حوض سے سیراب کروں گا۔ انصار میں سے چند افراد اُٹھے اور انہوں نے اُبی سے کہا:

اے اُبی! خدا آپ پر رحم کرے، آپؐ نے حق نصیحت ادا کر دیا اور اپنے عہد کو پورا کیا۔ (احتجاج طبرسی، ج ۱، ص ۱۵۴)

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علیؑ کا احتجاج

حدیث نمبر 61 احتجاج طبرسی کی ایک روایت کا ماحصل یہ ہے کہ جب لوگوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی تو اس بیعت کے کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکر کی حضرت علی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے اُن کے سامنے اپنے حقِ خلافت کے اثبات کے لیے یہ دلائل دیئے۔

آپؑ نے حضرت ابوبکر کو مخاطب کر کے فرمایا: میں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ دعوتِ رسولؐ پر سب سے پہلے میں نے لبیک کہی تھی یا آپ نے؟

(یہ احتجاج کافی لمبا ہے لہٰذا ہم اس مکالمہ کی صورت میں لکھتے ہیں)

خلیفہ: آپؑ نے سب سے پہلے تصدیقِ نبوتؐ کی تھی۔

امیرالمومنینؑ: یہ بتائیں کہ سورۂ توبہ کی تبلیغ میں نے کی تھی یا آپ نے؟

خلیفہ: آپؑ نے۔

امیرالمومنینؑ: شبِ ہجرت رسولؐ خدا کے بستر پر میں سویا تھا یا آپ؟

خلیفہ: آپؑ ہی سوئے تھے۔

امیرالمومنینؑ: من کنت مولاہ کی حدیث آپ کے متعلق ہے یا میرے متعلق؟

خلیفہ: آپؑ کے متعلق ہے۔

امیرالمومنینؑ: اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَ هُمْ رٰکِعُوْنَ (المائدہ:۵۵) کی آیتِ مجیدہ آپ کی زکوٰۃ کے وقت نازل ہوئی تھی یا میری زکوٰۃ کے وقت نازل ہوئی؟

خلیفہ: آپؑ کی زکوٰۃ کے وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

امیرالمومنینؑ: رسولؐ خدا نے انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ کی حدیث فرما کر آپ کو مثلِ ہارونؑ قرار دیا تھا یا مجھے؟

خلیفہ: یہ حدیث آپ کے لیے ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

امیرالمومنینؑ: مباہلہ میں رسولؐ خدا کے ساتھ آپ بیوی بچوں سمیت گئے تھے یا میں؟

خلیفہ: آپؑ ہی مباہلہ میں گئے تھے۔

امیرالمومنینؑ: آیت تطہیر انما یرید اللہ لیذھب...... کی آیت آپ اور آپ کے اہلِ خانہ کے لیے نازل ہوئی تھی یا میرے اور میرے اہلِ خانہ کے لیے نازل ہوئی؟

خلیفہ: آیت تطہیر آپؑ اور آپؑ کے اہلِ خانہ کے لیے نازل ہوئی۔

امیرالمومنینؑ: سورۂ دہر کی آیات آپ کے حق میں نازل ہوئی تھیں یا میرے حق میں نازل ہوئی تھیں؟

خلیفہ: آپؑ کے لیے سورۂ دہر کی آیات نازل ہوئی تھیں۔

امیرالمومنینؑ: آپ کی قضا نماز کی ادائیگی کے لیے سورج پلٹا تھا یا میری نماز کے لیے؟

خلیفہ: آپؑ کی نماز کے لیے۔

امیرالمومنینؑ: میدانِ اُحد میں لاسیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی کی ندا میرے لیے بلند ہوئی تھی یا آپ کے لیے؟

خلیفہ: یہ ندا آپؑ کے لیے بلند ہوئی تھی۔

امیرالمومنینؑ: جنگِ خیبر میں رسولؐ خدا نے پرچم مجھے عطا کیا تھا یا آپ کو؟

خلیفہ: آپؑ کو عطا کیا تھا۔

امیرالمومنینؑ: عمرو بن عبدود جیسے بہادر پہلوان کو میں نے مارا تھا یا آپ نے؟

خلیفہ: آپؑ نے مارا تھا۔

امیرالمومنینؑ: رسولؐ خدا کا پیغام لے کر قومِ جنات تک آپ نے پہنچایا تھا یا میں نے؟

خلیفہ: آپ نے ہی جنات تک آنحضرت کا پیغام پہنچایا تھا۔

امیرالمومنینؑ: آدمؑ سے لے کر اپنی ذات تک شجرۂ نسب میرا طاہر ہے یا آپؑ کا؟

خلیفہ: آپؑ کا شجرۂ نسب ہر عیب سے پاک ہے۔

امیرالمومنینؑ: نبی اکرمؐ کی سیدۃ نساء العالمین بیٹی آپ کی زوجیت میں آئی تھی یا میری زوجیت میں؟

Presented by Ziaraat.Com

خلیفہ: آپؑ ہی زوجِ بتولؑ ہیں۔

امیرالمومنینؑ: جوانانِ جنت کے سردار آپ کے بیٹے ہیں یا میرے بیٹے ہیں؟

خلیفہ: آپؑ کے بیٹے ہی جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

امیرالمومنینؑ: جنت میں آپ کے بھائی کو دو پَر ملے ہیں یا میرے بھائی کو؟

خلیفہ: آپؑ کے بھائی کو پَر ملے ہیں۔

امیرالمومنینؑ: رسولؐ خدا کے قرض آپ نے ادا کیے ہیں یا میں نے؟

خلیفہ: آپؑ نے ادا کیے ہیں۔

امیرالمومنینؑ: جب رسولؐ خدا کی خدمت میں بھنا ہوا پرندہ پیش ہوا تو آپ نے دعا مانگی تھی کہ خدایا! جو شخص تجھے ساری مخلوق میں سے پیارا ہو اُسے یہاں بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ بیٹھ کر اس پرندے کے گوشت کو کھائے۔ رسولؐ خدا کی دعا کا ثمر بن کر آپ گئے تھے یا میں گیا تھا؟

خلیفہ: آپؑ ہی دعائے پیغمبر کا ثمر بن کر گئے تھے۔

امیرالمومنینؑ: ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنے کی بشارت رسولؐ خدا نے آپ کو دی تھی یا مجھے دی تھی؟

خلیفہ: آپ کو دی تھی؟

امیرالمومنینؑ: رسولؐ خدا کی زندگی کے آخری لمحات کے امین آپ تھے یا میں تھا اور حبیبِ خدا کا غسل و کفن اور دفن آپ کے ہاتھوں سرانجام پایا تھا یا میرے ہاتھوں سے سرانجام پایا تھا؟

خلیفہ: آپ نے ہی رسولؐ خدا کی تجہیز و تکفین کی تھی۔

امیرالمومنینؑ: علم القضاء (فیصلوں کا علم) کے ماہر آپ ہیں یا میں ہوں؟

خلیفہ: آپ ہی سب سے بڑے قاضی ہیں۔

امیرالمومنینؑ: کیا رسولؐ خدا نے اپنے صحابہ کو آپ کے لیے حکم دیا تھا یا میرے لیے کہ انہیں السلام علیک یا امیرالمومنین کہہ کر سلام کرو۔

Presented by Ziaraat.Com

خلیفہ: رسولِؐ خدا نے یہ حکم آپؑ کے لیے دیا تھا۔

امیر المومنینؑ: رسولِؐ خدا سے زیادہ قرابت داری آپ کی ہے یا میری؟

خلیفہ: آپؑ ہی رسولِؐ خدا سے زیادہ قرابت رکھتے ہیں۔

امیر المومنینؑ: رسولِؐ خدا نے دینار آپ کو دیا تھا یا مجھے جسے جبریلؑ نے خریدا تھا اور اس سے حاصل کردہ رقم سے رسولِؐ خدا کو ضیافت دی گئی تھی، یہ واقعہ آپ کا ہے یا میرا ہے؟

خلیفہ: یہ واقعہ آپؑ کے ساتھ مخصوص ہے۔

امیر المومنینؑ: دوشِ محمدؐ پر سوار ہو کر کعبہ میں رکھے گئے بت آپ نے توڑے تھے یا میں نے توڑے تھے؟

خلیفہ: کعبہ کے بت آپؑ نے توڑے تھے۔

امیر المومنینؑ: رسولِؐ خدا نے انت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (دنیا اور آخرت میرے پرچم کا علم دار تو ہے) کہہ کر آپ کو اپنا علم دار مقرر کیا تھا یا مجھے؟

خلیفہ: آپؑ کو ہی علمدار قرار دیا گیا تھا۔

امیر المومنینؑ: مسجد میں رسولِؐ خدا کے دروازے کے علاوہ آپ کا دروازہ کھلا رکھا گیا تھا یا میرا دروازہ کھلا رکھا گیا تھا؟

خلیفہ: آپؑ کا دروازہ کھلا رکھا گیا تھا۔

امیر المومنینؑ: آیت نجویٰ پر عمل آپ نے کیا تھا یا میں نے کیا تھا؟

خلیفہ: آپؑ نے ہی آیت نجویٰ پر عمل کیا تھا۔

الغرض حضرت علیؑ نے اپنے مناقب بیان کیے اور حضرت ابوبکر نے آپؑ کی تصدیق کی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: آخر تم نے خلافت کا قلادہ اپنی گردن میں کیوں لے لیا؟

حضرت ابوبکر نے کہا: آپ مجھے سوچنے کی مہلت دیں۔ دوسرے دن وہ خلافت کا عہدہ امیر المومنین کو پلٹنا چاہتے تھے، لیکن اُن کے ایک ساتھی نے ایسا کرنے سے روک دیا۔

(الاحتجاج، ج ۱، ص ۱۵۷)

Presented by Ziaraat.Com

مجلسِ شوریٰ میں حضرت علیؑ کا احتجاج

حدیث نمبر 62 احتجاج طبرسی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ خلیفۂ ثانی نے اپنی موت سے پہلے خلافت کے لیے چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ حضرت عمر کی وفات کے بعد اس چھ رکنی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اس میں حضرت علیؑ، حضرت عثمان، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ اور زبیر شامل تھے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عثمان کا انتخاب یقینی بنا دیا تو اس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام نے اتمامِ حجت کے لیے تمام حاضرین کو تاریخی خطاب کیا اور اس خطاب میں آپؑ نے اپنے فضائل کا تذکرہ کیا اور حاضرین کو چیلنج کر کے کہا: اگر تم میں یہ فضائل موجود ہیں تو بیان کریں اور اگر تم میں یہ فضائل نہیں ہیں تو پھر تمہیں خدا سے ڈرنا چاہیے اور ناانصافی کی سیاست نہیں کرنا چاہیے۔

آپؑ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: حاضرین! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اب جو کچھ کہوں گا اگر وہ سچ ہو تو اس کی تصدیق کرنا اور اگر غلط ہو تو مجھے ٹوک دینا۔

۱- میں تمہیں اس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جو تمہارے صدق و کذب سے بخوبی آگاہ ہے، کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ایسا بھی ہے جس نے آنحضرتؐ کے ساتھ مل کر دو قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲- کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے رسولِ خدا کے ہاتھ پر بیعتِ فتح اور بیعتِ رضوان دونوں بیعتیں کی ہوں؟

حاضرین: نہیں۔

۳- کیا تم میں سے کسی کے بھائی کو جنت میں دو پَر ملے ہیں یا یہ شرف صرف مجھے ہی حاصل ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

حاضرین: صرف آپ کے بھائی کو ہی دو پَر ملے ہیں۔
۴- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کا چچا "سید الشہداء" ہو؟
حاضرین: نہیں۔
۵- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کی زوجہ خواتینِ جنت کی سردار ہو؟
حاضرین: نہیں۔
۶- کیا میرے بیٹوں کے علاوہ تم میں سے کسی کے بیٹے جوانانِ جنت کے سردار ہیں؟
حاضرین: نہیں۔
۷- کیا میرے علاوہ تم میں کوئی قرآن کے ہر ناسخ و منسوخ کو جانتا ہے؟
حاضرین: نہیں۔
۸- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہو؟
حاضرین: نہیں۔
۹- کیا میرے علاوہ تم میں سے کسی نے جبریلؑ کو دحیہ کلبی کی صورت میں دیکھا ہوا ہے؟
حاضرین: نہیں۔
۱۰- کیا میرے علاوہ تم میں سے کسی نے حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دی ہے؟
حاضرین: نہیں۔
۱۱- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے رسولؐ خدا نے خیبر میں علم عطا کیا ہو اور اُس نے خیبر کو فتح کیا ہو؟
حاضرین: نہیں۔
۱۲- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے لیے رسولؐ خدا نے غدیرِ خم میں من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ کا اعلان کیا ہو؟

Presented by Ziaraat.Com

۱۳- کیا میرے علاوہ تم میں کوئی برادرِ رسول بھی ہے؟

حاضرین: نہیں۔

۱۴- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی عمرو بن عبدود کا قاتل بھی ہے؟

حاضرین: نہیں۔

۱۵- کیا میرے علاوہ تم میں سے کسی کے لیے رسولؐ خدا نے انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی کی حدیث بھی فرمائی ہے؟

حاضرین: نہیں۔

۱۶- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے قرآن کی دس آیات میں لفظ "مومن" سے یاد کیا گیا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۱۷- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے رسولؐ خدا کو مٹھی بھر خاک اُٹھا کر دی ہو اور آپ نے وہ خاک کفار کے منہ پر پھینکی ہو اور کافروں کو شکست ہوئی ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۱۸- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے ساتھ جنگِ اُحد کے دن فرشتے کھڑے ہوں؟

حاضرین: نہیں۔

۱۹- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے رسولؐ خدا کا قرض چکایا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲۰- کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا ہے جس کے چہرے کی جنت مشتاق ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲۱- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو رسولؐ خدا کی زندگی کے آخری

Presented by Ziaraat.Com

لمحات میں ان کا رفیق رہا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲۲- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے رسولؐ خدا کی تجہیز و تکفین کی ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲۳- کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جسے رسولؐ خدا کے ہتھیار، پرچم اور انگشتری میراث میں ملی ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲۴- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ جسے رسولِ خدا نے اپنی ازواج کو طلاق دینے کا اختیار تفویض کیا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲۵- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے دوشِ پیغمبرؐ پر چڑھ کر کعبہ کے بت توڑے ہوں؟

۲۶- کیا میرے علاوہ کوئی ایسا بھی ہے جس کی تعریف میں منادی نے لاسیف الا ذوالفقار ولا فتٰی الا علی کی ندا دی ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲۷- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے آنحضرتؐ کے ساتھ بھنا ہوا پرندہ کا گوشت کھایا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲۸- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے رسولؐ خدا نے دنیا و آخرت میں اپنا علمدار قرار دیا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۲۹- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے آیتِ نجویٰ پر عمل کیا ہو؟

Presented by Ziaraat.Com

حاضرین: نہیں۔

۳۰-کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے رسولؐ خدا کا جوتا گانٹھا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۳۱-کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے رسولؐ خدا نے دنیا و آخرت میں اپنا بھائی قرار دیا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۳۲-کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے رسولؐ خدا نے فرمایا ہو: انت احب الخلق الیّ واقولھم بالحق (تو تمام مخلوق سے مجھے زیادہ محبوب ہے اور تو سب سے زیادہ حق کہنے والا ہے؟)

حاضرین: نہیں۔

۳۳-کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہو جس نے ایک سو ڈول کے بدلے ایک سو کھجور کے دانے مزدوری میں لیے ہوں اور وہ رسولؐ خدا کو کھلائے ہوں؟

حاضرین: نہیں۔

۳۴-کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے روزِ بدر جبریلؑ و میکائیلؑ نے تین ہزار ملائکہ سمیت سلام کیا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۳۵-کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے مجھ سے پہلے توحید کا اقرار کیا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۳۶-کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو محفلِ پیغمبرؐ میں سب سے پہلے جاتا ہو اور سب کے بعد باہر آتا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۳۷-میں رسولؐ خدا کے ساتھ ایک باغ سے گزرا تو میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! یہ

Presented by Ziaraat.Com

باغ بڑا خوبصورت ہے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: جنت میں تیرا باغ اس سے بھی زیادہ حسین ہے۔ میں نے تین باغات کے متعلق یہ الفاظ کہے اور ہر بار رسولؐ خدا نے مجھے یہی جواب دیا۔ کیا تم میں سے بھی کوئی ایسا ہے جسے رسولؐ خدا نے اس طرح کے کلمات کہے ہوں؟

حاضرین: نہیں۔

۳۸- رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا: انت اول من امن بی وصدقنی واول من یرد علیّ الحوض یوم القیامة (تو مجھ پر ایمان لانے والا اور تصدیق کرنے والا پہلا شخص ہے اور قیامت کے دن میرے حوض پر سب سے پہلے تو آئے گا)

کیا رسولؐ خدا نے تم میں سے بھی کسی سے یہ الفاظ فرمائے تھے؟

حاضرین: نہیں۔

۳۹- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو مباہلہ میں توحید و نبوت کا گواہ بن کر گیا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۴۰- ایک بار رسولؐ خدا نے انس سے فرمایا تھا کہ اس دروازہ میں جو سب سے پہلے داخل ہوگا وہ مومنین کا امیر، مسلمانوں کا سردار اور اوصیاء کا افضل ترین فرد ہوگا۔ انس نے دعا مانگی کہ خدایا! انصار میں سے کسی کو بھیج دے۔ لیکن میں وہاں پہنچا۔ رسولؐ خدا نے انس سے فرمایا: تم پہلے شخص نہیں ہو جس نے قوم سے محبت کی ہو۔ تو کیا رسولؐ خدا نے تمہارے لیے بھی کبھی اس طرح کے الفاظ فرمائے تھے؟

حاضرین: نہیں۔

۴۱- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق اللہ نے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ (المائدہ:۵۵) کی آیت نازل کی ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۴۲- کیا میرے علاوہ اور میری اولاد کے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے

Presented by Ziaraat.Com

متعلق خدا نے سورۂ دہر کی آیات نازل فرمائی ہوں؟

حاضرین: نہیں۔

۴۳- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے متعلق خدا نے اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر (التوبہ:۱۹) کی آیت نازل فرمائی ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۴۴- رسولؐ خدا نے مجھے ایک ہزار کلمات تعلیم دیے تھے تو پھر ہر کلمہ ایک ہزار کلمات کی کلید اختیار کر گیا۔ کیا اس طرح کا شرف تم میں سے بھی کسی کو ملا تھا؟

حاضرین: نہیں۔

۴۵- خدا کے لیے بتاؤ جب روز طائف پیغمبر اسلامؐ نے کافی دیر تک مجھ سے سرگوشی کی اور شیخین نے اعتراض کیا کہ آپ نے ہمیں چھوڑ کر علیؑ سے اتنی طویل سرگوشی کی ہے تو رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ میں نے اُس سے سرگوشی نہیں کی بلکہ خدا نے کی ہے۔ کیا تمہیں بھی اس طرح کا کبھی شرف نصیب ہوا تھا؟

حاضرین: نہیں۔

۴۶- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تمام مخلوق کی بہ نسبت تو میرے زیادہ قریب ہوگا۔ تیری شفاعت کی وجہ سے ربیعہ ومضر قبائل کے افراد سے بھی زیادہ افراد جنت میں جائیں گے۔ کیا رسولؐ خدا نے تم سے بھی اس طرح کے کلمات فرمائے تھے؟

حاضرین: نہیں۔

۴۷- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب مجھے جنت کی پوشاک پہنائی جائے گی تو اس کے ساتھ تجھے بھی جنت کی پوشاک پہنائی جائے گی۔ کیا اس طرح کے جملے رسولؐ خدا نے تم سے بھی کہے تھے؟

حاضرین: نہیں۔

۴۸- کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس سے حبیبؐ خدا نے یہ فرمایا ہو:

Presented by Ziaraat.Com

انت وشیعتك فائزون یوم القیامۃ ''قیامت کے دن تم بھی کامیاب ہو اور تمہارے شیعہ بھی کامیاب ہیں؟

حاضرین: نہیں۔

۴۹- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے متعلق فرمایا تھا: کذب من زعم انه یحبنی ویبغض ھذا ''وہ جھوٹا ہے جو علی سے بغض رکھ کر مجھ سے محبت کا گمان کرے''۔

کیا رسول کریمؐ نے تم میں سے کسی کے متعلق اس طرح کے الفاظ فرمائے تھے؟

حاضرین: نہیں۔

۵۰- رسولؐ خدا نے ایک بار فرمایا: ''جس نے میرے بالوں سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی تو اس نے خدا سے محبت کی۔ آپ سے پوچھا گیا کہ بالوں سے آپ کی کیا مراد ہے؟''

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ علی، فاطمہ اور حسن وحسین (علیہم السلام) ہیں۔ کیا رسولؐ خدا نے تم میں سے بھی کسی کے متعلق یہ فرمایا تھا؟

حاضرین: نہیں۔

۵۱- کیا رسولؐ خدا نے میرے علاوہ تم میں سے کسی کے لیے یہ کہا تھا: انت خیرالبشر بعد النبیین (انبیاء کے بعد تو تمام انسانوں سے بہتر ہے) کیا اس طرح کا جملہ رسولؐ خدا نے تم میں سے بھی کسی کے لیے فرمایا تھا؟

حاضرین: نہیں۔

۵۲- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس سے حبیبؐ خدا نے یہ فرمایا ہو: انت الفاروق تفرق بین الحق والباطل (تو فاروق ہے حق وباطل کو تو جدا کرے گا؟)

حاضرین: نہیں۔

۵۳- کیا میرے علاوہ تم میں کسی کے لیے رسولؐ خدا نے یہ الفاظ فرمائے تھے: انت افضل الخلائق عملا یوم القیامۃ بعد النبیین (انبیاء کے بعد قیامت کے دن

Presented by Ziaraat.Com

عمل کے لحاظ سے تو افضل مخلوقات ہوگا؟)

حاضرین: نہیں۔

۵۴- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ جس پر اور اس کی بیوی اور اس کے دو بیٹوں پر رسولؐ خدا نے چادر ڈال کر فرمایا ہو: اللھم انا واھل بیتی الیك لا الی النار (خدایا! میں اور میری اہلِ بیتؑ کا رُخ تیری طرف ہے نہ کہ دوزخ کی طرف؟)

حاضرین: نہیں۔

۵۵- جب حبیب خدا غار میں روپوش تھے تو میں روزانہ آپ تک کھانا پہنچاتا تھا اور آپ کو مکہ کے حالات سے باخبر کرتا تھا۔ کیا اس طرح کی سعادت تم میں سے کسی کو نصیب ہوئی تھی؟

حاضرین: نہیں۔

۵۶- کیا رسول اکرمؐ نے میرے علاوہ تم میں سے کسی سے یہ کہا تھا: انت اخی و وزیری وصاحبی من اھلی (تو میرا بھائی ہے، میرا وزیر ہے اور میرے خاندان میں سے میرا مصاحب ہے؟)

حاضرین: نہیں۔

۵۷- کیا میرے علاوہ رسول اکرمؐ نے تم میں سے کسی کے متعلق یہ الفاظ فرمائے تھے: انت اقدمھم سلما وافضلھم علما واکثرھم حلما (تو اول المسلمین ہے اور علم میں سب سے افضل ہے اور حلم میں سب سے زیادہ ہے؟)

حاضرین: نہیں۔

۵۸- کیا تم میں سے کسی سے حبیبؐ خدا نے یہ فرمایا تھا: لا سر دونك؟ (تجھ سے کوئی راز نہیں ہے)

حاضرین: نہیں۔

۵۹- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے یہودیوں کے پہلوان "مرحب" کو قتل کیا ہو؟

Presented by Ziaraat.Com

حاضرین: نہیں۔

۶۰- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے خیبر کے دروازے کو اکھاڑا ہو اور پورے سو ہاتھ تک لے کر چلا ہو۔ بعد میں چالیس آدمیوں نے اسے حرکت دینے کی کوشش کی ہو لیکن وہ ہلا تک نہ ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۶۱- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس پر سَب وشتم کرنے کو رسولؐ خدا نے اپنی ذات پر سَب وشتم سے تعبیر کیا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۶۲- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے رسولؐ خدا نے یہ فرمایا ہو کہ جنت میں تیرا اور میرا مکان ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوگا؟

حاضرین: نہیں۔

۶۳- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے رسولؐ خدا نے یہ کہا ہو: ''جو تجھ سے لڑے اس سے خدا لڑے گا اور جو تجھ سے عداوت رکھے خدا اُس سے عداوت رکھے گا؟''

حاضرین: نہیں۔

۶۴- کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی ہے جو شبِ ہجرت رسولؐ خدا کے بستر پر سویا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۶۵- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے لیے رسول اکرمؐ نے یہ فرمایا ہو کہ تو قیامت کے دن عرش کے دائیں جانب ہوگا، اللہ تجھے دو پوشاکیں پہنائے گا۔ ایک کا رنگ سبز ہوگا اور دوسری کا رنگ گلابی ہوگا؟

حاضرین: نہیں۔

۶۶- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے باقی لوگوں سے سات

Presented by Ziaraat.Com

سال پہلے نماز پڑھنا شروع کی ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۶۷- رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن میں اپنے رب کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہوں گا اور وہ دامن نور کا دامن ہوگا اور میری اہلِ بیتؑ میرے دامن سے وابستہ ہوگی۔ کیا ہمارے علاوہ رسولؐ خدا نے تم میں سے بھی کسی کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا؟

حاضرین: نہیں۔

۶۸- رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا تھا: انت اولی الناس بامتی بعدی (میرے بعد تو ہی لوگوں کا اولیٰ و حاکم ہے) کیا تمہارے متعلق بھی حبیبؐ خدا نے اس طرح کی کوئی حدیث فرمائی تھی؟

۶۹- رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا تھا: انت کنفسی وحبك حبی وبغضك بغضی (تو میری اپنی جان کی مانند ہے تیری محبت میری محبت ہے اور تیرا بغض میرا بغض ہے) کیا رحمت للعالمینؐ نے تمہارے بارے میں بھی اس طرح کے تاثرات کا اظہار فرمایا تھا؟

حاضرین: نہیں۔

۷۰- رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا تھا: ولایتك کولایتی عهد عهده الی ربی وامرنی ان ابلغکموه (تیری ولایت میری ولایت کی مانند ہے، یہ میرے رب کا ایک عہد ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم تک اسے پہنچاؤں) کیا رسولؐ خدا نے تم میں سے بھی کسی کے متعلق یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے؟

حاضرین: نہیں۔

۷۱- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق رسول اکرمؐ نے فرمایا ہو: اللهم اجعله لی عونا وعضدا وناصرا "خدایا! اسے میرا مددگار اور بازو اور ناصر بنا؟

حاضرین: نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

۷۲- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا نے فرمایا ہو: المال یعسوب الظلمة وانت یعسوب المؤمنین (مال ظالموں کے لیے قوت بازو ہے اور تو مومنین کا سردار ہے۔)

حاضرین: نہیں۔

۷۳- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا نے فرمایا ہو: لابعثن الیکم رجلا امتحن اللّٰہ قلبه للایمان (میں تمہاری طرف ضرور ایسے مرد کو روانہ کروں گا جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لیے امتحان لے لیا ہے)؟

حاضرین: نہیں۔

۷۴- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے رسولؐ خدا نے ایک انار تحفہ میں دیا ہو اور یہ فرمایا ہو کہ یہ جنت کا انار ہے اسے یا تو نبی کھا سکتا ہے یا نبی کا وصی کھا سکتا ہے؟

حاضرین: نہیں۔

۷۵- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس سے رسولؐ خدا نے یہ فرمایا ہو: ''میں نے اپنے رب سے اپنے لیے جو کچھ مانگا اس نے مجھے عطا کیا اور جب بھی میں نے خدا سے اپنے لیے کچھ مانگا تو وہی کچھ تمہارے لیے بھی مانگا؟''

حاضرین: نہیں۔

۷۶- رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا تھا: انت اقومھم بامراللّٰہ واوفاھم بعھد اللّٰہ واعلمھم بالقضیة واقسمھم بالسویة واعظمھم عنداللّٰہ مزیة (تم امرِ خدا کو زیادہ قائم کرنے والے ہو اور اللہ کے عہد کو زیادہ نبھانے والے ہو اور معاملات کو زیادہ بہتر طور پر جاننے والے ہو اور تم سب سے زیادہ مساوی تقسیم کر سکتے ہو اور اللہ کے ہاں تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے) تو کیا رسولؐ خدا نے تم میں سے بھی کسی سے اس طرح کے جملے ارشاد فرمائے تھے؟

حاضرین: نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

۷۷- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا نے فرمایا ہو: "اس اُمت پر تمہیں وہی فضیلت حاصل ہے جو سورج کو چاند پر حاصل ہے اور جو چاند کو باقی ستاروں پر حاصل ہے؟

حاضرین: نہیں۔

۷۸- خدا واسطے یہ بتاؤ کہ رسولؐ خدا نے یدخل اللّٰہ اولیاء ك الجنة وعدوك النار (اللہ تیرے دوستوں کو جنت اور تیرے دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرے گا) بھلا پیغمبر اسلامؐ نے یہ الفاظ مجھ سے کہے تھے یا تم میں سے کسی ایک سے ارشاد فرمائے تھے؟

حاضرین: یہ کلمات آپؑ سے ہی کہے گئے تھے۔

۷۹- رسولِ خدا نے مجھ سے فرمایا: الناس من اشجار شتّٰی انا وانت من شجرة واحدة (لوگ مختلف درختوں سے تعلق رکھتے ہیں جب کہ میں اور تو ایک ہی شجر سے تعلق رکھتے ہیں) کیا اس طرح کے الفاظ آنحضرتؐ نے تم میں سے بھی کسی کے لیے فرمائے تھے؟

حاضرین: نہیں۔

۸۰- رسولؐ خدا نے فرمایا: انا سید ولد ادم وانت سید العرب ولافخر (میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں اور تو عرب کا سردار ہے، لیکن میں کوئی فخر نہیں کرتا) کیا اس طرح کی حدیث رسولؐ خدا نے تمہارے بارے میں بھی فرمائی ہے؟

حاضرین: نہیں۔

۸۱- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق خدا نے اپنے راضی ہونے کی گواہی کے لیے دو آیات نازل کی ہوں؟

حاضرین: نہیں۔

۸۲- میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق حبیب خدا نے یہ دعا مانگی ہو؟ "پروردگار! میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اسے تیری امان میں دیتا ہوں؟

Presented by Ziaraat.Com

حاضرین: نہیں۔

۸۳- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس سے رسول اکرمؐ نے فرمایا ہو: "جب میزان نصب کیا جائے گا اور اُمتیں خوف سے لرز رہی ہوں گی تو میں اور تم اور تمہارے شیعہ حوض پر ہوں گے؟

حاضرین: نہیں۔

۸۴- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس سے رسولؐ خدا نے یہ فرمایا ہو کہ تم لوگوں کے سامنے اقامتِ صلوٰۃ، ادائیگی زکوٰۃ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، اقامت حدود اور مساوی تقسیم کی وجہ سے اپنے حق کا اثبات کرو گے؟

حاضرین: نہیں۔

۸۵- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ رسولؐ خدا نے غدیر خم میں اس کا بازو پکڑ کر اتنا بلند کیا ہو کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی اور آپؐ نے فرمایا: "لوگو! یہ میرا ابن عم ہے، میرا وزیر ہے۔ اس سے خیر خواہی کرو اور اس کی مدد کرو اور اس کی تصدیق کرو۔ یہ تمہارا سرپرست ہے؟"

حاضرین: نہیں۔

۸۶- خدا کے لیے بتاؤ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کی ایثار کی گواہی قرآن نے ان الفاظ سے دی ہو:

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ (الحشر:۹)

"وہ اپنی ذات پر دوسرے ضرورت مندوں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں بھی احتیاج ہوتی ہے اور جسے اس کے نفس کے بخل سے بچالیا جائے تو وہ لوگ کامیاب ہیں)

حاضرین: نہیں۔

۸۷- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کا ایک مہمان جبریلؑ بھی ہو؟

Presented by Ziaraat.Com

حاضرین: نہیں۔

۸۸- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے رسولؐ خدا نے حنوط کے لیے جنت کا کافور دیا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۸۹- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ جب وہ رسولؐ خدا کے پاس جاتا ہو تو آنحضرت کا چہرہ کھل اٹھتا ہو اور نبی کریمؐ اسے اپنے قریب جگہ دیتے ہوں؟

حاضرین: نہیں۔

۹۰- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا نے فرمایا ہو کہ جب قیامت کے دن انبیاءؑ اپنے اوصیاءؑ پر فخر کریں گے تو میں تم پر فخر کروں گا؟

حاضرین: نہیں۔

۹۱- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے مشرکینِ مکہ کے سامنے سورۂ برات کی آیات جا کر پڑھی ہوں؟

حاضرین: نہیں۔

۹۲- میں تمہیں خدا کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارے اندر میرے علاوہ کوئی ایسا بھی ہے جس سے پیغمبر اسلامؐ نے یہ فرمایا ہو؟ ''لوگوں کے دلوں میں تیرے لیے بہت سے کینے پوشیدہ ہیں اور جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو وہ انہیں ظاہر کریں گے؟''

حاضرین: نہیں۔

۹۳- میرے علاوہ کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس نے خیبر فتح کیا ہو اور حی بن اخطب کی دختر صفیہ کو قیدی کر کے رسولؐ خدا کے پاس لایا ہو؟

حاضرین: نہیں۔

۹۴- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس سے رسولؐ خدا نے یہ فرمایا ہو: ''تم دوزخ کے قسیم ہو جو بھی پاکباز تمہیں اس میں دکھائی دے گا تم اسے دوزخ سے نکال

Presented by Ziaraat.Com

لو گے اور ہر کافر کو اس میں رہنے دو گے؟

حاضرین: نہیں۔

۹۵- کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس سے پیغمبر اکرمؐ نے یہ فرمایا ہو: ''تو اور تیرے شیعہ حوض سے سیراب ہوں گے اور تیرے شیعوں کے چہرے دمک رہے ہوں گے اور تیرے دشمنوں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے اور وہ پیاسے ہوں گے؟

حاضرین: نہیں۔

پھر امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم اقرار کر چکے ہو تو پھر واحد لاشریک خدا سے ڈرو اور اس کی ناراضگی سے بچو اور خدا کی نافرمانی نہ کرو اور حق، حق دار کے حوالے کرو۔

اس کے بعد حاضرین نے آپس میں مشاورت کی اور کہا کہ علیؑ کی تمام باتیں سچی ہیں لیکن اس میں یہ عیب ہے کہ اگر ہم نے اسے خلیفہ بنا دیا تو پھر یہ ہمیں بھی باقی لوگوں کی سطح پر لے آئے گا جب کہ عثمان ''اشرافیہ طبقہ'' کا نمائندہ ہے اور وہ ہماری مراعات میں کوئی کمی نہیں کرے گا (چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان کی بیعت کر لی)۔ (احتجاج طبرسی، ج۱، ص۱۹۳-۲۱۰)

اہلِ جماعت کون اور اہلِ بدعت کون؟

حدیث نمبر 63 احتجاج طبرسی میں مرقوم ہے کہ امیرالمومنینؑ نے بصرہ فتح کرنے کے بعد وہاں کئی خطبات دیئے تھے۔ ایک شخص نے کہا:

امیرالمومنین! یہ فرمائیں کہ اہلِ جماعت کون ہیں اور اہلِ تفریق کون ہیں اور اہلِ بدعت کون ہیں اور اہلِ سنت کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اگر پوچھا ہے تو پھر میری بات اچھی طرح سے سن اور اسے یاد رکھ میرے بیان کے بعد تجھے کسی دوسرے سے پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ میں اور میرے پیروکار اہلِ جماعت ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو، خدا اور اس کے

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ کے فرمان کے مطابق میں نے تجھے حق کی بات بتائی ہے۔ اور میرے اور میرے پیروکاروں کے مخالفین اہلِ تفریق ہیں اگرچہ تعداد میں کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔

اہلِ سنت وہ ہیں جو خدا اور رسولؐ خدا کی قائم کردہ سنت سے وابستہ رہیں اگرچہ تعداد میں کم ہوں۔

اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمان کی مخالفت کرنے والے اور اپنی ذاتی رائے اور خواہش پر عمل کرنے والے اہلِ بدعت ہیں۔ ان میں سے پہلا گروہ گزر چکا ہے اور کئی گروہ باقی ہیں اللہ زمین سے ان کو ضرور ختم کر دے گا۔

اور میں حضرت عمار بن یاسر کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ لوگ یہ خیال کر رہے ہیں کہ جن لوگوں نے ہم سے جنگ کی ہے وہ خود اور ان کے اموال اور ان کی اولاد مالِ فے میں شامل ہیں۔

(مقصد یہ ہے کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اہلِ جمل کے گھر ہمارے لیے مباح ہیں اور ان کی عورتوں کو لونڈی کنیز بنانا جائز ہے)

قبیلہ بکر بن وائل سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہو جس کا نام عباد بن قیس تھا اور وہ نہایت منہ پھٹ اور زبان دراز انسان تھا۔ اس نے کہا:

امیر المومنینؑ! اللہ کی قسم! آپؑ نے مساویانہ تقسیم نہیں کی اور رعیت کے متعلق عدل سے کام نہیں لیا۔

آپؑ نے فرمایا: تجھ پر ہلاکت ہو، وہ کیسے؟

اس نے کہا کہ ان لوگوں نے ہم سے جنگ کی ہے لیکن آپؑ نے لشکر گاہ میں موجود اشیاء کو بطور غنیمت تقسیم کیا ہے۔ آپؑ نے ہمیں ان کے گھر لوٹنے کی اجازت نہیں دی اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام اور کنیز بنانے کی اجازت نہیں دی۔

آپؑ نے فرمایا: جسے زخم ہو، گھی کے ساتھ علاج کرے۔

وہ شخص پھر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ہم آپؑ سے غنیمت کے طلب گار ہیں اور آپ کو مزاح سوجھی ہے؟!

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ نے فرمایا: دیکھ اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے "بنی ثقیف" کے لڑکے کے حوالے کرے گا۔

آپؑ کے ایک سپاہی نے عرض کیا کہ "بنی ثقیف" کے لڑکے سے کون مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایک بدترین ظالم شخص ہوگا جو خدا کی ہر حُرمت کی ہتک کرے گا۔

پھر کسی نے پوچھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟ آیا وہ طبعی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا کہ اس کی گرفت وہ کرے گا جو جباروں کا سر پھوڑتا ہے اور اسے بدترین موت سے ہمکنار کرے گا۔ اس کی آنتیں مقعد کے راستے سے جل کر باہر آئیں گی۔ پھر آپؑ نے سوال کرنے والے سے فرمایا:

بنی بکر کا فرد سن! تو انتہائی کمزور رائے رکھنے والا شخص ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ ہم کسی بڑے کے جرم میں کسی کمسن کو نہیں پکڑتے۔ اہلِ جمل بغاوت سے پہلے اس مال کے مالک تھے اور انہوں نے شرعی طریقے سے نکاح کیے تھے اور فطرتِ اسلام پر بچوں کو جنم دیا تھا۔ ان کی لشکرگاہ میں جو مال تھا تم بس اسی کے مالک ہو اور جو مال و دولت ان کے گھروں میں ہے وہ میراث ہے جسے ان کے وارث حاصل کریں گے۔ اگر کوئی جرم کرے گا تو اس سے مؤاخذہ کریں گے۔ اور اگر وہ خاموش رہا تو ہم دوسرے کے گناہ اس کے سر نہیں تھوپیں گے۔

اے قبیلہ بکر سے تعلق رکھنے والے شخص! سن، میں نے ان کے متعلق وہی فیصلہ کیا ہے جو رسولؐ خدا نے اہلِ مکہ کے متعلق کیا تھا۔ آپؐ نے اس مال پر قبضہ کیا تھا جو ان کے لشکرگاہ میں موجود تھا۔ اس کے علاوہ آپؐ نے ان کے دوسرے مال سے تعرض نہیں کیا تھا۔ میں نے آپؐ کے نقشِ قدم کی پیروی کی ہے۔

قبیلہ بکر سے تعلق رکھنے والے، سن! دارالحرب کی ہر چیز حلال ہوتی ہے جب کہ دارالہجرت کا مال حرام ہوتا ہے سوائے اس کے جو حق کے ساتھ حاصل کیا جائے۔ خدا تم پر رحم کرے، رُک جاؤ۔ ٹھہر جاؤ اگر تمہیں اپنے مطالبہ پر اتنا ہی اصرار ہے تو پھر مجھے بتاؤ تم میں

Presented by Ziaraat.Com

سے کون ہے جو حرم رسولؐ عائشہ کو کنیز بنا کر اپنے حصہ میں لے جائے؟

اس وقت تمام اہلِ لشکر نے کہا: امیر المومنینؑ! آپؑ کا فیصلہ بالکل درست ہے۔ ہم غلطی پر تھے، آپؑ کا فیصلہ علم پر مبنی تھا اور ہمارا مطالبہ جہالت پر مبنی تھا۔ ہر طرف سے داد و تحسین کی صدائیں بلند ہوئیں۔

اس وقت سائل کرنے والا شخص اُٹھا اور اس نے کہا:

لوگو! اگر تم نے علیؑ کی پیروی کی اور اس کی اطاعت کرتے رہے تو وہ تمہیں تمہارے نبی کے راستے سے دُور نہیں ہونے دے گا۔ آخر ایسا کیوں نہ ہو جب کہ رسولؐ خدا نے علم المنایا والقضایا اور فصل الخطاب کا علم ان کے سپرد کیا تھا اور رسولؐ خدا نے ان سے یہ فرمایا تھا:

انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی

الغرض اللہ نے ان پر خصوصی احسانات کیے ہیں اور انہیں وہ کچھ عطا کیا جو اوروں کو عطا نہیں کیا۔

پھر امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

لوگو! خدا تم پر رحم کرے تمہیں جو کچھ حکم دیا جا رہا ہے اس پر عمل کرو اگر تم نے میری اطاعت کی تو میں تمہیں نجات کے راستے پر چلاؤں گا۔ اگرچہ اس کے لیے سخت محنت کی ضرورت ہے۔ دنیا بظاہر میٹھی دکھائی دیتی ہے لیکن اس کی پیروی کا نتیجہ شقاوت و ندامت کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو نبی نے کہا تھا کہ اس نہر سے پانی نہ پینا لیکن تھوڑے سے افراد نے ان کی اطاعت کی تھی اور اکثریت نے ان کے فرمان کی مخالفت کی تھی۔ تم اطاعت گزاروں میں سے بنو اور نافرمانی کرنے والے مت بنو۔

جہاں تک بی بی عائشہ کا تعلق ہے تو اس پر عورتوں کی رائے غالب آ گئی تھی اس کے بعد اس کی پرانی حرمت محفوظ ہے۔ حساب خدا کے ذمہ ہے جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے۔ (احتجاج طبری، ج ۱، ص ۲۴۶)

حدیث نمبر 64 تا 67 احتجاج طبری میں امام حسن عسکری علیہ السلام سے

Presented by Ziaraat.Com

منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے غزوۂ تبوک کی طرف روانگی کے وقت حضرت علیؑ کو مدینہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا۔

منافقین نے باتیں بنائیں۔ حضرت علیؑ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا کہ منافقین کہتے ہیں کہ آپؐ مجھے اپنے لیے بوجھ تصور کرتے ہیں اسی لیے آپ مجھے ساتھ لے جانا گوارا نہیں کرتے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: انت منی بمنزلۃ ہارون من موسٰی الا انہ لانبی بعدی۔ اس روایت کو شہرابن آشوب نے بھی لکھا ہے۔ (تفسیر منسوب الی الامام العسکری و مناقب آل ابی طالب، ج ۱، ص ۱۸۳)

حدیث نمبر 68 ابن فارسی نے اپنی اسناد سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا:

جب رسولؐ خدا حجۃ الوداع کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے تو اس وقت آپ شریعت کے تمام احکام و فرائض پہنچا چکے تھے لیکن ابھی تک دو فرائض باقی تھے۔ ایک حج کا فریضہ تھا اور دوسرا ولایت کی تبلیغ کا فریضہ باقی تھا۔

اللہ تعالیٰ نے جبریل امینؑ کو نازل کیا اور انہوں نے آپؐ کو خدا کا یہ پیغام پہنچایا کہ اب باقی فرائض کی تبلیغ ہو چکی ہے، صرف حج اور ولایت و خلافت کی تبلیغ ہونا باقی ہے۔ جب کہ میں اپنی زمین کو حجت سے خالی نہیں رکھتا۔ آپ نے اس سفر میں دونوں مسائل کی تبلیغ کرنا ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ مقامِ غدیر پر تشریف لائے۔ وہاں حکمِ خداوندی سے آپؐ رُک گئے اور آپؐ نے ایک طویل خطبہ دیا اور اس خطبہ میں آپؐ نے خدا کی ربوبیت، اپنی عبدیت و رسالت کی گواہی دی اور یہ فرمایا:

"لوگو! اللہ نے میری طرف ایک فریضہ نازل کیا ہے اور مجھے اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے اور اس فریضہ کی تبلیغ اتنی ضروری ہے کہ اگر میں نے اسے نہ پہنچایا تو میری ساری تبلیغ و رسالت ختم ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اللہ نے مجھ پر یہ آیت نازل کی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ

Presented by Ziaraat.Com

فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (المائدہ:٦٧)

''اے رسولؐ! اس چیز کی تبلیغ کر جو کہ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اُتاری گئی ہے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اس کی رسالت کی تبلیغ نہیں کی۔ اللہ تجھے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا''۔

خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ہر کالے گورے تک یہ پیغام پہنچا دوں کہ علی بن ابی طالبؑ میرا بھائی، میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اور میرے بعد وہ تمہارا امام ہے۔ اللہ نے اسے مجھ سے وہی منزلت عطا کی ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی اور خدا اور رسول کے بعد وہ تمہارا ولی ہے۔ اللہ تعالٰی نے اس کے حق میں یہ آیت نازل کی ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ○ (المائدہ:٥٥)

علیؑ ہی وہ شخص ہے جو صاحبِ ایمان ہے اور وہ نماز قائم کرتا ہے اور اس نے ہی حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دی تھی۔ (روضۃ الواعظین، ص۸۹۔ احتجاج، ج۱، ص۶۷)

پورا خطبہ غدیر جلد اول کے سترہویں باب میں پہلے نقل ہو چکا ہے اور یہ خطبہ چالیسویں حدیث کے ضمن میں بیان کیا جا چکا ہے۔

حدیث نمبر 69 احتجاج طبرسی میں مرقوم ہے کہ امام علی نقی علیہ السلام نے اہلِ اَہواز کے نام ایک خط لکھا اور آپؑ نے یہ خط جبر و تفویض کے سوال کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ آپؑ نے اس خط میں یہ بھی تحریر فرمایا:

تمام اُمت کا اس بات پر اتفاق ہے اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قرآن مجید حق ہے اور اس میں کسی طرح کے شک کی گنجائش نہیں ہے۔ تمام اسلامی فرقے اس بات پر متفق ہیں اور اس اجتماع میں وہ سچے ہیں اور اللہ کی کتاب کی تصدیق کر کے وہ راہِ راست پر ہیں کیونکہ نبی اکرمؐ کا فرمان ہے:

Presented by Ziaraat.Com

لا تجتمع امتی علٰی ضلالۃ

"میری اُمت گمراہی پر جمع نہ ہوگی"۔

اور جس مسئلہ پر اُمت کا اجتماع ہو اور کسی طرح کا اختلاف نہ ہو تو حق ہے اور اس حدیث کا یہی مفہوم ہے۔ اہلِ باطل اس کا جو مطلب لے رہے ہیں وہ صحیح نہیں ہے۔ یہ لوگ خودساختہ اور جھوٹی احادیث کا سہارا لے کر کتاب اللہ کے احکام کو باطل کرنا چاہتے ہیں جب کہ خودساختہ احادیث قرآن کریم کی نصوص کے صریحاً خلاف ہیں۔ ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں صحیح راستہ کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں سچے راستے کی ہدایت عطا کرے۔ جب قرآن کریم کسی واقعہ کی خبر دے اور لوگ اس کے مقابلہ پر خودساختہ احادیث پیش کر کے اس کا انکار کریں تو وہ گمراہ ہوں گے۔

حدیث وہی سچی ہے جس کی تصدیق کلام اللہ سے ہوتی ہو۔ جس طرح سے رسولؐ خدا کی مجمع علیہ حدیث ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

انی مستخلف فیکم خلیفتین کتاب اللّٰہ وعترتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی وانھما لن یفترقا حتٰی یردا علی الحوض

یہی حدیث الفاظ کے اختلاف کے ساتھ یوں بھی بیان کی گئی ہے:

انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی وانھما لن یفترقا حتٰی یردا علی الحوض انکم ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا

"میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اہلِ بیتؑ۔ یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک وہ میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں اور جب تک تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے"۔

جب ہم اس حدیث کی قرآن حکیم سے مطابقت کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ

Presented by Ziaraat.Com

قرآن کریم کی یہ آیت اس مفہوم کی تصدیق کر رہی ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ ○ (المائدہ:۵۵)

(یہ پوری حدیث ۱۹ویں باب کی ۱۸ویں روایت میں پہلے نقل کی جا چکی ہے لہٰذا اس کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں ہے)

الغرض حدیث منزلت پر شیعہ سنی دونوں کا اتفاق ہے اور یہ حدیث اخبار متواترہ میں سے ہے۔

سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے الشافی میں کیا ہی خوب لکھا ہے: "عالم اسلام کے تمام علماء قبول حدیث پر متفق ہیں"۔

❁❁❁

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 22

حضرت علیؑ اور گیارہ آئمہ اوصیائے پیغمبرؐ ہیں

علمائے اہلِ سنت سے اس مفہوم کی ستر (۷۰) روایات منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1 احمد بن حنبل کے فرزند عبداللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہم نے سلمان فارسیؓ سے کہا: آپ رسول اکرمؐ سے پوچھیں کہ ان کا وصی کون ہے؟

چنانچہ حضرت سلمانؓ نے رسولِ خدا سے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہے؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: یہ بتاؤ کہ حضرت موسیٰؑ کا وصی کون تھا؟

سلمانؓ نے عرض کیا: وہ یوشع بن نونؑ تھا۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ میرا وصی ہے، وہ میرا وارث ہے، وہ میرے قرض چکائے گا اور میرے وعدے نبھائے گا۔ (فضائل الصحابہ ابن حنبل، ج۲، ص ۶۱۵، حدیث ۱۰۵۲)

دعوتِ ذوالعشیرہ

حدیث نمبر 2 ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اپنی اسناد کے ساتھ براء سے روایت نقل کی، انہوں نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ (الشعراء:۲۱۴) (آپ اپنے قرابت داروں کو دین کی تبلیغ کریں) کی آیتِ مجیدہ نازل فرمائی تو رسولؐ خدا نے اولادِ عبدالمطلب کو جمع کیا اور وہ چالیس ہزار تھے، ان میں ہر ایک جوان اُونٹ کا گوشت کھاتا تھا اور مشک بھر دودھ پیتا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ وہ اُن کے لیے ایک بکری کا سالن تیار کریں۔ لوگ آئے آپ نے دس دس افراد کو کھانا کھلایا، یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ پھر آپؐ نے ایک پیالہ دودھ منگوایا اور باری باری سب کو پلایا، یہاں تک کہ سب سیراب ہو گئے۔

ابولہب نے کہا: لوگو! اس شخص نے تم پر جادو کر دیا ہے۔

نبی اکرمؐ چپ رہے۔ آپؐ نے کوئی گفتگو نہ کی۔ پھر دوسرے دن آپؐ نے وہی انتظام کیا اور اُنھیں طعام پر بلایا، پھر آپؐ نے ان کے سامنے تبلیغ کی اور فرمایا:

اے اولادِ عبدالمطلب! میں اللہ کی طرف سے تمہارے لیے نذیر و بشیر بن کر آیا ہوں اور میں تمہارے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا پیغام لایا ہوں۔ تم لوگ اسلام قبول کرلو اور میری اطاعت کرو، ہدایت پالو گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ہے جو اس کام میں میرا ہاتھ بٹائے، وہ میرا وصی ہوگا اور میرے بعد میرے خاندان میں میرا جانشین ہوگا اور وہ میرے قرض ادا کرے گا۔

سب لوگ خاموش رہے، لیکن حضرت علیؑ نے کہا کہ میں اس کام میں آپؐ کی مدد کروں گا۔

رسولؐ خدا نے تین بار یہ کلمات کہے اور ہر بار علیؑ ہی اپنی مدد کی پیش پیش کرتے رہے۔ پھر لوگ اُٹھے اور اُنہوں نے ابوطالب سے کہا کہ اب تم اپنے بیٹے کی اطاعت کرو۔ محمدؐ نے اسے تیرا امیر بنایا ہے۔ (تفسیر ثعلبی درضمن آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء:۲۱۴)۔ شواہد التنزیل، ج۱، ص۵۴۲، حدیث۵۸۰)

حدیث نمبر 3 فقیہ ابن مغازلی شافعی نے اپنی اسناد سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں بنی ہاشم کے جوانوں کے ساتھ رسولؐ خدا کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: یہ ستارہ جس کے گھر میں گرے گا وہ میرا وصی ہوگا۔ بنی ہاشم کے جوان اُٹھے اور ستارے کو تلاش کرنے لگے۔ جب وہ علی بن ابی طالبؑ کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ستارہ وہاں گرا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

اُنھوں نے رسول اکرمؐ سے کہا کہ آپ تو علیؑ کی محبت میں بہک چکے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے سورۂ نجم کی ابتدائی آیات نازل فرمائیں:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ○ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی ○وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی ○عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰی ○ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی ○ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی○
(النجم:۱-۷)

''قسم ہے ستارے کی جب وہ ٹوٹا، تمہارا ساتھی نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے۔ وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتا ہے۔ اس کا کلام وہی وحی ہے جو مسلسل نازل ہوتی رہتی ہے۔ اُسے نہایت طاقت والے نے تعلیم دی ہے۔ وہ صاحبِ حسن و جمال جو سیدھا کھڑا ہوا، جب کہ وہ بلند ترین اُفق پر تھا۔ (مناقب ابن مغازلی شافعی، ص ۳۱۰، حدیث ۳۵۳)

حدیث نمبر 4 حمیدی ''الجمع بین الصحیحین'' میں لکھتے ہیں کہ بخاری و مسلم نے اپنی اسناد سے طلحہ بن مصرف سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا نبی اکرمؐ نے بھی وصیت کی تھی؟

اُس نے کہا: نہیں۔

میں نے کہا: عجیب بات ہے کہ لوگوں پر تو اللہ نے وصیت فرض کی ہے، جب کہ خود رسول کریمؐ نے وصیت نہیں کی؟!

اُس نے کہا: رسولِ خدا نے کتاب اللہ کی وصیت کی تھی۔

حمیدی لکھتے ہیں: ابن مہدی کی حدیث میں کچھ اضافی الفاظ ہیں جسے ابو مسعود اور ابوبکر برقانی نے بیان کیا ہے، لیکن اس وقت ہمارے پاس بخاری و مسلم کے جو نسخے ہیں ان میں یہ الفاظ نہیں ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ہزیل بن شرحبیل نے کہا کہ ابوبکر رسولؐ خدا کے مشورے دیا کرتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں دیا گیا؟ حدیث ابن نمیر میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر مسلمانوں پر وصیت کو واجب کیوں کیا گیا؟ صحیحین میں طلحہ بن مصرف کی ابن ابی اوفی سے بس یہی ایک حدیث منقول ہے۔ (مسند احمد، ج ۴، ص ۳۵۵۔ سنن نسائی، ج ۶، ص ۲۴۰۔ صحیح مسلم، ج ۵، ص ۷۴۔ صحیح بخاری، ج ۳، ص ۱۸۶)

حدیث نمبر 5 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے نور کا ایک ٹکڑا نازل کیا اسے صُلب آدمؑ میں ٹھہرایا۔ پھر اُسے آگے منتقل کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کے دو حصے کیے۔ ایک حصہ عبداللہ کی صُلب میں رکھا اور ایک حصہ ابوطالبؑ کی صُلب میں رکھا۔ مجھے رسول بنایا اور علیؑ کو وصی بنایا۔ (مناقب ابن مغازلی، ص ۵۷، حدیث ۱۳۲)

حدیث نمبر 6 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لکل نبی وصی و وارث وان وصی و وارثی علی بن ابی طالب

"ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے، میرا وصی اور میرا وارث علی بن ابی طالبؑ ہے"۔ (مناقب ابن مغازلی، ص ۱۴۱، حدیث ۲۳۸، ذخائر العقبیٰ، ص ۷۱)

حدیث نمبر 7 ابن مغازلی شافعی نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضرت رسولؐ خدا بیمار ہوئے۔ جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ان کی عیادت کے لیے آئیں، آپ بیماری کی وجہ سے کمزور ہو چکے تھے۔

جب بیٹی نے باپ کو کمزور پایا تو ان کے آنسو بہنے لگے۔ رسولؐ خدا نے ان سے فرمایا: فاطمہؑ! اللہ نے زمین پر نگاہ ڈالی تو اس نے تیرے والد کا انتخاب کیا اور اسے نبی بنایا۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر دوبارہ نظر ڈالی تو تیرے شوہر کا انتخاب کیا۔ اس نے مجھے وحی کی کہ تم اپنی دختر کا رشتہ ان سے کردو۔ چنانچہ میں نے ان سے تمہارا نکاح کیا اور میں نے اسے وصی مقرر کیا۔

فاطمہؑ! کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ کو تجھ سے پیار ہے اسی لیے اس نے تیری شادی اس سے کی، جو حلم میں سب سے عظیم، اسلام میں سب سے قدیم اور علم میں سب سے بڑا عالم ہے۔

حضرت زہراءؑ نے یہ سنا تو آپؑ خوش ہوگئیں۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت سیدہؑ سے فرمایا: فاطمہؑ! اللہ نے علیؑ کو آٹھ روشن فضیلتیں عطا کی ہیں:

① علیؑ نے اللہ پر ایمان لانے میں سبقت کی ہے۔
② علیؑ نے رسولؐ کی رسالت کے اقرار میں سبقت کی ہے۔
③ اللہ نے اسے حکمت سے نوازا ہے۔
④ اللہ نے اس کی شادی فاطمہ زہراء (سلام اللہ علیہا) سے کی ہے۔
⑤ وہ حسنؑ و حسینؑ کا والد ہے۔
⑥ وہ ہمیشہ نیکی کا حکم دیتا ہے۔
⑦ وہ ہمیشہ برائی سے منع کرتا ہے۔
⑧ وہ کتاب اللہ کی بنیاد پر فیصلے کرتا ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ نے ہمارے خاندان کو چھ ایسی فضیلتوں سے نوازا ہے کہ وہ فضیلتیں نہ تو اولین میں سے کسی کو نصیب ہوتی ہیں اور نہ ہی آخرین میں سے کوئی انہیں حاصل کر سکے گا۔

① ہمارے خاندان میں افضل انبیاء ہے اور وہ تیرا والد ہے۔
② ہمارے خاندان میں خیر الاوصیاء ہے اور وہ تیرا شوہر ہے۔
③ ہمارے اندر سید الشہداء ہے اور وہ تیرا چچا حمزہ ہے۔
④ ہمارے خاندان میں ایسا بھی ہے جسے خدا نے دو پَر عطا کیے ہیں اور وہ ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے اور وہ تیرے چچا کا بیٹا جعفر ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

۵ ہمارے خاندان میں اس وقت اس اُمت کے دو سبط موجود ہیں اور وہ دونوں تمہارے فرزند ہیں۔

۶ اس اُمت کے مہدی کا تعلق بھی ہمارے ہی خاندان سے ہے۔(مناقب ابن مغازلی، ص ۱۸۱، حدیث ۱۴۴)

حدیث نمبر 8 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے بریدہ کی زبانی یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لکل نبی وصی و وارث وان وصی و وارثی علی بن ابی طالب

''ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے، اور میرا وصی اور میرا وارث علی بن ابی طالبؑ ہے''۔(مناقب، ص ۸۴، حدیث ۷۴)

حدیث نمبر 9 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے انس بن مالک سے یہ روایت نقل کی، اس نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا۔ آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا:

انس! اس دروازہ میں جو سب سے پہلے داخل ہوگا وہ مومنین کا امیر اور مسلمین کا سردار اور قیامت کے دن جن کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے وہ ان کا رہبر ہوگا۔

انس کہتے ہیں کہ میں نے دل ہی دل میں دعا کی کہ خدایا! آنے والے کا تعلق انصار سے ہو لیکن علیؑ آگئے اور انہوں نے دروازہ پر دستک دی۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: انس! دیکھو بھلا کون ہے؟

میں نے دیکھ اور کہا کہ علیؑ آئے ہیں۔ رسولؐ خدا اُٹھے اور علیؑ کو گلے لگایا۔ آپؐ نے اپنے چہرے کا پسینہ پونچھا پھر آپؐ نے علیؑ کے چہرے کا پسینہ پونچھا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اتنی شفقت پہلے تو کبھی نہیں فرمائی تھی؟

آپؐ نے فرمایا کہ آخر اس میں عیب ہی کیا ہے تو ہی میری طرف سے میرے پیغام کو پہنچائے گا اور لوگوں تک میری آواز پہنچائے گا اور میرے بعد جن باتوں میں لوگ

Presented by Ziaraat.Com

اختلاف کریں گے تو ان کی وضاحت کرے گا۔ (مناقب، ص ۸۵، حدیث ۷۵)

حدیث نمبر 10 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے محمد بن منکدر سے روایت کی ہے کہ حضرت اُم سلمیٰؓ کے خاندان کا ایک آزاد کردہ غلام تھا، اس نے بچپن میں بی بی کی پرورش کی تھی۔ حضرت عثمان کے قتل کے بعد وہ جب بھی نماز پڑھتا تو وہ حضرت علی علیہ السلام پر سَب وشتم کیا کرتا تھا۔

حضرت اُم سلمیٰؓ کو معلوم ہوا تو انہوں نے اسے بلا کر فرمایا: بابا! آپ علیؑ پر سَب کیوں کرتے ہیں؟

اس نے جواب دیا کہ میں اس لیے سَب کرتا ہوں کہ علیؑ نے عثمان کو قتل کیا ہے اور ان کے خون میں شریک ہوا ہے۔

حضرت اُم سلمیٰؓ نے فرمایا کہ اگر تو نے مجھے بچپن میں نہ پالا ہوتا اور میں تجھے والد کی جگہ نہ سمجھتی ہوتی تو میں تجھے رسولؐ خدا کے راز سے کبھی بھی آگاہ نہ کرتی۔ اب میرے سامنے بیٹھ اور جو کچھ میں دیکھ چکی ہوں اسے غور سے سن۔

نویں دن میرے حصے کی باری آتی تھی۔ ایک مرتبہ میری باری کا دن شروع ہوا تو رسولؐ خدا تشریف لائے۔ آپؐ نے علیؑ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیا ہوا تھا اور آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تم گھر سے باہر چلی جاؤ اور ہمیں تخلیہ کا موقع دو۔ میں اُٹھ کر علیحدہ جگہ میں جا کر بیٹھ گئی۔ اس کے بعد نبی کریمؐ اور علیؑ آپس میں باتیں کرنے لگے۔ ان کی تھوڑی آواز میرے کانوں تک پہنچتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ اسی حالت میں دوپہر ہوگئی۔ میں چادر اُوڑھ کر حضور کے سامنے آئی، سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا اب میں اندر آجاؤں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: نہیں ابھی مت آؤ۔

پھر رسول اکرمؐ اور علیؑ آپس میں محوِ مناجات رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہونے کو آیا۔ میں نے دل میں کہا کہ نویں دن باری آتی ہے اور وہ دن بھی چلا گیا۔ پھر میں چلتی ہوئی دروازے پر آئی اور سلام کر کے عرض کیا کہ کیا میں اندر آجاؤں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں، ابھی چلی جاؤ۔ چنانچہ میں واپس چلی گئی۔ یہاں تک کہ

Presented by Ziaraat.Com

نمازِ ظہر کا وقت ہوا۔ میں نے پھر آپ کو سلام کیا اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت علیؑ نے اپنے دونوں ہاتھ پیغمبرؐ خدا کے گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے اور ان کا منہ رسولؐ خدا کے کان کے قریب تھا۔ اسی طرح سے رسولؐ خدا بھی اپنا منہ علیؑ کے کان کے قریب رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت علیؑ کہہ رہے تھے کہ کیا میں ایسا کروں؟ اور نبیؐ جواب میں جی ہاں کہہ رہے تھے۔

آنحضرتؐ نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی۔ علیؑ نے منہ دوسری طرف کر لیا اور میرے حجرہ سے باہر چلے گئے۔ نبی اکرمؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ پر وہی شفقت فرمائی جو ایک شوہر اپنی بیوی سے کیا کرتا ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ اُم سلمیٰؓ! ناراض نہ ہونا، اللہ کی طرف سے جبریلؑ آئے تھے اور انہوں نے مجھے خدا کا پیغام پہنچایا کہ میں علیؑ کو وصیتیں کروں۔ صبح سے لے کر اس وقت تک میں علیؑ اور جبریلؑ کے درمیان بیٹھا رہا ہوں۔ جبریلؑ میری دائیں جانب تھے اور علیؑ میرے بائیں جانب تھے۔ جبریلؑ نے مجھ سے کہا کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس کے متعلق میں علیؑ کو احکام جاری کروں۔

اللہ نے ہر قوم میں سے کسی نہ کسی نبی کا انتخاب کیا ہے اور اس کے لیے وصی کا انتخاب کیا ہے۔ میں اس اُمت کا نبی ہوں اور علیؑ میری عترت اہلِ بیتؑ اور میری اُمت میں میرا وصی ہے۔

میں نے تمہیں علیؑ کے متعلق جو کچھ بتانا تھا بتا چکی، اب تمہاری مرضی ہے کہ علیؑ کو سب و شتم کرو یا اس حرکت سے باز آ جاؤ۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ شخص دن رات خدا کے حضور رو رو کر فریاد کیا کرتا تھا کہ خدایا! علیؑ کے متعلق میرے جاہلانہ رویہ سے درگزر فرما۔ خدایا! علیؑ کے دوست کو میں اپنا دوست سمجھتا ہوں اور علیؑ کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھتا ہوں۔ الغرض اس شخص نے خلوصِ دل سے توبہ کی اور پوری زندگی رُو رُو کر خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہا۔ (المناقب، ص ۱۴۶، حدیث ۱۷۱)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 11 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

میرے پاس جبریلؑ آئے، انہوں نے اپنے پر پھیلائے ہوئے تھے، ایک پر یہ عبارت تحریر تھی: لا الٰہ الا اللّٰہ محمد النبی رسول اللّٰہ۔ اس کے دوسرے پر پر یہ لکھا تھا: لا الٰہ الا اللّٰہ علی الوصی (مناقب، ص ۱۴۷، حدیث ۱۷۲)

حدیث نمبر 12 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے لکھا ہے کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے خط لکھا......الی آخرہ۔

(ہم اس خط کو کتاب ہذا کے باب ۲۰ کی روایت ۶۸ کے تحت پوری تفصیل سے نقل کر چکے ہیں۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں ہے)۔ (المناقب، ص ۱۹۷-۲۰۱، حدیث ۲۴۰)

حدیث نمبر 13 موفق بن احمد لکھتے ہیں کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے صفین میں یہ خطبہ دیا:

"لوگو! میں رسولؐ خدا کا بھائی ہوں، میں ان کا وصی ہوں اور میں ان کے علم کا وارث ہوں۔ آنحضرتؐ نے اپنی وصیت کے لیے مجھے مخصوص کیا تھا اور لوگوں میں سے میرا انتخاب کیا تھا۔ کئی لوگوں نے آنحضرتؐ سے ان کی صاحبزادی کا رشتہ طلب کیا تھا۔ آپؐ نے ان سے رشتہ نہ کیا اور اللہ کے فرمان کے تحت آپؐ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح مجھ سے کیا۔ اللہ نے مجھے اس سے پاکیزہ نسل عطا فرمائی۔ بتاؤ تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے میری طرح سے حصہ ملا ہو؟

میرا چچا سید الشہداء ہے، میرے بھائی کو دُر اور یاقوت سے جڑے ہوئے پر ملے ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہے چلا جاتا ہے۔ میں مستجاب الدعوات ہوں، میں صاحب جلال ہوں، میں عجیب نشانیوں کا مالک ہوں، میں فولاد کا ستون ہوں اور میں ہمیشہ تر و تازہ رہنے والی شخصیت ہوں۔ میں بیوگان اور یتامیٰ کا باپ ہوں۔ میں سرکشوں کو ہلاک کرنے والا اور متقین کے لیے جائے پناہ ہوں اور میں سید الوصیین اور میں امیرالمومنین ہوں۔ میں اللہ کی وہ مضبوط رسی ہوں جس کے مقدر میں ٹوٹنا شامل نہیں ہے۔ (المناقب، ص ۲۲۲)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 14 موفق بن احمد لکھتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا کہ حضرت رسولؐ خدا نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

علیؑ! دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرو، تاکہ مقربین میں سے ہو جاؤ۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مقربین کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: جبریلؑ و میکائیلؑ مقربین ہیں۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: میں کون سا نگینہ استعمال کروں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تم سرخ عقیق کا نگینہ استعمال کرو، کیونکہ اس کے پہاڑ نے اللہ کی توحید، میری نبوت، تیری وصایت، تیری اولاد کی امامت اور تجھ سے محبت کرنے والوں اور تیرے شیعوں اور تیری اولاد کے لیے فردوس کی گواہی دی تھی۔ (المناقب، ص ۳۲۶)

حدیث نمبر 15 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ ایک دن ہم رسولؐ اکرم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا حسنؑ کو کندھے پر اُٹھائے ہوئے آئیں اور وہ گریہ کر رہی تھیں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: فاطمہؑ! خدا تمہیں کبھی نہ رُلائے، کیوں رو رہی ہو؟

بی بی نے عرض کیا: بابا جان! روؤں نہیں تو اور کیا کروں۔ قریش کی عورتیں مجھے طعنے دیتی ہیں کہ تیرے والد نے تیری شادی مفلس شخص سے کر دی ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: فاطمہؑ! مت روئیں۔ میں نے علیؑ سے تیری شادی نہیں کی اللہ نے ساتویں آسمان پر تیری علیؑ سے شادی کی ہے اور اس شادی کا گواہ جبریلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کو بنایا ہے۔

اللہ نے پوری روئے زمین پر نگاہ کی تو اپنی مخلوق میں سے علیؑ کا انتخاب کیا اور تیری اس سے شادی کی۔ میں نے اُسے اپنا وصی بنایا ہے۔ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ علیؑ تمام انسانوں سے زیادہ بہادر ہے اور سب لوگوں سے بڑا عالم ہے اور تمام انسانوں سے زیادہ حلیم ہے اور وہ سابق الاسلام ہے۔ اس کے بیٹے حسنؑ و حسینؑ اولین و آخرین کے تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ خدا نے تورات میں ان کا نام شبر اور شبیر رکھا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

فاطمہؑ! آپؑ نہ روئیں، کل جب رب العالمین کے حضور مجھے بلایا جائے گا تو علیؑ میرے ساتھ ہوگا اور جب میں مبعوث ہوں گا تو اُس وقت علیؑ مبعوث ہوگا۔

فاطمہؑ! آپؑ مت روئیں۔ علیؑ اور اُس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔ (المناقب، ص ۲۸۷)

حدیث نمبر 16 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی، اُنہوں نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی، اُنہوں نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں آسمانوں کو عبور کر کے مقام سدرۃ المنتہٰی پر پہنچا۔ اس وقت خدا نے مجھے آواز دے کر فرمایا: اے محمدؐ!

میں نے عرض کیا: لبیك وسعدیك۔

خدا نے فرمایا: تم نے میرے بندوں کو آزما کر دیکھا ہے، یہ بتاؤ کہ ان میں سے تیرا زیادہ فرمانبردار کون ہے؟

میں نے عرض کیا: پروردگار! وہ علیؑ ہے۔

خدا نے فرمایا: تو نے بالکل درست کہا ہے۔ کیا تو نے کسی کو اپنا جانشین بھی بنایا ہے جو تیرا پیغام پہنچائے اور میرے بندوں کو کتاب کے وہ مطالب بتائے جنہیں وہ نہیں جانتے؟

میں نے عرض کیا: پروردگار! میں چاہتا ہوں کہ تو ہی کسی کو میرا جانشین نامزد فرما جسے تو نامزد کرے گا اُسے میں بھی نامزد کروں گا۔

خدا نے فرمایا: میں نے تیرے لیے علیؑ کو منتخب کیا ہے، تو بھی اُسے اپنا خلیفہ اور وصی نامزد کر، میں نے اُسے علم وحلم عطا کیا ہے، وہ امیر المومنین ہے اور یہ اعزاز نہ اس سے پہلے کسی کو ملا ہے اور نہ ہی اس کے بعد کسی کو ملے گا۔

یاد رکھنا! علیؑ ہدایت کا پرچم ہے اور میری اطاعت کرنے والوں کا امام ہے اور علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

میرے اولیاء کا نور ہے۔ اور علیؑ ہی وہ کلمہ ہے جسے میں نے متقین کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ جس نے اُس سے محبت کی تو اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اُس سے بغض رکھا تو اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

تم علیؑ کو میری ان باتوں کی خوش خبری سنا دینا۔ اور یہ بھی یاد رکھنا کہ میں علیؑ پر اتنی آزمائشیں ڈالوں گا جو میں نے اس سے قبل اپنے کسی ولی پر نہ ڈالی ہوں گی۔

میں نے عرض کیا: خدایا! مجھے معلوم ہو گیا کہ اس کی سخت آزمائش کی جائے گی۔ اگر علیؑ نہ ہوتا تو میرے گروہ کا لوگوں علم ہی نہ ہوتا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: معراج سے واپسی پر رسول اکرمؐ نے مجھے اس گفتگو سے آگاہ کیا تو میں نے عرض کیا: میں تو اللہ کا ایک بندہ ہوں اور میں اسی کے قبضۂ اختیار میں ہوں۔ اگر وہ مجھے عذاب دینا چاہے تو وہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا۔ اس کی طرف سے کوئی ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر وہ اپنا وعدہ پورا کرنا چاہے تو وہ میرا مالک ہے۔

اس وقت رسولؐ خدا نے دعا مانگی: پروردگار! اس کے دل کو منور فرما اور اُسے ایمان کی بہار کا ذریعہ بنا۔ اللہ نے وحی کی کہ میں نے تیری دعا قبول کر لی ہے۔

''صیحانی'' کھجور کی وجہ تسمیہ

حدیث نمبر 17 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا:

ایک دن میں رسولؐ خدا کے ساتھ چلا۔ ہم مدینہ کی گلیوں میں سے گزر رہے تھے کہ ایک کھجور نے چیخ کر دوسری کھجور سے کہا: یہ نبی مصطفیؐ ہے اور یہ علی مرتضیٰؑ ہے۔ پھر دوسری کھجور نے پہلی سے کہا کہ یہ موسیٰؑ ہے اور یہ ہارونؑ ہے۔ پھر اور کھجور کے پاس سے گزرے تو اُس نے چیخ کر ساتھ کھڑی ہوئی کھجور سے کہا کہ یہ نوحؑ اور ابراہیمؑ جا رہے ہیں۔ دوسری نے ساتھ والی سے کہا کہ یہ محمدؐ سید المرسلین ہے اور یہ علیؑ سید الوصیین ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

نبی اکرمؐ ان کی باتیں سن کر مسکرائے اور فرمایا: مدینہ کی کھجور کو "صیحانی" کھجور اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے چیخ کر میری اور تیری فضیلت کی گواہی دی ہے۔

وضاحت: عربی زبان میں صَاحَ یَصِیحُ کے معنی چیخنے چلانے کے ہیں، چونکہ کھجوریں چلائی تھیں اسی مناسبت سے انہیں صیحانی کہا جاتا ہے۔ (المناقب، ص ۳۱۲، حدیث ۳۱۳)

حدیث نمبر 18 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ ایک دن جبریل امینؑ بہت خوش ہو کر رسول اکرمؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا:

جبریلؑ! آج آپؑ بہت خوش دکھائی دیتے ہیں؟

جبریلؑ نے کہا: اللہ نے آپؐ کے بھائی کو جو اکرام و اعزاز بخشا ہے اس کی وجہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملی ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اللہ نے کیا فرمایا ہے؟

جبریلؑ امین نے کہا: آج صبح علیؑ کی عبادت کی وجہ سے خدا نے ملائکہ اور حاملینِ عرش پر مباہات کا اظہار کیا ہے اور فرمایا کہ میرے ملائکہ! زمین کی طرف نگاہ کرو اور میرے نبی کے بعد زمین پر میری حجت کو تو دیکھو۔ اس نے کس طرح سے اپنے رخسار کو میری عظمت کے سامنے خاک آلود کیا ہوا ہے۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ میری مخلوق کا امام اور مولا ہے۔ (المناقب، ص ۳۱۹، حدیث ۳۲۲)

اصحابِ کہف سے گفتگو

حدیث نمبر 19 ابن مغازلی شافعی نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا کو ایک قالین تحفہ میں بھیجی گئی۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے کھولو۔ میں نے قالین کھولی۔ پھر آپؐ نے مجھے دس افراد کے متعلق حکم دیا کہ انہیں یہاں بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا لایا۔

آپؐ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ قالین پر بیٹھو۔ پھر آنحضرتؐ نے کافی دیر تک علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

سے سرگوشی کی۔ جب آنحضرتؐ کی باتیں تمام ہوئیں تو علیؑ آئے۔ وہ بھی قالین پر بیٹھ گئے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: اے ہوا! ہمیں اُٹھا لے۔ ہم نے دیکھا کہ ہمارا قالین زمین سے بلند ہوا اور پرواز کرنے لگا۔ پھر کچھ دیر بعد حضرت علیؑ نے فرمایا: ہوا! اب ہمیں یہاں اُتار دے۔

پھر ہم نے دیکھا کہ ہمارا قالین آہستہ آہستہ نیچے آتا گیا، یہاں تک کہ زمین پر آ گیا۔ حضرت علیؑ نے ہم سے فرمایا: جانتے ہو کہ یہ کون سی جگہ ہے؟

ہم نے عرض کیا: ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اصحابِ الکہف والرقیم کی جگہ ہے۔ تم لوگ اپنے ان ایمانی بھائیوں پر سلام کرو۔ ہم نے ان پر سلام کیا، لیکن کسی نے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر علیؑ بن ابی طالب اُٹھے اور آپؑ نے اُنہیں سلام کرتے ہوئے کہا:

السلام علیکم معاشر الصدیقین والشھدآء

"اے صدیقین وشہدا کے گروہ! تم پر سلام ہو"۔

اصحابِ کہف نے جواب دیا: وعلیك السلام ورحمة الله وبركاتهٗ

ہم نے وہاں پر لیٹے ہوئے اصحابِ کہف سے کہا کہ ہم نے تمہیں سلام کیا، تم نے اس کا جواب کیوں نہیں دیا تھا؟

اصحابِ کہف نے ہمیں جواب دیا: انا معاشر الصّدیقین والشھدآء لا نکلم بعد الموت الانبیا او وصیا "ہم گروہ صدیقین وشہداء موت کے بعد یا نبی سے کلام کرتے ہیں یا وصی سے کلام کرتے ہیں"۔

پھر حضرت علیؑ نے ہم سب کو قالین پر بٹھایا اور ہوا سے کہا کہ ہمیں اُٹھا لے۔ ہوا آئی۔ اس نے قالین کو اُٹھایا اور قالین نے پرواز کرنا شروع کیا۔ ایک جگہ ہم پہنچے تو حضرت علیؑ نے ہوا سے فرمایا کہ اب ہمیں یہاں اُتار دے۔ چنانچہ ہمارا قالین آہستہ آہستہ نیچے ہوا اور ہم اُترے۔ جب ہم اُترے تو دیکھا کہ وہ مدینہ کا علاقہ "حرہ" تھا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: اب چلو مسجد نبویؐ چلتے ہیں۔ ہم رسولِؐ خدا کی دوسری رکعت

Presented by Ziaraat.Com

میں اُن کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ ہم مسجد نبویؐ آئے تو اس وقت آنحضرتؐ دوسری رکعت میں کھڑے تھے اور آپ اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَهۡفِ وَ الرَّقِیۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا (الکہف:۹) کی آیت پڑھ رہے تھے۔

ثعلبی نے لکھا ہے کہ اس کے بعد اللہ نے اُن پر نیند مسلط کردی۔ جب امام مہدیؑ تشریف لائیں گے تو آپؑ ان پر سلام کریں گے اور وہ آپؑ کے سلام کا جواب دیں گے۔ اس کے بعد اللہ ان پر نیند مسلط کردے گا اور قیامت قائم ہونے تک نیند میں پڑے رہیں گے۔ (ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۴۲۸۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۹۴، حدیث ۱۳۹)

حدیث نمبر 20 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس ابھی جبریلؑ آئے تھے اور اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ اللہ فرما رہا ہے کہ آپؐ اپنی اُمت سے کہیں کہ عقیق کی انگشتری پہنو، کیونکہ یہ پہلا پتھر ہے جس نے میری وحدانیت، تیری نبوت، علیؑ کی وصایت، اُس کی اولاد کی امامت اور اس کے شیعوں کے لیے جنت کی گواہی دی ہے۔ (مناقب ابن مغازلی، ص ۱۷۹، حدیث ۳۲۶)

حدیث نمبر 21 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے ابو ایوب کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے۔ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا عیادت کے لیے آئیں۔ جب اُنہوں نے آنحضرتؐ کی نقاہت اور کمزوری کو دیکھا تو وہ رونے لگیں۔ بی بیؑ اتنا روئیں کہ ان کے آنسو ان کے چہرے پر بہنے لگے۔

رسولؐ خدا نے اُن سے فرمایا: فاطمہؑ! غم نہ کریں، خدا کے ہاں آپؑ کی بڑی شان ہے۔ خدا نے تجھے وہ شوہر دیا ہے جو سابق الاسلام ہے اور جس کا علم زیادہ ہے اور حلم کے لحاظ سے وہ سب سے بڑھ کر ہے۔ اللہ نے اہلِ زمین پر نگاہ کی تو اس نے مجھے چنا، مجھے اس نے نبی مُرسل بنا کر بھیجا۔ پھر اس نے دوبارہ اہلِ زمین پر نگاہ کی تو اس نے تیرے شوہر کا انتخاب کیا اور میری طرف وحی کی کہ میں اس کا نکاح اپنی بیٹی سے کروں اور اسے اپنا وصی

Presented by Ziaraat.Com

بتاؤں۔ (المناقب، ص۱۱۲، حدیث ۱۲۳)

حدیث نمبر 22 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے ابن عباس سے اس حدیث کو نقل کیا کہ ایک دن رسولؐ خدا نے فرمایا: قیامت کے دن ایک وقت ایسا بھی ہوگا جب صرف چار افراد سوار ہوں گے اور باقی تمام لوگ پیدل ہوں گے۔ اس وقت عباس بن عبدالمطلب نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، وہ کون ہوں گے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میں بُراق پر سوار ہوں گا اور میرا بھائی صالح اپنی اُونٹنی پر سوار ہوگا۔ میرا چچا اللہ کا شیر حمزہ اپنی ناقہ غضباء پر سوار ہوگا اور علیؑ جنت کی ایک حسین وجمیل ناقہ پر سوار ہوگا۔ علیؑ جنت کی دو سبز پوشاکیں پہنے ہوئے ہوں گے۔ ان کے سر پر نور کا تاج ہوگا۔ اس تاج کے ستر ہزار ارکان ہوں گے اور ہر رکن پر ایک سرخ یاقوت ہوگا جس کی روشنی تین دن کی مسافت تک پھیلی ہوئی ہوگی اور اس کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ندا بلند کر رہا ہوگا۔

اس وقت لوگ کہیں گے کہ کیا یہ کوئی ملکِ مقرب ہے یا نبی مرسل ہے یا حاملینِ عرش کی جماعت کا ایک فرد ہے۔

اس وقت عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا دے کر کہے گا کہ یہ نہ تو ملکِ مقرب ہے اور نہ نبی مرسل ہے اور نہ ہی حاملین عرش کی جماعت کا فرد ہے۔ یہ علی بن ابی طالبؑ ہے۔ یہ رسولؐ اللہ کا وصی ہے، مومنین کا امیر ہے اور جن کے اعضائے وضو چمک رہے ہیں یہ ان کا سربراہ ہے۔ (المناقب، ص۳۶۰، حدیث ۳۷۲)

حدیث نمبر 23 حافظ ابونعیم نے اپنی اسناد سے حلیۃ الاولیاء میں لکھا کہ ابو برزہ راوی ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اللہ نے مجھ سے علیؑ کے متعلق ایک عہد لیا۔ میں نے کہا: خدایا! اس عہد کی وضاحت کر۔ خدا نے فرمایا: اسے اچھی طرح سے سن لے۔ میں نے عرض کیا: خدایا! میں سن رہا ہوں۔

خدا نے فرمایا: علیؑ ہدایت کا پرچم ہے اور میرے اولیاء کا امام ہے اور میرے اطاعت گزاروں کا نور ہے اور یہ وہ میرا کلمہ ہے جسے میں نے متقین کے لیے لازم کیا ہے،

Presented by Ziaraat.Com

جس نے اس سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اُس سے بُغض رکھا تو اس نے مجھ سے بُغض رکھا۔

پھر خدا نے فرمایا: علیؑ کو یہ خوش خبری سنا دیں۔ چنانچہ میں نے علیؑ کو یہ خوش خبری سنائی تو اس نے سر سجدہ میں رکھا اور کہا کہ میں اللہ کا ایک عبد ہوں اور میری جان اسی کے قبضہ میں ہے۔ اگر وہ مجھے عذاب دے تو عذاب میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا اور اگر وہ اس خوش خبری کو پورا کرے تو یہ اس کی شانِ رحیمی ہوگی۔

اس وقت میں نے دعا مانگی اور کہا: خدایا! اس کے دل کو منور فرما اور اُسے ایمان کی بہار نصیب فرما۔

اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری دعا قبول کی ہے، میں اُسے اتنا آزماؤں گا کہ میں نے کسی کو بھی اتنا نہیں آزمایا ہوگا۔ یہ بات میرے علمِ سابق میں طے ہو چکی ہے کہ اس کی آزمائش ہوگی اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو آزمایا جائے گا۔ (مناقب ابن مغازلی، ص ۴۶۔ عمدہ ابن بطریق، ص ۲۸۹/۲۵۳)

حدیث نمبر 24 سابقہ روایت کے تتمہ کو دارقطنی نے اپنی اسناد سے لکھا ہے کہ ایک بار حضرت رسولؐ خدا بیمار ہوئے اور بیماری کی وجہ سے آپؐ پر کمزوری طاری ہوگئی۔ حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا اپنے والد کی تیمارداری کے لیے آئیں اور آنحضرتؐ کی نقاہت کو دیکھ کر رونے لگیں۔

پوری حدیث اس سے قبل اس باب کی ساتویں روایت میں بیان کی جا چکی ہے۔ شائقین اس مقام کی طرف رجوع فرمائیں۔ (کفایۃ الطالب دارقطنی، ص ۱۶۳۔ البیان فی اخبار صاحب الزمان، حافظ گنجی، ص ۵۰۲)

حدیث نمبر 25 حموینی نے اپنی اسناد سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا:

"جو میرے دین سے وابستہ رہنا چاہتا ہو اور میرے بعد سفینۂ نجات پر سوار ہونے

Presented by Ziaraat.Com

کا خواہش مند ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالبؑ کی پیروی کرے۔ اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور اُس کے دوستوں سے دوستی رکھے، وہ میرا وصی ہے اور میری زندگی اور میری وفات کی صورت میں میری اُمت پر میرا جانشین ہے۔ وہ ہر مسلم کا امام ہے اور میرے بعد ہر مومن کا امیر ہے۔ اُس کا قول میرا قول ہے اُس کا فرمان میرا فرمان ہے، اُس کی ممانعت میری ممانعت ہے۔ اُس کا پیروکار میرا پیروکار ہے اور اس کا مددگار میرا مددگار ہے اور اس کو چھوڑنے والا مجھے چھوڑنے والا ہے"۔

پھر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے بعد علیؑ کو چھوڑا تو وہ مجھے نہیں دیکھ پائے گا اور نہ ہی میں قیامت کے دن اُسے دیکھوں گا۔

جس نے علیؑ کی مخالفت کی تو اللہ نے اُس پر جنت کو حرام کیا اور اس کا مقام دوزخ میں مقرر کیا اور جس نے علیؑ کو بے یارومددگار چھوڑا تو قیامت کے دن جب وہ خدا کے حضور پیش ہوگا تو خدا اُسے بے یارومددگار چھوڑ دے گا اور جس نے علیؑ کی مدد کی تو قیامت کے دن خدا اُس کی مدد کرے گا اور سوالِ قبر کے وقت اس کی مدد کرے گا۔

پھر آپؐ نے فرمایا: حسنؑ وحسینؑ علیہما السلام اپنے والد کے بعد میری اُمت کے امام اور جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور ان کی والدہ خواتینِ جہان کی سردار ہیں اور ان کے والد سیدالاوصیاء ہیں اور نسلِ حسینؑ کے نو افراد امام ہیں، ان کا نواں قائمؑ ہوگا۔ اُن کی اطاعت میری اطاعت ہے اور ان کی معصیت میری معصیت ہے۔ ان کی فضیلت کے منکروں اور ان کی حرمت ضائع کرنے والوں کا شکوہ خدا کے حضور کروں گا۔ اللہ بطور سرپرست اور بطور مددگار میری عترت کے لیے کافی ہے۔

ظالم عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس طرف پلٹائے جائیں گے۔ (بحارالانوار، ج ۳۶، ص ۲۵۴، حدیث ۷۰۔ کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۲۶۰)

حدیث نمبر 26

حموینی نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں مدینہ کے ایک باغ میں موجود تھا کہ اتنے میں رسولؐ خدا حضرت علیؑ کا ہاتھ تھامے باغ میں تشریف لائے۔ آپؐ ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو

Presented by Ziaraat.Com

کھجور نے کہا کہ یہ محمدؐ سید الانبیاءؑ ہے اور یہ علیؑ سید الاوصیاء ہے اور آئمہ طاہرینؑ کا مولا ہے۔ پھر دوسری کھجور نے چیخ کر کہا: یہ مہدیؑ ہے اور یہ ہادی ہے۔ پھر ایک اور کھجور کے پاس سے آپؐ کا گزر ہوا تو اس نے چیخ کر کہا: یہ محمدؐ رسول اللہ ہے اور یہ علیؑ سیف اللہ ہے۔

نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اس کھجور کا نام "صیحانی" رکھ دو۔ چنانچہ اس دن سے اس کھجور کی قسم کا نام صیحانی پڑ گیا۔ (ینابیع المودة، ج ۱، ص ۴۰۹۔ فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۳۷، حدیث ۱۰۱)

حدیث نمبر 27 حموینی نے اپنی اسناد سے نقل کیا ہے کہ حسن بن فضال نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے خواب میں رسولؐ خدا کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا:

"اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب میرے وجود کا ایک ٹکڑا تمہاری زمین میں دفن کیا جائے گا اور تم میری امانت کے محافظ بنائے جاؤ گے اور تمہاری زمین میں میرا ستارہ غائب ہو جائے گا"۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ میں تمہاری زمین میں دفن کیا جاؤں گا اور میں ہی تمہارے نبی کا ایک ٹکڑا ہوں اور وہ امانت میں ہوں اور نبی اکرمؐ کا ستارہ میں ہوں۔ جو شخص میرے اور اطاعت کا عارف بن کر میری قبر کی زیارت کرے گا تو قیامت کے دن میں اور میرے آباء اس کی شفاعت کریں گے اور جس کی شفاعت کرنے والے ہم ہوں تو وہ نجات پا جائے گا خواہ اس کے ذمہ انسانوں اور جنات کے گناہوں کا بوجھ بھی کیوں نہ ہو۔

میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے رسولؐ اللہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعی مجھے دیکھا ہے، کیونکہ ابلیس میری اور میرے اوصیاء کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ سچا خواب نبوت کا ۱/۷۰ واں حصہ ہے۔ (امالی صدوق، ص ۱۲۱، مجلس ۱۵، حدیث ۱۰)

حدیث نمبر 28 حموینی نے اپنی اسناد سے انس بن مالک سے نقل کیا

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ وضو کے لیے پانی لاؤ، پھر آپؐ نے فرمایا:

انس! اس دروازہ سے جو سب سے پہلے داخل ہوگا وہ امیر المومنین، سید المسلمین اور خاتم الوصیین ہوگا اور جن لوگوں کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے وہ ان کا رہنما ہوگا۔

اس وقت میں (انس بن مالک) نے دل ہی دل میں کہا کہ خدایا! کسی انصاری کو یہاں بھیج۔ اتنے میں حضرت علیؑ تشریف لائے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: انس! کون آیا ہے؟

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ علیؑ آئے ہیں۔

آنحضرتؐ نے یہ سنا تو آپؐ خوشی سے اُٹھے اور علیؑ کو گلے لگایا اور علیؑ کا پسینہ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: آج آپؐ نے مجھ پر وہ خصوصی شفقت فرمائی ہے جو کہ اس سے پہلے کبھی نہ کی تھی؟

آپؐ نے فرمایا: اس میں کیا خرابی ہے میرے دین کی تبلیغ تم نے ہی کرنی ہے اور لوگوں تک تم نے ہی میری آواز کو پہنچانا ہے اور میرے بعد میری اُمت جو اختلاف کرے گی تم اس کی وضاحت کرو گے۔ (مناقب موفق خوارزمی، ص ۸۵۔ حلیۃ الاولیاء، ج اول، ص ۶۳)

حدیث نمبر 29 حموینی نے اپنی اسناد سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

انا خاتم الانبیاء وانت یاعلی خاتم الاولیاء

"میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم الاولیاء ہے"۔

ابوذرؓ کی حدیث میں یہ الفاظ وارد ہیں کہ آنحضرتؐ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے:

انا خاتم النبیین کذلک علی خاتم الاوصیا الی یوم الدین

"میں سلسلہ انبیاءؑ کا خاتم ہوں اسی طرح سے علیؑ قیامت کے دن

Presented by Ziaraat.Com

تک خاتم الاوصیاء رہے گا"۔ (ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۴۷)

حدیث نمبر 30 حموینی نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے اُس نے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُم سلمیٰؓ سے فرمایا: یہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے، اس کا گوشت میرا گوشت ہے، اس کا خون میرا خون ہے، اور اُسے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اے اُم سلمیٰؓ! یہ علیؑ امیرالمومنین، سیدالمسلمین اور میرا وصی ہے اور یہ میرے علم کا مخزن ہے اور یہ میرا وہ دروازہ ہے جس کے ذریعہ سے مجھ تک رسائی ہوسکتی ہے۔ یہ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور جنت کے بلند ترین مقام میں میرا رفیق ہے۔ یہ قاسطین، ناکثین، اور مارقین کو قتل کرے گا۔ (امالی شیخ طوسی، ص ۵۰، مجلس دوم، حدیث ۳۵، بشارۃ المصطفیٰ، ص ۱۶۷)

حدیث نمبر 31 حموینی نے اپنی اسناد سے ابو برزہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اللہ نے مجھ سے علیؑ کے متعلق ایک عہد لیا۔ (یہ پوری حدیث اس سے قبل اسی باب کی حدیث ۲۳ میں لکھی جاچکی ہے لہٰذا اس کا اعادہ مناسب نہیں ہے۔ من المترجم)۔ (فرائد السمطین، ج ۱، ص ۲۶۸، باب ۵۲)

حدیث نمبر 32 حموینی نے اپنی اسناد سے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے، اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی، اُنہوں نے کہا کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: میں، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور نسلِ حسینؑ سے تعلق رکھنے والے نو امام طاہر ومطہر ہیں اور ہم معصوم ہیں۔

مجاہد نے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسولؐ خدا کی خدمت میں ایک یہودی حاضر ہوا اُسے "نعثل" کہا جاتا تھا۔ اُس نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: میرے سینہ میں چند باتیں کھٹکتی رہتی ہیں آپؐ ان کا جواب دیں۔ اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں آپؐ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلوں گا۔

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابوعمارہ! تمہیں جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو۔

اُس نے کہا: آپؐ اپنے رب کی توصیف کریں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: خالق کی توصیف میں صرف وہی کچھ کہا جا سکتا ہے جو اس نے اپنے متعلق خود کہا ہے ورنہ اس خالق کی توصیف کوئی کیا کرسکتا ہے۔ جس کے ادراک سے حواس اور اوہام عاجز ہوں اور تصورات اس کی حد بندی نہ کرسکتے ہوں، آنکھیں جس کے احاطہ سے عاجز ہوں۔ وہ وصف کرنے والوں کے وصف سے کہیں بلند و برتر ہے، وہ قریب ہوکر بھی دُور ہے اور دُور رہ کر بھی قریب ہے۔ تمام کیفیات کو اس نے کیفیت دی ہے، لہٰذا اس کے لیے کوئی کیفیت نہیں ہے اور امکانات کو اسی نے مکانیت دی ہے، لہٰذا اُسے کسی مکان میں محدود نہیں کیا جاسکتا۔ وہ کیفیت اور مکانیت سے پاک ہے۔ وہ واحد اور احد ہے۔ وصف بیان کرنے والے، اس کی وصف کو پانے سے عاجز ہیں۔ اس نے اپنے متعلق فرمایا ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

یہودی نے کہا: آپؐ نے بالکل صحیح کہا ہے، لیکن یہ بتائیں کہ اللہ بھی واحد ہے اور انسان بھی واحد ہے، لفظ واحد کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے، پھر خدا کی وحدانیت ممتاز کیسے ہوگی؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ من کل الجہات واحد ہے جب کہ انسان بظاہر واحد ہے لیکن حقیقت میں بہت سے اجزاء سے مرکب ہے۔ انسان جسم، عرض، روح وغیرہ رکھتا ہے لفظ واحد کا اطلاق اگرچہ دونوں پر ہے، لیکن دونوں کی وحدانیت میں بڑا فرق ہے۔

یہودی نے کہا: آپ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔

پھر اُس نے کہا: آپ یہ بتائیں کہ آپ کا وصی کون ہے۔ ہمارے نبی حضرت موسیٰؑ نے یوشع بن نونؑ کو اپنا وصی مقرر کیا تھا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میرا وصی اور میرے بعد میرا جانشین علی بن ابی طالبؑ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اس کے بعد میرے دو فرزند حسنؑ و حسینؑ ہیں پھر نسلِ حسینؑ سے تعلق رکھنے والے نو افراد ہوں گے۔

یہودی نے کہا: آپ مجھے ان کے نام بتائیں۔

آپؐ نے فرمایا: حسینؑ کے بعد اس کا بیٹا علی ہوگا، علیؑ کے بعد اُس کا بیٹا محمدؑ ہوگا۔ محمدؑ کے بعد اُس کا بیٹا جعفرؑ ہوگا۔ جعفرؑ کے بعد اُس کا بیٹا موسیٰؑ ہوگا۔ موسیٰؑ کے بعد اُس کا بیٹا علیؑ ہوگا۔ علیؑ کے بعد اُس کا بیٹا محمدؑ ہوگا۔ محمدؑ کے بعد اُس کا بیٹا علیؑ ہوگا۔ علیؑ کے بعد اُس کا بیٹا حسنؑ ہوگا اور حسنؑ کے بعد حجۃ ابن الحسنؑ ہوگا۔

میرے خلفاء کی تعداد نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر ہوگی۔

یہودی نے کہا: آخرت میں ان کی رہائش کہاں ہوگی؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ میرے ساتھ جنت میں ہوں گے۔

یہودی نے کہا: آپؐ نے بالکل صحیح کہا۔ پھر اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور وہ مسلمان ہوگیا۔

پھر اُس نے کہا کہ سابقہ کتابوں میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں اور حضرت موسیٰؑ بن عمران نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا جس کا نام "احمدؐ" ہوگا۔ وہ آخری نبی ہوگا، اُس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اُس کی صُلب سے "اسباطؑ" کی تعداد کے برابر آئمہ پیدا ہوں گے۔

رسولِ خدا نے فرمایا: ابوعمارہ! کیا تم اسباط کو جانتے ہو؟

اُس نے کہا: جی ہاں، اسباط کی تعداد بارہ ہے، ان کا آخری سبط لاوی بن برخیا ہے اور یہ وہ سبط ہے جو طویل عرصہ تک بنی اسرائیل سے غائب ہوگیا تھا۔ پھر وہ ظاہر ہوا تھا۔ اللہ نے اس کی شریعت کو مٹ جانے کے بعد غلبہ دیا تھا۔ اس نے "قرسطیا" بادشاہ سے جنگ کی تھی اور اسے قتل کیا تھا۔

رسولِ خدا نے فرمایا: میری اُمت میں بھی ہو بہو اسی طرح سے ہوگا۔ میرا بارہواں خلیفہ بھی غائب ہو جائے گا اور میری اُمت پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام

Presented by Ziaraat.Com

باقی ہوگا اور قرآن کے صرف حروف باقی ہوں گے۔ اس وقت اللہ میرے اس جانشین کو خروج کا حکم دے گا اور وہ دین کی تجدید کرے گا۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: خوش بختی ہے اُس کے لیے جو اُن سے محبت رکھے اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو اُن سے بغض رکھے اور خوش بخت ہے وہ شخص جو ان سے وابستہ رہے۔

اس کے بعد وہ نومسلم نعثل اُٹھا اور اس نے رسولؐ خدا کے سامنے یہ اشعار پڑھے:

صلی الاله ذوالعلٰی	علیك یاخیر البشر
انت النبی المصطفٰی	والهاشمی المفتخر
بکم هدانا ربنا	وفیك نرجو ما امر
ومعشر سمیتهم	ائمة اثنٰی عشر
حباهم رب العلٰی	ثم صفاهم من كدر
قد فاز من والاهم	وخاب من عادی الزهر
اخرهم لیشفی الظما	وهو الامام المنتظر
عترتك الاخیار لی	والتابعون ما امر
من كان عنهم معرضا	فسوف تصلاة سقر

"اے خیر البشر! بلند و برتر خدا آپؐ پر درود بھیجے۔ آپؐ نبی مصطفٰی اور قابلِ فخر ہاشمی ہیں۔ آپؐ کے ذریعہ سے ہمارے رب نے ہمیں ہدایت دی ہے اور خدا کے فرمان کی اُمید ہمیں آپؐ ہی سے ہے۔ آپؐ نے جس گروہ کا تذکرہ کیا ہے اُن کی تعداد بارہ ہے۔ رب الاعلیٰ نے بلندی عطا کی ہے اور اُنھیں ہر ناپاکی سے صاف رکھا ہے۔ جس نے اُن سے محبت رکھی وہ کامیاب ہوا، اور جس نے عصمت کی کلیوں سے عداوت رکھی تو وہ ناکام رہا۔ اس سلسلہ کا آخری فرد انتقام کی پیاس بجھائے گا۔ میں آپؐ کی پاکیزہ عترت اور ان کے

Presented by Ziaraat.Com

پیروکاروں کا خادم ہوں جو بھی ان سے منہ پھیرے گا تو اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا"۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۳۲، حدیث ۴۳۱)

لوحِ نور

حدیث نمبر 33 حموینی نے اپنی اسناد سے ابوبصیر سے روایت کی اُس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، اُنھوں نے فرمایا کہ میرے والد ماجد علیہ السلام نے صحابی پیغمبر جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے فرمایا: مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ آپ جب فارغ ہوں تو میں آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جابرؓ نے عرض کیا کہ آپ جس وقت بھی چاہیں مجھ سے تخلیہ میں بیٹھ کر باتیں کر سکتے ہیں۔

میرے والد ماجد علیہ السلام نے ان سے علیحدگی میں ملاقات کی اور فرمایا:

جابرؓ! آپ مجھے اس لوح کے متعلق بتائیں جسے آپ نے میری ماں فاطمہ بنت رسولؐ اللہ کے ہاتھ میں دیکھا تھا اور میری والدہ نے آپ کو اس لوح کے متعلق کیا فرمایا تھا؟

جابرؓ نے عرض کیا: میں اپنے خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں امام حسینؑ کی ولادت باسعادت کے موقع پر آپؑ کی والدہ کو مبارک باد دینے کے لیے گیا تو میں نے اُن کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ کی لوح دیکھی۔ میں یہ سمجھا کہ یہ زمرد کی لوح ہے۔ اس میں کچھ لکھا ہوا تھا اور وہ سورج کی روشنی کی طرح سے سفید تھا۔

میں نے ان سے عرض کیا: بنتِ رسولؐ! یہ لوح کیسی ہے؟

بی بی نے فرمایا: یہ لوح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو ہدیہ میں بھیجی ہے۔ اس میں میرے والد ماجد اور میرے شوہر اور میرے دونوں فرزندوں حسنؑ و حسینؑ اور میری نسل سے پیدا ہونے والے اوصیاء کے نام ہیں۔ میرے والد ماجد نے یہ لوح مجھے بھیجی ہے، تا کہ اس کے ذریعہ سے مجھے خوشی حاصل ہو۔

پھر آپؑ کی والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہا نے وہ لوح مجھے پڑھنے کو دی۔ میں نے

Presented by Ziaraat.Com

اسے پڑھا اور اسے اپنے پاس نقل کیا۔

میرے والد ماجد علیہ السلام نے جابرؓ سے فرمایا کہ کیا آپ وہ نقل مجھے دکھائیں گے؟

جابرؓ نے کہا: کیوں نہیں؟

پھر میرے والد جابرؓ کے ساتھ ان کے گھر گئے۔ جابرؓ چمڑے کی جھلی پر لکھی ہوئی تحریر لائے۔ میرے والد نے فرمایا کہ آپ اس تحریر کو دیکھیں۔ میں اُسے آپ کی موجودگی میں پڑھتا ہوں۔ چنانچہ جابرؓ نے اپنی تحریر کو اپنے پاس رکھا اور میرے والد نے زبانی وہ تحریر سنائی جس میں ایک حرف کی بھی کوئی کمی بیشی نہیں تھی۔

جابرؓ نے کہا: خدا کی قسم! جیسا آپؑ نے پڑھا ہے لوح میں بھی یہی لکھا ہوا تھا۔

چنانچہ اُس لوح کا متن یہ تھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ تحریر عزیز وحکیم اللہ کی طرف سے اپنے نور، سفیر، حجاب اور اپنے مقرر کردہ رہبر محمدؐ کے نام ہے۔ اس تحریر کو روح الامین رب العالمین کی طرف سے لے کر نازل ہوا ہے۔

محمدؐ! میرے ناموں کی تعظیم کریں اور میری نعمات کا شکر ادا کریں اور میری نعمات کا انکار نہ کریں۔ میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے۔ میں جباروں کا سر پھوڑنے والا، ظالموں کو ذلیل کرنے والا، متکبرین کو ہلاک کرنے والا اور فیصلہ کے دن کا منصف خدا ہوں۔

جس نے میرے فضل کے علاوہ کسی اور سے اُمید وابستہ کی اور جو میرے عدل کے علاوہ کسی اور سے ڈرا تو میں اُسے ایسا عذاب دوں گا جو کہ عالمین میں سے کسی کو نہیں ہوگا، لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو اور مجھ پر بھروسہ رکھو۔

میں نے جس بھی نبی کو بھیجا اور جب اُس کی زندگی کے ایام مکمل ہوئے تو میں نے اس کے لیے وصی مقرر کیا۔ میں نے آپ کو تمام انبیاءؑ پر فضیلت دی اور آپ کے وصی کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی۔ میں نے آپ کے دو اسباط حسنؑ وحسینؑ کے ذریعہ سے آپ کی عظمت میں اضافہ کیا ہے۔ میں نے حسنؑ کو اس کے والد کی مدت مکمل ہونے کے بعد اپنے

Presented by Ziaraat.Com

علم کا مخزن بنایا ہے اور حسینؑ کو میں نے اپنی وحی کا خازن بنایا ہے اور میں نے اسے شہادت کی عزت عطا کی ہے اور سعادت پر اس کا خاتمہ کیا ہے۔ حسینؑ تمام شہداء سے افضل ہیں اور تمام شہداء سے بلند درجہ رکھتے ہیں۔ میں نے اپنا کلمہ تامہ اس کے ساتھ رکھا اور اس کے پاس اپنی حجتِ بالغہ رکھی۔

حسینؑ کی عترت کو میزان بنا کر میں ثواب اور عذاب دوں گا۔ ان میں سے پہلا عابدین کا سردار اور میرے سابقہ اولیاء کی زینت ہوگا اور اس کا فرزند اپنے لائقِ تعریف نانا کے مشابہ ہوگا۔ اس کا نام محمدؑ ہوگا اور وہ میرے علم کو شگافتہ کرنے والا ہوگا اور وہ میری حکمت کی کان ہوگا۔

جعفرؑ کے متعلق شک کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے قول کو رد کرنے، میرے قول کو رد کرنے والے کے مساوی ہے۔ میری طرف سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ میں جعفرؑ کے مقام کو بلند کروں گا اور میں اُسے اس کے ماننے والوں اور پیروی کرنے والوں کے ذریعہ سے خوشی عطا کروں گا۔

اس کے بعد میں نے موسیٰؑ کا انتخاب کیا ہے، اس کی امامت کا دور سخت تاریکیوں کا دور ہوگا اور وہ اس تاریک ماحول میں دین کی روشنی پھیلائیں گے، کیونکہ میرے فرض کی ڈور منقطع نہ ہوگی اور میری حجت پوشیدہ نہ رہے گی اور میرے دوست بدبخت نہیں قرار پائیں گے۔

جس کسی نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس کسی نے میری کتاب کی کسی آیت کو تبدیل کیا تو اس نے مجھ پر جھوٹ باندھا۔ ہلاکت ہے ان پر جو موسیٰؑ کی وفات کے وقت افترا پردازی کریں گے اور آٹھویں علی رضاؑ کو جھٹلانے والا میرے تمام اولیاء کی تکذیب کرنے والا ہے۔ علی رضاؑ میرا ولی ہوگا اور میرا ناصر ہوگا۔ وہ مسائل نبوت کی وضاحت کرے گا۔ متکبر دیو اس کو شہید کرے گا اور وہ اس شہر میں دفن ہوگا۔ جسے میرے صالح بندہ (ذوالقرنین) بنایا ہوگا اور علی رضاؑ کے پہلو میں میرا بدترین بندہ پہلے سے دفن ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

میری طرف سے وعدہ ہے کہ میں علیؑ کی آنکھوں کو اس کے فرزند محمدؑ کے ذریعہ سے ٹھنڈک فراہم کروں گا جو اس کے بعد اس کا جانشین ہوگا۔ وہ میرے علم کا وارث اور میری حکمت کی معدن، میرے رازوں کا مقام اور میری مخلوق پر میری حجت ہوگا۔ میں نے اُس کا ٹھکانا جنت کو بنایا ہے اور میں اسے اس ستر ایسے رشتہ داروں کے متعلق حق شفاعت عطا کروں گا جو کہ دوزخ کے حق دار بن چکے ہوں گے۔

پھر میں اُس کے فرزند علیؑ کو سعادت عطا کروں گا۔ علیؑ میرا ولی، میرا ناصر اور مخلوق پر میرا گواہ اور میری وحی کا امین ہوگا۔ پھر میں اُسے ایک فرزند دوں گا جو میری راہ کا داعی ہوگا اور میرے علم کا خازن ہوگا، اس کا نام حسنؑ ہوگا۔

پھر میں اس کی تکمیل اس کے فرزند سے کروں گا جو تمام جہانوں کے لیے ذریعۂ رحمت ہوگا۔ وہ کمالِ موسیٰؑ، حُسنِ عیسیٰؑ اور صبرِ ایوبؑ کا حامل ہوگا۔ اس کے زمانۂ امامت میں میرے چاہنے والے بہت ذلیل کیے جائیں گے اور ظالم ان کے سر کاٹ کر ایک دوسرے کو تحفہ میں دیں گے جیسا کہ ترک و دیلم کے سر دیئے جاتے ہیں۔ میرے چاہنے والے قتل کیے جائیں گے، جلائے جائیں گے اور وہ خوف زدہ ہوں گے، مرعوب ہوں گے، زمین اُن کے خون سے رنگین کی جائے گی، اُن کی عورتوں کے بین بلند ہوں گے اور وہ میرے حقیقی دوست ہوں گے۔ میں ان کی وجہ سے ہر تاریک فتنہ کو دُور کروں گا اور زلزلے ہٹاؤں گا اور ان کی وجہ سے لوگوں پر پڑے ہوئے بوجھ اور زنجیریں ہٹاؤں گا۔ ان پر اللہ کی طرف سے صلوات اور رحمت ہوگی اور وہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

ابوبصیر (راوی حدیث) نے جب یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سالم کو سنائی تو اس سے کہا کہ یہ حدیث اتنی قیمتی ہے کہ اگر تم نے زندگی میں اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہ سنی ہو تو بھی حدیث تمہارے لیے کافی ہے۔ پھر ابوبصیر نے عبدالرحمٰن نے کہا: نااہل کے سامنے اس حدیث کو کبھی بیان نہ کرنا۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۳۰۸۔ الفضائل شاذان بن جبرئیل قمی، ص ۱۱۳)

حدیث نمبر 34 حموینی نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ

Presented by Ziaraat.Com

السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے کہا کہ میں حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں گیا تو میں نے دیکھا کہ آپؑ کے سامنے ایک تختی تھی اور وہ یوں چمک رہی تھی کہ آنکھوں کو چندھیا رہی تھی۔ اس میں بارہ نام لکھے تھے۔ تین نام ظاہر میں درج تھے تین باطن میں درج تھے۔ تین نام آخر میں لکھے تھے اور تین نام کنارے پر لکھے تھے۔ میں نے ان سب ناموں کو گنا تو ان کی تعداد بارہ تھی۔

میں نے حضرت سیدہؑ سے پوچھا کہ یہ کن لوگوں کے نام ہیں؟

حضرت سیدہؑ نے فرمایا: یہ اوصیاء کے نام ہیں۔ ان میں سے پہلا میرا ابن عم ہے اور گیارہ کا تعلق میری اولاد سے ہے۔ ان میں سے آخری قائمؑ ہوگا۔

جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ اس تختی میں تین بار لفظ محمد لکھا تھا اور چار بار لفظ علی تھا۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۳۱۱)

حدیث نمبر 35 حموینی نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کا بیان ہے کہ میں حضرت فاطمہ زہراؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ کے سامنے لوح تھی۔ اس میں اوصیاء کے نام تھے۔ میں نے گنے تو بارہ نام تھے۔ آخری قائمؑ تھا، تین کے نام محمد تھے اور ان میں سے چار کے نام علی تھے۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۲۶۹)

حدیث نمبر 36 حموینی نے اپنی اسناد سے ابی نصرہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام پر احتضار کا وقت شروع ہوا تو آپؑ نے اپنے فرزند جعفر صادقؑ کو بلایا، تاکہ اُس سے عہدِ امامت کریں۔ اس وقت امام محمد باقرؑ کے بھائی زید (شہید) موجود تھے، اُنھوں نے کہا کہ اگر آپ حسنؑ و حسینؑ کی مثال کو سامنے رکھ لیں تو اس میں کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ (مقصد یہ تھا کہ جس طرح امام حسنؑ کے بعد حسین علیہ السلام امام بنے تھے۔ اسی طرح سے اگر آپؑ مجھے امام مقرر کردیں، تو اس میں کیا قباحت ہے؟)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! امانتوں کا تعلق مثالوں سے نہیں ہوتا۔ امانت کا معاملہ خدا کی طرف سے پہلے سے طے شدہ ہوتا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کو یہاں لے آؤ۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ آئے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے اُن سے فرمایا: اے جابرؓ! آپ نے جو کچھ صحیفہ میں پڑھا تھا وہ تو ہمیں سنائیں۔

جابرؓ نے کہا: جی ہاں، ابوجعفرؑ! میں اپنی سیدہؑ کی خدمت میں حسینؑ کی ولادت کی مبارک باد دینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ بی بی کے سامنے سفید موتیوں سے جڑا ہوا ایک صحیفہ تھا۔ میں نے عرض کیا: سیدۃ نساء العالمین! یہ کیسا صحیفہ ہے جسے میں آپؑ کے پاس دیکھ رہا ہوں۔

حضرت سیدہؑ نے فرمایا: اس میں میری اولاد کے آئمہ کے نام تحریر ہیں۔

میں نے عرض کیا: آپؑ یہ صحیفہ مجھے دیں، تاکہ میں اسے پڑھ سکوں۔

حضرت سیدہؑ نے فرمایا: اے جابرؓ! اس صحیفہ کو نبی یا نبی کا وصی ہاتھ لگا سکتا ہے یا نبیؐ کی اہلِ بیتؑ کا فرد ہاتھ لگا سکتا ہے۔ تم ہمارے معتمد ہو، لہٰذا تم اسے یہاں سے ہی پڑھ لو۔

میں نے پڑھا تو اس میں ہادیانِ دین کے نام اس طرح سے لکھے تھے:

- ......ابوالقاسم محمدؐ بن عبداللہ المصطفیٰ، اُن کی والدہ آمنہ ہوں گی۔
- ......ابوالحسن علیؑ مرتضیٰ، اُن کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہوں گی۔
- ......ابومحمد حسنؑ بن علیؑ
- ......ابوعبداللہ حسینؑ بن علیؑ۔ اُن دونوں کی والدہ فاطمہؑ بنت محمدؐ ہوں گی۔
- ......ابومحمدؑ علی بن الحسینؑ العدل، اُن کی ماں شاہ بانو دختر یزدگرد ہوں گی۔
- ......ابوجعفر محمد باقر بن علیؑ بن الحسینؑ، اُن کی والدہ ام عبداللہ دختر حسن بن علیؑ ہوں گی۔
- ......ابوعبداللہ جعفر صادقؑ بن محمد باقرؑ، اُن کی والدہ اُم فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر ہوں گی۔
- ......ابوابراہیم موسیٰؑ بن جعفرؑ، اُن کی والدہ حمیدہ نامی ایک کنیز ہو گی۔

Presented by Ziaraat.Com

- ......ابوالحسن علی رضا بن موسیٰؑ کاظم، اُن کی والدہ نجمہ نامی ایک کنیز ہوگی۔
- ......ابو جعفر محمد تقیؑ بن علی رضاؑ، اُن کی والدہ خیزران نامی ایک کنیز ہوگی۔
- ......ابوالحسن علی نقیؑ بن محمد تقیؑ، اُن کی والدہ سوسن نامی ایک کنیز ہوگی۔
- ......ابو محمد حسن عسکریؑ، بن علی نقیؑ، اُن کی والدہ سمانہ نامی ایک کنیز ہوگی۔
- ......ابوالقاسم محمدؑ بن حسن، جو کہ حجت اللہ القائم ہے، اُن کی والدہ نرجس نامی ایک کنیز ہوگی۔

ابن بابویہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں امام زمانہ علیہ السلام کا نام بیان کیا گیا ہے، جب کہ میں ان روایات کی تائید کرتا ہوں جن میں آپؑ کا نام لینے سے منع کیا گیا ہے۔

(عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۴۸)

حضرت امام حسینؑ کا آزاد کردہ غلام

حدیث نمبر 37 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے، اُنہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو دردائیل کہا جاتا ہے۔ خدا نے اُسے سولہ ہزار پَر عطا کیے تھے اور ایک پَر سے دوسرے پَر تک اتنی ہوا رکھی جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

ایک دن اس کے جی میں یہ تصور پیدا ہوا کہ کیا ہمارے رب کے اُوپر بھی کوئی چیز ہے؟ اللہ سے اس کی سوچ مخفی نہ تھی۔ اللہ نے اسے سولہ ہزار پَر اور عطا کیے اور یوں اس کے پاس بتیس ہزار پَر ہوگئے۔ پھر اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ اب پرواز کر۔ وہ پچاس ہزار سال تک پرواز کرتا رہا، لیکن عرش کے ستون کا اسے سرا کہیں نہ ملا۔ اللہ نے دیکھا کہ اب وہ تھک چکا ہے تو اس کی طرف وحی کی اور فرمایا:

''فرشتہ! اب اپنی جگہ لوٹ جا۔ میں ہر عظیم سے زیادہ عظیم ہوں اور میرے اُوپر کوئی عظیم چیز نہیں ہے۔ مکان کے ساتھ میری وصف بیان نہیں کی جاسکتی''۔

پھر خدا نے اس سے اس کے پَر و بال چھین لیے اور صفِ ملائکہ سے اس کا مقام

Presented by Ziaraat.Com

سلب کرلیا۔ پھر جب حسینؑ بن علیؑ کی ولادت ہوئی۔ حسینؑ کی ولادت شب جمعہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے داروغہ "مالک" کو وحی فرمائی کہ آج رات دوزخ کی آگ بجھا دے، کیونکہ محمدؐ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رضوانِ جنت کو وحی کی کہ جنت کی آرائش و زیبائش میں مزید اضافہ کر، کیونکہ محمدؐ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔

پھر خدا نے حورانِ جنت کو وحی کی کہ آج خوب زیب و زینت کرو اور خوشیاں مناؤ کیونکہ محمدؐ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔

پھر اللہ نے جبریلؑ کو وحی فرمائی کہ تم ایک ہزار فرشتوں کے گروہوں کو لے کر جاؤ۔ ایک گروہ میں ایک لاکھ فرشتے ہوتے ہیں۔ تمام فرشتے ابلق رنگ کے سجے ہوئے گھوڑوں پر جائیں اور گھوڑوں کی زینیں در و یاقوت سے مرصع ہونی چاہئیں۔

جبریلؑ نے تمام فرشتے ساتھ لیے اور فرشتوں کے ایک مخصوص گروہ کو بھی شامل کیا جنہیں روحانیون کہا جاتا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں نور کے نیزے تھے۔ یہ تمام آسمانی مخلوق رسولِ خدا کو مبارک دینے کے لیے روانہ ہونے لگی تو اللہ نے جبریلؑ سے فرمایا کہ میرے حبیبؐ سے کہنا کہ میں نے تیرے بیٹے کا نام حسینؑ رکھا ہے۔ اُس کے پاس جاؤ اُسے مبارک بھی دو اور اُس سے تعزیت بھی کرو۔ اور میرے رسول سے جا کر کہو کہ آپ کے اس فرزند کو آپ کی اُمت کے بدترین افراد بدترین سواریوں پر سوار ہو کر شہید کریں گے۔

حسینؑ کے قاتل کے لیے ہلاکت ہے اور فوج بھیجنے والے کے لیے ہلاکت ہے اور اُن کے سالار کے لیے ہلاکت ہے۔ میں حسینؑ کے قاتل سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہے۔ قیامت کے دن جہاں بڑے بڑے مجرم آئیں گے قاتلِ حسینؑ ان سب سے بڑا مجرم ہوگا اور حسینؑ کا قاتل مشرکین کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوگا۔ جس طرح سے جنت کو اطاعت گزاروں کا اشتیاق ہے اسی طرح سے دوزخ کو قاتلِ حسینؑ کا اشتیاق ہے۔

جبریلؑ آسمان سے اُتر رہے تھے۔ راستہ میں دردائیل کے پاس سے گزرے۔ دردائیل نے کہا: جبریلؑ! کیا بات ہے کیا قیامت قائم ہوگئی ہے؟

جبریلؑ نے کہا: نہیں، قیامت نہیں آئی۔ دنیا میں محمدؐ کے ہاں فرزند پیدا ہوا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

خدا نے ہمیں بھیجا ہے کہ جا کر اُنہیں مبارک باد پیش کریں۔

اس وقت دردائیل نے کہا: جبریلؑ! تجھے اپنے اور میرے خالق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جب تو محمدؐ کے پاس جائے تو اُنہیں میری طرف سے سلام کہنا اور یہ عرض کرنا کہ آپ کو اس مولود کا واسطہ ہے۔ آپؐ اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ میری خطا معاف کرے اور مجھ سے راضی ہو جائے اور مجھے دوبارہ پر و بال عنایت فرمائے اور بزمِ ملائکہ میں مجھے سابقہ مقام عطا فرمائے۔

جبریلؑ رسولِؐ خدا کے پاس آئے اور اُنہوں نے حکمِ خدا کے مطابق آپ کو مبارک دی اور پھر اُنہوں نے آپ کو حسینؑ کا پُرسہ بھی دیا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: کیا اُسے میری اُمت شہید کرے گی؟

جبریلؑ نے کہا: جی ہاں۔

رسولِؐ خدا نے فرمایا: وہ میری اُمت میں سے نہیں ہوں گے۔ میں ان سے بیزار ہوں اور اللہ بھی ان سے بیزار ہے۔

جبریلؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! میں بھی اُن سے بیزار ہوں۔

پھر نبی اکرمؐ حضرت فاطمہؑ کے پاس آئے اور آپؐ نے اُنہیں مبارک دی اور ساتھ ساتھ پُرسہ بھی دیا اور فرمایا کہ میرے اس فرزند کو میری اُمت قتل کرے گی۔ یہ سنا تو حضرت سیدہؑ رونے لگیں اور کہا: کاش میں نے اُسے نہ جنا ہوتا۔ قاتلِ حسینؑ دوزخ میں ہوگا۔

رسولِؐ خدا نے فرمایا کہ میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، لیکن یہ یاد رکھو کہ حسینؑ کی نسل سے ہدایت دینے والے ائمہ کا سلسلہ جاری ہوگا اور میرے بعد امام یہ ہیں:

۱۔ علیؑ ۲۔ حسنؑ ۳۔ حسینؑ ۴۔ علیؑ بن الحسینؑ ۵۔ محمدؑ بن علیؑ ۶۔ جعفرؑ بن محمدؑ ۷۔ موسیٰؑ بن جعفرؑ ۸۔ علیؑ بن موسیٰؑ ۹۔ محمدؑ بن علیؑ ۱۰۔ علیؑ بن محمدؑ ۱۱۔ حسنؑ بن علیؑ ۱۲۔ قائمؑ فرزند حسنؑ بن علیؑ۔ یہ وہی ہے جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے۔

یہ سنا تو حضرت سیدہؑ کا رونا موقوف ہوگیا۔ اس کے بعد جبریلؑ نے آنحضرت کو "دردائیل" کا پیغام سنایا۔ نبی اکرمؐ نے حسینؑ کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور آسمان کی طرف

Presented by Ziaraat.Com

اشارہ کر کے کہا:

خدایا! تجھے اس مولود کے حق کا واسطہ، بلکہ تجھے تیرے اُس حق کا واسطہ جو اس پر اور اس کے نانا اور ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر فرض ہے۔ اگر حسینؑ بن علیؑ اور ابن فاطمہؑ کا تیرے ہاں کوئی مقام ہے تو پھر دردائیل سے راضی ہو جا اور اس کے پَر اُسے واپس فرما اور بزمِ ملائکہ میں اسے اس کا مقام عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی دعا کو قبول کیا اور فرشتہ کی خطا معاف کر دی۔ اب جنت میں وہ فرشتہ "حسینؑ بن علیؑ کا آزاد کردہ غلام" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۲۸۲۔ مجمع النورین، ص ۱۶۳۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۲۴۸)

آسمانوں اور زمین کی زینت اور آئمہؑ کی مخصوص دعائیں

حدیث نمبر 38 حموینی نے اپنی اسناد سے امام حسین علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن میں اپنے نانا جان حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وہاں ابن بن کعب بھی بیٹھا ہوا تھا۔ رسولؐ خدا نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ابو عبداللہ! تمہیں خوش آمدید! اے آسمانوں اور زمین کی زینت!

ابن بن کعب نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ کے علاوہ بھی کوئی آسمانوں اور زمین کی زینت ہے؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابی! اس ذات کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ نبوت کے لیے مبعوث فرمایا۔ زمین کی بہ نسبت آسمان میں حسینؑ کا زیادہ احترام کیا جاتا ہے۔ عرشِ الٰہی کے دائیں جانب یہ سطر لکھی ہوئی ہے۔

ان الحسین مصباح الهدی وسفینة النجاة

"حسینؑ ہدایت کا چراغ اور نجات کی کشتی ہے۔"

وہ مضبوط عزم رکھنے والا امام ہے اور وہ عزت، فخر اور علم کا سرچشمہ ہے۔ اللہ نے اس کی صُلب میں ایک بابرکت اور پاکیزہ نطفہ رکھا ہے اور یہ نطفہ اس وقت رکھا جب کہ

Presented by Ziaraat.Com

ارحام واَصلاب میں کسی مخلوق نے قرار نہیں پکڑا تھا۔

حسینؑ کو ایسی دعا تلقین کی گئی ہے کہ مخلوقِ خدا میں سے جو بھی اس دعا کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے حسینؑ کے ساتھ محشور فرمائے گا اور قیامت کے دن حسینؑ اُس کی شفاعت کرے گا۔ اس دعا کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دُور کرے گا اور اس کا قرض ادا کرے گا اور اسے اس کے معاملات میں خوشیاں نصیب کرے گا اور دشمن کے خلاف اس کو قوت فراہم کرے گا اور اس کی پردہ دری نہیں کرے گا۔

ابن بن کعب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ دعا کون سی ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ کر فراغت حاصل کرو تو بیٹھ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِکَ وَسُکَّانِ سَمٰوَاتِکَ وَاَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ لِیْ فَقَدْ رَھِقَنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرٌ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ عُسْرِیْ یُسْرًا

اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرے معاملہ کو آسان کر دے گا اور تیرے سینہ کو کشادگی عطا کرے گا اور وقتِ آخر لا الٰہ الا اللہ کی گواہی تجھے تلقین کرے گا۔

اُبی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ نے صُلبِ حسینؑ میں کیسا فرزند ودیعت کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اس کی مثال چاند کی سی ہے وہ بیان وتوضیح کرنے والا ہے۔ اس کی پیروی کرنے والا راہِ راست پر ہوگا اور اس سے بھٹک جانے والا گمراہ ہوگا۔

اُبی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس کا نام کیا ہوگا اور اس کی مخصوص دعا کیا ہوگی؟

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کا نام علیؑ ہوگا اور اُس کی مخصوص دعا یہ ہوگی:

یَادَائِمُ یَا دَیُّوْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاکَاشِفَ الْغَمِّ وَیَافَارِجَ الْھَمِّ وَیَابَاعِثَ الرُّسُلِ وَیَاصَادِقَ الْوَعْدِ

جو یہ دعا پڑھے گا تو اللہ اسے علی بن الحسین علیہما السلام کے ساتھ محشور کرے گا اور علی

Presented by Ziaraat.Com

بن الحسینؑ جنت کے لیے اُس کے رہبر ہوں گے۔

اُبی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا علی بن الحسینؑ کا بھی کوئی جانشین ہوگا؟

رسولِؐ خدا نے فرمایا: جی ہاں، اُس کے جانشین کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمین کی میراث ہوگی۔

اُبی نے عرض کیا کہ آسمانوں اور زمین کی میراث سے کیا مراد ہے؟

رسولِؐ خدا نے فرمایا: حق کے ساتھ فیصلہ کرنا، دین داری کا حکم دینا اور تاویلِ احکام اور مستقبل کے بیان کا اس کے پاس علم ہوگا۔ اس کا نام محمدؑ (باقر) ہوگا۔ آسمان میں رہنے والے فرشتے اُس سے مانوس ہوں گے اور اس کی مخصوص دعا یہ ہوگی:

اللهم ان لی عندك رضوان وود فاغفرلی ولمن تبعنی
من اخوانی وشیعتی وطیب ما فی صلبی

اللہ اُسے ایک فرزند عطا کرے گا۔ خدا نے اس کا نام جعفر رکھا ہے اور اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنائے گا۔ وہ خدا پر راضی ہوگا خدا اُس پر راضی ہوگا۔ وہ اپنے رب سے دعا مانگے گا اور اس کی مخصوص دعا یہ ہوگی:

یا دیان غیر متوان یا ارحم الراحمین اجعل لشیعتی
من النار وقاء ولهم عندك رضا واغفر ذنوبهم ویسر
امورهم واقضِ دیونهم واسترعوراتهم وهب لی الکبائر
التی بینك وبینهم ، یامن لایخاف الفیم ولا تاخذه سنة
ولانوم اجعل لی من کل غم فرجا

جو یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے نورانی چہرے کے ساتھ جعفرؑ بن محمدؑ کے ساتھ محشور کرے گا اور ان کی معیت میں اُسے جنت میں داخل کرے گا۔

اے اُبی! اللہ تعالیٰ جعفرؑ کو فرزند عطا کرے گا اور اس پر اپنی رحمت نازل کرے گا اور اس کا نام موسیٰ ہوگا۔

اُبی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا یہ سب ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور

Presented by Ziaraat.Com

ایک دوسرے کی نسل سے ہوں گے؟

نبی اکرمؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر ابی نے عرض کیا: کیا موسیٰؑ کی بھی مخصوص دعا ہوگی؟

رسول کریمؐ نے فرمایا: جی ہاں، مجھے جبریلؑ نے خبر دی ہے کہ وہ یہ دعا پڑھیں گے:

يَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَيَابَاسِطَ الرِّزْقِ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَبَارِئَ النَّسِيمِ وَمُحِييَ الْمَوْتٰى وَمُمِيتَ الْاَحْيَآءِ وَدَائِمَ الثَّبَاتِ وَمُخْرِجَ النَّبَاتِ اِفْعَلْ بِي مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ

جو بھی یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجات پورا کرے گا اور قیامت کے دن اسے موسیٰ بن جعفرؑ کے ساتھ محشور کرے گا۔

اللہ تعالیٰ اُسے ایک فرزند عطا کرے گا جو کہ علم و حکمت میں یکتائے روزگار ہوگا اور قیامت کے دن شیعہ اس کے ذریعہ سے حجت قائم کریں گے اور اس کی ایک مخصوص دعا ہوگی اور وہ اپنی دعا میں یہ کہے گا:

اللهم صل على محمد وال محمد واعطني الهدىٰ وثبتني عليه واحشرني عليه امنا امن من لا خوف عليه ولا حزن ولا جزع انت اهل التقوىٰ واهل المغفرة

اللہ تعالیٰ اُسے ایک طیب و طاہر فرزند عطا کرے گا جس کا نام محمدؑ بن علیؑ ہوگا۔ وہ اپنے شیعوں کی شفاعت کرے گا اور وہ اپنے جد کے علم کا وارث ہوگا اور اس کی ایک واضح علامت ہوگی کہ وہ پیدائش کے وقت ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کہے گا اور وہ اپنی دعا میں کہے گا:

يامن لا شبيه له ولا مثال انت الله لا اله الا انت ولا خالق الا انت تفني المخلوقين وتبقى انت حلمت عمن عصاك وفي المغفرة رضاك

جو کوئی یہ دعا پڑھے گا تو محمدؑ بن علیؑ اُس کا شفیع ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر اللہ تعالیٰ محمد بن علیؑ کو طیب و طاہر فرزند عطا کرے گا جس کا نام علیؑ بن محمدؑ ہو گا۔ خدا اُسے سکون و وقار کا لباس پہنائے گا اور اللہ اسے جملہ علوم اور ہر پوشیدہ بات سے باخبر کرے گا اور وہ اپنی دعا میں یہ کہے گا:

یانور یابُرھان یافیسر یامبین یارب اکفنی شر الشرور وافات الدھور واسئلك النجاة یوم ینفخ فی الصور

جو بھی یہ دعا پڑھے گا تو علی بن محمدؑ قیامت کے دن اُس کا شفیع ہو گا اور اسے اپنے ساتھ لے کر جنت میں داخل ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے طیب و طاہر فرزند عطا کرے گا جس کا نام ''حسنؑ'' ہو گا۔ اللہ اُسے اپنے شہروں کا نور اور زمین پر اسے اپنا خلیفہ مقرر کرے گا اور وہ اپنے نانا کی اُمت کے لیے باعثِ عزت ہو گا اور اپنے کے لیے شفیع ہو گا۔ وہ اپنے دشمنوں کے لیے عذاب اور محبت رکھنے والوں کے لیے حجت ہو گا اور جو اسے امام تسلیم کریں گے ان کے لیے دلیل و بُرہان ہو گا۔

وہ اپنی دعا میں یہ کلمات کہے گا:

یاعزیز العز فی عزہ ویاعزیزا اعزنی بعزك وایدنی بنصرك وابعد عنی ھمزات الشیاطین وادفع عنی بدفعك وامنع عنی بمنعك واجعلنی من خیار خلقك یاواحد یااحد یافرد یاصمد

جو یہ دعا پڑھے گا تو اللہ اُسے حسن (عسکریؑ) کے ساتھ محشور کرے گا اور وہ دوزخی بھی ہو گا تو بھی خدا اُسے دوزخ سے نجات دے گا۔ اللہ تعالیٰ حسن عسکریؑ کو ایک فرزند عنایت کرے گا جو طاہر و مطہر ہو گا اور اللہ نے جس بھی مومن سے میثاقِ ولایت لیا ہے وہ اُس سے خوش ہو گا اور ہر منکر اس کا انکار کرے گا۔ وہ عدل کے مطابق فیصلے کرے گا اور عدل کا حکم دے گا۔ وہ کلماتِ الٰہی کی تصدیق کرے گا اور اللہ اس کی تصدیق کرے گا۔

وہ سرزمین ''تہامہ'' سے خروج کرے گا اور وہ دلائل و علامات کو ظاہر کرے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

''طالقان'' (ایران کا ایک شہر) میں اس کے خزانے ہوں گے، لیکن وہ خزانے سونے چاندی پر مشتمل نہ ہوں گے۔ وہ خزانے سدھائے ہوئے گھوڑوں اور مجاہدین پر مشتمل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دُور دراز سے اس کے لیے تین سو تیرہ ساتھیوں کو جمع کرے گا۔ ان کی تعداد مجاہدین بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ افراد پر مشتمل ہوگی۔

اس کے پاس مہر لگا ہوا ایک صحیفہ ہوگا جس میں اس کے مددگاروں کے نام اور نسب اور علاقے اور پیشے لکھے ہوئے ہوں گے۔ اس کے ساتھی ڈٹ کر لڑنے والے ہوں گے اور اس کی اطاعت کے لیے جدوجہد کرنے والے ہوں گے۔

اُبی بن کعب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس کی علامات اور دلائل کیا ہوں گے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس کے پاس ایک علَم ہوگا جب اس کے خروج کا وقت ہوگا تو وہ علَم خود بخود کھل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس میں سے کلام پیدا کرے گا، چنانچہ علَم سے آواز آئے گی:

''اے ولی اللہ! اب آپ خروج کریں اور دشمنانِ خدا کو قتل کریں''۔

اس کے پاس ایک تلوار ہوگی جو کہ نیام میں بند ہوگی۔ جب اس کے خروج کا وقت ہوگا تو وہ تلوار خود بخود بے نیام ہوجائے گی اور اسے خدا بولنے کی طاقت عطا کرے گا چنانچہ وہ اس سے کلام کرے گی۔

اے ولی اللہ! اب آپ خروج کریں۔ اب دشمنانِ خدا کو چھوڑنا حلال نہیں رہا ہے۔ چنانچہ وہ خروج کرے گا تو جبریلؑ اس کے دائیں طرف اور میکائیلؑ اس کے بائیں طرف ہوگا۔ یعنی اس کے لشکر کے میمنہ کا افسر جبریلؑ ہوگا اور میسرہ کا افسر میکائیل ہوگا اور مقدمۃ الجیش کی قیادت شعیبؑ بن صالح کرے گا۔ عنقریب تمہیں میری کہی ہوئی باتیں یاد آئیں گی اور میں اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر رہا ہوں۔

پھر آنحضرتؐ نے اُبی بن کعب سے فرمایا: اے ابی! خوش نصیبی ہے اس کے لیے جو اس سے ملاقات کرے اور خوش نصیبی ہے اس کے لیے جو اُس سے محبت رکھے اور خوش نصیبی ہے اُس کے لیے جو اُس پر عقیدہ رکھے، اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد ہی ہو۔ خدا، رسولؐ اور جملہ

Presented by Ziaraat.Com

آئمہؑ پر ایمان ہی لوگوں کو ہلاکت سے بچائے گا۔

اللہ ان لوگوں کے لیے جنت کے دروازوں کو کھول دے گا۔ میرے جانشینوں کی مثال زمین میں کستوری کی خوشبو کی سی ہے، جس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی اور ان کی مثال آسمان پر چمکتے ہوئے چاند کی سی ہے جس کے نور کو بجھایا نہیں جاسکتا۔

اُبی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آئمہؑ کیا کریں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ نے مجھ پر بارہ صحیفے بھیجے ہیں اور ہر صحیفہ پر مہر لگی ہوئی ہے اور ہر امام کے لیے جدا جدا صحیفہ ہے اور ہر صحیفہ میں خدا نے اسے اس کی تکلیف شرعی سے آگاہ کیا ہے۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۵۵، حدیث ۴۴۷۔ کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۲۶۵ نقلاً بالمعنیٰ)

حدیث نمبر 39 حموینی نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن عباس سے روایت کی، اُنہوں نے کہا کہ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ان خلفائی واوصیائی وحجج اللّٰہ علی الخلق بعدی اثنا عشر اوّلھم اخی واخرھم ولدی

''میرے بعد میرے خلفاء، میرے اوصیاء اور خلقِ خدا پر خدا کی حجت بارہ ہوں گے، پہلا میرا بھائی ہوگا اور آخری میرا فرزند ہوگا''۔

لوگوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کا بھائی کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میرا بھائی علی بن ابی طالبؑ ہے۔

لوگوں نے کہا: آپؐ کا فرزند کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: یہ مہدیؑ میرا فرزند ہے، وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے اگر عمرِ دنیا میں ایک دن بھی باقی ہوا تو بھی اللہ اس دن کو طویل کردے گا، یہاں تک کہ میرا فرزند مہدی اس میں خروج کرے گا۔ اس وقت روح اللہ عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہوگا اور وہ اس کے پیچھے

Presented by Ziaraat.Com

نماز پڑھے گا۔ زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھے گی اور اُس کی سلطنت مشرق و مغرب تک پہنچ جائے گی۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۱۲، باب ۶۱، حدیث ۵۶۲۔ کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۲۸۰)

حدیث نمبر 40 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں سید المرسلین ہوں اور علی بن ابی طالبؑ سید الوصیین ہے۔ میرے بعد میرے اوصیاء بارہ ہوں گے۔ پہلا علی بن ابی طالبؑ ہوگا اور آخری قائمؑ ہوگا۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۲۸۰۔ فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۱۲)

حدیث نمبر 41 حموینی نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ اہلِ یمن کا ایک وفد رسولِ خداؐ سے ملاقات کے لیے روانہ ہوا۔ ان کے آنے سے پہلے آنحضرتؐ نے فرمایا: تمھارے پاس اہلِ یمن آنے والے ہیں۔ جب ان کا وفد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: یہ نازک دل لوگ ہیں۔ ان کے دلوں میں ایمان راسخ ہے۔ ان میں سے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام "منصور" ہوگا اور اس کے ساتھ ۷۰ ہزار افراد ہوں گے، وہ میرے جانشین اور میرے وصی کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ ان کی تلواروں سے کستوری کی خوشبو ہوگی۔

اہلِ یمن نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: وہی تو میرا وصی ہے جس کے دامن کو تھامنے کا اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے اور تم سے فرمایا ہے:

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران:۱۰۳)

"تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو"۔

اہلِ یمن نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ رسی کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ (آل عمران:۱۱۲)

''سوائے اس کے کہ اللہ کی رسی کو تھام لیں اور انسانوں کی رسی کو تھام لیں''۔

اللہ کی رسی اللہ کی کتاب ہے اور انسانی رسی میرا وصی ہے۔

لوگوں نے عرض کیا: آپ کا وصی کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میرا وصی وہی ہے جس کے متعلق اللہ نے یہ فرمایا ہے:

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ (الزمر:۵٦)

''کل کلاں کوئی یہ نہ کہے کہ ہائے حسرت جو کچھ میں ''جنب اللہ'' میں رہ کر تقصیر کرتا رہا''۔

لوگوں نے کہا: یہ ''جنب اللہ'' (خدا کا پہلو) کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے متعلق تو خدا نے فرمایا ہے:

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ (الفرقان:۲۷)

''جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا کہ کاش میں نے رسولؐ کے ساتھ راستہ اپنایا ہوتا''۔

وہی میرا وصی ہے اور مجھ تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

انھوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپ ہمیں ان کی زیارت کروائیں، ہمیں ان کا اشتیاق ہے۔

آپؐ نے فرمایا: میرا وصی وہی ہے جسے خدا نے اہلِ فراست کے لیے نشانی مقرر کیا ہے۔ تم جیسے ہی اُسے دیکھو گے تو اُسے دیکھتے ہی پہچان لو گے کہ وہ میرا وصی ہے جیسا کہ مجھے دیکھتے ہی تم نے پہچان لیا ہے کہ میں تمہارا نبی ہوں۔ تم لوگ یہاں پر موجود صفوں کو غور سے دیکھو اور ہر چہرے کو اچھی طرح سے دیکھو جس کی طرف تمھارے دل مائل ہو جائیں،

Presented by Ziaraat.Com

وہی میرا وصی ہوگا، کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی:

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ (ابراہیم:۳۷)

''کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل فرما''۔

اس وقت اہلِ یمن کے وفد میں سے اشعری قبیلہ میں سے ابوعامر اشعری اُٹھا اور خولانی قبیلہ میں سے ابوعزۃ خولانی اُٹھا، اور دَوس قبیلہ میں سے ظبیان، عثمان بن قیس اور عرفہ دوسی اُٹھے۔ان کے ساتھ لاحق بن علاقہ اُٹھا اور اُنہوں نے وہاں پر موجود تمام افراد کو بڑے غور سے دیکھا۔ پھر اُنہوں نے حضرت علیؑ کے بازو سے پکڑا اور کہا: یارسولؐ اللہ! ہمارے دل اس کی طرف مائل ہوئے ہیں''۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: تم نے تعارف سے قبل میرے وصی کو پہچان لیا ہے۔تم لوگ خدا کے منتخب کردہ افراد پر ہو۔اچھا یہ بتاؤ کہ تم نے اُسے کیسے پہچانا؟

ان لوگوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! ہم نے یہاں پر موجود ہر شخص کو بڑے غور سے دیکھا، لیکن جب ہماری نظر ان کے چہرے پر پڑی تو ہمارے دلوں کی دھڑکن تیز ہوگئی اور ہماری آنکھوں میں آنسو آگئے اور ہمیں اپنے سینوں میں ٹھنڈک کا احساس ہوا اور ہمیں یوں لگا جیسا کہ یہ ہمارے مہربان باپ ہوں اور ہم ان کے بیٹے ہیں۔

اس وقت رسولؐ خدا نے بطور استشہاد یہ آیت پڑھی:

وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ

''اس کی تاویل کو بس اللہ جانتا ہے اور وہ جانتے ہیں جو علم میں پختہ ہیں''۔(آل عمران:۷)

تم وہ لوگ ہو کہ تمہارے لیے پہلے سے بھلائی مقرر کی جاچکی ہے اور تم لوگ دوزخ سے دُور ہو۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ امیرالمومنینؑ کے وفادار ثابت ہوئے اور انہوں نے جمل وصفین کی جنگوں میں آپؑ کے ہم رکاب ہوکر جہاد کیا تھا اور وہ سب کے سب جنگِ صفین میں شہید ہوئے تھے۔(غیبت نعمانی، ص۴۱، باب۲، حدیث اول)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 42 ابن ابی الحدید نے کتاب الغارات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے اہلِ مصر کو ایک خط لکھا تھا جس میں اور باتوں کے علاوہ یہ الفاظ بھی تحریر تھے:

جھوٹے ابن ہند کی دعوت سے بچو اور اچھی طرح سے سوچ لو کہ ہدایت دینے والا امام اور خواہشات کی دعوت دینے والا امام برابر نہیں ہیں اور نبی کا وصی اور دشمن نبی برابر نہیں ہیں۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، ج ۶، ص ۶۶)

حدیث نمبر 43 ابن ابی الحدید نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: اعلانِ نبوت سے پہلے جب حضرت علیؑ رسولؐ خدا کے ساتھ چلتے تھے تو آپ کو روشنی دکھائی دیتی تھی اور آپؑ آوازیں سنا کرتے تھے۔

حضرت رسول اکرمؐ نے اُن سے فرمایا: اگر (بالفرض) میں خاتم الانبیاء نہ ہوتا تو نبوت میں شریک ہوتا۔ اب اگرچہ تو نبی نہیں ہے پھر بھی تو نبی کا وصی اور نبی کا وارث ہے، بلکہ تو سید الاوصیاء اور امام الاتقیاء ہے۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، ج ۱۳، ص ۲۱۰)

دعوتِ ذوالعشیرہ

حدیث نمبر 44 ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں تاریخ طبری کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے رسولؐ خدا پر وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء: ۲۱۴) (آپ اپنے قرابت داروں کو دین کی تبلیغ کریں) کی آیت مجیدہ نازل ہوئی تو رسول اکرمؐ نے مجھے بلایا اور مجھ سے فرمایا:

اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دین کی تبلیغ کریں، اس حکم کی وجہ سے مجھے دل میں تنگی محسوس ہو رہی ہے، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں جب بھی انہیں اس دین کی دعوت دوں گا تو مجھے ناگوار حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسی لیے میں چپ رہا۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر جبریلؑ آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر آپؐ نے اس فرمان پر عمل نہ کیا تو آپ کا خدا آپ کو عذاب دے گا۔ لہٰذا آپؐ ایک صاع (تین کلوگرام) آٹا کی روٹیاں پکوائیں اور بکری کی ایک ران کا سالن تیار کروائیں اور ایک پیالہ دودھ کا انتظام کریں۔ پھر اولادِ عبدالمطلب کو دعوت دیں۔ میں ان تک اللہ کا پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔

حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کے فرمان پر عمل کیا۔ چالیس کے قریب افراد کو میں نے دعوت دی۔ چنانچہ وہ سب دعوت میں شریک ہوئے، اس میں ابوطالبؑ، حمزہؓ، عباسؓ اور ابولہب بھی شامل تھے۔

میں نے ان کے سامنے طعام رکھنا چاہا تو آنحضرتؐ نے اس ہانڈی سے ایک بوٹی اُٹھائی اور اپنے دندانِ مبارک سے اسے ریزہ ریزہ کیا، پھر اُسے تھال کے کنارے رکھ دیا اور حاضرین سے فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھانا کھاؤ۔

تمام افراد نے جی بھر کر کھانا کھایا۔ خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں علیؑ کی جان ہے ان میں ہر ایک شخص پورا کھانا چٹ کر جاتا تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: لوگوں کو دودھ پلاؤ۔ سب نے دودھ پیا اور سیراب ہوگئے اور دودھ کی مقدار اتنی تھی جو کہ صرف ایک شخص کو کفایت کرسکتی تھی۔

رسولِؐ خدا نے بولنے کا ارادہ کیا کہ ابولہب نے سبقت کی اور کہا کہ تمہارے ساتھی (محمدؐ) نے تم پر جادو کردیا ہے۔ اس کی بات سن کر سب لوگ اُٹھ کر چل دیئے اور رسولِؐ خدا کوئی بات تک نہ کرسکے۔

دوسرے دن رسولِؐ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ کل اس شخص نے مجھے بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا آج تم کل کی طرح سے ضیافت کا اہتمام کرو اور لوگوں کو کھانے کی دعوت دو۔

میں نے دعوت کا اہتمام کیا اور لوگوں کو بلایا۔ میں نے طعام حضور کے سامنے پیش کیا۔ آج بھی آپ نے کل کی طرح سے اسے اپنے دانتوں سے ریزہ ریزہ کیا اور کھانے کی ایک جانب رکھ دیا۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ نے کھانے میں برکت ڈالی اور سب لوگوں نے جی بھر کر کھانا کھایا، یہاں تک کہ کسی کو کھانے کی طلب ہی باقی نہ رہی۔ پھر میں نے سب کو دودھ سے سیراب کیا۔ پھر رسولؐ خدا اُٹھے اور آپؐ نے فرمایا:

اے اولادِ عبدالمطلب! مجھے عرب میں کوئی جوان ایسا دکھائی نہیں دیا جس نے اپنی قوم کو ایسا پیغام دیا ہو جو میرے پیغام سے بہتر ہو۔ میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی لایا ہوں۔ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو دین اسلام کی دعوت دوں، تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس معاملہ میں میرا ہاتھ بٹائے وہ میرا بھائی ہوگا اور میرا وصی ہوگا اور تمہارے درمیان میرا خلیفہ ہوگا۔

یہ سنا تو سب لوگ خاموش رہے۔ میں اُس وقت اُٹھا اور میں نے عرض کیا: میں اس کام میں آپؐ کی مدد کروں گا، اگرچہ اس وقت میں کمسن ہوں اور آشوبِ چشم میں مبتلا ہوں اور میری پنڈلیاں کمزور ہیں، اس کے باوجود میں آپؐ کا وزیر بنوں گا۔

رسول اکرمؐ نے کئی بار یہ اعلان دہرایا اور ہر بار میں نے ہی آپ کی حامی بھری۔ آپؐ نے میری گدی سے پکڑ کر فرمایا: "یہ میرا بھائی ہے، میرا وصی ہے اور تمہارے درمیان میرا جانشین ہے۔ تم لوگ اس کا فرمان سنو اور اس کی اطاعت کرو"۔

لوگ ہنستے ہوئے اُٹھے اور ابوطالبؑ سے کہنے لگے کہ محمدؐ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اپنے بیٹے کا فرمان سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ (شرح نہج البلاغہ، ج ۱۳، ص ۲۱۱)

حدیث نمبر 45 ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابوجعفر اسکافی نے کہا کہ خبر صحیح میں وارد ہے کہ ابتدائے دعوت کے وقت جب کہ اسلام مکہ میں پوری طرح سے پھیلا نہیں تھا، آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو کھانا پکانے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ وہ اولادِ عبدالمطلب کو طعام پر بلائیں۔

حضرت علیؑ نے کھانے کا اہتمام کیا اور اولادِ عبدالمطلب کو کھانے کے لیے بلایا۔ جب سب لوگ کھانا کھا چکے تو ابولہب نے ایسی بات کہی کہ لوگ اُٹھ کر چلے گئے اور آنحضرتؐ اپنا پیغام نہ پہنچا سکے۔

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ نے دوسرے دن پھر اہتمام کرایا اور حضرت علیؑ نے نسلِ عبدالمطلب کے افراد کو جمع کیا اور کھانا کھلانے کے بعد آپؐ نے خطاب کیا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور فرمایا: جو شخص اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائے گا وہ ان کا بھائی، وصی اور جانشین ہوگا۔

آپؐ کی یہ پیش کش سن کر سب لوگ خاموش ہوگئے۔ صرف علی بن ابی طالبؑ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کہا: میں آپؐ کی اس کام میں مدد کروں گا اور میں آپؐ کی بیعت کرتا ہوں۔

جب رسولؐ خدا نے دیکھا کہ تمام رشتہ داروں نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور علیؑ میری مدد کر رہا ہے، لوگ نافرمانی کر رہے ہیں اور علیؑ اطاعت کر رہا ہے۔ لوگ بے توجہی کر رہے ہیں اور علیؑ دعوت کو قبول کر رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا:

هذا اخي ووصيي وخليفتي من بعدي

''یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرے بعد میرا جانشین ہے''۔

لوگ مذاق کرتے ہوئے اُٹھے اور اُنہوں نے ابوطالبؑ سے کہا کہ آپ اپنے فرزند کی اطاعت کریں۔ محمدؐ نے اُسے تمہارا حاکم مقرر کیا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ، ج ۱۳، ص ۲۴۵)

حدیث نمبر 46 ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علیؑ خدا کے سامنے نور کی حالت میں تھے اور یہ تخلیقِ آدمؑ سے چودہ ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ سے میں پیدا ہوا اور دوسرے حصہ سے علیؑ پیدا ہوئے۔

احمد نے مسند اور کتاب فضائلِ علیؑ میں لکھا اور کتاب الفردوس کے مؤلف نے مذکورہ بالا روایت نقل کرنے کے بعد لکھا: ''پھر ہم نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے رہے، یہاں تک کہ ہم صُلبِ عبدالمطلب میں پہنچے، مجھے خدا نے نبوت عطا کی اور علیؑ کو وصایت عطا کی۔

(شرح نہج البلاغہ، ج ۹، ص ۱۷۱)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 47 ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں دوسرے خطبہ کے اس حصہ کو نقل کیا ہے:

زرعوا الفجور وسقوه الغرور وحصدوا الثبور لایقاس بآل محمد من هذه الامة احد ولا یسوی بهم من جرت نعمتهم علیه ابدا ، هم اساس الدین وعماد الیقین الیهم یفیئی الغالی وبهم یلحق التالی ولهم خصائص حق الولایة وفیهم الوصیة والوراثة الان اذ رجع الحق الی اهله ونقل الی منتقله (نہج البلاغہ، خطبہ۲)

"اُنہوں نے فسق وفجور کی فصل کاشت کی اور غفلت وفریب کے پانی سے اُسے سینچا اور اس سے ہلاکت کی جنس حاصل کی۔ اس امت میں سے کسی کو آلِ محمدؐ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ جن لوگوں پر ان کے احسانات ہمیشہ جاری رہے ہوں، وہ ان کے برابر نہیں ہوسکتے۔ وہ دین کی بنیاد اور یقین کے ستون ہیں۔ آگے بڑھ جانے والے کو ان کی طرف پلٹ کر آنا ہے اور پیچھے رہ جانے والے کو ان سے آکر ملنا ہے۔ حق ولایت کی خصوصیات انہی کے لیے ہیں اور انہی کے بارے میں "پیغمبر کی" وصیت اور انہی کے لیے (نبی کی) وراثت ہے۔ اب یہ وقت وہ ہے کہ حق اپنے اہل کی طرف پلٹ آیا اور اپنی صحیح جگہ پر منتقل ہوگیا"۔

مذکورہ کلمات کے متعلق ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ امیرالمومنینؑ کی وصایت میں تو کوئی شبہ نہیں ہے، البتہ وراثت سے نیابت وجانشینی کی وراثت مراد نہیں ہے۔ اس سے علمی میراث مراد ہے۔ اگرچہ فرقہ امامیہ اس سے خلافت ونیابت ہی مراد لیتا ہے۔ اگر بقول ان کے وراثت سے وراثتِ علمی مراد لی جائے جب بھی وہ اپنے مقصد میں کامران ہوتے ہوئے نظر نہیں آتے، کیونکہ اس معنی کی رُو سے بھی نیابت پیغمبر کا حق کسی دوسرے کو نہیں

Presented by Ziaraat.Com

پہنچتا، جب کہ یہ امر مسلم ہے کہ خلافت کے لیے سب سے بڑی ضرورت علم کی ہے۔ اس لیے خلیفۃ الرسولؐ کے اہم ترین فرائض میں سے مقدموں کا فیصلہ کرنا، شریعت کے مسائل حل کرنا، مشکل گتھیوں کو سلجھانا اور شرعی حدود کا اجراء کرنا ہے۔ اگر نائب رسولؐ کے فرائض میں سے ان چیزوں کو الگ کر دیا جائے تو اس کی حیثیت صرف ایک دنیوی حکمران کی رہ جاتی ہے۔ اسے دینی اقتداء کا مرکز نہیں قرار دیا جاسکتا، لہٰذا یا تو حکومت کو خلافت سے الگ رکھئے یا جو رسولؐ کے علم کا وارث ہو، اُسے ہی خلافت کے منصب کا اہل سمجھئے۔

ابن الحدید کی یہ تشریح اس صورت میں قابلِ لحاظ ہو بھی سکتی تھی، جب یہ فقرہ اکیلا آپ کی زبان پر آیا ہوتا، لیکن اس موقع کو دیکھتے ہوئے کہ وہ خلافتِ ظاہری کے تسلیم ہونے کے بعد کہا گیا کہ اور پھر اس کے بعد اذ رجع الحق الی اھلہ کا فقرہ موجود ہے۔ ان کی یہ تشریح بالکل بے بنیاد معلوم ہوتی ہے، بلکہ وصایت سے بھی کوئی اور وصیت نہیں بلکہ وہ نیابت وخلافت ہی کی وصیت مراد معلوم ہوتی ہے اور وراثت بھی وراثتِ مالی اور نہ وراثتِ علمی، جس کے بیان کا یہ کوئی موقع نہیں، بلکہ حق امامت کی وراثت ہے، جو صرف بر بنائے قرابت نہیں بلکہ بر بنائے اوصافِ کمال ان کے لیے من جانب اللہ ثابت تھی۔

ابن ابی الحدید لکھتے ہیں: حضرتؑ کا یہ فرمانا کہ آلِ محمدؐ پر اسی امت میں سے کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا جن لوگوں پر ان کے احسانات ہمیشہ جاری رہے ہوں وہ ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔

حضرت علی علیہ السلام نے ان الفاظ کے ساتھ یہ پیغام دیا ہے کہ آلِ محمدؐ نعمت عطا کرنے والے ہیں اور پوری اُمت ان کی نعمات کی ممنون ہے اور یہ ایک واضح بات ہے کہ نعمت دینے والا اور نعمت لینے والا برابر نہیں ہوسکتا۔

آلِ محمدؐ کا پوری اُمت پر احسان ہے کہ اُنہوں نے اسلام کی دعوت دی اور اسلام کی رہنمائی کی۔ دعوتِ اسلام کا عمل اگرچہ حبیبؐ خدا کے ذریعہ سے انجام پایا، مگر اس کے فروغ میں حضرت علیؑ کا کردار نمایاں ہے، کیونکہ اگر علیؑ کی تلوار نہ ہوتی تو اسلام کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اور اگر علیؑ اسلام کے علوم کی تشریح نہ کرتے اور قرآن کی تفسیر نہ کرتے تو لوگوں

Presented by Ziaraat.Com

کو اسلام کے حقائق سے آگاہی نہ ہوتی۔

اب اگر یہ کہا جائے حضرتؑ کے اس کلام میں گذشتہ خلفاء پر تعریض پائی جاتی ہے اس کے لیے آپ کیا جواب دیں گے اور اس کے ساتھ یہ بتائیں کہ حضرت علیؑ نے لوگوں پر کیا احسان کیا تھا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ علی علیہ السلام کے دو احسان ہیں: پہلا احسان تو یہ ہے کہ صحابہ آرام سے بیٹھے رہے اور ان کی بجائے علیؑ حرب و ضرب کی سختیاں جھیلتے رہے۔ ہر صاحب انصاف جانتا ہے کہ اگر علیؑ کی تلوار نہ ہوتی تو مشرکین مسلمانوں کو نگل جاتے۔ یہ علیؑ ہی تھے جنھوں نے بدر، اُحد، حنین اور خندق کی غزوات میں فیصلہ کن معرکہ آرائی کی تھی۔ اگر علیؑ اپنی تلوار سے جہاد نہ کرتے تو اسلام کو کبھی عظمت نصیب نہ ہوتی۔

اس کے علاوہ تمام اُمت پر حضرت علیؑ کے علمی احسانات ہیں اور پوری اُمت ان احسانات کی وجہ سے ان کی ممنون ہے۔ آپؑ نے ہی بہت سے احکامات میں مسلمانوں کی رہنمائی کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر ہمیشہ لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا) کہا کرتے تھے۔

اسلام اور مسلمانوں پر صرف علیؑ کے ہی احسان نہیں ہیں، بلکہ علیؑ کے والد ابوطالب کے بھی لاتعداد احسانات ہیں۔ اگر ابوطالب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع نہ کرتے تو نہ رسول ہوتے اور نہ رسالت ہوتی۔ (شرح نہج البلاغہ، ج۱، ص۱۴۲)

حدیث نمبر 48 شیخ فاضل محمد بن احمد بن شاذان فقیہ نے مخالفین کی اسناد سے امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپ نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! تو امیر المومنینؑ اور امام المتقین ہے۔

اے علیؑ! تو سید الوصیین اور علم انبیاءؑ کا وارث ہے۔ تو افضل صدیقین ہے اور تمام سابقین کا سردار ہے۔

اے علیؑ! تو سیدۃ النساء العالمین کا شوہر ہے اور خیر المرسلین کا خلیفہ ہے۔

اے علیؑ! تو مومنین کا مولا ہے، اے علیؑ! تو میرے بعد تمام لوگوں پر حجت ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

تجھ سے محبت رکھنے والا جنت کا حقدار ہے اور تجھ سے عداوت رکھنے والا دوزخ کا حق دار ہے۔

اے علیؑ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور تمام مخلوق میں سے میرا انتخاب کیا۔ اگر کوئی بندہ ایک ہزار سال تک اللہ کی عبادت کرے تو اللہ اس کی عبادت کو اس وقت تک قبول نہیں کرے گا۔ جب تک وہ تیری اور تیری نسل کے ائمہؑ کی ولایت کا عقیدہ نہ رکھے۔ اور جب تک کوئی شخص تیرے اور تیری نسل سے تعلق رکھنے والے آئمہؑ کے دشمنوں سے بیزاری اختیار نہ کرے۔ اس وقت تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہ خبر مجھے جبریلؑ نے دی ہے۔ اب اگر کوئی چاہے تو اُسے قبول کرے اور اگر کوئی چاہے تو انکار کردے۔ (مایۂ منقبۃ، ص ۲۸، منقبت ۹)

حدیث نمبر 49 ابن شاذان نے طریق مخالفین سے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

علیؑ بن ابی طالبؑ اللہ کا خلیفہ ہے اور وہ میرا بھی خلیفہ ہے۔ وہ اللہ کی حجت ہے اور وہ میری حجت ہے اور وہ اللہ کا دروازہ ہے اور وہ میرا بھی دروازہ ہے۔ وہ اللہ کا دوست ہے اور وہ میرا بھی دوست ہے۔ وہ اللہ کا محبوب ہے اور وہ میرا بھی محبوب ہے، وہ خلیل خدا ہے اور وہ میرا بھی خلیل ہے۔ وہ اللہ کی اور میری تلوار ہے۔ وہ میرا بھائی، میرا ساتھی، میرا وزیر اور میرا وصی ہے۔ اس کا محب میرا محب ہے۔ اس سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔ اس کا دوست میرا دوست ہے اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے۔ اس کی بیوی میری دختر ہے اور اس کی اولاد میری اولاد ہے اور اس کا گروہ میرا گروہ ہے۔ اس کا قول میرا قول ہے۔ اس کا فرمان میرا فرمان ہے۔ وہ سید الاوصیاء ہے اور وہ میری اُمت کا بہترین فرد ہے۔ (مایۂ منقبۃ، ص ۳۴، منقبت ۱۴)

حدیث نمبر 50 ابن شاذان نے مخالفین کی اسناد سے ابو سعید خدری سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو دو فرشتوں کو صراط پر بٹھا دیا جائے۔ پل صراط سے وہی گزرے گا جس کے پاس علیؑ کے ہاتھ

Presented by Ziaraat.Com

کی "برأت" ہوگی اور جس کے پاس امیرالمومنین کی "برأت" نہ ہوگی تو اللہ اسے نتھنوں کے بل دوزخ میں ڈالے گا اور وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ (الصفات:۲۴) کی آیت میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

میں (راوی) نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! امیرالمومنینؑ کی "برأت" کا کیا مفہوم ہے۔

آپؐ نے فرمایا: وہ ایک تحریر ہوگی جس پر یہ عبارت درج ہوگی۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و امیرالمومنین علی بن ابی طالب وصی رسول اللہ (مائۃ منقبۃ، ص۴۷، منقبت ۱۶)

حدیث نمبر 51 ابن شاذان نے طریق عامہ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ نے تم پر میری اطاعت فرض کی ہے اور تمہیں میری نافرمانی سے منع کیا ہے اور میرے فرمان کی اتباع تم پر واجب کی ہے اور میرے بعد تم پر علی بن ابی طالبؑ کی اطاعت فرض کی ہے، جیسا کہ میری اطاعت تم پر فرض کی ہے۔ جس طرح سے خدا نے تمہیں میری نافرمانی سے منع کیا ہے اسی طرح سے اس نے تمہیں علیؑ کی نافرمانی سے منع کیا ہے۔ اللہ نے اسے میرا بھائی، وزیر، وصی اور میرا وارث مقرر کیا ہے۔ وہ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں۔ اس کی محبت ایمان ہے اور اُس کا بغض کفر ہے۔ اس کا محبّ میرا محبّ ہے اور اس سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔ جس کا میں مولا ہوں وہ اس کا مولا ہے۔ میں ہر مسلم مرد اور عورت کا مولیٰ ہوں۔ میں اور علیؑ ہم دونوں اس اُمت کے (روحانی) باپ ہیں۔ (مائۃ منقبۃ، ص۴۶، منقبت ۲۲)

حدیث نمبر 52 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابن عباس سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ مجھے بشیر بنا کر بھیجا! کرسی اور عرش کو اس وقت تک استقرار نصیب نہ ہوا اور فلک کو گردش نہ ملی اور زمین و آسمان اپنے محور پر قائم نہ ہوئے جب تک ان پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیرالمومنین" کے کلمات نہ لکھے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے معراج کرائی اور اپنی پُرلطف ندا کے لیے مجھے خاص کیا اور مجھے

Presented by Ziaraat.Com

آواز دی: یا محمدؐ!

میں نے جواب میں لبیک وسعدیک کہا۔ خدا نے فرمایا:

میں محمود ہوں تو محمدؐ ہے۔ میں نے تیرا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے، میں نے اپنی تمام مخلوق پر تجھے فضیلت دی ہے۔ آپؐ اپنے بھائی علیؑ کو میرے دین کی ہدایت کے لیے پرچم بنائیں۔

اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو امیر المومنین بنایا ہے جو اس پر حکم چلانے کی کوشش کرے گا تو میری اس پر لعنت ہوگی اور جو اس کی مخالفت کرے گا اسے میں عذاب دوں گا اور جو اس کی اطاعت کرے گا میں اسے اپنا مقرب بناؤں گا۔

اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو مسلمانوں کا امام بنایا ہے جو اس سے آگے بڑھے گا تو میں اسے رُسوا کروں گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اُسے عذاب دوں گا۔ علیؑ سید الوصیّین ہے اور جن کے اعضائے وضو قیامت کے دن چمک رہے ہوں گے، علیؑ ان کا قائد ہوگا اور وہ میری تمام مخلوق پر میری حجت ہے۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۵۰، منقبت ۲۴)

حدیث نمبر 53 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابن عباسؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! جبریلؑ نے مجھے تیرے لیے ایسی خبر دی ہے جس سے میرے دل کو خوشی محسوس ہوئی اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوئی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میری طرف سے محمدؐ کو سلام کہہ دو۔ اور اُسے بتاؤ کہ علیؑ ہدایت کا امام، تاریکی کا چراغ ہے اور وہ اہلِ دنیا پر حجت ہے۔ وہ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہے۔ میں اپنی عزت کی قسم کھا کر یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ علیؑ کے کسی دوست کو دوزخ میں نہیں ڈالوں گا۔ آپ دنیا چھوڑتے وقت تمام معاملات علیؑ اور اُس کے اوصیاء کے سپرد کر دیں۔ جو علیؑ کی ولایت کو چھوڑ دے تو میں اُسے جنت میں داخل نہیں کروں گا اور جو علیؑ اور اوصیاء کے سامنے سرِ تسلیم خم نہ کرے تو میں اُسے جنت میں نہیں جانے دوں گا۔ میں سچا وعدہ کر چکا ہوں کہ علیؑ کے دشمنوں سے دوزخ اور اس کے تمام اطباق کو پُر کروں گا اور علیؑ کے دوستوں اور شیعوں سے اپنی جنت کو پُر کروں گا۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۵۷، منقبت ۳۰)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 54 ابن شاذان نے طریق عامہ سے انس بن مالک کا یہ بیان نقل کیا ہے اس نے کہا کہ میں رسولؐ خدا کا دربان بن کر آپ کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ آپؐ نے فرمایا: جو ابھی داخل ہوگا وہ امیرالمومنین، سیدالمسلمین، خیرالوصیین اور وارث انبیاء اور ''قائد الغرالمحجلین'' ہوگا۔

میں (انس بن مالک) نے دل میں دعا کی کہ خدایا! اس وقت کسی انصاری کو یہاں بھیج۔

اتنے میں دستک ہوئی۔ میں نے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالبؑ تھے۔ چنانچہ جب علیؑ داخل ہوئے تو اس وقت رسولؐ خدا کے چہرے سے پسینہ کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ آپؐ نے اپنا چہرہ علیؑ کے چہرے سے ملا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میرے متعلق کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: تو میری طرف سے دین پہنچائے گا اور میرے قرض ادا کرے گا اور میری ''رسالت'' (پیغامات) کی تبلیغ کرے گا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا پیغام الٰہی آپ خود نہیں پہنچاتے؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا: کیوں نہیں، تو میرے بعد لوگوں کو تاویل قرآن کی تعلیم دے گا جس سے وہ ناواقف ہوں گے تو انہیں اس کی خبر دے گا۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۵۸، منقبت ۴۱)

حدیث نمبر 55 ابن شاذان نے طریق عامہ سے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے روایت نقل کی کہ پیغمبر اکرمؐ اپنے ایک حجرے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آپؐ سے اجازت طلب کی۔ آپؐ نے اندر آنے کی اجازت دی۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: تمھیں اجازت کی کیا ضرورت تھی؟

میں نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپؐ سے اذن لے کر ہی اندر قدم رکھوں۔

آپؐ نے فرمایا: تم نے اسی چیز سے محبت کی ہے جس کو خدا پسند کرتا ہے اور تو نے آداب الٰہی سے تمسک کا ثبوت دیا ہے۔

اے علیؑ! کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ میرے اور تیرے خالق نے تیرے علاوہ کسی کو

Presented by Ziaraat.Com

میرا بھائی بنانا پسند نہیں کیا تو میرے بعد میرا وصی ہے اور تو مظلوم ہے اور میرے بعد تم پر ستم ڈھائے جائیں گے۔

اے علیؑ! جو تمہاری محبت پر ثابت قدم رہے تو وہ یوں سمجھے کہ میرے ساتھ ثابت قدم رہا ہے اور جس نے تجھے چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔ اے علیؑ! وہ شخص جھوٹا ہے جو تجھ سے بغض رکھ کر مجھ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتا ہو، کیونکہ اللہ نے مجھے اور تجھے ایک ہی نور سے پیدا کیا ہے۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۶۰، منقبت ۳۳)

حدیث نمبر 56 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: شب معراج میرا گزر آسمانی ملکوت اور حجابات جہاں سے بھی ہوا تو میں نے اسے اللہ کی عظمت سے بھرا ہوا دیکھا۔ میں جہاں سے بھی گزرا تو فرشتوں نے مجھ سے کہا:

اے محمدؐ! آپ کو مبارک ہو۔ خدا نے آپ کو وہ کچھ عطا کیا ہے جو آپ کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کیا۔ آپ کو علی بن ابی طالبؑ جیسا بھائی اور داماد ملا اور خاتونِ جنت جیسی دختر عطا ہوئی اور حسنؑ و حسینؑ جیسی اولاد ملی اور ان کے چاہنے والوں جیسے آپ کو شوہر ملے۔

اے محمدؐ! آپؐ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور علیؑ تمام اوصیاء سے افضل ہیں اور فاطمہؑ تمام خواتینِ جہان سے بہتر ہیں اور خواتینِ جہان کی سردار ہیں اور اولادِ انبیاء میں سے جنت میں داخل ہونے والوں میں سے آپ کے فرزند حسنؑ و حسینؑ سب سے افضل ہیں اور آپؐ کے شیعہ عرصۂ محشر میں جمع ہونے والے تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔ آپؐ کے شیعوں کو جنت کے بالاخانے، محلات اور سیرگاہیں عطا کی جائیں گی۔ الغرض میری آمد و رفت کے وقت ملائکہ مجھے یہی مبارک دیتے رہے اور اگر اللہ جن وانس کے کانوں سے یہ آوازیں مخفی نہ رکھتا تو ہر شخص یہ آوازیں اپنے کانوں سے سن لیتا۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۶۲، منقبت ۳۵)

حدیث نمبر 57 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابن عباسؓ کی زبانی یہ حدیث نقل کی، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

Presented by Ziaraat.Com

اے لوگو! جان لو کہ اللہ نے تمہارے لیے ایک دروازہ مقرر کیا ہے جو بھی اس میں داخل ہوگا وہ دوزخ سے بچ جائے گا اور بہت بڑے خوف سے محفوظ رہے گا۔

ابوسعید خدری نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ ہمیں اس دروازے کا تعارف کرائیں، تاکہ ہم اس در کو جان سکیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ علی بن ابی طالبؑ ہے جو کہ اوصیاء کا سردار ہے اور وہ امیرالمومنینؑ ہے، رب العالمین کے رسول کا بھائی ہے، اور تمام انسانوں پر اللہ کا خلیفہ ہے۔

اے لوگو! جو ایسی مضبوط رسی سے وابستہ ہونا چاہتا ہو کہ جس کے مقدر میں ٹوٹنا نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالبؑ کی ولایت سے وابستگی اختیار کرے، کیونکہ اس کی ولایت میری ولایت ہے اور اس کی اطاعت میری اطاعت ہے۔

اے لوگو! جو یہ چاہتا ہے کہ میرے بعد حجتِ خدا کو پہچانے تو اُسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالبؑ کی معرفت حاصل کرے۔

اے لوگو! جو چاہتا ہے کہ وہ میری اقتداء کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ اور میری نسل کے آئمہؑ کو ولی مانے، کیونکہ وہ میرے علم کے خازن ہیں۔

اس وقت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آئمہؑ کی تعداد کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا تجھ پر رحم کرے تو نے مجھ سے مکمل اسلام کے متعلق سوال کیا ہے۔ ان کی تعداد سال کے چاند کے برابر ہے، سال میں بارہ مہینے ہوئے ہیں۔ موسٰیؑ نے جب عصا مارا تھا تو بارہ چشمے پھوٹے تھے۔ بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد بھی بارہ ہی تھی جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے:

وَ بَعَثۡنَا مِنۡهُمُ اثۡنَیۡ عَشَرَ نَقِیۡبًا (المائدہ) ''ہم نے ان میں بارہ نقیب مقرر کیے''۔

اے جابرؓ! امام بارہ ہوں گے، پہلا امام علی بن ابی طالبؑ ہے اور آخری امام قائم علیہ السلام ہے۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۲۷، منقبت ۴۱)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 58 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابی زرارہ سے روایت کی کہ نبی اکرمؐ نے علی بن ابی طالبؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا:

اہلِ آسمان و زمین میں سے یہ خیرالاولین ہے، یہ صدیقین کا سردار ہے، یہ سیدالاوصیاء ہے۔ یہ امام المتقین اور قائد الغرالمحجلین ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو علیؑ جنت کی ناقہ پر سوار ہوکر آئے گا۔ میدانِ قیامت اس کی روشنی سے منور ہوجائے گا۔ اس کے سر پر تاج ہوگا جو کہ زبرجد یاقوت سے مرصّع ہوگا۔ ملائکہ کہیں گے کہ یہ ملکِ مقرب ہے۔ انبیاء کہیں گے کہ یہ نبی مُرسل ہے۔ اس وقت زیرِ عرش سے منادی ندا دے کر کہے گا کہ یہ صدیق اکبر ہے، یہ حبیبِؐ خدا کا وصی ہے، یہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔

علی علیہ السلام دوزخ کے کنارے کھڑے ہوجائیں گے، اپنے چاہنے والوں کو دوزخ سے نکالیں گے اور اپنے سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کریں گے اور آپ جنت کے دروازوں پر آئیں گے اور اپنے دوستوں کو حساب کے بغیر جنت میں داخل کریں گے۔ (مائۃ منقبۃ، ص۸۹، منقبت ۵۵)

حدیث نمبر 59 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علیؑ کو مجھ سے وہی مقام حاصل ہے جو میری جلد کو مجھ سے حاصل ہے۔

علیؑ کو مجھ سے وہی مقام حاصل ہے جو میرے گوشت کو مجھ سے حاصل ہے۔

علیؑ کو مجھ سے وہی مقام حاصل ہے جو میری ہڈیوں کو مجھ سے حاصل ہے۔

علیؑ کو مجھ سے وہی مقام حاصل ہے جو میری رگوں میں میرے خون کو حاصل ہے۔

علیؑ مجھ سے ہے، وہ میرا بھائی ہے اور وہ میرے خاندان میں میرا وصی ہے اور میری قوم میں میرا خلیفہ ہے، وہ میرے قرض ادا کرے گا اور وہ میرے وعدے پورے کرے گا اور وہ میری وفات کے بعد میرا قائم مقام ہوگا۔ (مائۃ منقبۃ، ص۱۴۰، منقبت ۷۲)

حدیث نمبر 60 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابوبکر عبداللہ بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ہم عقیق زرین کی وادی میں عامر بن سعد کے باغ میں گزر

Presented by Ziaraat.Com

رہے تھے کہ ایک کھجور نے چیخ بلند کی۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: جانتے ہو کہ کھجور نے کیا کہا ہے؟

ہم نے کہا: خدا اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اس نے چیخ کر دوسری کھجور سے یہ کہا ہے کہ یہ محمدؐ اور اُس کا وصی علی بن ابی طالبؑ جارہے ہیں۔

نبی اکرمؐ نے اس کھجور کا نام "صیحانی" رکھ دیا۔ (مأتہ منقبۃ، ص ۱۴۰، منقبت ۷۳)

حدیث نمبر 61 ابن شاذان نے طریق عامہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن صبح کے وقت جبریل امینؑ بڑے مسرور ہوکر رسول اکرمؐ کے پاس آئے۔ آنحضرت نے اُن سے فرمایا: میرے پیارے! آج آپ بہت خوش دکھائی دے رہے ہیں!

جبریل امینؑ نے کہا: اللہ نے آپؐ کے بھائی کو عزت کا جو مقام دیا ہے اس کی وجہ سے میں بہت خوش ہوں۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: اللہ نے میرے بھائی کو کون سا اعزاز و اکرام دیا ہے؟

جبریل امینؑ نے کہا: اللہ نے ملائکہ اور حاملینِ عرش کے سامنے علیؑ کی بندگی پر فخر و مباہات کیا ہے اور کہا ہے کہ اے میرے ملائکہ! میرے نبی محمدؐ کے بعد زمین پر میری حجت کو دیکھو، اُس نے اپنا چہرہ میری عظمت کے سامنے کس طرح سے خاک آلود کیا ہوا ہے؟ گواہ رہنا کہ وہ میری مخلوق کا امام ہے اور وہ میرے بندوں کا مولا ہے۔ (مأتہ منقبت، ص ۱۴۶، منقبت ۷۷)

حدیث نمبر 62 ابن شاذان نے طریق عامہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی، آپؐ نے فرمایا:

میرے بعد تاریک فتنہ ہوگا، اس میں وہی نجات پائے گا جو "عروۃ الوثقیٰ" مضبوط رسی کو مضبوطی سے تھام لے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

کسی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ مضبوط رسی کیا ہے؟
آپؐ نے فرمایا: وہ سید الوصیین کی ولایت ہے۔
کسی نے عرض کیا: سید الوصیین کون ہے؟
آپؐ نے فرمایا: اوصیاء کا سردار وہی ہے جو امیرالمومنین ہے۔
کسی نے عرض کیا: امیرالمومنین کون ہے؟
آپؐ نے فرمایا: امیرالمومنین وہی تو ہے جو مسلمانوں کا مولا ہے اور میرے بعد ان کا امام ہے۔
کسی نے کہا: یارسولؐ اللہ! مسلمانوں کا مولا ہے اور آپؐ کے بعد امام کون ہے؟
آپؐ نے فرمایا: وہ میرا بھائی علی بن ابی طالبؑ ہے۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۱۴۹، منقبت ۸۱)

حدیث نمبر 63 ابن شاذان نے اپنی اسناد سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے، آپؐ نے فرمایا: مجھ سے جبریلؑ نے اللہ کی طرف سے یہ پیغام دیا کہ اللہ نے فرمایا:

"جو شخص میری توحید اور محمدؐ کی عبدیت و رسالت کا اقرار کرے اور یہ اقرار کرے کہ علی بن ابی طالبؑ میرا خلیفہ ہے اور اس کی نسل سے تعلق رکھنے والے آئمہؑ میری حجت ہیں، تو میں اپنی رحمت سے اُسے جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفو و درگزر سے اُسے دوزخ سے نجات دوں گا اور اپنی ہمسائیگی اس کے لیے مباح کروں گا اور اس کے لیے کرامت واجب کروں گا اور اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا اور میں اسے اپنے خالص اور اپنے خواص میں شامل کروں گا اور اگر وہ مجھے پکارے گا تو میں لبیک کہوں گا اور اگر مجھ سے دعا مانگے گا تو قبول کروں گا۔ اگر مجھ سے سوال کرے گا تو میں عطا کروں گا اور اگر خاموش رہے گا تو میں از خود رحمت کی ابتداء کروں گا اور اگر اس سے کوئی غلطی ہوئی تو اس پر رحم کروں گا اور اگر وہ مجھ سے بھاگے گا تو میں اُسے بلاؤں گا اور اگر وہ میری طرف لوٹ آیا تو میں قبول کروں گا اور اگر اس نے میرے دروازے پر دستک دی تو اس کے لیے اپنا دروازہ کھولوں گا۔

Presented by Ziaraat.Com

اور جو میری توحید کی گواہی نہ دے یا میری توحید کی گواہی تو دے لیکن محمدؐ کی عبدیت ورسالت کی گواہی نہ دے۔ یا میری توحید اور محمدؐ کی عبدیت ورسالت کی گواہی دے اور یہ گواہی نہ دے کہ علیؑ میرا خلیفہ ہے یا میری توحید، محمدؐ کی عبدیت اور علیؑ کی خلافت کی گواہی دے اور یہ گواہی نہ دے کہ اُس کی نسل سے تعلق رکھنے والے امام میری حجت ہیں، تو ایسے شخص نے میری نعمت کا انکار کیا ہے اور میری عظمت کی تحقیر کی ہے اور اس نے میری آیات، کتابوں اور میرے رسولوں کا انکار کیا ہے۔ اگر وہ میرا قصد کرے تو میں اس سے دُور رہوں گا۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اُسے محروم رکھوں گا اور اگر وہ مجھے پکارے تو میں اُس کی صدا کو نہیں سنوں گا اور اگر وہ مجھ سے دعا مانگے تو میں اُس کی دعا قبول نہ کروں گا اور اگر وہ مجھ سے امیدیں وابستہ رکھے تو میں اُس کی امیدوں کو پورا نہیں کروں گا اور میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

اس وقت جابر بن عبداللہؓ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا:

یارسولؐ اللہ! علیؑ بن ابی طالبؑ کی اولاد میں سے جو امام ہوں گے ان کے نام کیا ہوں گے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: حسنؑ وحسینؑ جوانانِ جنت کے سردار امام ہوں گے پھر اپنے زمانہ کا سید العابدین علی بن الحسینؑ امام ہوگا۔ پھر محمد باقر بن علیؑ امام ہوگا اور تو اس سے ملاقات کرے گا۔ جب اس سے تیری ملاقات ہو تو میری طرف سے اُسے سلام کہنا۔

پھر جعفر صادقؑ بن محمد باقرؑ امام ہوگا۔ پھر موسیٰ کاظمؑ بن جعفر صادقؑ امام ہوگا۔ پھر علی رضاؑ بن موسیٰ کاظمؑ امام ہوگا۔ پھر محمد تقی بن علی رضاؑ امام ہوگا۔ پھر علی نقی بن محمد تقیؑ امام ہوگا۔ پھر حسن عسکری بن علی نقیؑ امام ہوگا۔ پھر اس کا فرزند قائم بالحق امام ہوگا۔ وہ اس اُمت کا مہدی ہوگا اور وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھرے گا۔

اے جابرؓ! یہ میرے خلفاء، میرے اوصیاء اور میری اولاد وعترت ہیں۔ جس نے ان کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو اس نے میرا انکار کیا۔ اللہ ان کی وجہ سے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اور ان کی بدولت زمین اپنے

Presented by Ziaraat.Com

اہل سمیت دھنسنے سے محفوظ ہے۔(مائۃ منقبۃ، ص ۱۶۷-۱۶۸، حدیث ۹۳)

حدیث نمبر 65 علمائے عامہ میں سے محمد بن مومن نے اپنی تفسیر میں انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ (القصص:۶۸) (تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا اور جسے چاہے اسے منتخب کر لیتا ہے انہیں انتخاب کا کوئی حق حاصل نہیں ہے) کی آیت مجیدہ کے متعلق سوال کیا۔

آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے چاہا آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے اہلِ بیتؑ کو تمام مخلوق میں سے چن لیا۔ چنانچہ مجھے رسولؐ بنایا اور علی بن ابی طالبؑ کو وصی بنایا۔ پھر اس نے فرمایا: مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ یعنی میرے بندوں کو منتخب کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ حقِ انتخاب صرف مجھے ہی حاصل ہے۔ چنانچہ میں اور میرے اہلِ بیتؑ خدا کے منتخب اور چنے ہوئے لوگ ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (القصص:۶۸) ''اللہ اس شرک سے کہیں بلند و برتر ہے جو اہلِ مکہ کر رہے ہیں''۔ پھر اللہ نے اگلی آیت میں فرمایا: وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ (القصص:۶۹) مقصد آیت یہ ہے کہ اللہ نے مجھ سے یہ فرمایا ہے کہ منافقین آپؐ اور آپؐ کی اہلِ بیتؑ کے لیے جو کچھ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں، اللہ اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ منہ سے اظہارِ محبت کر رہے ہیں اللہ اُس سے بھی واقف ہے۔ (الطرائف ۹۷ بحوالہ شواہد التنزیل)

حدیث نمبر 66 مقدس اردبیلی نے کشف الغمہ میں انس سے یہ روایت نقل کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے سلمان فارسیؓ سے یہ حدیث سنی۔ اس نے کہا کہ میں نے حضرت رسولؐ خدا سے عرض کیا: آپؐ کے بعد ہم دین کے احکام کس سے حاصل کریں اور کس پر بھروسہ کریں؟

آنحضرتؐ کچھ دیر خاموش رہے، پھر آپؐ نے فرمایا:

اے سلمانؓ! علی بن ابی طالبؑ ہی میرا وصی، میرا خلیفہ، میرا بھائی، میرا وزیر اور

Presented by Ziaraat.Com

میرے بعد تمام لوگوں سے افضل ہے۔ وہی میری طرف سے احکام دین پہنچائے گا اور میرے وعدے پورے کرے گا۔ (کشف الغمہ، ج۱، ص۱۵۶)

حدیث نمبر 67 حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: جانتے ہو کہ موسیٰؑ کا وصی کون تھا؟

میں نے عرض کیا: ان کا وصی یوشع بن نونؑ تھا۔

پھر آپؐ نے فرمایا: علیؑ بن ابی طالبؑ ہی میرا وصی ہے اور میں اپنے بعد جن لوگوں کو چھوڑ کر جاؤں گا علیؑ ان سب سے افضل ہوگا۔ (کشف الغمہ، ج۱، ص۱۵۶)

حدیث نمبر 68 سفیان ثوری نے منصور سے، اُس نے مجاہد سے، اُس نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسولؐ خدا سے یہ سنا:

میرا وصی، میرا خلیفہ، میرے وعدے پورے کرنے والا اور میرا قرض ادا کرنے والا اور میرے بعد تمام لوگوں سے افضل فرد علی بن ابی طالبؑ ہے۔ (کشف الغمہ، ج۱، ص ۱۵۲)

حدیث نمبر 69 طبری نے اپنی اسناد سے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے عمر کی قائم کردہ چھ رکنی شوریٰ میں اپنے حق کے اثبات کے لیے بہت سے دلائل دیئے اور ان دلائل میں آپؑ نے یہ بھی فرمایا:

میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ بتاؤ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی وصی پیغمبر بھی ہے؟

حاضرین نے کہا: نہیں۔ (مناقب آل ابی طالب، ج۲، ص۲۴۶، بحوالہ طبری)

حدیث نمبر 70 ابن شہرآشوب مناقب میں لکھتے ہیں کہ شیعہ و سنی علماء نے اپنی مشہور اور قابلِ اطمینان اسناد سے نبی اکرمؐ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

انت اخي ووصيّي وخليفتي من بعدي وقاضي ديني

Presented by Ziaraat.Com

"تو ہی میرا بھائی ہے اور تو ہی میرا وصی ہے اور تو ہی میرے بعد میرا جانشین ہے اور تو ہی میرے دین کا قاضی ہے" (یا تو ہی میرے قرض اُتارنے والا ہے)

عربی زبان میں "خلیفہ" کسی کے قائم مقام اور جانشین کو کہا جاتا ہے اور جسے اس سے زیادہ احادیث کی جستجو ہو تو اسے چاہیے کہ وہ میری کتاب التحفة البهيه في اثبات الوصیه کی طرف رجوع کرے۔ مذکورہ کتاب میں مَیں نے عامہ و خاصہ کی زبانی ساڑھے چار سو سے زیادہ احادیث نقل کی ہیں۔

میں نے کتاب کے مقدمہ میں ان مؤلفین کا تعارف بھی کرایا ہے جنہوں نے وصایت اور اوصیاء کے عنوان پر مستقل کتابیں لکھی ہیں اور میری تحقیق کے مطابق ایسے علماء کی تعداد بائیس ہے۔

وصایت علیؑ کا مسئلہ انتہائی مسلّم اور ہر طرح کے شک و شبہے سے بلند ہے۔ کسی معاند یا جاہل کے علاوہ کوئی بھی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

❁❁❁

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 23

حضرت علیؑ اور اُن کے گیارہ فرزند نصِ رسولؐ کے تحت اوصیائے رسولؐ ہیں

اس موضوع کی علمائے خاصہ سے ایک سو دس احادیث منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1 ابن بابویہ نے اپنی اسناد کے ساتھ سعید بن جبیر سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے بعد علیؑ کی مخالفت کرنے والا کافر ہے اور اس کے مراتب میں اغیار کو شریک کرنے والا مشرک ہے۔ علیؑ سے محبت رکھنے والا مومن ہے۔ اور علیؑ سے بغض رکھنے والا منافق ہے۔ علیؑ کے نقشِ قدم کی پیروی کرنے والا اس کے ساتھ لاحق ہونے والا ہے۔ علیؑ سے جنگ کرنے والا دین سے خارج ہے اور علیؑ کی تردید کرنے والا باطل ہے۔ علیؑ خدا کی سرزمین پر اللہ کا نور ہے اور بندوں پر خدا کی حجت ہے اور دشمنانِ خدا کے خلاف اللہ کی تلوار ہے اور علیؑ انبیاءؑ کے علوم کا وارث ہے۔ علیؑ خدا کا بلند ترین کلمہ ہے اور اس کے دشمنوں کی بات پست ہے۔ علیؑ سید الاوصیاء ہے اور وہ سید الانبیاءؑ کا وصی ہے۔ علیؑ امیر المومنین ہے اور سفید رُو افراد کا قائد ہے اور مسلمانوں کا امام ہے، اللہ اس کی ولایت کے بغیر کسی کے ایمان کو قبول نہیں کرتا۔ (امالی شیخ صدوق، ص ۶۱، مجلس ۳، حدیث ۶)

حدیث نمبر 2 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

Presented by Ziaraat.Com

اے علیؑ! اس ذات کی قسم! جس نے دانوں کو شگافتہ کیا اور انسانی جانوں کو پیدا کیا، میرے بعد تو تمام لوگوں سے افضل ہے۔ اے علیؑ! تو میرا وصی ہے اور میری اُمت کا امام ہے، جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (امالی شیخ صدوق، ص ۶۲، مجلس ۳، حدیث ۱۰)

حدیث نمبر 3 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ سلمان فارسیؓ کا بیان ہے کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:

یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد آپ کی اُمت میں سے آپ کا وصی کون ہے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: ابھی تک خدا نے اس کی وضاحت نہیں کی ہے۔ پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد آپؐ نے مجھے آواز دی اور آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمانؓ! تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میری اُمت میں سے میرا وصی کون ہوگا؟

کیا تم جانتے ہو کہ موسیٰؑ کی اُمت میں سے ان کا وصی کون تھا؟

میں نے عرض کیا: ان کا وصی یوشع بن نونؑ تھا۔

آپؐ نے فرمایا: اچھا یہ جانتے ہو کہ موسیٰؑ نے انہیں اپنا وصی کیوں بنایا تھا؟

میں نے عرض کیا: خدا، رسول بہتر جانتے ہیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: حضرت موسیٰؑ نے انہیں اپنا وصی اس لیے مقرر کیا تھا کہ وہ اُمت میں سے سب سے بڑے عالم تھے اور میرا وصی بھی وہی ہے جو سب سے بڑا عالم ہے اور وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ (امالی صدوق، ص ۶۳، مجلس ۴، حدیث اول)

حدیث نمبر 4 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مصطفیٰ بنایا اور مجھے منتخب کیا اور مجھے رسول بنایا اور مجھ پر وہ کتاب بھیجی جو تمام کتابوں کی سردار ہے۔

میں نے عرض کیا: میرے معبود اور میرے آقا! تو نے موسیٰؑ کو فرعون کے مقابلہ پر بھیجا تھا تو انہوں نے تجھ سے سوال کیا تھا کہ ان کے بھائی ہارونؑ کو ان کا وزیر بنا اور اس سے

Presented by Ziaraat.Com

ان کے بازو کو مضبوط فرما اور اس کے ذریعہ سے اس کی باتوں کی تصدیق کرا۔

میرے معبود اور میرے آقا! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے خاندان میں سے میرا وزیر مقرر فرما اور اس کے ذریعہ سے میرے بازو کو مضبوط فرما اور میری باتوں کی تصدیق کرا۔

چنانچہ اللہ نے میری دعا کو قبول فرمایا اور اُس نے علیؑ کو میرا وزیر، بھائی اور قوت بازو مقرر کیا اور اس کے دل میں شجاعت رکھی اور دشمنوں کے دلوں میں اُس کا رعب ڈالا۔ مجھ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا وہی ہے اور سب سے پہلے میری تصدیق کرنے والا بھی وہی ہے اور میرے ساتھ سب سے پہلے اللہ کی توحید کا اعلان کرنے والا وہی ہے۔ علیؑ سید الاوصیاء ہے۔ اس کے ساتھ شامل ہونا باعثِ سعادت ہے اور اس کی اطاعت میں موت شہادت ہے۔ تورات میں میرے نام کے علاوہ اس کا نام لکھا ہوا ہے۔ میری صدیقہ کبریٰ بیٹی اس کی زوجہ ہے اور اس کے جوانانِ جنت کے سردار بیٹے میرے فرزند ہیں۔ علیؑ، حسنؑ و حسینؑ اور ان کے بعد آنے والے ائمہ انبیاءؑ کے بعد خدا کی حجت ہیں۔ میری اُمت میں وہ میرے علم کے دروازے ہیں۔ جو ان کی پیروی کرے گا وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا اور جو اُن کی اقتداء کرے گا اسے صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب ہوگی۔ اللہ جس بھی بندہ کو ان کی محبت عطا کرتا ہے تو اُسے جنت میں بھی داخل کرتا ہے۔ (امالی صدوق، ص ۳۷، مجلس ۷، حدیث ۵)

حدیث نمبر 5 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے ایک دن منبر کوفہ پر یہ ارشاد فرمایا:

''میں سید الاوصیاء ہوں اور سید الانبیاء کا وصی ہوں۔ میں امام المسلمین ہوں اور قائد المتقین ہوں اور میں مومنین کا ولی ہوں اور سیدۃ نساء العالمین کا شوہر ہوں۔ میں داہنے ہاتھ میں انگشتری پہننے والا ہوں اور میں خاک پر سجدہ کرنے والا ہوں۔ میں دو ہجرتوں کا مہاجر ہوں اور میں نے دو مرتبہ رسولؐ خدا کی بیعت کی ہے۔ اور بدر و حنین کا میں فاتح ہوں۔ میں

Presented by Ziaraat.Com

دو تلواروں سے جہاد کرنے والا ہوں اور میں دو گھوڑوں کا سوار ہوں۔ میں علمِ اولین کا وارث ہوں اور عالمین پر انبیاءؑ کے بعد حجت ہوں۔ مجھ سے محبت رکھنے والوں پر اللہ کی رحمت ہے اور میرے اعداء پر خدا کی لعنت ہے۔ حضرت رسول اکرمؐ مجھ سے اکثر یہ فرمایا کرتے تھے:

''اے علیؑ! تیری محبت تقویٰ اور ایمان ہے اور تیرا بغض کفر و نفاق ہے۔ میں حکمت کا گھر ہوں اور تو اُس کی چابی ہے۔ وہ شخص جھوٹا ہے جو تجھ سے بغض رکھ کر مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے''۔ (امالی شیخ صدوق، ص ۷۷، مجلس ۷، حدیث دوم)

حدیث نمبر 6 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو! خدا سے بڑھ کر زیادہ سچا اور کون ہوسکتا ہے؟ اے لوگو! خدا سے بڑھ کر زیادہ سچا اور کون ہوسکتا ہے؟ اے لوگو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں علیؑ کو تمہارے لیے پرچم، امام، خلیفہ اور وصی مقرر کروں اور میں اسے بھائی اور وزیر بناؤں۔

اے لوگو! علیؑ میرے بعد ہدایت کا دروازہ اور وہ میرے رب کی طرف دعوت دینے والا ہے اور وہ صالح المومنین ہے اور اس سے بڑھ کر اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

اے لوگو! علیؑ مجھ سے ہے، اس کی اولاد میری اولاد ہے اور وہ میری نورِ نظر بیٹی کا شوہر ہے۔ اس کا حکم میرا حکم ہے اور اس کی ممانعت میری ممانعت ہے۔

اے لوگو! تم پر فرض ہے کہ تم اس کی اطاعت کرو اور اس کی معصیت سے پرہیز کرو کیونکہ اس کی اطاعت میری اطاعت ہے اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ اے لوگو! علیؑ اس اُمت کا صدیق، فاروق اور محدث ہے۔ وہ اس اُمت کا ہارونؑ، یوشعؑ، آصفؑ اور شمعونؑ ہے۔ وہ اس اُمت کے لیے بابِ حطہ ہے اور کشتی نجات ہے۔ وہ اس اُمت کا طالوتؑ اور ذوالقرنینؑ ہے۔

اے لوگو! وہ لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ، حجتِ عظمیٰ، آیت الکبریٰ، امام الہدیٰ اور

Presented by Ziaraat.Com

مضبوط رسی ہے۔ اے لوگو! علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ ہے اور ہمیشہ اس کی زبان پر حق جاری رہتا ہے۔

اے لوگو! علیؑ دوزخ کے بانٹنے والا ہے۔ علیؑ کا دوست دوزخ میں نہیں جائے گا اور علیؑ کا دشمن دوزخ سے بچ نہیں سکے گا۔ علیؑ جنت کا قسیم ہے۔ جنت میں علیؑ کا دشمن نہیں جائے گا اور علیؑ کا کوئی چاہنے والا جنت سے محروم نہیں رہے گا۔

اے گروہِ اصحاب! میں نے تمہاری خیر خواہی کی ہے اور تم تک اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے، لیکن تم لوگ خیر خواہی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتے۔ میں تم سے یہی کہتا ہوں اور خدا سے اپنے لیے اور تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں۔ (امالی شیخ صدوق، ص ۸۳، مجلس ۸، حدیث ۴)

حدیث نمبر 7 ابن بابویہ نے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: میں مسجد قُبا میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے پاس آپؐ کے کچھ صحابی بیٹھے ہوئے تھے۔ جب آپ کی مجھ پر نگاہ پڑی تو آپ کا چہرہ کھل اُٹھا اور آپ مسکرائے، یہاں تک کہ آپؐ کے دانتوں کی سفیدی چمکنے لگی، پھر آپؐ نے فرمایا:

اے علیؑ! قریب آؤ۔ میں آپؐ کے قریب بیٹھا، آپؐ نے مجھے اتنا قریب کیا کہ آپؐ کی رانیں اور میری رانیں آپس میں مل گئیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

اے گروہِ اصحاب! علیؑ کی آمد سے تم پر خدا کی رحمت نے رُخ کیا ہے۔ اے گروہِ اصحاب! علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اس کی روح میری روح کا حصہ ہے اور اس کی طینت میری طینت کا حصہ ہے۔ وہ میرا بھائی، میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے۔ وہ میری زندگی اور موت کے بعد میرا جانشین ہے۔ جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس سے موافقت کی اس نے مجھ سے موافقت کی اور جس نے اس کی مخالفت کی اُس نے میری مخالفت کی۔ (امالی شیخ صدوق، ص ۸۸، مجلس ۹، حدیث ۱۰)

حدیث نمبر 8 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت

Presented by Ziaraat.Com

کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو اس بات پر خوشی محسوس کرے کہ وہ میری زندگی جیئے اور میری موت میرے اور میری منزل جنتِ عدن میں داخل ہو اور اس ٹہنی کو پکڑے جسے میرے رب نے کاشت کر کے اس سے کُن کہا تو وہ ہوگئی، اُسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالبؑ سے دوستی رکھے اور اس کی اولاد میں سے اوصیاء کی پیروی کرے، کیونکہ وہ میری عترت ہیں۔ وہ میری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور میری اُمت میں سے جو لوگ ان کے دشمن ہوں گے میں خدا کے حضور ان کی شکایت کروں گا اور جن کی مجھے شکایت کرنا ہے وہ ان کی فضیلت کے منکر ہوں گے اور میرے اور ان کے رشتہ کو نظر انداز کرنے والے ہوں گے۔

اللہ کی قسم! وہ ظالم لوگ میرے بعد میرے فرزند حسینؑ کو شہید کریں گے۔ خدا اُنہیں کبھی میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ (امالی صدوق، ص ۸۸، مجلس ۸، حدیث ۱۱)

حدیث نمبر 9 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

میں رسولؐ خدا کا جانشین ہوں اور میں ان کا وزیر ہوں اور میں ہی ان کا وارث ہوں۔ میں رسولؐ خدا کا بھائی ہوں اور میں ان کا وصی اور ان کا حبیب ہوں۔ میں رسولؐ خدا کا منتخب کردہ شخص ہوں اور ان کا ساتھی ہوں۔ میں رسولؐ خدا کا چچازاد بھائی ہوں۔ اور میں ان کا داماد ہوں اور ان کے فرزندوں کا والد ہوں۔ میں سید الاوصیاء ہوں اور میں سید الانبیاء کا وصی ہوں۔ میں حجتِ عظمیٰ اور آیت کبریٰ اور مثلِ اعلیٰ اور نبی مصطفیؐ کا دروازہ ہوں۔ میں عروۃ الوثقیٰ ہوں اور میں کلمہ تقویٰ ہوں اور میں اہلِ دنیا پر اللہ کا امین ہوں۔ (امالی صدوق، ص ۹۲، مجلس ۱۰، حدیث ۷)

حدیث نمبر 10 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابوذر غفاریؓ سے روایت کی ہے، اُنھوں نے کہا کہ میں نے رسول اکرمؐ سے حضرت علیؑ کے متعلق تین ایسی باتیں سنی ہیں اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا:

Presented by Ziaraat.Com

اللھم اعنہ واستعن بہ وانصرہ وانتصر بہ فانہ عبدك واخو رسولك

"خدایا! علیؑ کی اعانت فرما اور اس کے ذریعہ سے دوسروں کی اعانت فرمایا۔ خدایا! علیؑ کی مدد فرما اور اس کے ذریعہ سے دوسروں کی مدد فرما، کیونکہ وہ تیرا عبد ہے اور تیرے رسول کا بھائی ہے"۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کہا کرتے تھے کہ میں علیؑ کی ولایت، اخوت اور وصیت کی گواہی دیتا ہوں۔

راوی حدیث کریزہ بن صالح کا بیان ہے کہ یہی گواہی سلمان فارسیؓ، مقدادؓ، عمارؓ، جابر بن عبداللہ انصاریؓ، ابوالہیثم بن تیہانؓ، خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین اور ابوایوب انصاریؓ اور ہاشم بن عتبہ مرقالؓ جیسے افاضل صحابہ بھی دیتے تھے۔ (امالی صدوق، ص ۱۰۷، مجلس ۱۲، حدیث ۸)

حدیث نمبر 11 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علیؑ میرا وصی اور جانشین ہے اس کی زوجہ تمام خواتینِ جہان کی سردار ہے جو کہ میری بیٹی ہے اور میرے فرزند حسنؑ و حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ جس نے ان سے دوستی رکھی تو اس نے مجھ سے دوستی رکھی اور جس نے ان سے عداوت رکھی تو اُس نے مجھ سے عداوت رکھی۔ جس نے ان سے دُوری اختیار کی۔ اُس نے مجھ سے دُوری اختیار کی اور جس نے ان پر جفا کی تو اس نے مجھ پر جفا کی۔ جس نے ان سے بھلائی کی اُس نے مجھ سے بھلائی کی اور جو ان سے تعلق قائم کرے تو خدا بھی اپنی رحمت کا اس سے تعلق قائم کرے گا اور جو اُن سے تعلق منقطع کرے تو خدا بھی اس سے اپنی رحمت کا تعلق منقطع کر دے گا۔ اور جو اُن کی مدد کرے گا تو خدا اُس کی مدد کرے گا اور جو انہیں بے یار و مددگار چھوڑے خدا بھی اسے بے یار و مددگار چھوڑ دے گا۔

خدایا! تو نے تمام انبیاءؑ کے لیے ثقل اور اہلِ بیت مقرر کیے ہیں۔ میرا ثقل اور

Presented by Ziaraat.Com

میرے اہلِ بیتؑ علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ ان سے ہر قسم کے رِجس کو دُور رکھ اور انہیں ایسی طہارت عطا فرما جیسا کہ طہارت کا حق ہے۔ (امالی صدوق، ص ۱۱۲، مجلس ۱۳، حدیث ۱۰)

حدیث نمبر 12 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے نقل کیا ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام خراسان میں تھے کہ وہاں کے ایک شخص نے آپؑ سے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! مجھے عالمِ خواب میں رسولِؐ خدا کی زیارت نصیب ہوئی ہے اور آپ گویا مجھ سے یہ فرما رہے تھے:

''تم لوگوں کی کیا حالت ہوگی جب تمہاری زمین میں میرے جسم کے ایک ٹکڑے کو دفن کیا جائے گا اور تمہیں میری امانت کا امین بنایا جائے گا اور تمہاری زمین میں میرے گوشت کو غائب کیا جائے گا''۔

خواب سن کر امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری زمین میں دفن ہونے والا میں ہوں اور میں ہی تمہارے نبی کا ایک ٹکڑا ہوں اور میں ہی امانت اور ستارہ ہوں۔

آگاہ رہو! جو میرے حق و اطاعت کو واجب سمجھ کر میری زیارت کرے تو میں اور میرے آباء قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔ اور ہم جس کی بھی شفاعت کریں گے تو وہ نجات پائے گا، اگرچہ اس کے ذمہ جن وانس کے گناہوں کا بوجھ ہو۔

میرے والد نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسولِؐ خدا سے یہ روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اُس نے واقعی مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ ابلیس نہ تو میری صورت میں آسکتا ہے اور نہ میرے کسی وصی کی صورت میں آسکتا ہے اور نہ ہی ان کے کسی شیعہ کی صورت میں آسکتا ہے۔ سچے خواب نبوت کا ۷۰/۱واں حصہ ہیں۔ (امالی صدوق، ص ۱۲۱، مجلس ۱۵، حدیث ۱۰)

حدیث نمبر 13 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے رسولِؐ خدا سے ایسی خصوصیات ملی ہیں جو نہ تو مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کو ملیں گی۔

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ قیامت کے دن تو مجھ سے تمام لوگوں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوگا۔ جنت میں میرا اور تیرا گھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے اور بھائیوں کی طرح سے رہیں گے۔ تو وصی ہے، تو وصی ہے۔ تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ تیرا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔ (امالی صدوق، ص ۱۲۷، مجلس ۱۸، حدیث ۸)

حدیث نمبر 14 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: ماہِ رمضان کی آمد سے قبل رسولؐ خدا نے ہمیں خطبہ دیا، جس میں ماہِ رمضان اور اُس کے روزوں کی فضیلت بیان کی۔ آپؐ کے خطبہ کے اختتام پر میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس مہینہ میں بہترین عمل کون سا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اس مہینہ کا بہترین عمل محرمات سے پرہیز کرنا ہے۔ یہ کہہ کر آپؐ رونے لگے۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اسی مہینہ میں تمہارا خون بہایا جائے گا۔ تم نماز میں مصروف ہوگے۔ ناقۂ صالح کے قاتل کا بھائی جو کہ اولین و آخرین میں سے سب سے زیادہ بدبخت ہوگا وہ تمہیں قتل کرے گا۔ وہ تیرے سر پر وار کرے گا، تیری داڑھی تیرے خون سے رنگین ہوجائے گی۔

اس وقت میں (امیرالمومنینؑ) نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میرا دین سلامت ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں، تمہارا دین سلامت ہوگا۔

پھر آپؐ نے فرمایا: تیرا قاتل میرا قاتل ہے اور جو تجھ سے بغض رکھے اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے تجھے سب و شتم کیا اس نے مجھے سب و شتم کیا۔ تو میری جان کی مانند ہے، تیری روح میری روح کا حصہ ہے اور تیری طینت میری ہی طینت کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تجھے پیدا کیا اور مجھے اور تجھے چن لیا۔ مجھے نبوت کے لیے منتخب کیا اور

Presented by Ziaraat.Com

تجھے امامت کے لیے منتخب کیا۔ جس نے تیری امامت کا انکار کیا تو اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

اے علیؑ! تو میرا وصی ہے اور میرے بیٹوں کا باپ ہے اور میری بیٹی کا شوہر ہے اور میری زندگی اور موت کے بعد میری اُمت پر میرا خلیفہ ہے۔ تیرا حکم میرا حکم ہے اور تیری ممانعت میری ممانعت ہے۔

مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور مجھے بہترین خلق بنایا ہے تو اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت ہے اور اس کے راز کا امین ہے۔ اور بندگانِ خدا پر خدا کا خلیفہ ہے۔ (امالی صدوق، ص ۱۵۵، مجلس ۲۰، حدیث ۴)

حدیث نمبر 15 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چھ عادات ایسی ہیں جو خدا نے میرے لیے ناپسندیدہ بنائی ہیں اور میں اپنی اولاد کے اوصیاء اور ان کے پیروکاروں کے لیے اُنھیں ناپسند کرتا ہوں۔

① نماز میں کپڑوں سے کھیلتے رہنا ② روزہ میں مجامعت کرنا ③ خیرات کے بعد احسان جتلانا ④ جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا ⑤ گھروں میں تانک جھانک کرنا ⑥ قبرستان میں ہنسنا (امالی صدوق، ص ۱۱۸، مجلس ۱۵، حدیث ۳)

حدیث نمبر 16 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے علقمہ سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مولاؑ! یہ بتائیں کہ کس کی گواہی قبول ہے اور کس کی گواہی ناقابلِ قبول ہے؟

آپؑ نے فرمایا: علقمہ! ہر وہ شخص جو فطرت اسلام پر ہے اُس کی گواہی قابلِ قبول ہے۔

میں نے عرض کیا: تو کیا گناہ گار شخص کی گواہی قابلِ قبول ہے؟

آپؑ نے فرمایا: علقمہ! اگر گناہ گاروں کی گواہی قابلِ قبول نہ ہوتی تو پھر صرف انبیاءؑ اور اوصیاء کی گواہی ہی قابلِ قبول ہوتی، کیونکہ تمام مخلوق میں سے یہی لوگ گناہوں

Presented by Ziaraat.Com

سے معصوم ہیں۔ تم نے اپنی آنکھوں سے جسے گناہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو اور دو گواہوں نے بھی اس کے خلاف گواہی نہ دی ہو تو ایسا شخص اہلِ عدالت میں سے ہے اور خدا نے اس کے گناہوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ اس کی گواہی قابلِ قبول ہے، اگرچہ وہ شخص گناہ گار ہی کیوں نہ ہو۔ جو شخص اس کی غیبت کرے اور غیبت میں اس کا وہ عیب بیان کرے جو اس میں موجود ہو تو غیبت کرنے والے اللہ کی سرپرستی سے خارج ہے اور شیطان کی سرپرستی میں شامل ہے۔

میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے بیان کیا کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کی غیبت کرے اور غیبت میں اُس کا وہ عیب بیان کرے جو اس میں موجود ہو تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں کبھی جمع نہیں کرے گا اور جو مومن کی غیبت کرے اور اس کا وہ عیب بیان کرے جو اس میں موجود نہ ہو تو ان دونوں کا رابطہ ختم ہو جاتا ہے اور غیبت کرنے والا ابدی دوزخی ہے، وہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا، جو کہ بدترین ٹھکانا ہے۔ (امالی صدوق، ص ۱۶۳، مجلس ۲۲، حدیث ۳)

حدیث نمبر 17 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو رب العالمین کے عرش کو ہر طرح کی زینت سے مزین کیا جائے گا۔ پھر نور کے دو منبر نصب کیے جائیں گے، جن کی لمبائی ایک سو میل کی ہوگی۔ ایک منبر عرش کے دائیں اور دوسرا عرش کے بائیں طرف رکھا جائے گا۔ پھر حسنؑ و حسینؑ کو بلایا جائے گا۔ ایک منبر پر حسنؑ بیٹھیں گے اور دوسرے پر حسینؑ بیٹھیں گے۔ اس سے رب العالمین کے عرش کو یوں زینت ملے گی جیسا کہ عورت کو اُس کے بُندوں سے زینت ملتی ہے۔ (امالی صدوق، ص ۱۷۴، مجلس ۲۴، حدیث اول)

سعید بن جبیر نے ابن عباسؓ سے روایت کی، اُنہوں نے کہا کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: علیؑ بن ابی طالبؑ میرا بھائی ہے اور میرے بعد تمام اُمور کا مالک ہے اور وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے اور میرے مقام شفاعت و حوض کا مالک ہے۔ وہ ہر مسلمان کا

Presented by Ziaraat.Com

مولا ہے اور ہر مومن کا امام ہے اور ہر پرہیزگار کا قائد ہے۔ وہ میرا وصی اور میری زندگی اور میرے بعد وہ میری اُمت میں میرا جانشین ہے۔ اس کا محب مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور اُس سے بُغض رکھنے والا مجھ سے بُغض رکھنے والا ہے اور اس کی ولایت کی وجہ سے میری اُمت لائقِ رحم بنتی ہے اور اس کی عداوت کی وجہ سے اس کے مخالف ملعون بنتے ہیں۔ (امالی صدوق، ص ۱۷۵، مجلس ۲۴، حدیث ۲)

حدیث نمبر 18 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! تو میرا بھائی، میرا وصی، میرا وارث اور میری زندگی اور موت کے بعد میری اُمت میں میرا جانشین ہے۔ تیرا محب میرا محب ہے اور تجھ سے بُغض رکھنے والا مجھ سے بُغض رکھنے والا ہے۔ تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور تیرا دوست میرا دوست ہے۔ (امالی صدوق، ص ۱۸۷، مجلس ۲۶، حدیث ۵)

حدیث نمبر 19 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے عکرمہ سے، اُس نے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے، اُنھوں نے کہا کہ حضرت حبیبؐ خدا نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علیؑ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور سات آسمانوں کے اُوپر میری بیٹی کی علیؑ سے تزویج کی ہے اور اس نکاح کا گواہ اپنے ملائکہ مقربین کو مقرر کیا ہے اور اسے میرا وصی اور میرا خلیفہ بنایا ہے۔ علیؑ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں۔ اس کا محب میرا محب ہے اور اس سے بُغض رکھنے والا مجھ سے بُغض رکھنے والا ہے۔ ملائکہ علیؑ کی محبت کی وجہ سے خدا کا قرب چاہتے ہیں۔ (امالی صدوق، ص ۱۷۸، مجلس ۲۶، حدیث ۶)

حدیث نمبر 20 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے یہ روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے غدیر خم میں ارشاد فرمایا:

میری اُمت کی افضل ترین عید کا دن وہ دن ہے جس میں اللہ نے مجھے حکم دیا کہ

Presented by Ziaraat.Com

میں علیؑ کو اپنی اُمت کے لیے ہدایت کا پرچم مقرر کروں۔ اس سے لوگ میرے بعد ہدایت حاصل کرتے رہیں گے۔ اس دن اللہ نے اپنے دین کی تکمیل کی ہے اور اسی دن میری اُمت پر اپنی نعمت تمام کی ہے اور ان کے لیے دین اسلام پر راضی ہوا ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ مجھ سے ہے۔ میری طینت سے اُس کی تخلیق ہوئی ہے۔ وہ میرے بعد مخلوق کا امام ہے اور لوگ میری سنت میں جو اختلاف کریں گے وہ اس کی وضاحت کرے گا۔ وہ امیرالمومنینؑ ہے اور وہ سفید رُو افراد کا رہبر ہے اور وہ مومنین کا یعسوب ہے، وہ بہترین وصی ہے اور وہ سیدۃ النساء العالمین کا شوہر ہے اور وہ ہدایت یافتہ آئمہ کا والد ہے۔

اے لوگو! جو علیؑ سے محبت رکھے گا تو میں اس سے محبت رکھوں گا۔ اور جو علیؑ سے بغض رکھے گا تو میں اس سے بغض رکھوں گا اور جو علیؑ سے رشتہ جوڑے گا تو میں بھی اس سے رشتہ جوڑوں گا اور جو علیؑ سے رشتہ توڑے گا تو میں بھی اس سے اپنا رشتہ توڑ لوں گا۔ جو علیؑ سے دوستی رکھے گا تو میں اُس سے دوستی رکھوں گا اور جو علیؑ سے عداوت رکھے گا تو میں بھی اُس سے عداوت رکھوں گا۔

اے لوگو! میں حکمت کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے اور دروازہ کے بغیر انسان شہر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ وہ شخص جھوٹا ہے جو علیؑ سے بغض رکھ کر مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہو۔

اے لوگو! مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور مجھے اپنی مخلوق میں سے منتخب کیا۔ میں نے علیؑ کو زمین پر اپنی اُمت کے لیے اس وقت ہدایت کا پرچم مقرر کیا ہے، جب کہ اللہ نے آسمانوں میں اُس کے نام کی منادی کی ہے اور اپنے تمام ملائکہ پر اس کی ولایت کو واجب قرار دیا ہے۔ (امالی صدوق، ص ۱۸۸، مجلس ۲۶، حدیث ۸)

حدیث نمبر 21 ابن بابویہ نے ابوسعید خدری سے روایت نقل کی ہے۔ اس نے کہا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

جس رات مجھے معراج کرائی گئی تو جبریلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت میں لے گیا اور اُنہوں نے مجھے جنت کے ایک قالین پر بٹھایا۔ پھر اُنھوں نے مجھے ایک "بہی" دیا۔ میں نے ہاتھ میں لیا تو اس کے دو حصے ہو گئے۔ اس میں سے ایک حور برآمد ہوئی، جس کے اَبرو بڑے حسین تھے۔ اس نے مجھے رسولؐ اللہ، احمدؐ اور محمدؐ کہہ کر سلام کیا۔ میں نے اس سے کہا: خدا تجھ پر رحم کرے تو کون ہے؟

اُس نے کہا: مجھے "راضیہ مرضیہ" کہا جاتا ہے۔ خداوند نے مجھے تین طرح کے مادوں سے پیدا کیا ہے۔ میرے جسم کا نچلا حصہ مشک سے بنا ہے اور اُوپر والا حصہ کافور سے بنا ہے۔ میرے جسم کا درمیانی حصہ عنبر سے بنا ہے۔ میری طینت کو آبِ حیات سے گوندھا گیا ہے۔

پھر جلیل نے کہا کہ ہو جا، میں ہو گئی۔ مجھے آپ کے ابن عم، وصی اور آپ کے وزیر علی بن ابی طالبؑ کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ (امالی صدوق، ص ۲۵۰، مجلس ۳۴، حدیث ۱۲)

حدیث نمبر 22 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن رسولؐ خدا ایک خوبصورت چادر پہن کر باہر آئے تو کسی نے کہا کہ یہ چادر آپ کو کس نے پہنائی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: یہ چادر مجھے میرے حبیب، صفی، میرے خاص فرد، میرے مخلص، میری طرف سے احکامِ دین پہنچانے والے، میرے وارث، میرے بھائی، اول المسلمین، ایمان میں مخلص ترین، سب سے بڑے سخی، میرے بعد تمام انسانوں کے سردار، سفید رُو افراد کے رہبر اور اہلِ زمین کے امام علی بن ابی طالبؑ نے پہنائی ہے۔ پھر آپ علیؑ کے اشتیاقِ محبت میں رونے لگے۔ آپؐ اتنا روئے کہ آپؐ کے سامنے پڑے ہوئے سنگریزے تر ہو گئے۔ (امالی صدوق، ص ۲۵۰، مجلس ۳۴، حدیث ۱۳)

چشمہ "راحوما" کا برآمد کرنا

حدیث نمبر 23 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حبیب بن الجہم سے روایت کی، اس نے کہا کہ امیر المومنینؑ ہمیں ساتھ لے کر صفین کی طرف روانہ ہوئے۔

Presented by Ziaraat.Com

راستے میں "صندودا" نامی ایک گاؤں سے آپؑ کا گزر ہوا۔ اس کے بعد لق و دق صحرائی علاقہ شروع ہوا۔ اس وقت مالک بن حارث اشتر نے عرض کیا: مولاؑ! آپؑ تو ہمیں بے آب و گیاہ قسم کی وادی میں لے کر جا رہے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: مالکؓ! اللہ اس سرزمین پر ایسا پانی پلائے گا جو شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور یاقوت سے زیادہ شفاف ہوگا۔

امیرالمومنینؑ کا یہ فرمان سن کر ہم سب کو تعجب ہوا۔ پھر آپؑ مسلسل سفر کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے کہ آپؑ ایک ویران جگہ پر آئے اور اپنی تلوار سے ایک جگہ کی نشان دہی کی اور فرمایا: اس جگہ کی کھدائی کرو۔ خدا نے چاہا تو ہمیں یہاں پانی ملے گا۔ آپؑ کی فوج نے زمین کھودی تو ایک سیاہ چٹان نمودار ہوئی، جسے ایک سو افراد بھی حرکت نہ دے سکے۔ امیرالمومنینؑ کو خبر دی گئی تو آپؑ اس مقام پر آئے اور آپؑ نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور یہ الفاظ فرمائے:

طاب طاب یاعالم یاثابوثۃ شمیا کوبا جانوثا تودیثا

برجوثا آمین آمین رب العالمین رب موسٰی وھارون

بعدازاں آپؑ نے اس چٹان کو ہاتھ سے پکڑ کر چالیس ہاتھ کے فاصلے پر پھینک دیا۔ جب چٹان ہٹی تو اُس کے نیچے سے پانی ظاہر ہوا جو کہ شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور یاقوت سے زیادہ صاف تھا۔ آپؑ کے لشکر نے پانی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا۔

اس کے بعد حضرتؑ نے اس چٹان کو دوبارہ اسی جگہ رکھ دیا اور مٹی ڈال کر اس کا نشان مٹا ڈالا اور وہاں سے چل پڑے۔ تھوڑا سا سفر طے کرنے کے بعد آپؑ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس چشمہ کی جگہ کو جانتا ہے؟

سب نے کہا: ہم جانتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: جاؤ اور اس مقام کو تلاش کرو۔ آپؑ کے سپاہیوں نے بہتیرا ڈھونڈا، مگر اس کا کہیں نام و نشان تک دکھائی نہ دیا۔ اسی صحرا میں ایک گرجا تھا اور اس میں

Presented by Ziaraat.Com

ایک راہب رہتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد وہ راہب اپنی خانقاہ سے نکل کر آپؑ کی طرف آیا۔
جب آپؑ نے اسے دیکھا تو آپؑ نے اس سے فرمایا کہ تو شمعون ہے؟

راہب نے کہا: جی ہاں، لیکن یہ میرا وہ نام ہے جس سے صرف میں واقف ہوں یا میری ماں واقف ہے یا پھر آج آپؑ نے مجھے اس نام سے پکارا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: شمعون! کیا چاہتے ہو؟

راہب نے کہا: میں اس چشمہ کی حقیقت اور اس کا نام پوچھنا چاہتا ہوں۔

حضرتؑ نے فرمایا: اس کا نام چشمہ ''راحوما'' ہے اور یہ جنت کا چشمہ ہے۔ تین سو تیرہ اوصیاء نے اس سے پانی پیا ہے اور ان کا آخری فرد میں ہوں۔

راہب نے کہا: آپؑ سچ کہتے ہیں، میں نے انجیل میں بھی یہی پڑھا ہے اور یہ گرجا بھی اسی چٹان کو ہٹا کر پانی برآمد کرنے والے کی جستجو کے لیے بنایا گیا تھا۔ مجھ سے قبل کئی بزرگ یہاں آپؑ کا انتظار کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے جب کہ خدا نے یہ سعادت میرے مقدر میں لکھی تھی۔

پھر وہ راہب اسلام لے آیا اور حضرتؑ کی فوج میں شامل ہو کر جنگِ صفین میں شامل ہوا اور جنگِ صفین میں سب سے پہلے شہادت کا اعزاز اُسے نصیب ہوا۔ امیرالمومنینؑ نے جیسے ہی اُس کی شہادت کا سنا تو آپؑ رو دیئے اور فرمایا:

المرء مع من احب ، الراهب هنا يوم القيامة

''انسان قیامت کے دن اسی کے ساتھ محشور ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا۔ راہب قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہوگا''۔ (امالی صدوق، ص ۱۵۵، مجلس ۳۴، حدیث ۱۴)

حدیث نمبر 24 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے، آپؑ نے فرمایا: یہودیوں کا ایک وفد رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے آپؐ سے کہا: اے محمدؐ! آپؐ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کی طرف بھی اسی طرح سے وحی نازل ہوتی ہے جیسا کہ موسیٰ بن

Presented by Ziaraat.Com

عمران پر نازل ہوتی تھی؟!

ان کی یہ بات سن کر آنحضرتؐ کچھ دیر تک خاموش رہے، پھر آپؐ نے فرمایا: جی ہاں، میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں اور اس پر میں فخر نہیں کرتا ہوں۔ میں خاتم النبیین ہوں، میں امام المتقین ہوں اور میں رسول رب العالمین ہوں۔

انہوں نے کہا کہ آپ کو عرب کی طرف مبعوث کیا گیا ہے یا عجم کی طرف سے یا صرف ہماری طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے؟

اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

''آپ کہہ دیں کہ اے لوگو! میں تم سب کے لیے اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں''۔(اعراف:۱۵۸)

اس وفد میں ایک شخص جو کہ سب سے بڑا عالم تھا، اس نے کہا: اے محمدؐ! آپؐ مجھے ان دس کلمات کے متعلق بتائیں جو اللہ نے موسیٰؑ سے کہے تھے اور یہ کلمات خدا نے بقعۂ مبارکہ میں ارشاد فرمائے تھے۔ ان کلمات کا علم یا فقط نبی مرسلؐ کے پاس ہے یا کسی ملکِ مقرب کے پاس ہے۔

نبی اکرمؐ نے یکے بعد دیگرے اُسے دس کلمات سے آگاہ کیا اور ہر کلمہ کے بعد یہودی کہتا تھا کہ آپؐ نے سچ کہا ہے۔

جب آپؐ نے تمام سوالات کے جواب دیئے تو یہودی عالم نے کہا کہ آپ کے تمام جواب درست ہیں۔ میں نے یہ جوابات تورات کے نسخہ سے نقل کیے ہوئے ہیں۔ میں تورات میں آپ کی فضیلت پڑھتا ہوں، لیکن مجھے آپ سے اتنی ضد تھی کہ میں تورات سے آپ کا نام مٹا دیتا تھا اور میں چالیس برس تک ایسا کرتا رہا، لیکن میں جب بھی آپ کے نام کو مٹاتا تھا تو تورات میں دوبارہ آپ کا نام خود بخود لکھا ہوا پاتا تھا۔ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ ان کلمات کو آپؐ کے علاوہ اور کوئی بیان نہیں کر سکے گا اور جب آپؐ سے یہ سوال کیا جائے گا تو اس وقت جبریلؑ آپؐ کے دائیں اور میکائیلؑ آپؐ کے بائیں اور آپؐ

Presented by Ziaraat.Com

کا وصی آپؐ کے سامنے بیٹھا ہوگا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں یہ سچ ہے۔ اس وقت جبریلؑ میری دائیں طرف ہے اور میکائیل میری بائیں جانب ہے اور میرا وصی علیؑ بن ابی طالبؑ میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔

اس وقت یہودی عالم نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں اور آپ خاتم الانبیاءؑ اور امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں۔ یہ کہا اور مسلمان ہو گیا اور بعد میں وہ اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ (امالی صدوق، ص ۲۶۲، مجلس ۳۵، حدیث اول)

حدیث نمبر 25 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت حذیفہ بن اسید غفاری سے یہ روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھے فرمایا:

اے حذیفہ! میرے بعد علی بن ابی طالبؑ تم پر خدا کی حجت ہے۔ اس کا انکار خدا کا انکار ہے اور اغیار کو اس کے ساتھ شریک کرنا خدا کے ساتھ شرک کرنے کے مترادف ہے۔ اس میں شک کرنا اللہ میں شک کرنے کے مساوی ہے اور اس پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانے کے مترادف ہے۔ وہ اخی رسولؐ، وصی رسولؐ اور امام اُمت ہے اور اُمت کا مولا ہے۔ وہ خدا کی مضبوط ترین رسی ہے جس کے مقدر میں ٹوٹنا شامل نہیں ہے۔ اس کے متعلق دو قسم کے افراد ہلاک ہو جائیں گے جب کہ اس میں علیؑ کا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ ① غلو کرنے والا محب ② اس کے حق میں تقصیر کرنے والا۔

اے حذیفہ! خبردار، علیؑ سے جدا نہ ہونا، ورنہ مجھ سے جدا ہو جاؤ گے اور علیؑ کی مخالفت نہ کرنا ورنہ میرے مخالف قرار پاؤ گے۔ بے شک علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے اُسے راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا۔ (امالی صدوق، ص ۲۶۵، مجلس ۳۶، حدیث ۳)

حدیث نمبر 26 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ اللہ کا اور میرا خلیفہ ہے۔ وہ

Presented by Ziaraat.Com

اللہ کی حجت اور میری حجت ہے۔ وہ اللہ کا حبیب اور میرا حبیب ہے۔ وہ اللہ کا خلیل اور میرا خلیل ہے۔ وہ اللہ کی تلوار اور میری تلوار ہے۔ وہ میرا بھائی، ساتھی، وزیر اور میرا وصی ہے۔ اس کا محبّ میرا محبّ ہے اور اس کا دوست میرا دوست ہے اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے۔ اس کی جنگ میری جنگ ہے اس کی صلح میری صلح ہے۔ اس کا قول میرا قول ہے، اس کا حکم میرا حکم ہے۔ اس کی زوجہ میری دختر ہے اس کی اولاد میری اولاد ہے۔ وہ سید الوصیین ہے اور میری تمام اُمت سے بہتر ہے۔ (امالی صدوق، ص ۱۷۲، مجلس ۳۶، حدیث ۴۰)

حدیث نمبر 27 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا گھر میں بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے فرمایا: ابھی اس دروازہ سے وہ شخص داخل ہوگا جو خیر الاوصیاء، سید الشہداء اور بلحاظ مرتبہ انبیاءؑ کے قریب ہوگا۔ آپؐ کے اس فرمان سے چند لمحات ہی گزرے تھے کہ علیؑ بن ابی طالبؑ داخل ہوئے۔

رسول کریمؐ نے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! میں تمہارے متعلق یہ باتیں کیوں نہ کہوں جب کہ تم تو میرے حوض کے مالک ہو اور میری ذمہ داریوں کے پورا کرنے والے ہو اور میرا قرض چکانے والے ہو۔ (امالی صدوق، ص ۱۷۸، مجلس ۳۷، حدیث ۱۰)

حدیث قدسی

حدیث نمبر 28 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے یہ حدیث نقل کی ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسولؐ خدا سے یہ روایت نقل کی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: مجھ سے یہ بات جبریلؑ نے کہی، اس نے میکائیلؑ سے سنی، اُس نے اسرافیلؑ سے سنی، اُس نے اللہ تعالیٰ سے یہ بات سنی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"میں اللہ ہوں اور میرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ میں نے تمام مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ میں نے تمام مخلوق میں سے محمدؐ کو اپنا حبیب خلیل اور صفی منتخب کیا ہے۔ میں نے اُسے اپنی مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے محمدؐ کے لیے

Presented by Ziaraat.Com

علیؑ کا انتخاب کیا اور اُسے میں نے محمدؐ کا بھائی، وصی، وزیر اور اُس کے بعد احکامِ الٰہی پہنچانے والا مقرر کیا ہے۔ وہ بندوں کے درمیان میرا خلیفہ ہے۔ وہ میری کتاب کی وضاحت کرے گا اور میرے فرمان پر عمل کرے گا۔ میں نے اُسے گمراہی سے بچانے والا پرچم مقرر کیا ہے اور اُسے اپنے تک پہنچنے کے لیے دروازہ مقرر کیا ہے اور علیؑ میرا وہ گھر ہے جو اُس میں داخل ہوا وہ دوزخ سے محفوظ رہا۔ اور وہ میرا ایسا قلعہ ہے جس نے وہاں پناہ لی میں اُسے دنیا و آخرت کی تکالیف سے محفوظ رکھوں گا اور علیؑ میرا وہ چہرہ ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوگا میں اس سے اپنا چہرہ نہیں پھیروں گا اور وہ آسمانوں اور زمین اور وہاں کی مخلوقات پر میری حجت ہے اور میں کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو اُس وقت تک قبول نہیں کروں گا جب تک وہ میرے رسولؐ احمد کی نبوت کے ساتھ اُس کی ولایت کا اقرار نہ کرے گا، جب تک وہ میرے رسولؐ احمد کی نبوت کے ساتھ اُس کی ولایت کا اقرار نہ کرے گا اور یہ میرا وہ ہاتھ ہے جو میرے بندوں پر کھلا ہوا ہے اور علیؑ میری وہ نعمت ہے جو میں اپنے پیارے بندوں کو عطا کرتا ہوں، مجھے اپنے بندوں میں سے جس سے محبت ہوتی ہے تو میں اُسے علیؑ کی ولایت کی معرفت عطا کرتا ہوں اور مجھے جن بندوں سے بغض ہوتا ہے تو اس کی وجہ بھی ان کا علیؑ کی ولایت سے انحراف ہوتا ہے۔

میں اپنی عزت کی قسم کھا چکا ہوں اور اپنے جلال کو گواہ بنا چکا ہوں کہ میرا جو بھی بندہ علیؑ سے محبت رکھے گا میں اُسے دوزخ سے دُور کرلوں گا اور اُسے جنت میں داخل کروں گا اور میرے بندوں میں سے جو بھی بندہ علیؑ سے بغض رکھے گا اور اس کی ولایت سے انحراف کرے گا تو میں اُس سے بغض رکھوں گا اور اُسے دوزخ میں داخل کروں گا جو کہ بدترین ٹھکانا ہے۔ (امالی صدوق، ص ۲۹۲، مجلس ۳۹، حدیث ۱۰)

حدیث نمبر 29 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے، آپؑ نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ مبعوث فرمائے اور مجھے تمام انبیاءؑ پر فضیلت عطا کی ہے پھر بھی فخر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار اوصیاء پیدا کیے ان میں سے علیؑ سب سے افضل ہے۔ (امالی صدوق، ص۲۹۲، مجلس ۳۹، حدیث ۱۱)

حدیث نمبر 30 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابوبصیر سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آلِ محمدؐ کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ذریت رسول آلِ محمدؐ ہیں۔ میں نے عرض کیا: اہلِ بیتؑ کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: آئمہ اوصیاءؑ اہلِ بیتؑ ہیں۔ میں نے کہا: عترتِ مصطفیؐ کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے اصحابِ عباء مراد ہیں۔ میں نے عرض کیا: مومن کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: مومن وہ ہیں جو خدا کے نازل کردہ احکام کی تصدیق کریں اور دو گراں قدر چیزوں یعنی اللہ کی کتاب اور عترت اہلِ بیتؑ سے وابستگی رکھیں جن سے اللہ نے ہر ناپاکی کو دُور رکھا ہے اور اُنہیں کامل طہارت عطا کی ہے۔ رسولؐ خدا کے بعد یہی دو اُمت میں آنحضرتؐ کے جانشین ہیں۔ (امالی صدوق، ص۳۱۲، مجلس ۴۲، حدیث ۱۰)

دنیا کی بے ثباتی

حدیث نمبر 31 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسولِ مقبولؐ سے یہ حدیث نقل فرمائی، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو یہ وحی فرمائی: جو تیری خدمت کرے اُسے خوب تھکا، اور جو تجھ سے رُخ موڑے تو اس کی خدمت کر۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: جب کوئی بندہ تاریک رات میں اپنے آقا و مولا سے مناجات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دل میں نور رکھ دیتا ہے اور جب بندہ شبِ تار کے اندھیرے میں یاربّ یاربّ کہتا ہے تو اس وقت خداوند جلیل اُس سے خطاب کر کے کہتا ہے: لَبَّیکَ عَبدِی، میرا بندہ! تو مجھ سے سوال کر، میں تجھے عطا کروں گا اور مجھ پر توکل کر میں تیری کفایت کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے یہ کہتا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

اے میرے فرشتو! میرے بندے کی طرف نگاہ کرو۔ یہ دنیا کے دھوکے میں نہیں آیا، کیونکہ دنیا دھوکے کا گھر ہے جس نے اس پر انحصار کیا تو اس نے اسے ہلاک کیا اور جس نے دنیا پر بھروسہ کیا تو دنیا نے اُسے پیچھے چھوڑ دیا۔ جو بھی اس کے دامِ فریب میں الجھا اُس نے اُسے تن تنہا کر دیا۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے ایک ہولناک راستہ ہے اور تمہیں ایک طویل سفر درپیش ہے، تمہیں پُل صراط سے گزرنا ہے اور ایک مسافر کو زادِ راہ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ جو شخص زادِ راہ کے بغیر سفر کرتا ہے تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور آخرت کے سفر کے لیے بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

لوگو! اس بات کو فراموش نہ کرو کہ تمہیں خدا کے حضور کھڑے ہونا ہے اور سوالات کے جواب بھی تمہیں دینے ہیں۔ ابھی سے جوابات کی تیاری کرو۔ تم لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے کتاب اللہ اور میری عترت سے کیا سلوک کیا تھا؟

خبردار! کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کے سامنے تمہیں یہ کہنا پڑے کہ کتاب میں ہم نے تغیر و تبدل کر دیا تھا اور عترت کو ہم نے چھوڑ دیا تھا اور انہیں قتل کیا تھا۔ اگر ایسا ہوا تو تمہارا ٹھکانا دوزخ کے علاوہ اور کچھ بھی نہ ہوگا۔

تم میں سے جو شخص قیامت کی ہولناکی سے بچنے کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ میرے ولی کے ساتھ دوستی رکھے اور میرے وصی اور میرے جانشین علی بن ابی طالبؑ کی پیروی کرے۔

یاد رکھو! قیامت کے دن علیؑ میرے حوض کا مالک ہوگا اور اپنے دشمن کو وہاں سے مار بھگائے گا اور اپنے دوستوں کو سیراب کرے گا جسے حوض کا پانی نصیب نہ ہوا تو وہ ہمیشہ پیاسا رہے گا اور کبھی سیراب نہ ہوگا اور جسے حوض میں سے ایک گھونٹ مل گیا تو وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا۔

علیؑ بن ابی طالب آخرت میں میرا علمدار ہوگا جیسا کہ وہ دنیا میں بھی میرا علمدار رہا ہے۔ وہ پرچم لے کر میرے آگے آگے چلے گا اور آدمؑ سے لے کر باقی انبیاءؑ تک سب

Presented by Ziaraat.Com

میرے پرچم کے سائے میں ہوں گے۔(امالی صدوق، ص۳۵۴، مجلس ۴۷، حدیث ۹)

حدیث نمبر 32 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسولؐ خدا کی یہ حدیث نقل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا:

اے گروہ اصحاب! اللہ تمھیں علی بن ابی طالبؑ کی ولایت اور اُس کی اقتداء کا حکم دیتا ہے۔ میرے بعد وہ تمہارا ولی اور امام ہے۔ اس کی مخالفت نہ کرنا ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔ اس سے جدائی اختیار نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو ایمان اور منافقت کی پہچان کا درجہ دیا ہے۔ جو اس سے محبت رکھے وہ مومن ہے اور جو اس سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔ اللہ نے علیؑ کو میرا وصی اور میرے بعد اسے مینارِ ہدایت بنایا ہے، وہ میرے راز کا مقام ہے۔ میرے علم کا مخزن ہے، میرے خاندان میں میرا جانشین ہے۔ اس پر جو لوگ ظلم کریں گے میں خدا کے حضور ان کی شکایت کروں گا۔(امالی صدوق، ص۳۵۹، مجلس ۴۷، حدیث ۲۰)

حدیث نمبر 33 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں انبیاء ومرسلین کا سردار ہوں اور میں ملائکہ مقربین سے افضل ہوں۔ اور میرے اوصیاء، انبیاء ومرسلین کے اوصیاء کے سردار ہیں اور میری اولاد انبیاءؑ ومرسلینؑ کی اولاد سے افضل ہے اور میرے راستہ پر چلنے والے اصحاب تمام انبیاءؑ ومرسلینؑ کے اصحاب سے افضل ہیں۔ اور میری دختر فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے اور میری پاکیزہ ازواج مومنین کی مائیں ہیں۔ میری اُمت بہترین اُمت ہے جسے لوگوں کی ہدایت کے لیے بطور نمونہ مقرر کیا گیا ہے۔ قیامت کے دن تمام انبیاء کے پیروکاروں سے میرے پیروکار زیادہ ہوں گے۔ اور میرا ایک حوض ہوگا جس کی چوڑائی بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے تک ہوگی۔ وہاں ستاروں کی مقدار کے برابر پیالے ہوں گے اور حوض پر میرا جانشین وہی ہوگا جو دنیا میں میرا جانشین ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

لوگوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس کی وضاحت فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ امام المسلمین، امیرالمومنین اور اُمت کا مولا علیؑ بن ابی طالب ہوگا۔ وہ اپنے دوستوں کو حوض سے سیراب کرے گا اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے یوں دُور ہٹائے گا جس طرح سے اجنبی اُونٹ کو پانی سے دُور کیا جاتا ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: جس نے علیؑ سے محبت کی اور دنیا میں رہ کر اس کی اطاعت کی تو کل وہ میرے حوض پر آئے گا اور وہ جنت میں میرے درجہ میں ہوگا اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا اور اُس کی نافرمانی کی تو قیامت کے دن نہ تو وہ مجھے دیکھ پائے گا اور نہ ہی میں اُسے دیکھوں گا اور میرے اور اُس کے درمیان فاصلہ ڈال دیا جائے گا اور اُسے بائیں ہاتھ والوں کے ساتھ دوزخ کی طرف روانہ کیا جائے گا۔ (امالی صدوق، ص ۴۷۳، مجلس ۸۹، حدیث ۱۲)

حدیث نمبر 34 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! تو امام المسلمین، امیرالمومنین اور سفید رُو لوگوں کا رہبر ہے اور میرے بعد تمام مخلوقات پر اللہ کی حجت ہے۔ تو سیدالاوصیاء ہے اور سیدالانبیاء کا وصی ہے۔

اے علیؑ! جب شبِ معراج مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا اور پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا اور پھر وہاں سے نور کے حجابات لے جایا گیا اور میرے رب نے مجھ سے مناجات کر کے میری عزت افزائی فرمائی تو اللہ نے مجھ سے فرمایا: محمدؐ! میں نے جواب میں عرض کیا: لبیک وسعدیک تبارکت وتعالیت۔ تو اللہ نے فرمایا: علیؑ میرے اولیاء کا امام ہے اور میرے اطاعت گزاروں کا نور ہے اور علیؑ میرا وہ کلمہ ہے جسے میں نے متقین کے لیے لازمی قرار دیا ہے، جس نے اُس کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

آپ علیؑ کو جا کر یہ سنا دیں۔ چنانچہ معراج سے واپسی پر میں نے اُسے اللہ کا یہ فرمان سنایا تو علیؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا میرا مقام اتنا بلند ہے کہ مجھے وہاں بھی یاد کیا گیا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا نے فرمایا: جی ہاں، تم اپنے رب کا شکر ادا کرو۔

حضرت علیؑ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! سر بلند کرو، اللہ تمہاری وجہ سے اپنے ملائکہ پر مباہات کر رہا ہے۔ (امالی صدوق، ص ۳۷۶، مجلس ۴۹، حدیث ۱۶)

حدیث نمبر 35 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے سیدالشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدالاوصیاءؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں۔ مجھے خدا نے نبوت کے لیے منتخب کیا ہے اور تجھے امامت کے لیے چنا ہے۔ میں صاحب تنزیل ہوں اور تو صاحب تاویل ہے۔ تو اُس اُمت کا (روحانی) باپ ہے۔

اے علیؑ! تو میرا وصی، میرا خلیفہ، میرا وزیر، میرا وارث اور میری اولاد کا باپ ہے۔ تیرے پیرو میرے پیرو ہیں، تیرے مددگار میرے مددگار ہیں۔ تیرے دوست میرے دوست ہیں اور تیرے دشمن میرے دشمن ہیں۔

اے علیؑ! کل حوض پر تو میرا ساتھی ہوگا اور مقام محمود پر تو میرا ساتھی ہوگا جیسا کہ اس دنیا میں تو میرا علمدار ہے اسی طرح سے آخرت میں تو ہی میرا علمدار ہوگا۔ وہ خوش نصیب ہے جس نے تجھ سے محبت کی اور وہ بدبخت ہے جس نے تجھ سے عداوت رکھی۔ تیری محبت و ولایت کے طفیل ملائکہ قرب کی منزلیں حاصل کرتے ہیں۔ زمین والوں کی بہ نسبت تیرے چاہنے والے آسمانوں میں بہت زیادہ ہیں۔

اے علیؑ! تو میری اُمت کا امیر ہے اور میرے بعد ان پر حجتِ خدا ہے۔ تیرا قول میرا قول ہے، تیرا حکم میرا حکم ہے، تیری اطاعت میری اطاعت ہے اور تیری زجر و توبیخ میری زجر و توبیخ ہے اور تیری نہی میری نہی ہے۔ تیری نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ تیری جماعت میری جماعت ہے اور میری جماعت اللہ کی جماعت ہے اور جو اللہ، رسول اور اہلِ ایمان سے دوستی رکھے تو اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے۔ (امالی صدوق، ص ۴۱۱، حدیث ۵۳)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 36 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا، لیکن آپؐ نے علیؑ کو کسی کا بھائی نہ بنایا۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: آپؐ نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا، لیکن مجھے چھوڑ دیا؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ اختیار میں میری جان ہے میں نے تجھے اپنے لیے مؤخر کیا ہے تو میرا بھائی ہے تو میرا وصی ہے اور تو میرا وارث ہے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں آپؐ سے میراث میں کیا پاؤں گا؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: تم کو مجھ سے میراث میں وہی کچھ ملے گا جو اس سے پہلے انبیاءؑ میراث میں دیتے رہے ہیں۔ تم اللہ کی کتاب اور سنتِ پیغمبرؐ کی میراث حاصل کرو گے۔ تم اور تمہارے بیٹے میرے ساتھ جنت میں میرے محل میں ہوں گے۔ (امالی صدوق، ص ۴۲۷، مجلس ۵۵، حدیث ۴)

حدیث نمبر 37 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے انس بن مالک سے روایت کی۔ اس نے کہا کہ میں نے سلمان فارسیؓ سے سنا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علی بن ابی طالبؑ میرا بھائی اور میرا وزیر ہے اور میں جن لوگوں کو چھوڑ کر جاؤں گا۔ علیؑ ان سب سے افضل ہوگا۔ (امالی صدوق، ص ۴۲۷، مجلس ۵۵، حدیث ۵)

ابن عباسؓ راوی ہیں کہ ایک دن رسولؐ خدا مسجد قبا میں تشریف فرما تھے اور آپؐ کے گرد انصار جمع تھے۔ اس وقت آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

اے علیؑ! تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں۔

اے علیؑ! تو میرا وصی، میرا خلیفہ اور میرے بعد میری اُمت کا امام ہے۔ خدا اُسے دوست رکھتا ہے جو تجھ سے دوستی رکھے اور اس سے عداوت رکھتا ہے جو تجھ سے عداوت رکھے اور اس سے بُغض رکھتا ہے جو تجھ سے بُغض رکھے۔ اللہ اس کی مدد کرتا ہے جو تیری مدد

Presented by Ziaraat.Com

کرے اور اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو تجھے بے یار و مددگار چھوڑے۔

اے علیؑ! تو میرا داماد ہے اور میری اولاد کا والد ہے۔ اے علیؑ! شبِ معراج خدا نے تیرے متعلق فرمایا تھا کہ علیؑ امام المتقین ہے، سفید رُو افراد کا رہبر ہے اور مومنین کا حاکم ہے۔ (امالی صدوق، ص ۴۳۴، مجلس ۵۶، حدیث ۷)

حدیث نمبر 38 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے یہ حدیث نقل کی ہے، آپؑ نے کہا کہ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے علیؑ! تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں۔ اے علیؑ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اے علیؑ! تو میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اور میرے بعد اُمت پر اللہ کی حجت ہے۔ وہ خوش نصیب ہے جس نے تجھ سے محبت رکھی اور وہ بدبخت ہے جس نے تجھ سے عداوت رکھی۔ (امالی صدوق، ص ۴۲۲، مجلس ۵۷، حدیث ۱۲)

حدیث نمبر 39 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! میری زندگی اور میری وفات کے بعد میری اُمت میں تو میرا خلیفہ ہے۔ تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو شیثؑ کو آدمؑ سے، سامؑ کو نوحؑ سے، اسماعیلؑ کو ابراہیمؑ سے، یوشعؑ کو موسیٰؑ سے اور شمعونؑ کو عیسیٰؑ سے حاصل تھی۔

اے علیؑ! تو میرا وصی، میرا وارث اور میرے بدن کو غسلِ میت دینے والا ہے، تو مجھے لحد میں لٹائے گا اور تو ہی میرے قرض ادا کرنے والا ہے اور تو ہی میرے وعدے وفا کرنے والا ہے۔

اے علیؑ! تو امیر المومنین ہے، امام المسلمین ہے اور قائد الغر المحجلین (سفید رُو افراد کا رہبر) اور متقین کا حاکم ہے۔

اے علیؑ! تو میری دختر فاطمہؑ زہراء سیدۃ النساء العالمین کا شوہر ہے اور میرے سبطین حسنؑ و حسینؑ کا مولا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اے علیؑ! اللہ نے ہر نبی کی ذُریت اس کے صُلب سے جاری کی جب کہ اُس نے میری ذُریت کو تیری صُلب سے جاری کیا ہے۔

اے علیؑ! جو تجھ سے محبت رکھے گا اور دوستی کرے گا تو اس سے میں بھی محبت رکھوں گا اور دوستی کروں گا اور جو تجھ سے بُغض و عداوت رکھے تو میں بھی اُس سے بُغض و عداوت رکھوں گا، کیونکہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

اے علیؑ! اللہ نے ہمیں طاہر بنایا اور ہمیں منتخب کیا، ہمارا سارا سلسلۂ نسب نکاح پر قائم ہے اور آدمؑ تک اس میں کہیں بھی کسی خیانت کا عمل دخل نہیں ہے۔ ہم سے وہی محبت رکھے گا جو حلال زادہ ہوگا۔

اے علیؑ! تجھے شہادت کی بشارت ہو، میرے بعد تجھ پر ظلم کیے جائیں گے اور تجھے شہید کیا جائے گا۔

اس وقت حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میرا دین سلامت ہوگا؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: جی ہاں، تیرا دین سلامت ہوگا تو ہٹکنے بھٹکنے والا نہیں ہے۔ اگر تو نہ ہوتا تو میرے بعد خدا کے گروہ کی پہچان ہی نہ ہوتی۔ (امالی صدوق، ص ۴۵۰، مجلس ۵۸، حدیث ۱۹)

حدیث نمبر 40 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا: اُم المومنین حضرت اُم سلمیٰؓ کو ان کے ایک آزاد کردہ غلام نے بچپن میں پالا تھا اور وہ اس کا ادب کرتی تھیں۔ اُنہیں معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت علی علیہ السلام کی توہین کرتا ہے اور آپؑ پر سَب وشتم کرتا ہے۔ چنانچہ بی بی اُم سلمیٰؓ نے اُسے اپنے پاس بلایا اور اس سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو علیؑ کی تنقیص کرتا ہے اور انہیں بُرا بھلا کہتا ہے؟!

اس نے کہا: جی ہاں، یہ سچ ہے۔

اُم المومنین حضرت اُم سلمیٰؓ نے اس سے کہا: بیٹھ جا، تیری ماں تیرے غم میں روئے۔ مجھ سے ایک بات سن لے اس کے بعد جو تیرے جی آئے کرتا رہ۔ رسول اکرمؐ کے

Presented by Ziaraat.Com

ہاں نو بیویاں تھیں۔ ایک دفعہ جب کہ میری باری تھی رسولؐ خدا میرے گھر تشریف لائے۔ آپؐ علیؑ کے بازو کو تھامے ہوئے آئے اور مجھ سے فرمایا کہ تم پردہ میں چلی جاؤ، مجھے علیؑ سے کچھ راز و نیاز کی باتیں کرنی ہیں۔

چنانچہ میں پردہ کی اُوٹ میں چلی گئیں۔ رسولؐ خدا کافی دیر تک حضرت علیؑ سے گفتگو کرتے رہے۔ آخر کار میں تنگ ہوگئی اور دروازے کے قریب آئی اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میں اندر آجاؤں؟

رسولؐ خدا نے مجھے اجازت نہ دی۔ پھر کافی دیر تک دُور بیٹھی رہی۔ پھر میں نے آنحضرتؐ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے مجھے آنے کی اجازت دی۔ میں نے دیکھا کہ علی علیہ السلام رسول اکرمؐ کے گھٹنوں پر جھکے ہوئے تھے اور وہ کہہ رہے تھے: یارسولؐ اللہ! آپؐ پر میرے والدین قربان ہوجائیں، یہ فرمائیں کہ جب حالات یہ رُخ اختیار کریں تو آپ کا حکم کیا ہے؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: میں تجھے صبر کا حکم دیتا ہوں۔

حضرت علیؑ نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آپؐ نے دوبارہ اُنہیں صبر کا حکم دیا۔ پھر انہوں نے تیسری بار یہ سوال کیا تو رسولِ خدا نے فرمایا: جب تمہیں مددگار مل جائیں تو تلوار کندھے پر رکھ لینا اور اُنہیں خوب قتل کرنا جب مجھ سے تمہاری ملاقات ہو تو تمہاری تلوار سے ان کا خون ٹپکتا ہوا دکھائی دینا چاہیے۔

پھر آنحضرتؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے اُم سلمیٰؓ تم کیوں ناراض دکھائی دیتی ہو؟

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ میری باری کا دن تھا۔ آپؐ نے اس کا کافی حصہ راز و نیاز میں بسر کردیا اور مجھ پر نگاہِ التفات نہیں ڈالی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اُم سلمیٰؓ! تم اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے بھلائی پر ہو۔ میری مجبوری یہ تھی کہ جبرئیلؑ میری دائیں جانب تھے اور میکائیلؑ میری بائیں جانب تھے۔ جبرئیلؑ مجھے آنے والے حالات کی خبر دیتے رہے اور مجھے خدا کا یہ پیغام پہنچایا کہ میں

Presented by Ziaraat.Com

ان واقعات سے علیؑ کو باخبر کروں۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اُم سلمیٰؓ! سن اور سن کر گواہی دے۔ یہ علیؑ بن ابی طالبؑ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ اے اُم سلمیٰؓ! سن اور سن کر گواہی دے کہ یہ علیؑ بن ابی طالبؑ دنیا اور آخرت میں میرا علمدار ہے۔

اے اُم سلمیٰؓ! سن اور سن کر گواہی دے یہ علیؑ میرا وصی ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔ میرے وعدوں کے پورا کرنے والا ہے اور منافقین کو میرے حوض سے ہٹانے والا ہے۔

اے اُم سلمیٰؓ! سن اور سن کر گواہی دے۔ یہ علی بن ابی طالبؑ سید المسلمین ہے، امام المتقین ہے اور سفید رُو افراد کا رہبر ہے اور یہ ناکثین، قاسطین اور مارقین کا قاتل ہے۔

میں (بی بی اُم سلمیٰؓ) نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ناکثین کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: ناکثین وہ ہیں جو مدینہ میں علیؑ کی بیعت کریں گے اور بصرہ میں بیعت توڑ دیں گے۔

میں نے عرض کیا: قاسطین کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: معاویہ اور اُس کے شامی ساتھی ''قاسطین'' ہیں۔

میں نے عرض کیا: ''مارقین'' کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اہلِ نہروان مارقین ہیں۔

اُم المومنین بی بی اُم سلمیٰؓ کا فرمان سن کر ان کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ آپ نے میری مشکل آسان کر دی، خدا آپ کی مشکلات آسان فرمائے۔ آئندہ میں کبھی بھی علیؑ کو بُرا بھلا نہیں کہوں گا۔ (امالی صدوق، ص۴۶۴، مجلس ۶۰، حدیث ۱۰)

اوصیائے انبیاء

حدیث نمبر 41 ابن بابویہ نے مقاتل بن سلیمانؓ سے، اُس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم

Presented by Ziaraat.Com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

''میں سیدالانبیاءؐ ہوں اور علیؑ سیدالاوصیاءؑ ہے اور اس کے اوصیاء دوسرے اوصیاء کے سردار ہیں۔ آدم علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی تھی کہ وہ ان کا نیک وصی مقرر کرے۔

اللہ تعالیٰ نے اُنہیں وحی فرمائی کہ تم شیثؑ کو اپنا وصی مقرر کرو۔ چنانچہ آدمؑ نے شیث کو اپنا وصی مقرر کیا۔ اسی کا لقب ''ھبۃ اللہ'' ہے۔ پھر شیثؑ نے اپنے فرزند ''شبان'' کو اپنا وصی مقرر کیا۔ اس کی ماں جنت کی حور تھی جس کا نام ''نزلہ'' تھا۔ اللہ نے اسے انسانی صورت میں متشکل کر کے زمین پر بھیجا تھا اور اس کی شادی شیثؑ سے ہوئی تھی۔

پھر شبان نے اپنے فرزند مجلث کو اپنا وصی نامزد کیا۔ مجلث نے محوق کو اپنا وصی بنایا۔ محوق نے غثمیشا کو وصی مقرر کیا۔ اُس نے اخنوخ کو اپنا وصی مقرر کیا اور اسی کا دوسرا نام ادریس ہے۔ اس نے ناحور کو وصی مقرر کیا۔ اس نے نوح علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر کیا۔

نوحؑ نے سام کو وصی مقرر کیا۔ اس نے عثامر کو، اس نے برعیثاشا کو، اس نے یافث کو، اس نے برہ کو، اس نے جفیسہ کو، اس نے عمران کو، اس نے ابراہیمؑ کو، اُنہوں نے اسماعیلؑ کو، اُنہوں نے اسحاقؑ کو، اُنہوں نے یعقوبؑ کو، اُنہوں نے یوسفؑ کو، اُنہوں نے بثریا کو، انہوں نے شعیبؑ کو، انہوں نے موسیٰ بن عمرانؑ کو، انہوں نے یوشعؑ کو، اُنہوں نے داؤدؑ کو، انہوں نے سلیمانؑ کو، انہوں نے آصف بن برخیاؑ کو، انہوں نے زکریاؑ کو، اُنہوں نے عیسیٰ بن مریمؑ کو، اُنہوں نے شمعون کو، اُنہوں نے یحییٰ بن زکریاؑ کو، انہوں نے منذرؑ کو، انہوں نے سلیمہؑ کو، انہوں نے بُردہ کو وصی مقرر کیا۔

پھر رسول اکرمؐ نے فرمایا: بُردہ نے مجھے اپنا وصی بنایا اور میں علیؑ کو اپنا وصی کرتا ہوں۔ پھر علیؑ اپنے وصی کو سلسلۂ وصایت منتقل کرے گا۔ وہ وصی اپنے وصی کو یہ سلسلہ منتقل کرے گا اور یوں یکے بعد دیگرے یہ سلسلہ منتقل ہوتا رہے گا۔ پھر یہ سلسلہ اس پر جا کر اختتام پذیر ہوگا جو کہ علیؑ کے بعد سب مخلوق سے افضل ہوگا۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

اے علیؑ! اُمت تیرا انکار کرے گی اور تجھ پر شدید اختلاف کرے گی اور ان حالات میں جو تیرے ساتھ ثابت قدم رہے گا تو وہ یہ سمجھے کہ وہ میرے ساتھ ثابت قدم رہا ہے اور جو تجھ سے جدا ہوا تو وہ دوزخ میں جا گرا اور دوزخ کافروں کے لیے بدترین ٹھکانا ہے۔
(امالی صدوق، ص ۴۸۵، مجلس ۶۳، حدیث ۳)

حدیث نمبر 42 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ ایک دن ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا روتی ہوئی تشریف لائیں۔

آنحضرتؐ نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ ابو جان! قریش کی عورتیں مجھے طعنے دیتی ہیں کہ تیرے والد نے تیری شادی ایک مفلس شخص سے کردی ہے جس کے پاس دولت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے نور چشم! مت رو۔ اللہ کی قسم! اللہ نے عرش پر تیرا نکاح پہلے کیا۔ اس کے بعد زمین پر میں نے تیرا نکاح کیا تھا۔ اللہ نے اس نکاح کا گواہ جبریلؑ و میکائیلؑ کو مقرر کیا ہے۔

اللہ نے روئے زمین پر نگاہ ڈالی تو اُس نے تمام مخلوق میں سے تیرے والد کا انتخاب کیا، اُسے نبی بنایا۔ پھر اس نے دوبارہ نظر ڈالی تو تمام مخلوق میں سے علیؑ کو منتخب کیا۔ اُسے تیرا شوہر بنایا اور اسے میرا وصی مقرر کیا۔

علیؑ دلیر ترین دل کے مالک ہیں اور تمام انسانوں سے زیادہ بُردبار ہیں اور سب لوگوں سے زیادہ سخی ہیں اور وہ اول المسلمین ہیں۔ تمام لوگوں سے بڑے عالم ہیں۔ اس کے بیٹے حسنؑ و حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور توراۃ میں ان کا نام شبر و شبیر لکھا ہوا ہے۔
پھر آپؐ نے فرمایا: میری دختر فاطمہؑ! نہ رُو۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو تیرے والد کو دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی اور علیؑ کو بھی دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی۔ "لواء الحمد" میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں وہ پرچم علیؑ کے سپرد کروں گا۔
فاطمہؑ! میری جان مت رُو۔ مجھے جب خدا کے حضور بلایا جائے گا تو اس وقت علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

بھی میرے ہمراہ ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ مجھے حقِ شفاعت عطا کرے گا تو علیؑ کو بھی حقِ شفاعت عطا کرے گا۔

فاطمہؑ! مت رُو۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اس ہولناک منظر میں ایک منادی ندا دے کر کہے گا: اے محمدؐ! تیرا دادا ابراہیمؑ بہترین دادا ہے جو کہ خلیل رحمٰن ہے اور تیرا بھائی علی بن ابی طالبؑ ہے جو کہ بہترین بھائی ہے۔

فاطمہؑ! جنت کی کنجیوں کے لیے علیؑ میری مدد کرے گا اور اس کے لیے شیعہ قیامت کے دن کامیاب و کامران ہوں گے اور جنت میں ہوں گے۔ (امالی صدوق، ص۵۲۴، مجلس ۶۷، حدیث ۲) واضح رہے کہ یہ حدیث کافی طویل ہے، لیکن مؤلف نے اُسے مختصر کر کے لکھا ہے۔

حدیث نمبر 43 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علیؑ میرا وصی ہے اور تمام جہانوں کی خواتین کی سردار اس کی بیوی فاطمہ زہراؑ میری بیٹی ہے اور جوانانِ جنت کے سردار حسنؑ و حسینؑ میرے بیٹے ہیں۔ جو اُن سے محبت رکھے تو اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے اُن سے عداوت رکھی تو اُس نے مجھ سے عداوت کی ہے۔ جو اُن سے دُور ہوا وہ مجھ سے دُور ہوا اور جس نے اُن پر جفا کی اُس نے مجھ پر جفا کی۔ جس نے اُن سے بھلائی کی تو اُس نے مجھ سے بھلائی کی۔ جس نے اُن سے تعلق جوڑا تو اُس نے مجھ سے تعلق جوڑا اور جس نے اُن سے تعلق توڑا تو اس نے مجھ سے تعلق توڑا۔

پروردگار! تیرے انبیاء کی ثِقل اور اہلِ بیتؑ ہوا کرتی ہے۔ گواہ رہنا علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ میرے اہلِ بیتؑ اور میری ثِقل ہیں۔ ان سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھ اور اُنہیں ایسی پاکیزگی عطا کر جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے۔ (امالی صدوق، ص۱۱۳، مجلس ۱۳، حدیث ۱۰)

حدیث نمبر 44 ابن بابویہ نے اصبغ بن نباتہ سے، اس نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

Presented by Ziaraat.Com

اے گروہ مہاجرین و انصار! کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تک تم اُس سے وابستہ رہو تو گمراہی سے بچے رہو؟

سب نے کہا: کیوں نہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم علیؑ سے وابستگی اختیار کرو۔ علیؑ میرا بھائی ہے اور یہ میرا وصی، وزیر، وارث اور میرا خلیفہ اور تمہارا امام ہے۔ وہ میرا محبوب ہے اس لیے تم بھی اس سے محبت رکھو اور میں اس کی عزت کرتا ہوں، لہٰذا تم بھی اس کی عزت کرو۔ (امالی صدوق، ص ۵۶۴، مجلس ۷۲، حدیث ۲۱)

حدیث نمبر 45 ابن بابویہ نے سعید بن جبیر سے روایت کی، اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی نازل فرمائی کہ وہ میری اُمت میں سے میرے لیے بھائی، وارث، خلیفہ اور وصی مقرر کرنے والا ہے۔

میں نے عرض کیا: خدایا! وہ کون ہے؟

خدا نے وحی فرمائی کہ وہ وہی ہے جو تیری اُمت کا امام ہے اور تیرے بعد وہ میری حجت ہے۔

میں نے عرض کیا: خدایا! وہ کون ہے؟

اللہ نے میری طرف وحی کی اور فرمایا: محمدؐ! وہ وہی ہے جس نے اُس سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے راستے کا مجاہد ہے اور میرے عہد شکن، اور میرے فرمان میں زیادتی کرنے والوں اور میرے دین سے خارج ہونے والوں سے جنگ کرے گا اور وہ میرا حقیقی ولی ہے۔ وہ آپ کا داماد اور آپ کی اولاد کا والد علی بن ابی طالبؑ ہے۔ (امالی صدوق، ص ۶۴۱، حدیث ۷۶۷)

حدیث نمبر 46 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ میں ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے عرض کیا: اے رسول اکرمؐ کے ابن عم! میں آپ سے علی بن ابی طالبؑ کے متعلق لوگوں کے اختلاف کا سوال کرتا

Presented by Ziaraat.Com

چاہتا ہوں۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ اچھا تو مجھ سے اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوق میں سے افضل ہے۔ تو مجھ سے اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے جسے "لیلۃ القربت" کی ایک رات میں تین ہزار مناقب نصیب ہوئے۔

ابن جبیر! تو مجھ سے اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے جو حبیبؐ خدا کا وصی، ان کا وزیر، ان کا خلیفہ، ان کے حوض اور پرچم کا مالک ہے اور جسے خدا نے حق شفاعت عطا کیا ہوا ہے۔

اس ذات کی قسم، جس کے قبضۂ اختیار میں ابن عباسؓ کی جان ہے، اگر دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور درخت قلم بن جائیں اور تمام اہلِ دنیا لکھنے لگ جائیں تو وہ دنیا کے روزِ اول سے لکھنا شروع کریں اور دنیا کے آخری دن تک لکھتے رہیں، پھر بھی علیؑ کے خداداد فضائل کا دسواں حصہ بھی نہیں لکھ سکیں گے۔ (امالی صدوق، ص ۶۵۲، مجلس ۸۲، حدیث ۱۵)

حدیث نمبر 47 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے نقل کیا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا:

میں سید الانبیاءؑ ہوں اور علیؑ سید الاوصیاءؑ ہے۔ حسنؑ و حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں، اُن کے بعد کے امام متقین کے سردار ہیں۔ ہمارا دوست اللہ کا دوست ہے اور ہمارا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ ہماری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ہماری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ (امالی صدوق، ص ۶۵۲، مجلس ۸۲، حدیث ۱۶)

حدیث نمبر 48 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ ایک رات ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی۔ نماز مکمل کر کے آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر آپؐ نے فرمایا:

طلوعِ فجر کے وقت آسمان سے ایک ستارہ گرے گا اور وہ ستارہ جس کے گھر میں

Presented by Ziaraat.Com

کرے گا وہ میرا وصی ہوگا، میرا خلیفہ ہوگا اور میرے بعد امام ہوگا۔ جیسے ہی فجر کا وقت قریب ہوا تو ہر شخص اُٹھ کر بیٹھ گیا اور دعائیں مانگنے لگا کہ خدا کرے کہ ستارہ اس کے گھر میں اُترے۔ میرے والد عباس بن عبدالمطلب کو سب سے زیادہ توقع تھی اور وہ امید کر رہے تھے کہ ستارہ ان کے گھر میں نازل ہوگا۔

جیسے ہی فجر کی سفیدی نمودار ہوئی تو فضا سے ایک ستارہ ٹوٹا اور وہ علیؑ بن ابی طالبؑ کے گھر میں گرا۔

رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت دے کر مبعوث کیا ہے، تیرے لیے وصایت، خلافت اور میرے بعد کی امامت واجب ہوگئی ہے۔

عبداللہ بن ابی اور اس کے منافق ساتھیوں نے کہا کہ (نعوذ باللہ) محمدؐ بھٹک گیا ہے اور اپنے چچازاد کی محبت میں گمراہ ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے جواب میں سورۂ نجم کی پہلی آیت نازل فرمائی:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ○ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ○ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ○

"قسم ہے ستارے کی جب وہ جھکا، تمہارا ساتھی نہ تو بہکا اور نہ ہی بھٹکا وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتا۔ وہ تو وہی کہتا ہے جو وحی کہتی ہے" (النجم:۱-۴)۔ (امالی صدوق، ص۲۶۰، مجلس۸۳، حدیث۴)

حدیث نمبر 49 یہی حدیث اہلِ رائے کے امام احمد بن محمد سے بھی منقول ہے، البتہ اس کی روایت میں یہ ہے کہ ستارہ طلوعِ آفتاب کے وقت حضرت علیؑ کے گھر میں اُترا تھا۔ (امالی صدوق، ص۲۶۰، مجلس۸۳، حدیث۵)

حدیث نمبر 50 ابن بابویہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى سے مراد وہ ستارہ ہے جو علیؑ کے گھر میں اُترا تھا، جب کہ میرے والد چاہتے تھے کہ ستارہ ان کے گھر میں اُترے، تاکہ اُنہیں وصایت، خلافت و امامت کا عہدہ نصیب ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

جب کہ اللہ نے اس فضیلت کے لیے علیؑ کا ہی انتخاب کیا۔ یہ خدا کا مخصوص فضل ہے جسے چاہے عطا کرے۔ (امالی صدوق، ص ۶۶۱، مجلس ۸۳، حدیث ۶)

حدیث نمبر 51 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت اُم سلمیٰؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسولِ اکرمؐ سے یہ سنا کہ آپؐ نے فرمایا: علیؑ بن ابی طالب اور اس کی نسل سے تعلق رکھنے والے امام اہلِ زمین کے سردار ہیں اور قیامت کے دن جن لوگوں کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے وہ ان کے رہبر ہیں۔

سعید بن جبیر نے بی بی عائشہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ میں اولین وآخرین کا سردار ہوں اور علیؑ بن ابی طالبؑ سید الوصیین ہے اور وہ میرا بھائی، میرا وارث اور اُمت پر میرا خلیفہ ہے۔ اس کی ولایت فرض ہے۔ اس کی اتباع فضیلت ہے۔ اس کی محبت خدا تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ اس کا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور اس کے شیعہ اللہ کے مددگار ہیں اور اس کے دوست اللہ کے دوست اور اس کے دشمن اللہ کے دشمن ہیں۔ وہ امام المسلمین، ولی المومنین اور میرے بعد مومنین کا امیر ہے۔ (امالی صدوق، ص ۶۷۸، مجلس ۸۵، حدیث ۲۵-۲۶)

حدیث نمبر 52 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے محمد بن علی تمیمی سے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے آقا و مولا امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جسے یہ پسند ہو کہ وہ اس سرخ شاخ کو دیکھے جسے خدا نے اپنے ہاتھ (قدرت) سے کاشت کیا ہے اور جو اُس سے تمسک کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ علیؑ اور اس کی اولاد کے آئمہؑ سے دوستی رکھے۔ وہ اللہ کے منتخب اور چنے ہوئے لوگ ہیں اور وہ ہر گناہ اور خطا سے معصوم ہیں۔ (امالی صدوق، ص ۶۷۹، مجلس ۸۵، حدیث ۲۷)

علی بن جعفر راوی ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے یہ سنا کہ ایک دن حضرت رسول اکرم تشریف فرما تھے اتنے میں ایک فرشتہ نازل ہوا جس کے چوبیس منہ تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا نے فرمایا: پیارے جبریلؑ! میں نے اس سے قبل تمہیں اس صورت میں نہیں دیکھا۔

فرشتہ نے کہا: یارسولؐ اللہ! میں جبریلؑ نہیں ہوں۔ میں محمود ہوں، اللہ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں نور کی نور سے شادی کروں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: کس کی کس سے شادی کرنا ہے؟

فرشتہ نے عرض کیا: آپؐ فاطمہؑ کی علیؑ سے شادی کریں۔ جب فرشتہ جانے لگا تو آپؐ نے دیکھا کہ اس کے بازوؤں پر یہ عبارت تحریر تھی: محمد رسول اللہ علی وصیہ۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ تحریر کتنے عرصہ سے لکھی ہوئی ہے؟

فرشتہ نے کہا: تخلیق آدمؑ سے بائیس ہزار سال پہلے یہ لکھی گئی ہے۔ (امالی، ص۶۹۰، مجلس۸۶، حدیث۱۹)

خاتونِ جنت کی ولادت کی داستان

حدیث نمبر 53 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ولادت کیسے ہوئی؟

آپؑ نے فرمایا: جب حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ نے رسول اکرمؐ سے شادی کی تو مکہ کی عورتوں نے ان سے تعلقات منقطع کر لیے۔ وہ آپؑ پر سلام کرنا چھوڑ گئیں اور کسی بھی عورت کو آپؑ کے پاس جانے نہ دیتی تھیں۔ اس وجہ سے حضرت خدیجہؑ پریشان رہتی تھیں اور اُنھیں ہر وقت اپنی جان کے علاوہ رسولؐ خدا کی فکر لاحق رہتی تھی۔ جب حضرت فاطمہؑ اُن کے شکم مطہر میں آئیں تو آپؑ شکم میں رہ کر والدہ سے باتیں کرتی تھیں اور اُنھیں تسلیاں دیتی تھیں۔

حضرت خدیجہؑ یہ باتیں رسولؐ خدا سے بیان نہیں کرتی تھیں۔ ایک دن جب کہ حضرت خدیجہؑ محوِ گفتگو تھیں تو رسولؐ خدا نے ان کی باتیں سن لیں اور آپؐ نے حضرت خدیجہؑ

Presented by Ziaraat.Com

سے فرمایا: تم کس سے گفتگو کر رہی تھیں؟

بی بی نے کہا کہ جو بچہ میرے شکم میں ہے وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے اور مجھے تسلیاں دیتا ہے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: اس وقت جبریلؑ میرے ساتھ کھڑے ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپؑ کے شکم میں بیٹا نہیں، بلکہ بیٹی ہے اور طیب و طاہر نسل کی ماں ہے اور میری نسل بھی اسی کے ذریعہ سے دنیا میں جاری ہوگی۔ اس کی نسل سے اللہ آئمہؑ پیدا کرے گا جو کہ وحی کے اختتام کے بعد اللہ کی زمین پر اُس کے جانشین ہوں گے۔

الغرض جب تک سیدہ شکمِ مادر میں رہیں تو والدہ سے باتیں کرتی رہیں اور جب آپ کی ولادت کا وقت قریب ہوا تو حضرت خدیجہؑ نے زنانِ قریش اور زنانِ بنی ہاشم کو اپنے پاس آنے کی دعوت دی اور فرمایا کہ میں چاہتی ہوں کہ اس مشکل گھڑی میں تم میرے پاس رہو، تاکہ دل کو تسلی حاصل ہو۔

تمام عورتوں نے یہ جواب کہلوا بھیجا کہ آپ نے ہمارا کہا نہیں مانا تھا اور آپ نے یتیم ابوطالب سے شادی کر لی تھی اور آپؑ کا شوہر ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہتا ہے، لہٰذا آپ ہمارے آنے کی توقع نہ رکھیں۔

ان کا جواب سن کر بی بی کو سخت دکھ ہوا، اسی اثنا میں چار گندمی رنگ کی خواتین ان کے حجرہ میں آئیں، ان کی شکل وصورت بنی ہاشم کی خواتین سے ملتی جلتی تھیں۔ اُنھیں دیکھ کر بی بی خدیجہؑ کی پریشانی میں اضافہ ہوگیا۔ آنے والی بیبیوں نے کہا کہ آپ ہرگز نہ ڈریں۔ ہمیں خدا نے آپ کی تیمارداری اور خدمت کے لیے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ ہم تیری بہنیں ہیں، میں سارہ زوجہ ابراہیم خلیل ہوں اور یہ آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہے اور یہ جنت میں آپ کی سہیلی ہوگی اور یہ مریم بنت عمرانؑ ہے اور یہ حضرت موسیٰؑ کی بہن کلثوم ہیں۔ ہم آپ کی خدمت گزاری کے لیے یہاں آئی ہیں۔

اس کے بعد وہ چاروں خواتین علیحدہ علیحدہ سمت میں بیٹھ گئیں۔ پھر چند لمحات بعد حضرت فاطمہؑ پیدا ہوئیں۔ آپؑ پیدائش کے وقت بھی ہر لحاظ سے طیب و طاہر پیدا ہوئی

Presented by Ziaraat.Com

تھیں۔ جیسے ہی آپ صدف عصمت سے باہر آئیں تو آپؑ کے وجود سے روشنی برآمد ہوئی۔ یہ روشنی صرف مکہ کے گھروں اور محلوں تک محدود نہ تھی۔ زمین کے مشرق و مغرب میں اسی روشنی کی چمک پیدا ہوئی۔ اس وقت جنت سے دس حورعین نازل ہوئیں۔ ان کے پاس جنت کا ایک طشت تھا اور جنت کا آفتابہ تھا۔ آفتابے میں کوثر کا پانی تھا جو خاتون سب سے آگے بیٹھی ہوئی تھی اُس نے وہ طشت اور آفتابہ لیا اور حضرت سیدہ کو کوثر سے غسل دیا۔ پھر اس نے دو سفید کپڑے نکالے جو دودھ سے زیادہ سفید تھے اور مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھے۔ ایک کپڑا اسے بی بی کو لپیٹا اور دوسرے سے دوپٹہ پہنایا۔ پھر اس نے بی بی سے کہا کہ آپ کچھ بولیں۔ اس وقت حضرت خدیجہؑ نے کہا:

اشهد ان لا اله الا الله وان ابی رسول الله سید الانبیاء
وان بعلی سید الاوصیاء وولدی سادة الاسباط

''میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میرے والد اللہ کے رسول ہیں اور وہ تمام انبیاء سردار ہیں اور میرا شوہر اوصیاء کا سردار ہے اور میری اولاد، اولادِ انبیاءؑ کی سردار ہے''۔

پھر آپ نے گھر میں موجود تمام بیبیوں کو فرداً فرداً نام لے کر سلام کیا۔ گھر میں موجود بیبیاں آپ کو دیکھ کر ہنسنے لگ گئیں۔ حورین نے آپ کو پیار کیا اور آسمانی مخلوق نے بی بی کی ولادت کی ایک دوسرے کو مبارک دی۔ اس وقت آسمان پر ایسا نور چمکا جو اس سے پہلے کبھی نہیں چمکا تھا۔ گھر میں موجود خواتین نے بی بی کو اُٹھا کر خدیجہؑ کے حوالے کیا اور کہا: خدیجہؑ! یہ لو، یہ بچی طاہرہ، مطہرہ، زکیہ اور میمونہ (بابرکت) ہے۔ یہ خود برکتوں والی ہے اور اُس کی نسل میں خدا نے برکت رکھ دی ہے۔

حضرت خدیجہؑ نے خوش ہو کر اپنی نورِ چشم کو ہاتھوں پر لیا اور انہیں دودھ پلایا۔ آپؑ ایک دن میں اتنی بڑھتی تھیں جیسا کہ ایک بچہ ایک مہینے میں پھلتا پھولتا ہے اور ایک بچہ ایک سال میں جتنا پھلتا پھولتا ہے آپ ایک مہینہ میں اتنا ہی پھلا کرتی تھیں۔ (امالی صدوق، ص ۶۹۲، مجلس ۸۷، حدیث اول)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 54 ابن بابویہ نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اپنی شہادت سے کچھ عرصہ قبل کوفہ میں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! میری بات کو غور سے سنو اور اچھی طرح سے سمجھو کیونکہ جدائی کے لمحات قریب آ چکے ہیں۔

میں مخلوق کا امام ہوں اور خیر خلق (رسولؐ خدا) کا وصی ہوں۔ اس اُمت کی خواتین کی سردار بی بی کا میں شوہر ہوں اور طاہر و ہادی عترت کا والد ہوں۔ میں برادر رسول، وصی رسول ہوں۔ میں ان کا ولی ہوں، میں ان کا وزیر ہوں، میں ان کا ساتھی ہوں، میں ان کا منتخب فرد ہوں۔ میں ان کا حبیب اور خلیل ہوں۔ میں امیر المومنین ہوں اور میں قائد الغر المحجلین ہوں، میں سید الاوصیاء ہوں۔ میری جنگ اللہ کی جنگ ہے اور میری صلح اللہ کی صلح ہے۔ میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے اور میرے شیعہ اللہ کے ولی ہیں اور میرے مددگار اللہ کے مددگار ہیں۔

اس ذات کی قسم! جس نے مجھے پیدا کیا ہے جب کہ میں کچھ بھی نہ تھا۔ احادیث یاد کرنے والے اصحاب محمدؐ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی اُمی کی زبان سے "ناکثین، قاسطین اور مارقین" ملعون ہیں اور وہ ناکام رہا جس نے جھوٹ باندھا۔ (امالی صدوق، ص ۳۰۷، مجلس ۸۸، حدیث ۹)

حدیث نمبر 55 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

اے علیؑ! تو میرا بھائی ہے، میرا وارث ہے، تو میرا صفی ہے اور میری زندگی اور وفات کے بعد میرا خلیفہ ہے۔ تیرا محب میرا محب ہے تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔

اے علیؑ! میں اور تو اس اُمت کے باپ ہیں۔ اے علیؑ! میں اور تو اور تیری نسل کے امام دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں، جس نے ہمیں پہچانا تو اس نے خدا کو پہچانا اور جس نے

Presented by Ziaraat.Com

ہمارا انکار کیا تو اُس نے اللہ کا انکار کیا۔ (امالی، ص ۷۵۵، مجلس ۹۴، حدیث ۶)

حدیث نمبر 56 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن ابوذرؓ و سلمانؓ رسولؐ خدا کی تلاش میں روانہ ہوئے، اُنہیں بتایا کہ آنحضرتؐ قُبا گئے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں بزرگ صحابی قُبا کی طرف چل پڑے۔ راستہ میں دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے آنحضرتؐ سجدہ کرنے میں مصروف ہیں۔ دونوں صحابی وہاں بیٹھ گئے۔ آنحضرت کافی دیر تک سجدہ میں پڑے رہے۔ ابوذرؓ و سلمانؓ نے ایک دوسرے سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کو سجدہ میں نیند آ گئی ہے۔

اس وقت آپؐ نے سر سجدہ سے اٹھایا اور فرمایا کہ مجھے تمہاری آمد کا علم ہے اور میں نے تمہاری گفتگو سن لی ہے۔ میں نیند میں نہیں تھا۔ اللہ نے مجھ سے پہلے جتنے بھی انبیاء کو مبعوث کیا تو اُنہیں ان کی قوم کی زبان دے کر مبعوث فرمایا۔ خدا نے مجھے ہر کالے اور گورے کی طرف مبعوث فرمایا، لیکن عربی زبان دے کر مبعوث کیا۔ اللہ نے مجھے پانچ خصوصیات عنایت فرمائی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔

① اللہ نے مجھے رُعب عطا فرمایا، یہاں تک کہ جو قوم مجھ سے ایک مہینہ کی مسافت پر بھی رہائش پذیر ہے وہ میری نبوت کی شہرت سن کر مجھ پر ایمان لائیں گے۔

② اللہ نے میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کیا۔

③ اللہ نے میرے لیے پوری زمین کو سجدہ گاہ اور پاکیزگی کا ذریعہ بنایا۔ میں ہر جگہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہوں۔

④ ہر نبی نے خدا سے کوئی نہ کوئی درخواست کی جسے خدا نے دنیا میں قبول کیا اور اس نے مجھے بھی حکم دیا کہ میں اس سے درخواست کروں۔ میں نے اپنی درخواست کو قیامت کے دن کے لیے مؤخر لیا اور میں قیامت کے دن اہلِ ایمان کی شفاعت کی درخواست کروں گا۔

⑤ خدا نے مجھے جوامع العلم اور مفاتح الکلام عطا کیے۔ مجھ سے قبل کسی نبی کو یہ علمی اور روحانی دولت نصیب نہیں ہوئی تھی۔

Presented by Ziaraat.Com

میں خدا سے قیامت کے دن ہر اس شخص کی شفاعت کروں گا جو اللہ کی توحید، میری رسالت اور میرے وصی اور میرے اہلِ بیتؑ کا محب ہو کر مرے گا۔ (امالی طوسی، ص ۵۷، مجلس ۲، حدیث ۵۰)

حدیث نمبر 57 شیخ طوسیؒ نے امالی میں اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور فرمان سن کر اطاعت کرو"۔

لوگوں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد ہم کس کا فرمان سنیں اور اطاعت کریں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: تم میرے بھائی، میرے ابن عم اور میرے وصی علیؑ بن ابی طالبؑ کا حکم سنو اور اطاعت بجالاؤ۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہا کرتے تھے کہ لوگوں نے آنحضرتؐ کے فرمان کی پاسداری نہیں کی۔ فرمانِ رسولؐ کی مخالفت کی گئی اور لوگ علیؑ کی اطاعت کرنے کے بجائے اُس کے مقابلہ پر تلواریں لے کر آ گئے۔ (امالی طوسی، ص ۵۸، مجلس ۲، حدیث ۵۲)

حدیث نمبر 58 شیخ نے امالی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے بطنِ قدید کے مقام پر علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! میں نے خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ میرے اور تیرے درمیان محبت پیدا کرے۔ چنانچہ خدا نے میری یہ درخواست قبول کی ہے، پھر میں نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ مجھے اور تجھے ایک دوسرے کا بھائی بنائے۔ خدا نے میری یہ درخواست بھی قبول فرمائی۔ میں نے خدا سے درخواست کی کہ وہ تجھے میرا وصی بنائے، اللہ نے میری یہ درخواست بھی قبول فرمائی۔

حاضرین میں سے بیٹھے ہوئے ایک منافق نے کہا کہ محمدؐ کی دعاؤں میں سے ایک صاع کھجور بھی بہتر ہے۔ اگر وہ کچھ مانگنا ہی چاہتا تھا تو وہ اللہ سے یہ کہتا کہ وہ اس کی تائید کے لیے اس کے ساتھ کسی فرشتہ کو مقرر کر دے یا پھر خدا سے کوئی خزانہ ہی مانگ لیتا تو یہ اس

اس سے فریب کرنے والا خدا سے فریب کرنے والا ہے اور اس کا مددگار خدا کا مددگار ہے۔

اے لوگو! میں تمہیں جو حکم دے رہا ہوں اُسے اچھی طرح سے سنو اور علیؑ کی اطاعت کرو۔ میں تمہیں اس دن کے عذاب سے ڈرا رہا ہوں۔ جب ہر شخص اپنی کی ہوئی

Presented by Ziaraat.Com

کے لیے ایسی دعا سے کئی گنا بہتر ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس منافق کی گفتگو کو قرآن کریم میں ان الفاظ سے نقل کیا:

نیکی اور برائی کو موجود پائے گا اور اس دن خواہش کرے گا کہ کاش اس کے اور اس کی برائی کے درمیان بہت بڑا فاصلہ ہوتا۔ اللہ تمہیں اپنی ذات سے خبردار کر رہا ہے اور اللہ کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ پھر آپؐ نے امیرالمومنین علی علیہ السلام کا بازو پکڑا اور فرمایا:

اے لوگو! یہ اہلِ ایمان کا مولا ہے اور تمام مخلوق پر خدا کی حجت ہے اور یہ کافروں سے جہاد کرنے والا ہے۔ خدایا! گواہ رہنا، میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ پروردگار! یہ تیرے بندے ہیں اور اُن کی اصلاح کی تجھے قدرت حاصل ہے۔ اے ارحم الراحمین! اپنی رحمت کے صدقہ میں ان کی اصلاح فرما۔ میں اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

یہ کہا اور منبر سے اُتر آئے۔ پھر جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور اُنہوں نے آپ کو خدا کا سلام پہنچایا اور کہا: اس تبلیغ کی وجہ سے اللہ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے گا۔ بے شک آپؐ نے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے اور اُمت کی خیر خواہی کی ہے اور اہلِ ایمان کو راضی کیا ہے اور کافرین کی ناک کو رگڑا ہے۔

اے محمدؐ! آپؐ کے ابن عم کی آزمائش کی جائے گی اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کی آزمائش کی جائے گی۔ آپ الحمدللہ رب العالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون کا ورد کیا کریں۔ (امالی طوسی، ص۱۱۹، مجلس ۴، حدیث ۳۹)

حدیث نمبر 61 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا کی طرف سے مجھے دس چیزیں ایسی ملی ہیں جو نہ تو مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کو نصیب ہوں گی:

① رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا: علیؑ! تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

② قیامت کے دن تمام لوگوں کی بہ نسبت تو میرے زیادہ قریب ہوگا۔

③ جنت میں میرا گھر اور تیرا گھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوگا جیسا کہ دو بھائیوں کے گھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں۔

④ تو میرا وصی ہے۔ ⑤ تو میرا ولی ہے۔ ⑥ تو وزیر ہے۔ ⑦ تیرا دشمن میرا دشمن ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

میں خدا سے قیامت کے دن ہر اس شخص کی شفاعت کروں گا جو اللہ کی توحید، میری رسالت اور میرے وصی اور میرے اہلِ بیتؑ کا محب ہو کر مرے گا۔ (امالی طوسی، ص ۵۷، مجلس ۲، حدیث ۵۰)

حدیث نمبر 57 شیخ طوسیؒ نے امالی میں اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور فرمان سن کر اطاعت کرو''۔

لوگوں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد ہم کس کا فرمان سنیں اور اطاعت کریں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: تم میرے بھائی، میرے ابن عم اور میرے وصی علیؑ بن ابی طالبؑ کا حکم سنو اور اطاعت بجالاؤ۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہا کرتے تھے کہ لوگوں نے آنحضرتؐ کے فرمان کی پاسداری نہیں کی۔ فرمانِ رسولؐ کی مخالفت کی گئی اور لوگ علیؑ کی اطاعت کرنے کے بجائے اُس کے مقابلہ پر تلواریں لے کر آ گئے۔ (امالی طوسی، ص ۵۸، مجلس ۲، حدیث ۵۲)

حدیث نمبر 58 شیخؒ نے امالی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے بطنِ قدید کے مقام پر علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! میں نے خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ میرے اور تیرے درمیان محبت پیدا کرے۔ چنانچہ خدا نے میری یہ درخواست قبول کی ہے، پھر میں نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ مجھے اور تجھے ایک دوسرے کا بھائی بنائے۔ خدا نے میری یہ درخواست بھی قبول فرمائی۔ میں نے خدا سے درخواست کی کہ وہ تجھے میرا وصی بنائے، اللہ نے میری یہ درخواست بھی قبول فرمائی۔

حاضرین میں سے بیٹھے ہوئے ایک منافق نے کہا کہ محمدؐ کی دعاؤں میں سے ایک صاع کھجور بھی بہتر ہے۔ اگر وہ کچھ مانگنا ہی چاہتا تھا تو وہ اللہ سے یہ کہتا کہ وہ اس کی تائید کے لیے اس کے ساتھ کسی فرشتہ کو مقرر کر دے یا پھر خدا سے کوئی خزانہ ہی مانگ لیتا تو یہ اس

Presented by Ziaraat.Com

کے لیے ایسی دعا سے کئی گنا بہتر ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس منافق کی گفتگو کو قرآن کریم میں ان الفاظ سے نقل کیا:

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (سورۂ ہود:۱۲)

"تو کیا آپؐ وحی کے کچھ احکام کو چھوڑ دیں گے اور ان کی یہ باتیں سن کر آپ کا سینہ تنگ ہونے لگتا ہے کہ اس پر خزانہ نازل کیوں نہیں کیا گیا۔ اس کے ساتھ فرشتہ کو کیوں نہیں بھیجا گیا۔ آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں، اللہ ہر چیز کا نگہبان ہے"۔ (امالی طوسی، ص۱۰۷، مجلس۱۴)

حدیث نمبر 59 شیخ طوسیؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آباء کی سند سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اس کی وفات سے پہلے حکم دیا کہ وہ اپنے خاندان میں افضل شخص کو اپنا وصی مقرر کر کے دنیا سے رخصت ہو۔ چنانچہ خدا نے یہ حکم مجھے بھی دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: خدایا کیسے اپنا وصی مقرر کروں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنے ابن عم علی بن ابی طالبؑ کو اپنا وصی مقرر کرو۔ میں نے سابقہ کتابوں میں لکھ دیا ہے کہ وہ تمہارا وصی ہے اور میں نے مخلوقات اور انبیاء و رسل سے بھی اس کا میثاق لے چکا ہوں۔ میں نے مخلوق سے اپنی ربوبیت، آپ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت کا عہد لیا ہے۔ (امالی طوسی، ص۱۰۴، مجلس۴، حدیث۱۴)

کلام نبیؐ در شان علیؑ

حدیث نمبر 60 شیخ طوسیؒ نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریلؑ! مجھ پر نازل ہوئے اور

Presented by Ziaraat.Com

اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ اللہ آپ کو پیغام دیتا ہے کہ آپ اپنے صحابہ کے سامنے علیؑ کی فضیلت پر مشتمل خطبہ دیں اور ان کو حکم دیں کہ وہ آپ کے فرمان کو دوسروں تک پہنچائیں۔ آپ کی جو مخالفت کرے گا اس کا ٹھکانہ دوزخ میں ہوگا اور جو آپ کی اطاعت کرے گا اُس کا مقام بہشت میں ہوگا۔

نبی اکرمؐ نے منادی کو حکم دیا کہ الصلاۃ الجامعۃ کی ندا کرے۔ چنانچہ منادی نے ندا کی، لوگ جمع ہوگئے اور آنحضرت منبر پر رونق افروز ہوئے اور آپؐ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! میں بشیر و نذیر ہوں، میں نبی اُمی ہوں، میں تمہیں خدا کی طرف سے اس شخص کے متعلق پیغام پہنچانا چاہتا ہوں جس کا گوشت میرا گوشت ہے اور جس کا خون میرا خون ہے، وہ علم کا مخزن ہے۔ اللہ نے اس اُمت میں سے اس کا انتخاب کیا ہے اور اُسے ہدایت سے بہرہ مند کیا ہے اور وہ اللہ کا محبوب ہے۔ اللہ نے مجھے اور اُسے پیدا کیا۔ مجھے رسالت کا منصب دے کر فضیلت عطا کی اور اُسے میری طرف سے احکام کا مبلّغ بنا کر شرف عطا کیا۔ مجھے علم کا شہر بنایا اور اُسے دروازہ بنایا۔ اُسے علم کا خزینہ دار بنایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے احکامِ شریعت کا استفادہ کریں اور اُسے وصایت کے لیے مخصوص کیا۔ اللہ نے اس کی حکمرانی کو واضح کیا ہے اور اُس کی عداوت سے خبردار کیا ہے اور اس سے دوستی رکھنے والے کو اپنا مقرب بنایا ہے اور اس کے شیعوں کے گناہوں کو معاف کیا ہے۔ تمام لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ اس کا دشمن میرا دشمن ہے اور اُس کا دوست میرا دوست ہے۔ اُس سے جنگ کرنے والا خدا سے جنگ کرنے والا ہے اور اس کا مخالف خدا کا مخالف، اس کا نافرمان خدا کا نافرمان ہے، اس کو اذیت پہنچانے والا خدا کو اذیت پہنچانے والا ہے۔ اور اس کی عیب جوئی کرنے والا خدا کی عیب جوئی کرنے والا ہے اور اس سے فریب کرنے والا خدا سے فریب کرنے والا ہے اور اس کا مددگار خدا کا مددگار ہے۔

اے لوگو! میں تمہیں جو حکم دے رہا ہوں اُسے اچھی طرح سے سنو اور علیؑ کی اطاعت کرو۔ میں تمہیں اس دن کے عذاب سے ڈرا رہا ہوں۔ جب ہر شخص اپنی کی ہوئی

Presented by Ziaraat.Com

نیکی اور برائی کو موجود پائے گا اور اس دن خواہش کرے گا کہ کاش اس کے اور اس کی برائی کے درمیان بہت بڑا فاصلہ ہوتا۔ اللہ تمہیں اپنی ذات سے خبردار کر رہا ہے اور اللہ کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ پھر آپؐ نے امیر المومنین علی علیہ السلام کا بازو پکڑا اور فرمایا:

اے لوگو! یہ اہلِ ایمان کا مولا ہے اور تمام مخلوق پر خدا کی حجت ہے اور یہ کافروں سے جہاد کرنے والا ہے۔ خدایا! گواہ رہنا، میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ پروردگار! یہ تیرے بندے ہیں اور اُن کی اصلاح کی تجھے قدرت حاصل ہے۔ اے ارحم الراحمین! اپنی رحمت کے صدقہ میں ان کی اصلاح فرما۔ میں اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

یہ کہا اور منبر سے اُتر آئے۔ پھر جبریلؑ امین نازل ہوئے اور اُنہوں نے آپ کو خدا کا سلام پہنچایا اور کہا: اس تبلیغ کی وجہ سے اللہ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے گا۔ بے شک آپؐ نے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے اور اُمت کی خیر خواہی کی ہے اور اہلِ ایمان کو راضی کیا ہے اور کافرین کی ناک کو رگڑا ہے۔

اے محمدؐ! آپؐ کے ابن عم کی آزمائش کی جائے گی اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کی آزمائش کی جائے گی۔ آپ الحمدللہ رب العالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون کا ورد کیا کریں۔ (امالی طوسی، ص ۱۱۹، مجلس ۴، حدیث ۳۹)

حدیث نمبر 61 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا کی طرف سے مجھے دس چیزیں ایسی ملی ہیں جو نہ تو مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کو نصیب ہوں گی:

① رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا: علیؑ! تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

② قیامت کے دن تمام لوگوں کی بہ نسبت تو میرے زیادہ قریب ہوگا۔

③ جنت میں میرا گھر اور تیرا گھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوگا جیسا کہ دو بھائیوں کے گھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں۔

④ تو میرا وصی ہے۔ ⑤ تو میرا ولی ہے۔ ⑥ تو وزیر ہے۔ ⑦ تیرا دشمن میرا دشمن ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

⑧ میرا دشمن تیرا دشمن ہے۔ ⑨ تیرا دوست میرا دوست ہے۔ ⑩ اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔ (امالی طوسی، ص ۱۴۷، مجلس ۵، حدیث ۳۵)

حدیث نمبر 62 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے میثم تمارؓ کے فرزند صالح سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ ہم نے اپنے والد کی کتاب میں یہ لکھا ہوا پایا کہ ایک رات ہم نے حضرت امیرالمومنینؑ کے ہاں بسر کی، آپؑ نے ہم سے فرمایا: اللہ نے جس بھی بندہ کے دل کا ایمان کے لیے امتحان لیا ہوگا تو وہ اپنے دل میں ہماری مودت کو محسوس کرتا ہوگا۔ اور جس بھی بندہ پر خدا ناراض ہوگا وہ اپنے دل میں ہمارے بُغض کو محسوس کرتا ہوگا۔ ہم اپنے محبّ کی محبت دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور ہم بُغض کرنے والوں کے بُغض سے بھی واقف ہیں۔

ہماری محبت کی بدولت ہمارا محبّ قابلِ رشک شخصیت بن جاتا ہے۔ وہ روزانہ اللہ کی رحمت کا منتظر رہتا ہے اور ہم سے بُغض رکھنے والا اپنی عمارت کی بنیاد وادی کی کھوکھلی بے ثبات گگر پر اُٹھانے والا ہے اور وہ اُسے لے کر سیدھی دوزخ کی آگ میں جاگرے گی۔

اہلِ رحمت کے لیے رحمت کے دروازے گویا کھل چکے ہیں، چنانچہ اُنہیں یہ رحمت مبارک ہو۔ اور اہلِ دوزخ کو ان کے ٹھکانے کی بربادیاں مبارک ہوں۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں اللہ نے اچھائی رکھی ہے وہ ہماری محبت میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

یاد رکھو! جو ہم سے بُغض رکھنے والے سے محبت رکھتا ہو تو وہ ہم سے ہرگز محبت نہیں کرسکے گا۔ ہماری محبت اور ہمارے دشمن کی محبت ایک دل میں بیک وقت سما نہیں سکتی۔ اللہ نے کسی بھی شخص کے اندر دو دل پیدا نہیں کیے ہیں کہ ایک دل سے ایک سے محبت کرے اور دوسرے دل سے اس کے دشمن سے محبت کرے۔ جو ہم سے محبت کرنا چاہے تو وہ خالص سونے کی طرح سے ہم سے محبت کرے اور اسی محبت میں کسی طرح کی ملاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ ہم نجیب لوگ ہیں اور ہمارے پیشِ نظر انبیاءؑ کی سنت ہے۔ میں وصی الاوصیاء ہوں اور میں اللہ اور اس کے رسول کا گروہ ہوں اور باغی گروہ ابلیس کا گروہ ہے اور جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت کو آزمانا چاہتا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دیکھے کہ آیا اس کے دل میں

Presented by Ziaraat.Com

ہم پر حملہ آور ہونے والوں کی محبت موجود ہے یا نہیں ہے۔ اور اگر اس کے دل میں ہمارے مخالفین کی محبت پائی جاتی ہے تو اُسے یہ فیصلہ کر لینا چاہیے کہ خدا، جبریلؑ، میکائیلؑ اُس کے دشمن ہیں۔ یقیناً اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ (امالی طوسی، ص ۱۴۹، مجلس ۵، حدیث ۵۶)

حدیث نمبر 63 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے۔ حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا ان کی عیادت کے لیے آئیں۔ اپنے والد کی تکلیف دیکھ کر رونے لگیں۔ آپؑ کے آنسو آپؑ کے رخساروں پر بہنے لگے۔ جب رسولؐ خدا نے اپنی بیٹی کو یوں مغموم پایا تو آپؐ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

فاطمہؑ! خدا کے ہاں تمہاری بڑی عزت ہے اسی وجہ سے میں نے تمہاری اس سے شادی کی جو کہ اول المسلمین ہے، جو سب سے بڑا عالم ہے، جو سب سے زیادہ حلیم ہے۔ اللہ نے اہلِ ارض پر نگاہ کی تو اس نے میرا انتخاب کیا اور مجھے نبوت کا منصب عطا کیا۔ پھر خدا نے دوبارہ اہلِ زمین پر نگاہ کی تو تیرے شوہر کا انتخاب کیا اور اُسے وصی بنایا۔ یہ سنا تو حضرت سیدہؑ خوش ہوگئیں۔ رسولؐ خدا نے اُنہیں زیادہ خوش کرنے کے لیے مزید فرمایا:

فاطمہؑ! ہمارے خاندان کو خدا نے سات خصوصیات ایسی عنایت فرمائیں جو ہم سے نہ تو پہلے کسی کو عطا ہوئیں اور نہ ہی ہمارے بعد کسی کو یہ خصوصیات عطا ہوں گی:

① ہمارا نبی انبیاء سے افضل ہے اور وہ تیرا والد ہے۔

② ہمارا وصی اوصیاء سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے۔

③ ہمارا شہید شہداء سے افضل ہے اور وہ تیرا چچا ہے۔

④ ہم میں وہ بھی ہے جسے خدا نے دو پَر عطا کیے ہیں جن سے وہ ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے اور وہ تیرے چچا کا بیٹا ہے۔

⑤ ہمارے اندر اس اُمت کے دو اسباط ہیں اور وہ دونوں تمہارے فرزند ہیں۔

⑥ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس اُمت میں مہدیؑ کا ظہور ہوگا اور وہ تیری اولاد میں سے ہوگا۔ (امالی طوسی، ص ۱۵۵، مجلس ۶، حدیث ۸)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 64 شیخ طوسیؒ نے امالی میں اپنی اسناد سے انس بن مالک سے روایت کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

میں اور علیؑ تخلیقِ آدمؑ سے دو ہزار سال قبل عرش کی دائیں جانب خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے۔ جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو ہمیں اس کی صُلب میں رکھا۔ پھر پاک و پاکیزہ اصلاب اور امین ارحام سے ہمیں منتقل کرتا رہا، یہاں تک کہ ہمارا نور صُلب عبدالمطلب تک پہنچا۔ اللہ نے ہمارے نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ نور کا آدھا حصہ صُلب عبداللہ میں رکھا اور آدھا حصہ صُلب ابوطالبؑ میں رکھا اور نبوت و رسالت مجھے عطا کی اور وصایت اور فیصلوں کا علم علیؑ کو عطا کیا۔ پھر اُس نے اپنے اسماء میں سے ہمارے ناموں کو مشتق کیا۔ چنانچہ اللہ محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں اور اللہ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ ہے۔ مجھے نبوت و رسالت کے لیے منتخب کیا اور علیؑ کو وصایت اور قضاوت کے لیے منتخب کیا۔ (امالی شیخ طوسی، ص۱۸۳، مجلس ۷، حدیث ۹)

حدیث نمبر 65 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے نقل کیا، اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا:

اللہ نے مجھے پانچ خصوصیات عطا کی ہیں اور علیؑ کو بھی پانچ خصوصیات عطا کی ہیں:

① اللہ نے مجھے "جوامع الکلم" عطا کیے اور علیؑ کو "جوامع الکلم" عطا کیے۔
② مجھے نبیؐ بنایا اور علیؑ کو وصی بنایا۔
③ مجھے کوثر عطا کیا اور علیؑ کو سلسبیل عطا کیا۔
④ مجھ پر وحی نازل کی اور علیؑ پر الہام نازل کیا۔
⑤ مجھے معراج پر لے جایا گیا۔ علیؑ کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے گئے۔ جو کچھ میں نے وہاں دیکھا، علیؑ نے زمین پر بیٹھ کر وہ سب کچھ دیکھا۔

پھر آپؐ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے ابن عباسؓ! جو علیؑ کی مخالفت کرے اُس کی مخالفت کرو اور علیؑ کے مخالف کے پشت پناہ اور دوست نہ بنو۔ اس ذات کی قسم جس کے

Presented by Ziaraat.Com

قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو بھی علیؑ کی مخالفت کرے گا، اللہ اس کی نعمات کو متغیر کر دے گا اور اُسے دوزخ روانہ کرنے سے پہلے اس کی شکل و صورت بگاڑ دے گا۔

اے ابن عباسؓ! علیؑ میں شک نہ کرنا، کیونکہ علیؑ کے متعلق شک کرنا کفر ہے اور یہ شک انسان کو ایمان سے خارج کر دیتا ہے اور ابدی دوزخ کا سبب بنتا ہے۔ (امالی شیخ طوسیؒ، ص ۱۰۵، مجلس ۴، حدیث ۱۵)

حدیث نمبر 66 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: آپؐ کا وصی کون ہے؟ آپؐ خاموش رہے اور پورے دس دن تک آپؐ نے مجھے میرے سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ گیارہویں دن آپؐ نے مجھے بلا کر فرمایا:

اے جابرؓ! کیا تمہارے سوال کا جواب دوں؟

میں نے عرض کیا: آپؐ نے جواب دینا مناسب خیال نہیں کیا تھا اور مجھے گمان ہوا کہ شاید آپؐ مجھ پر ناراض ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اے جابرؓ! ایسی بات نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ میں آسمانی حکم کے انتظار میں رہا۔ چنانچہ آج جبریلؑ آئے اور اُنہوں نے مجھے میرے رب کا یہ پیغام دیا کہ علی بن ابی طالبؑ آپ کا وصی ہے اور آپؐ کے خاندان اور اُمت میں آپ کا جانشین ہے اور وہ آپؐ کے حوض سے منافقین کو دُور کرنے والا ہے اور وہ آپ کا علمدار ہے اور وہ آپؐ کا علَم لے کر آپؐ کے آگے آگے چلتا ہوا جنت میں داخل ہوگا۔

میں (راوی) نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ فرمائیں جو شخص اس حدیث پر ایمان نہ لائے تو کیا میں اُسے قتل کر دوں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں، جابرؓ! علیؑ کو یہ مقام اس لیے دیا گیا ہے، تاکہ لوگ اس کی بیعت کریں۔ جو اس کی بیعت کرے وہ کل قیامت کے روز میرے ساتھ ہوگا اور جو علیؑ کی مخالفت کرے گا تو وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہو سکے گا۔ (امالی طوسی، ص ۱۹۰، مجلس ۷، حدیث ۲۳)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 67 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنینؑ نے مسجد کوفہ کے منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! مجھے رسولؐ خدا کی طرف سے ایسی دس فضیلتیں ملی ہیں جو تمام روئے زمین کی ملکیت سے مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا:

① تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔
② قیامت کے دن جبار کے حضور تو میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔
③ جس طرح سے بھائیوں کے گھروں کے دروازے ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں اسی طرح سے جنت میں میرے گھر اور تیرے گھر کے دروازے آمنے سامنے ہوں گے۔
④ تو میرا وارث ہے۔
⑤ میرے وعدوں کے پورا کرنے اور میرے کنبہ کے متعلق تو ہی میرا وصی ہے۔
⑥ میری عدم موجودگی میں میرے خاندان کا محافظ تو ہے۔
⑦ تو میری اُمت کا امام ہے۔
⑧ میری رعیت میں عدل وانصاف قائم کرنے والا تو ہے۔
⑨ تو میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔
⑩ تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ (امالی طوسی، ص ۱۹۴، مجلس ۷، حدیث ۳۱)

مسجدِ براثا

حدیث نمبر 68 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ امیرالمومنین خوارج کی سرکوبی کے بعد لشکر کو لیے ہوئے ''مقامِ زوراء'' سے گزرے تو فرمایا کہ لوگو! یہ زوراء ہے، اس سرزمین سے تیزی کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

نکل جاؤ۔ یہ زمین کسی بھی وقت زمین میں دھنس سکتی ہے۔ پھر آپ آگے بڑھے اور فرمایا: لوگو! یہ "ارضِ بحرا" ہے۔ یہ شوریدہ زمین ہے۔ یہاں سے بھی نکل چلو۔ پھر آپ 'یمینۃ السواد' کے مقام پر تشریف لائے، وہاں ایک راہب کا گرجا بنا ہوا تھا۔ آپؑ نے راہب سے فرمایا: کیا میں یہاں پڑاؤ ڈال سکتا ہوں؟

راہب نے کہا: نہیں، اس جگہ پر لشکر سمیت یا تو کوئی نبی پڑاؤ ڈال سکتا ہے یا نبی کا کوئی وصی پڑاؤ ڈال سکتا ہے اور اس کی نشانیاں ہماری کتابوں میں مذکور ہیں۔

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: میں سید الانبیاءؐ کا سید الاوصیاءؑ وصی ہوں۔

راہب نے کہا: پھر آپؑ کا تعلق قبیلہ قریش سے ہونا چاہیے اور آپؑ کے سر پر بال بھی کم ہونے چاہئیں۔

آپؑ نے فرمایا: میں وہی ہوں۔

یہ سن کر وہ راہب اپنے صومعہ سے نیچے آیا اور اس نے اسلام قبول کیا اور اس نے کہا: انجیل میں آپؑ کے تمام اوصاف موجود ہیں۔ انجیل میں لکھا ہوا ہے کہ آپ "ارض براثا" میں مریمؑ کے گھر اور عیسٰیؑ کی سرزمین پر قدم رکھیں گے۔

امیر المومنینؑ نے راہب سے فرمایا: تم خاموش ہو جاؤ، ہمیں کچھ نہ بتاؤ۔ پھر آپؑ آگے بڑھے اور ایک جگہ کی نشاندہی کی اور فرمایا کہ اسے کھودو۔ لوگوں نے اس جگہ کو تھوڑا سا کھود۔ آپؑ نے پاؤں کی ٹھوکر ماری تو وہاں ایک چشمہ برآمد ہوا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: یہاں سے پورے سترہ ہاتھ کے فاصلہ پر چلو۔ وہاں کی مٹی ہٹائی گئی تو ایک سفید پتھر کی سل برآمد ہوئی۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت مریمؑ نے حضرت عیسٰیؑ کو اپنے کندھے سے اُتار کر یہاں لٹایا تھا۔

پھر آپؑ نے اس سل کو کھڑا کیا اور نماز پڑھی۔ آپؑ نے پورے چار دن تک وہاں قیام کیا۔ آپؑ نے فرمایا: یہ ارض بُراثا ہے۔ یہ مریمؑ کا گھر ہے یہ وہ مقدس جگہ ہے جہاں انبیاءؑ نے نماز پڑھی تھی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے: ہم نے یہ لکھا ہوا پایا ہے کہ حضرت

Presented by Ziaraat.Com

عیسیٰؑ سے قبل حضرت ابراہیمؑ نے بھی وہاں نماز پڑھی تھی۔ (امالی شیخ طوسی، ص ۲۰۰، مجلس ۷، حدیث ۴۲)

حدیث نمبر 69 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔ آپؑ نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

اے علیؑ! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنا بھائی اور اپنا وصی بناؤں۔ چنانچہ تو میرا بھائی اور میرا وصی ہے۔ میری زندگی اور میرے بعد میں میرے خاندان میں میرا جانشین ہے۔ جس نے تیری پیروی کی اس نے میری پیروی کی اور جو تم سے پیچھے رہا وہ مجھ سے پیچھے رہا۔ جس نے تیرا انکار کیا اُس نے میرا انکار کیا۔ جس نے تجھ پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔
اے علیؑ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو ''اہلِ نہر'' سے کوئی جنگ نہ کرتا۔

حضرت علیؑ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ''اہلِ نہر'' کون ہیں؟
آپؐ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ (امالی طوسی، ۲۰۰، مجلس ۷، حدیث ۴۳)

حدیث نمبر 70 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے عبدالرحمٰن انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے علیؑ کے متعلق نو چیزیں ملی ہیں۔ ان میں سے تین کا تعلق دنیا سے ہے اور تین کا تعلق آخرت سے ہے۔ اور دو چیزوں کو اس کے لیے ذخیرہ کے طور پر رکھا گیا ہے، جب کہ ایک بات کے متعلق اندیشہ ہے۔ دنیاوی تین باتیں یہ ہیں:

① علیؑ مجھے غسل وکفن دے گا۔

② اور میرے خاندان میں میرے حکم کو قائم رکھے گا۔

③ علیؑ میرا وصی ہوگا۔

آخرت کی تین باتیں یہ ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

① قیامت کے دن مجھے ایک پرچم دیا جائے گا جس کا نام "لواء الحمد" ہوگا۔ میری طرف سے اس پرچم کو علیؑ اُٹھائے گا۔

② مقامِ شفاعت میں وہ میرا معتمد خاص ہوگا۔

③ جنت کی چابیاں اُٹھانے میں علیؑ میرا مددگار رہوگا۔

وہ دو باتیں جن کے متعلق میں پوری طرح سے پُرامید ہوں، وہ یہ ہے کہ علیؑ میرے بعد نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ ہی کفر اختیار کرے گا۔ وہ چیز جس کے متعلق مجھے سخت تشویش ہے وہ یہ ہے کہ میرے بعد قریش اُس سے غداری کریں گے۔ (امالی طوسی، ص ۲۰۹، مجلس ۸، حدیث ۹)

حدیث نمبر 71 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک وقت ایسا بھی ہوگا کہ جب صرف چار افراد سواریوں پر سوار ہوں گے، باقی تمام مخلوق پیدل کھڑی ہوگی۔

آنحضرتؐ کے چچا عباس عبدالمطلبؓ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! ان افراد کا تعارف کرائیں۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: میں بُراق پر سوار ہوں گا اور میرا بھائی صالح علیہ السلام "ناقۃ اللہ" پر سوار ہوگا اور یہ وہی ناقہ ہے جو صالح علیہ السلام کی نبوت کا معجزہ تھی جسے ان کی قوم نے ذبح کردیا تھا۔

میرا چچا حمزہؓ میری ناقہ عضباء پر سوار ہوگا۔ میرا بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ جنت کی ناقہ پر سوار ہوگا، جس کی جبین کشادہ ہوگی۔ رحمٰن کی دو عطا کردہ پوشاکیں علیؑ نے زیب تن کی ہوئی ہوں گی۔ اس کے سر پر نور کا ایک تاج ہوگا اور تاج کے ستر کونے ہوں گے اور ہر کونے پر ایک سرخ یاقوت نصب ہوگا جس کی روشنی تین دن کی مسافت تک پھیلی ہوئی ہوگی۔ اس کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی منادی کررہا ہوگا۔

مخلوق حیران ہوکر کہے گی کہ یہ ملکِ مقرب ہے۔ کوئی کہے گا کہ یہ نبی مرسل ہے۔ کوئی کہے گا کہ یہ حاملِ عرش ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آپؐ نے فرمایا: اچھا تو تو نے وہ چیز دیکھی ہے؟

میں نے اثبات میں جواب دیا۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے انس! اس ذات کی قسم جس نے اپنی مرضی سے کائنات کو پیدا کیا۔ اس بادل سے تین سو تیرہ انبیاء اور تین سو تیرہ اوصیاء نے آسمانی رزق کھایا ہے۔ ان تمام انبیاء سے میں افضل نبی ہوں اور ان تمام اوصیاء سے علیؑ افضل ہے۔ (امالی طوسی، ص ۲۸۳، مجلس ۱۰، حدیث ۸۶)

لوحِ نور

حدیث نمبر 75 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے والد ماجد علیہ السلام نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے فرمایا: مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس کے لیے مجھے خلوت کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ایک دن جابرؓ اور میرے والد تنہائی میں بیٹھے تو میرے والد نے ان سے کہا: آپ مجھے اس لوح کے متعلق بتائیں جسے آپ نے ہماری والدہ حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کے ہاتھوں میں دیکھا تھا۔

جابرؓ نے عرض کیا: میں خدا کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں امام حسینؑ کی ولادت باسعادت کے سلسلہ میں حضرت سیدہؑ کو مبارک دینے کے لیے گیا۔ بی بی کے ہاتھ میں سبز زبرجد کی ایک تختی تھی، اس میں سورج کی طرح سے روشن عبارت لکھی ہوئی تھی اور مشکِ اذفر سے زیادہ وہ تختی خوشبودار تھی۔

میں نے عرض کیا: بنتِ رسولؐ! یہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ ایک لوح ہے جو خدا نے بطور ہدیہ میرے والد ماجد کے پاس روانہ کی ہے۔ اس میں میرے والد، میرے شوہر اور میری نسل کے اوصیاء کے نام ہیں۔ میں نے بی بی سے درخواست کی کہ آپؑ یہ لوح میرے حوالے کریں، میں اس کی نقل تیار کر کے اصل لوح آپؑ کو واپس کر دوں گا۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت سیدہؑ نے میری درخواست قبول کرلی اور میں نے اس کی نقل تیار کی۔

میرے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ عبارت ہمارے پاس بھی موجود ہے۔ آپ اپنی لکھی ہوئی تحریر لائیں تا کہ دونوں کا تقابل کیا جا سکے۔

جابرؓ اپنے گھر گئے اور ایک کاغذ کا صحیفہ لائے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس کا جو نسخہ میرے پاس موجود ہے میں اُسے پڑھتا ہوں آپ اس کا اپنی تحریر سے موازنہ کریں۔ چنانچہ آپؑ نے وہ تحریر پڑھی جو کہ یہ تھی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ عزیز و علیم خدا کی بھیجی ہوئی دستاویز ہے جسے روح الامین محمدؐ خاتم النبیین کے پاس لے کر گئے۔

اے محمدؐ! میرے ناموں کی تعظیم کرو اور میری نعمتوں کا شکر بجا لاؤ اور کفرانِ نعمت مت کرو اور میرے غیر سے کوئی اُمید وابستہ نہ رکھو اور میرے علاوہ کسی سے مت ڈرو۔ جو بھی مجھے چھوڑ کر کسی اور سے اُمیدیں وابستہ کرے اور میرے علاوہ کسی اور سے خوف محسوس کرے تو میں اُسے ایسا عذاب دوں گا کہ جہانوں میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں دوں گا۔

اے محمدؐ! میں نے تجھے تمام انبیاء میں سے چن لیا ہے اور میں نے تیرے وصی کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے اور علیؑ کی زندگی ختم ہونے کے بعد میں نے حسنؑ کو اپنے علم کا مخزن بنایا ہے اور حسینؑ اولین و آخرین کی تمام اولاد سے بہتر ہے۔ امامت کا سلسلہ اس کی نسل میں قائم رہے گا۔ پھر اس کا فرزند علی زین العابدینؑ امام ہوگا۔ پھر محمدؑ ہوگا جو میرے علم کو شگافتہ کرنے والا اور راہِ حق کی طرف دعوت دینے والا ہوگا۔ پھر جعفرؑ ہوگا جو کہ قول و فعل میں صادق ہوگا۔ اس کے بعد سخت فتنہ پرورش پائے گا۔

ہر طرح کی ہلاکت ہے اُس کے لیے جو میرے منتخب بندے موسیٰؑ کی تکذیب کرے۔ اس کے بعد علی رضا ہوگا جسے ایک کافر دیو قتل کرے گا اور وہ عبدِ صالح کے بنائے ہوئے شہر میں دفن کیا جائے گا۔ اور اس کے پہلو میں پہلے سے ایک بدترین انسان دفن ہوا ہوگا۔

پھر محمدؑ امام ہوگا جو میری راہ کا ہادی ہوگا اور میرے حریم کا محافظ ہوگا۔ پھر علیؑ امام

Presented by Ziaraat.Com

ہوگا، پھر حسنؑ امامؑ ہوگا۔ حسنؑ سے محمدؐ پیدا ہوگا جو کہ آخری زمانہ میں خروج کرے گا۔ اس کے سر پر سفید بادل سایہ فگن ہوگا۔ وہ اپنی آمد کا فصیح زبان میں اعلان کرے گا اور اس کے اعلان کو تمام مخلوق سنے گی۔ وہ آلِ محمدؐ کا مہدیؑ ہوگا جو کہ ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (امالی طوسی، ص۲۹۲، مجلس ۱۱، حدیث ۱۳)

حدیث نمبر 76 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

اے علیؑ! خدا نے مجھے اور تجھے اپنے نور سے پیدا کیا اور ہمیں بہترین نسلِ آدمؑ بنایا۔ چنانچہ اس نے ہمارے نور کو صلب آدمؑ میں رکھا۔ پھر ہمارا نور ارحام و اصلاب کا سفر کر کے صُلب عبدالمطلب تک پہنچا۔ یہاں پہنچ کر ہمارے نور کے حصے ہوئے۔ میرا نور صُلب عبداللہ میں چلا گیا اور علیؑ کا نور صُلب ابوطالبؑ میں آیا۔ نبوت مجھے زیب دیتی ہے اور وصایت تجھے زیب دیتی ہے۔ جس نے تیری وصایت کا انکار کیا تو اُس نے میری نبوت کا انکار کیا اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا تو خدا اُسے اس کے نتھنوں کے بل دوزخ میں دھکیل دے گا۔ (امالی طوسی، ص ۲۹۵، مجلس ۱۱، حدیث ۲۴)

حدیث نمبر 77 شیخ نے اپنی اسناد سے انس بن مالک سے روایت کی، اس کا بیان ہے کہ نبی اکرمؐ نے علیؑ کا سہارا لیا اور فرمایا:

اے علیؑ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو میرا بھائی بنے اور میں تیرا بھائی بنوں۔ تو میرا دوست، میرا وصی اور وارث بنے۔ میں حسنؑ و حسینؑ اور تو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ہماری اولاد ہماری پشت کے پیچھے ہوگی اور ہماری اُمت میں سے ہماری پیروی کرنے والے ہماری دائیں اور بائیں جانب ہوں گے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں اس پر راضی ہوں۔ (امالی طوسی، ص ۳۴۲، مجلس ۱۲، حدیث ۶)

حدیث نمبر 78 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امیرالمومنین علی

Presented by Ziaraat.Com

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معراج ہوئی تو میں آسمانوں سے گزرتا ہوا سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا اور اپنے رب کے حضور جاٹھہرا۔ خدا نے مجھے میرا نام لے کر پکارا تو میں نے لبیک وسعدیک کہہ کر جواب دیا۔ پھر خدا نے فرمایا: تو نے میری مخلوق کو اچھی طرح سے آزما لیا ہے ان میں سے تجھے زیادہ فرماں بردار کون دکھائی دیا؟

میں نے عرض کیا: خدایا! وہ علیؑ ہے۔ خدا نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا: کیا تو نے کسی کو اپنا جانشین بنایا ہے جو تیری طرف سے احکام پہنچائے اور لوگوں کو میری کتاب کے ان حصوں کی تعلیم دے جو وہ نہیں جانتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: خدایا! اس کا انتخاب تو نے کرنا ہے، کیونکہ تیرا انتخاب سب سے بہتر ہے۔

خدا نے فرمایا: میں نے تیرے لیے علیؑ کا انتخاب کیا ہے تو اُسے اپنا خلیفہ اور وصی مقرر کر۔ میں نے اُسے اپنے علم وحلم عطا کیا ہے اور وہ حقیقی امیرالمومنین ہے۔ امیرالمومنین کا لقب اسی سے مخصوص ہے۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد کسی کے لیے یہ لقب موزوں نہیں ہے۔

اے محمدؐ! علیؑ ہدایت کا پرچم ہے اور میرے اطاعت گزاروں کا امام ہے اور میرے اولیاء کا نور ہے اور علیؑ وہ کلمہ ہے جسے میں نے متقین کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ جس نے اُس سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اُس سے بغض رکھا تو اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

اے محمدؐ! جب زمین پر واپس جاؤ تو علیؑ کو اس کی بشارت دو۔ نبی اکرمؐ زمین پر تشریف لائے تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو ان باتوں سے آگاہ کیا۔ حضرت علیؑ نے کہا: میں تو بس اللہ کا عبد ہوں اور اس کے قبضۂ قدرت میں ہوں۔ اگر وہ مجھے عذاب دینا چاہے تو وہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا اور اگر وہ اپنا وعدہ پورا کرے تو وہ اس کے شایانِ شان ہے۔

رسولؐ خدا نے دعا کی اور کہا: خدایا! اس کے دل کو روشن فرما اور دین کی بہار کا اسے

Presented by Ziaraat.Com

ذریعہ بنا۔ خدا نے وحی فرمائی کہ میں نے تیری دعا قبول کرلی ہے، البتہ میں اس کی اتنی آزمائش کروں گا کہ آج تک کسی کی اتنی آزمائش نہیں کی ہوگی۔

رسولِ خدا نے عرض کیا: پروردگار! وہ میرا بھائی ہے اور میرا ساتھی ہے۔

خدا نے فرمایا: یہ بات میرے علم سابق میں پہلے سے آچکی ہے کہ اس کی آزمائش ہوگی اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کی آزمائش کی جائے گی۔ اور اگر علیؑ نہ ہوتا تو میرے گروہ کی پہچان ہی نہ ہوتی اور میرے اولیاء اور میرے رسولوں کے دوستوں کی دنیا میں پہچان نہ ہوتی۔ (امالی طوسی، ص ۳۴۴، مجلس ۱۲، حدیث ۴۵)

حدیث نمبر 80 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے والد ابراہیمؑ کی دعا کا ثمر ہوں۔

ہم نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ کیسے؟

آپؐ نے فرمایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام تمام امتحان میں کامیاب ہوئے تو اللہ نے انہیں انسانوں کی رہبری کا منصب دیتے ہوئے فرمایا: اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا "میں تجھے لوگوں کا امام مقرر کرتا ہوں"۔

ابراہیمؑ نے چاہا کہ خوشی کی تکمیل ہوجائے تو اُنہوں نے عرض کیا کہ میری نسل میں سے بھی امام مقرر فرما۔

اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: میں تم سے وہ وعدہ نہیں کروں گا جسے میں پورا نہ کروں۔ میں تیری نسل میں سے کسی ظالم کو امامت کا عہدہ نہیں دوں گا۔

ابراہیمؑ نے عرض کیا: پروردگار! ظالم کون ہے؟

اللہ نے فرمایا: جو مجھے چھوڑ کر بت پرستی کرے وہ ظالم ہے۔ اور میں کسی بھی بت پرست کو امامت کا عہدہ نہیں دوں گا۔ اس وقت ابراہیمؑ نے دعا مانگی: وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ "مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے محفوظ فرما"۔

پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا: ابراہیمؑ کی دعا مجھ تک اور علیؑ تک پہنچی ہے۔ نہ تو میں نے

Presented by Ziaraat.Com

کبھی بت پرستی کی ہے اور نہ ہی علیؑ نے کبھی کسی بت کو سجدہ کیا ہے۔ اللہ نے ہمیں مقامِ رہبری عطا کیا ہے۔ مجھے نبی بنایا ہے اور علیؑ کو وصی بنایا ہے۔ (امالی طوسی، ص ۳۷۹، مجلس ۱۳، حدیث ۶۳)

حدیث نمبر 81 شیخؒ نے امالی میں اپنی اسناد سے اشعث بن قیس کندی اور جویبر جبلی سے ایک روایت کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے: امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: ایک رات رسولؐ خدا ہمارے گھر تشریف لائے۔ حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا نے آپؐ سے اپنے افلاس کا شکوہ کیا اور کہا: بابا جان! ہماری حالت یہ ہے کہ ہمارے گھر میں ایک چادر ہے۔ اس کا نصف حصہ نیچے بچھاتے ہیں اور نصف حصہ اوڑھتے ہیں۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؑ! کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے زمین پر نگاہ ڈالی تو اس نے تیرے والد کو چنا اور اُسے اپنا صفی بنایا اور رسالت کے لیے مخصوص کیا اور اپنی وحی کا امین بنایا۔ پھر اللہ نے دوسری بار زمین پر نگاہ ڈالی تو تیرے شوہر کا انتخاب کیا اور حکم دیا کہ میں تمہارا نکاح اُس سے کر دوں اور اُسے اپنا وصی مقرر کروں۔ عرش نے اپنے رب کے حضور شکایت کی کہ مجھے ایسی زینت سے مزین فرما کہ اس جیسی زینت کسی انسان کو نصیب نہ ہوئی ہو۔ اللہ نے اُسے حسنؑ و حسینؑ کے ذریعہ سے زینت بخشی اور حسنینؑ کے ذریعہ سے اللہ نے جنت کے دو کونوں کو زینت بخشی ہے۔ (امالی طوسی، ص ۴۰۶، مجلس ۱۴، حدیث ۵۸)

حدیث نمبر 82 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی، پھر ہماری طرف رُخِ انور کر کے ہم سے فرمایا:

اے لوگو! جسے سورج نہ ملے تو اُسے چاند سے وابستہ ہونا چاہیے اور جسے چاند نہ ملے تو اُسے فرقدین (دو بڑے ستاروں) سے وابستگی اختیار کرنی چاہیے۔ یہ سنا تو میں، ابوایوب اور انس بن مالک کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس کی وضاحت فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: میں نے یہ بات بطور تمثیل کہی ہے۔ سورج سے میں خود مراد ہوں

Presented by Ziaraat.Com

اور میں نے یہ کہا کہ جب سورج کو نہ پاؤ تو چاند سے وابستگی اختیار کرو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ میری رحلت کے بعد میرے بھائی، وصی، وزیر، میرے قرض کو ادا کرنے والے، میری اولاد کے والد اور میرے جانشین علیؑ سے وابستگی اختیار کرو۔ چنانچہ میں سورج ہوں اور وہ چاند ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: حسنؑ و حسینؑ "فرقدین" (روشن ستارے) ہیں اور میری بیٹی فاطمہ زہراؑ ہے۔ میری عترت اہلِ بیتؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن اُن کے ساتھ ہے۔ یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں۔
(امالی طوسی، ص ۵۱۷، مجلس ۱۸، حدیث ۳۸)

حدیث نمبر 83 شیخ نے اپنی اسناد سے لکھا ہے کہ علی علیہ السلام نے یہودی عالم "رأس الیہود" سے کہا کہ تمہاری ملت کے کتنے فرقے ہوئے؟ اس نے کہا: "اتنے اتنے فرقے ہوئے۔

آپؑ نے فرمایا: تو نے جھوٹ کہا ہے۔ پھر آپؑ نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا: خدا کی قسم! اگر میرے لیے مسند بچھا دی جائے تو میں تورات والوں کا فیصلہ ان کی تورات سے کروں گا اور اہلِ انجیل کا فیصلہ اُن کی انجیل سے کروں گا اور اہلِ زبور کا فیصلہ اُن کی زبور سے کروں گا اور اہلِ قرآن کا فیصلہ قرآن سے کروں گا۔

اے لوگو! یہودیوں کے اکہتر گروہ ہوئے جن میں ستر دوزخی اور ایک فرقہ ناجی ہے اور ان میں سے ناجی فرقہ وہ ہے جس نے موسیٰ کے بعد اُن کے وصی یوشع بن نونؑ کی پیروی کی تھی۔

نصاریٰ کے بہتر فرقے بنے، جن میں سے اکہتر دوزخی اور ایک فرقہ ناجی ہے اور یہ وہ فرقہ ہے جس نے وصی عیسیٰؑ شمعونؑ کی پیروی کی تھی۔

اور اس اُمت کے عنقریب تہتر فرقے ہوں گے۔ بہتر فرقے دوزخ میں جائیں گے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا اور ناجی فرقہ وہی ہوگا جو وصیِ محمدؐ کی پیروی کرے گا۔ یہ کہہ کر آپؑ نے اپنے سینہ پر ہاتھ مارا۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر فرمایا: ان تہتر میں سے تیرہ فرقے میری محبت ومودت کا دعویٰ کریں گے ان میں سے ایک جنت میں ہوگا اور وہ ایسا گروہ ہوگا جو اعتدال کی روش پر ہوگا۔ بارہ فرقے دوزخ میں ہوں گے۔ (امالی طوسی، ص ۵۲۴، مجلس ۱۹، حدیث ۶۶)

حدیث نمبر 84 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت عمار یاسرؓ سے روایت کی ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: میں نے یہ روایت حضرت ابوذر غفاریؓ سے سنی ہے۔ حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو دیکھا، آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور آپؐ نے ان سے یہ فرمایا:

اے علیؑ! تو میرا بھائی، میرا وصی، میرا وزیر اور میرا امین ہے۔ میری زندگی اور وفات کے بعد تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی لیکن میرے ساتھ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جس شخص کو تیری محبت پر موت آئے گی تو اللہ اس کا خاتمہ امن وایمان پر کرے گا اور جس کا خاتمہ تیرے بغض پر ہوا تو اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ (امالیٔ طوسی، ص ۵۴۵، مجلس ۲۰، حدیث ۳)

حدیث نمبر 85 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنی وفات سے قبل خلیفہ کے انتخاب کے لیے چھ رکنی شوریٰ تشکیل دی تھی۔ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں حضرت علی علیہ السلام نے اُنہیں خطاب کیا اور فرمایا کہ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں اگر وہ حق ہو تو اس کی تصدیق کرنا ورنہ تردید کرنا۔

پھر آپؑ نے یکے بعد دیگرے اپنے فضائل ومناقب بیان کیے جسے سب نے تسلیم کیا۔ اس گفتگو میں آپؑ نے یہ بھی فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا نے یہ فرمایا ہو کہ قیامت کے دن تو عرش کی دائیں جانب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تجھے دو چادریں پہنائے گا، ایک سرخ ہوگی اور ایک سبز ہوگی؟

حاضرین نے کہا: رسولؐ خدا نے یہ کلمات آپ کے لیے فرمائے تھے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے رسولؐ خدا نے

Presented by Ziaraat.Com

جنت کے پھل کھلائے ہوں اور کھلاتے وقت یہ فرمایا ہے کہ یہ پھل جبریل امینؑ جنت سے لائے ہیں اور اسے یا تو نبی کھا سکتا ہے یا پھر نبی کا وصی کھا سکتا ہے؟

حاضرین نے کہا: یہ شرف آپؑ سے ہی مخصوص ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جس کے لیے رسولؐ خدا نے غدیر خم میں مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِی مَولَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَن وَالَاہُ وَعَادِ مَن عَادَاہُ ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے، خدایا! جو اس سے دوستی کرے تو بھی اس سے دوستی کر اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی کر''۔

حاضرین نے کہا: یہ شرف آپؑ سے ہی مخصوص ہے۔

فضیلت علیؑ بزبانِ عمرو بن میمون

حدیث نمبر 86 شیخؒ نے اپنی اسناد سے ابواسحاق سے روایت کی، اس نے عمرو بن میمون اودی کے متعلق بیان کیا کہ ان کے سامنے حیدر کرارؑ کا ذکر چھڑا اور کسی نے کہا کہ لوگ علیؑ سے ناراض ہیں اور ان کا شکوہ کرتے ہیں۔

عمرو بن میمون اودی نے کہا کہ ایسے لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

پھر انہوں نے کہا کہ میں نے رسولؐ خدا کے صحابہ کی ایک جماعت سے جن میں حذیفہ بن یمان اور کعب بن عجرہ بھی شامل ہیں، یہ سنا ہے کہ علی بن ابی طالبؑ کو خدا نے ایسے فضائل و مناقب عطا کیے ہیں جو آج تک کسی دوسرے انسان کو نہیں ملے:

① حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اولین و آخرین کی تمام خواتین کی سردار ہیں اور وہ بی بی حضرت علیؑ کی زوجہ ہیں۔ آج تک کسی نے اتنی بڑی فضیلت دیکھی یا سنی ہے یا دنیا میں کوئی مرد ایسا بھی گزرا ہے جس کی بیوی خاتونِ جنت جیسی ہو؟

② حسنؑ و حسینؑ کے متعلق رسول کریمؐ نے فرمایا: یہ دونوں جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور یہ دونوں حضرت علیؑ کے فرزند ہیں۔

③ رسولؐ خدا حضرت علیؑ کے خسر تھے اور حضرت علیؑ رسولؐ خدا کے اہل و ازواج میں وصی تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

④ رسولؐ خدا نے حکمِ الٰہی سے صحابہ کے تمام دروازے بند کرا دیئے تھے، لیکن علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا تھا۔

⑤ جنگِ خیبر کے وقت حضرت علیؑ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ رسولؐ خدا نے اپنا لعابِ دہن اُن کی آنکھوں پہ لگایا تو آپؑ ٹھیک ہوگئے تھے۔ پھر اس کے بعد ساری زندگی ان کی آنکھوں میں آشوب نہیں اُترا تھا اور اُنہیں سردی گرمی کی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔ رسولِ خدا نے اُنہیں اپنا علم عطا کیا تھا اور انہوں نے خیبر کا قلعہ فتح کیا تھا۔

⑥ رسولؐ خدا نے غدیرِخم میں ان کے نام کی منادی کی تھی اور اپنی اُمت پر ان کی ولایت کو فرض کیا تھا اور لوگوں کے سامنے علیؑ کی عظمت بیان کی تھی اور آپؐ نے فرمایا تھا: ایھا الناس من اولٰی بکم منکم بانفسکم؟ ''لوگو! تمہاری جانوں پر تم سے بھی زیادہ کس کو حق تصرف حاصل ہے؟

سب نے کہا تھا: اللہ اور اس کے رسول کو حقِ تصرف حاصل ہے۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا تھا: فَمَن کُنتُ مَولَاہُ فَھٰذَا عَلِی مَولَاہُ ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے''۔

⑦ علیؑ بن ابی طالب چادرِ تطہیر کا فرد ہے۔ اللہ نے اُن سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھا ہے اور اُنہیں کامل طہارت سے نوازا ہے۔

⑧ ایک مرتبہ رسولؐ خدا کی خدمت میں بھنا ہوا پرندہ پیش کیا گیا تو آپؐ نے دعا مانگی: ''خدایا! تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ تجھے پیارا ہو، اسے یہاں لے آ، تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت کھائے''۔

اِدھر رسولؐ خدا کی دعا ختم ہوئی اُدھر حضرت دعائے پیغمبرؐ کا ثمر بن کر آئے۔

⑨ اللہ نے سورۂ برأت کی ابتدائی آیات نازل کیں تو رسولؐ خدا نے حضرت ابوبکر کو وہ آیات دے کر مکہ جانے کا حکم دیا۔ ابھی وہ راستہ میں ہی تھے کہ آپؐ نے حکمِ خداوندی کے تحت اُنھیں اس خدمت سے معزول کیا اور علیؑ بن ابی طالب کو ان کی جگہ روانہ کیا اور فرمایا: یہ پیغام یا میں خود پہنچا سکتا ہوں یا وہ پہنچا سکتا ہے جو مجھ سے ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علیؑ کو رسول اکرمؐ سے ان کی زندگی اور ان کی وفات کے بعد مقامِ منسیت حاصل تھا۔

⑩ وہ علمِ رسولؐ کے مخزن تھے اور آنحضرتؐ نے فرمایا تھا:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْمَدِينَةَ مِنْ بَابِهَا

''میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے جسے علم کی ضرورت ہو تو وہ شہر کے دروازے سے آئے''۔

۱۱ انہوں نے تمام غزوات میں رسولؐ خدا کی حفاظت کی۔

۱۲ وہ رسول اکرمؐ پر سب سے پہلے ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور آپ کی پیروی کی۔

۱۳ حضرت علیؑ پہلے انسان تھے، جنھوں نے اللہ کی نماز پڑھی۔ علیؑ سے بڑھ کر خدا اور رسول کا کوئی مقرب نہیں ہے، اسی لیے علیؑ کا قیاس لوگوں سے نہیں کیا جاسکتا۔ (امالی طوسی، ص ۵۵۹، مجلس ۲۰، حدیث ۸)

حدیث نمبر 87 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا:

میں رسولؐ خدا کے مرضِ موت میں ان کے پاس تھا، آپ کا سر میری گود میں تھا۔ عباس پنکھا جھل رہے تھے۔ آپؐ بے ہوش ہوگئے، پھر آپؐ نے آنکھیں کھول دیں اور آپؐ نے عباس سے فرمایا: چچا جان! آپ میری وصیت قبول کریں اور میرے قرض چکائیں اور میرے وعدے پورے کریں۔

عباس نے جواب دیا: یارسولؐ اللہ! آپ تو ہوا سے بھی زیادہ سخی ہیں۔ میری دولت آپؐ کے قرض اور وعدے پورے کرنے سے بہت کم ہے، لہٰذا مجھے معذور رکھیں۔ آنحضرتؐ نے تین بار عباس کو یہ پیش کش کی، لیکن اُس نے ہر بار معذرت کی۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: اب میں یہ بات اس سے کہوں گا جو تیری طرح سے معذرت نہیں

Presented by Ziaraat.Com

کرے گا۔

پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا: علیؑ! میری وصیت قبول کر اور میرے قرض چکا اور میرے وعدے پورے کر۔

آنحضرتؐ کا یہ فرمان سنا تو میرے آنسو ٹپکنے لگے اور میں شدتِ غم سے جواب نہ دے سکا۔ آپؐ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا: علیؑ! میری وصیت قبول کر اور میرے قرض چکا اور میرے وعدے پورے کر۔

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! میں ایسا ہی کروں گا۔ پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا: مجھے سہارا دے کر بٹھاؤ۔ میں نے آپ کو سہارا دے کر بٹھایا تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا:

اے علیؑ! تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور تو ہی میرا وصی ہے اور تو ہی میرے خاندان میں میرا جانشین ہے۔ پھر آپؐ نے بلالؓ سے فرمایا: تم میری زرہ اور میرا خچر اور اس کی زین اور میرا وہ کمربند لاؤ جسے میں زرہ کے اُوپر باندھا کرتا ہوں۔ بلالؓ تمام اشیاء لائے۔ خچر رسولؐ خدا کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اٹھو اور یہ اشیاء اپنے قبضہ میں لے لو۔ میں اُٹھا اور عباس اپنی جگہ سے اُٹھ کر میری جگہ پر بیٹھ گئے۔ میں نے تمام چیزیں وصول کیں۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: ان اشیاء کو اپنے گھر لے جاؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر میں واپس آیا اور آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور آپؐ نے اپنی انگشتری اُتاری اور میرے حوالے کی اور فرمایا: علیؑ! یہ انگشتری لو، یہ انگشتری دنیا اور آخرت میں تیری ملکیت ہے۔

اس وقت گھر بنی ہاشم اور دوسرے مسلمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ آپؐ نے گھر میں موجود افراد سے فرمایا: اے بنی ہاشم! اے گروہِ مسلمین! تم لوگ علیؑ کی مخالفت نہ کرنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ علیؑ سے حسد نہ کرنا ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

پھر آپؐ نے عباس سے فرمایا: تم علیؑ کی جگہ چھوڑ دو۔

Presented by Ziaraat.Com

عباس نے کہا: آپؐ بزرگ کو کھڑا کر کے نوجوان کو اس کی جگہ بٹھانا چاہتے ہیں؟
رسولؐ خدا نے تین بار ان کلمات کا اعادہ کیا۔ عباسؓ ناراض ہو کر اُٹھا اور میں اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے چچا! اے عباسؓ! اے رسولؐ اللہ کے چچا! میں دنیا سے رخصت ہوتے وقت تجھ پر ناراض ہو کر نہیں جانا چاہتا، ورنہ مری ناراضگی کی وجہ سے تم دوزخ میں چلے جاؤ گے۔

عباس واپس آئے اور بیٹھ گئے۔ (امالی طوسی، ص ۳۷۵، مجلس ۲۲، حدیث ۲)

حدیث نمبر 88 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن عباس کی زبانی حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب رسولؐ خدا پر وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ (الشعراء:۲۱۴) (آپؐ اپنے قریبی رشتہ داروں کو تبلیغ کریں) کی آیت مجیدہ نازل ہوئی۔ (یہ روایت انہی الفاظ کے ساتھ باب ۲۲ کی حدیث ۴۴ کے ضمن میں بیان کی جا چکی ہے۔ شائقین اس مقام کی طرف رجوع فرمائیں۔ من المترجم)

حدیث نمبر 89 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے منصور دوانقی کے مقرب خاص ربیع بن یونس سے روایت کی۔ اس نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ سنتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے رسولؐ خدا کی زندگی میں سجدۂ شکر ادا کیا تھا۔ آپؑ فرمائیں کہ اس سجدہ کا پس منظر کیا تھا؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کو کسی مہم کے سلسلہ میں روانہ کیا تھا۔ آپ اس مہم کو خوش اسلوبی سے بجا لائے۔ چنانچہ اس مہم سے فارغ ہو کر آپ مدینہ آئے۔ وقتِ نماز تھا۔ آپؑ نے حبیبؐ خدا کی امامت میں نمازِ ظہر ادا کی۔ جب آنحضرتؐ نمازِ ظہر پڑھ چکے تو آپؐ نے علیؑ کو گلے لگایا اور خیر خیریت دریافت کی اور سفر کے تمام حالات پوچھے۔

حضرت علیؑ نے سفر کے تمام واقعات آپؐ سے بیان فرمائے۔ حضرت علیؑ کی زبانی ان کی کامیابی کے حالات سن کر آپ کا چہرہ کھل اُٹھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: علیؑ! تمہارے

Presented by Ziaraat.Com

آنے سے قبل زوال کے وقت جبریلؑ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ ابھی کچھ دیر بعد علیؑ آنے والے ہیں اور انہوں نے خیر وخوبی سے اپنی مہم کو سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے مجھے وہ تمام حالات بتائے جو ابھی تم نے بیان کیے ہیں۔ پھر جبریلؑ نے مجھ سے کہا:

اے محمدؐ! آدمؑ کے بعد نسلِ آدمؑ میں سے اسی نے نجات پائی تھی جس نے شیثؑ کی پیروی کی۔ شیثؑ نے اپنے والد آدمؑ کی وجہ سے نجات پائی تھی اور آدمؑ کو اللہ نے نجات دی تھی۔ اسی طرح سے نوحؑ کے بعد ان لوگوں نے نجات پائی، جنہوں نے اُن کے وصی سامؑ کی پیروی کی تھی۔ سام نے نوحؑ کی وجہ سے نجات پائی اور نوحؑ کو اللہ نے نجات عطا فرمائی۔

ابراہیمؑ کے بعد ان لوگوں نے نجات حاصل کی، جنہوں نے اسماعیلؑ کی پیروی کی تھی۔ اسماعیلؑ (و اسحاقؑ) نے ابراہیمؑ کے ذریعہ سے نجات پائی تھی اور ابراہیمؑ نے خدا کے ذریعہ سے نجات پائی تھی۔

حضرت موسیٰؑ کے بعد ان لوگوں نے نجات پائی تھی، جنہوں نے ان کے وصی یوشع بن نونؑ کی پیروی کی تھی۔ یوشعؑ کو حضرت موسیٰؑ کی وجہ سے نجات ملی تھی اور حضرت موسیٰؑ کو اللہ کی طرف سے نجات ملی تھی۔

حضرت عیسیٰؑ کے بعد ان لوگوں نے نجات پائی، جنہوں شمعونؑ وصی عیسیٰؑ کی پیروی کی تھی۔ اُمت نے شمعونؑ کی وجہ سے نجات پائی اور شمعونؑ نے عیسیٰؑ کی وجہ سے نجات پائی اور عیسیٰؑ کو اللہ کی طرف سے نجات ملی تھی۔

اے محمدؐ! تیری اُمت میں سے وہی نجات پائے گا جو علیؑ سے وابستہ رہے گا۔ تیری اُمت علیؑ کی وجہ سے نجات پائے گی اور علیؑ آپ کی وجہ سے نجات پائیں گے اور آپ کو اللہ براہ راست نجات دے گا۔

اللہ نے آپ کو سید الانبیاء بنایا ہے اور علیؑ کو سید الاوصیاء بنایا ہے اور آپؐ کی ذریت سے اللہ نے امامت کا سلسلہ جاری کیا ہے جو کہ قیامت تک جاری رہے گا۔

یہ سنا تو حضرت علی علیہ السلام نے سجدۂ شکر ادا کیا اور اپنے رخسار بھی زمین پر رکھے جس کی وجہ سے آپؑ کے رخساروں پر خاک چمٹ گئی۔ (امالی شیخ طوسی، ص ۵۹۲، مجلس ۲۵)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 90 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت علی علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے، آپؑ نے فرمایا:

جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت مرضِ موت میں زیادہ ناسازگار ہوئی تو اس وقت آپ کا سر میری گود میں تھا۔ اُس وقت گھر مہاجرین وانصار سے بھرا ہوا تھا۔ عباسؓ آپ کے سامنے کھڑے اپنی چادر سے پنکھا جھل رہے تھے۔ آپؐ کبھی بے ہوش ہو جاتے تھے اور کبھی آپ کو افاقہ ہو جاتا تھا۔ کبھی آپؐ کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی تھی اور کبھی درست ہو جاتی تھی۔

آپؐ نے عباسؓ سے فرمایا: اے رسولؐ خدا کا چچا! میرے اہل وازواج کے متعلق میری وصیت کو قبول کر اور میرا قرض چکا اور میرے وعدے پورے کر اور میرے معاہدے پورے کر۔

عباسؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں ایک بوڑھا شخص ہوں، میرے ہاں کافی اولاد ہے اور میں کچھ زیادہ دولت مند بھی نہیں ہوں۔ جب کہ آپؐ کی سخاوت تو بادلوں اور تیز ہواؤں سے بھی زیادہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ میری بجائے کسی اور کا انتخاب کریں۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اچھا میں یہ ذمہ داری اس کے سپرد کرتا ہوں جو اس کا حق ادا کرے گا اور وہ تمہارے طرح سے جواب نہیں دے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے مجھ سے فرمایا: یاعلیؑ! یہ ذمہ داری اُٹھاؤ۔ تم میری وصیت قبول کرو اور میرے وعدے پورے کرو اور میرے قرض چکاؤ اور میرے خاندان میں میرے جانشین بنو اور میرے بعد آنے والوں تک دینِ اسلام پہنچاؤ۔

جب میں نے آنحضرتؐ کی زبان سے یہ کلمات سے تو یقین ہو گیا کہ آپؐ اس دنیا سے رحلت کرنے والے ہیں۔ میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور رونے لگا اور شدتِ غم سے کوئی جواب نہ دے سکا۔

آنحضرتؐ نے پھر فرمایا: یاعلیؑ! کیا تم میری وصیت قبول کرتے ہو؟

میں نے گلوگیر لہجہ میں عرض کیا: جی ہاں، یارسولؐ اللہ!

Presented by Ziaraat.Com

اس وقت اچھی طرح سے میری آواز گلے سے نکل نہیں رہی تھی۔ آنحضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا: میری اشیاء یہاں لاؤ، میرے پاس ذوالفقار لاؤ اور میری زرہ ''ذات الفضول'' لاؤ اور میری خود ''ذی الجبین'' لاؤ۔ میرا پرچم عقاب لاؤ۔ میری بکری اور عصائے ممشوق لاؤ۔ چنانچہ بلالؓ تمام اشیاء لے آئے، البتہ وہ زرہ نہ لائے، کیونکہ وہ اس وقت رہن میں پڑی ہوئی تھی۔

پھر آپؐ نے فرمایا: میرا گھوڑا ''مرتجز'' اور میری ناقہ ''عضباء'' اور میرے خچر ''یعفور اور دلدل'' بھی لاؤ۔ بلالؓ تمام چیزیں دروازے پر لائے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: میری دستار ''السحیہ'' اور ''سحاب'' لاؤ۔ بلالؓ وہ بھی لے آئے۔

پھر آپؐ نے وہ پٹی طلب کی جسے آپ جنگ میں زرہ کے اُوپر باندھا کرتے تھے۔ جب تمام اشیاء آ چکیں تو آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! یہ تمام چیزیں وصول کرلو۔ آپؐ نے انگلی دراز کر کے فرمایا: میں ان سب لوگوں کی موجودگی میں اپنا اثاثہ تمہیں اس لیے دے رہا ہوں کہ میرے جانے کے بعد کوئی تم سے جھگڑا نہ کرے۔ میں بوجھل قدموں سے اُٹھا اور تمام اشیاء لے کر گھر گیا۔ اور کچھ لمحات بعد میں واپس آیا تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ علیؑ مجھے سہارا دے کر بٹھاؤ۔ میں نے اپنے سینہ سے آپ کو سہارا دے کر بٹھایا۔ اس وقت آپ کا سر بیماری کی وجہ سے ٹِک نہیں پا رہا تھا۔ اس کے باوجود آپؐ نے بلند آواز سے یہ فرمایا جسے قریب اور دُور بیٹھے ہوئے تمام افراد نے سنا:

ان اخی ووصی و وزیری وخلیفتی فی اهلی علی بن ابی طالب یقضی دینی وینجز موعدی

''علیؑ بن ابی طالبؑ میرا بھائی ہے، میرا وصی ہے اور میرا وزیر ہے اور میرے خاندان میں میرا جانشین ہے، وہی میرا قرض ادا کرے گا اور میرے وعدے پورے کرے گا''۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے بنی ہاشم! اے اولادِ عبدالمطلب! علیؑ سے بُغض نہ رکھنا اور علیؑ کے حکم کی مخالفت نہ کرنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اس سے حسد نہ کرنا اور اس سے منہ نہ

Presented by Ziaraat.Com

موڑنا ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے لٹا دو۔ میں نے آپ کو لٹا دیا، پھر آپؐ نے بلالؓ سے فرمایا: تم میرے فرزندوں حسنؑ و حسینؑ کو میرے پاس لے آؤ۔ بلالؓ دونوں بچوں کو لائے۔ آپؐ نے انہیں اپنے سینے کا سہارا دیا اور بچوں کی خوشبو سونگھنے لگے۔ میں نے خیال کیا کہ آپ کی حالت نازک ہے اور یہ بچے آپ کو اذیت کا سبب نہ بنیں۔ میں اُٹھا، تا کہ اُنہیں اُٹھا لوں۔

آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! انہیں کچھ نہ کہو یہ میری خوشبو سونگھ لیں۔ یہ میری ملاقات کا زاد لے لیں، میں ان کی ملاقات کا زاد لے لوں۔ میرے بعد سخت ترین حالات درپیش ہوں گے۔ اللہ اس پر لعنت کرے جو ان دونوں کو خوف زدہ کرے۔

خدایا! میں یہ دونوں بچے تیری امانت میں دیتا ہوں اور نیک مومنین کی امانت میں دیتا ہوں۔ (امالی طوسی، ص۶۰۲، مجلس ۲۷، حدیث اول)

حدیث نمبر 91 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد حضرت سلمان فارسیؓ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں رسولؐ خدا کی مرضِ موت میں ان کی عیادت کرنے کے لیے گیا۔ وہاں کچھ دیر بیٹھ کر باہر آنے لگا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: سلمانؓ! بیٹھ جاؤ، اللہ تمہیں بہتر کام کا گواہ بنانا چاہتا ہے۔

سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں آپ کا حکم سن کر بیٹھ گیا۔ میں بیٹھا تھا کہ اس دوران آپؐ کے خاندان اور آپؐ کے اصحاب آپ کی طبع پرسی کے لیے آئے۔ حضرت فاطمہؑ بھی اپنے والد کی تیمارداری کے لیے تشریف لائیں۔ جب انہوں نے آنحضرتؐ کی نقاہت دیکھی تو رونے لگ گئیں۔ ان کے آنسو ان کے رخساروں پر بہنے لگے۔ رسولؐ خدا نے حضرت سیدہؑ کو روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: میری پیاری بیٹی! اللہ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب کرے۔ آپؑ کیوں رو رہی ہیں؟

حضرت سیدہؑ نے عرض کیا: ابا جان! آپ کی یہ حالت دیکھ کر روؤں نہیں تو اور کیا کروں؟

Presented by Ziaraat.Com

رسول اکرمؐ نے فرمایا: فاطمہؑ! خدا پر بھروسہ رکھو، تم سے پہلے جس طرح سے انبیاء اور ان کی ازواج نے صبر کیا تھا، تم بھی ویسا ہی صبر کرو۔ پھر آپؐ نے حضرت سیدہؑ سے فرمایا: فاطمہؑ! کیا میں تمہیں خوش خبری نہ دوں؟

حضرت سیدہؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں؟

آپؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو چنا تو انہیں نبی بنایا اور تمام مخلوق کی طرف اُنہیں رسول بنا کر بھیجا۔ پھر اس نے علیؑ کا انتخاب کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمہارا نکاح اُس سے کروں۔ چنانچہ میں نے حکمِ خداوندی کے تحت تمہیں اس کی زوجیت میں دیا اور حکمِ خداوندی کے تحت میں نے آپؑ کے شوہر کو وزیر اور وصی مقرر کیا ہے۔

فاطمہؑ! میرے بعد تمام مسلمانوں پر علیؑ کے زیادہ حقوق ہیں۔ وہ اول المسلمین ہیں اور علم و حلم میں سب سے فائق ہیں۔ اور میزانِ عدل میں ان کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہے۔ یہ سنا تو حضرت فاطمہؑ خوش ہو گئیں۔

رسول اکرمؐ نے ان سے فرمایا: فاطمہؑ! کیا میں نے تمہیں خوش کیا ہے؟

بی بی نے عرض کیا: جی ہاں، بابا جان!

پھر آپؐ نے فرمایا: میں تمہارے خاوند اور تمہارے ابن عم کی مزید خوبیاں نہ بتاؤں؟

آپؑ نے عرض کیا: ضرور بتائیں بابا جان!

آپؐ نے فرمایا: اس پوری اُمت میں سے اللہ اور رسولؐ پر سب سے پہلے علیؑ اور تمہاری والدہ خدیجہؑ ایمان لائی تھیں۔ خدا کا پیغام پہنچانے میں علیؑ نے ہی میری مدد کی تھی۔

فاطمہؑ! علیؑ میرا بھائی اور میرا منتخب فرد اور میری اولاد کا والد ہے۔

خدا نے علیؑ کو کئی ایسی خصوصیات عطا کی ہیں جو اس کے علاوہ اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی نصیب نہ ہوئیں، لہٰذا تم اچھے انداز سے صبر کرو اور جان لو کہ تمہارے والد خدا کے حضور جا رہے ہیں۔

حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا: بابا جان! آپؐ نے مجھے خوش کیا، پھر آپؐ

Presented by Ziaraat.Com

نے مجھے مغموم بنایا۔

آپؐ نے فرمایا: پیاری بیٹی! دنیا کے اُمور ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ یہاں خوشی اور غمی ملی ہوئی ہوتی ہے اور یہاں صاف اور گدلا پانی ملا ہوا ہوتا ہے۔ پیاری بیٹی! کیا میں تمہیں اور زیادہ خوش نہ کروں؟

بی بی نے عرض کیا: کیوں نہیں بابا جان!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو ان کی دو قسمیں بنائیں۔ اس نے مجھے اور علیؑ کو بہترین قسم میں شامل فرمایا جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے:

وَاَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ (الواقعہ:۲۷) ''دائیں ہاتھ والے تو دائیں ہاتھ والے کیا ہیں؟'' پھر خدا نے قبائل مقرر کیے تو ہمیں بہترین قبیلہ کا فرد بنایا۔ ارشاد خداوندی ہے: (الحجرات:۱۳) وَجَعَلۡنٰكُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰكُمۡ (ہم نے تمہاری قومیں اور قبائل بنائے، تاکہ تمہاری پہچان ہو، اللہ کے ہاں وہی زیادہ عزت والا ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے)۔ پھر قبائل میں اللہ نے گھر بنائے، ہمیں بہترین گھر کا فرد بنایا جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:

اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا (الاحزاب:۳۳) (اے اہلِ بیتؑ! اللہ کا تو بس یہی ارادہ ہے کہ وہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھے اور تمہیں ایسی طہارت دے جیسا کہ طہارت کا حق ہے)۔

پھر اللہ نے اس گھر والوں میں سے مجھے چنا اور علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور تمہیں چنا۔ میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں، علیؑ سید العرب ہے اور تو سیدۃ النساء ہے اور حسنؑ وحسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور تیری ہی نسل میں سے مہدیؑ ہوگا جو ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (امالی طوسی، ص۶۰۷، مجلس ۲۸، حدیث۲)

حدیث نمبر 92 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اس نے کہا کہ ایک دن ہم مسجد نبویؐ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ دیر بعد رسول اکرمؐ کھڑے ہوئے۔ ہم بھی کھڑے ہوئے کہ اتنے میں علیؑ مسجد میں

Presented by Ziaraat.Com

آ ئے۔ علیؑ کو آتا دیکھ کر رسول اکرمؐ بیٹھ گئے اور علیؑ سے فرمایا: تمہارے آنے کی وجہ سے میں بیٹھ گیا ہوں۔ کیا میں تمہیں تمہارے کچھ فضائل کی خبر نہ دوں؟

میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں خاتم الانبیاءؑ ہوں اور تم خاتم الاوصیاءؑ ہو۔ قیامت کے دن جہاں موسیٰؑ ہوں گے وہاں یوشع بن نونؑ ہوں گے اور جہاں میں ہوں گا وہاں تم ہو گے۔ جو مجھ سے پوچھا جائے گا وہ تم سے پوچھا جائے گا۔ ابھی سے جواب کی تیاری کرلو۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: اے نبیؐ اللہ! آپؐ میرے لیے کیا بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کی ہدایت کے مطابق چلتا رہوں؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جسے خدا راہِ راست پر چلائے تو اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کی گمراہی کا خدا فیصلہ کردے تو اُسے راہِ راست پر کوئی نہیں چلا سکتا۔ اللہ تیرا ہادی اور معلم ہے اور تیرا حق ہے کہ خدا کی ہدایت کو یاد کرے۔ اللہ نے میرا، تیرا اور تیرے شیعوں اور محبہ داروں کا میثاق لیا ہے۔

تیرے شیعہ میرے شیعہ ہیں اور وہ میرے محبوب ہیں اور وہی صاحبانِ عقل ہیں۔ ان کا اللہ پر حق ہے کہ انہیں جنگ میں جگہ دے اور انہیں جنت میں بادشاہوں جیسی رہائش گاہیں عطا کرے اور پاکیزگی و طہارت ان کا حق ہے۔ (امالی طوسی، ص ۶۱۳، مجلس ۲۹، حدیث اول)

حدیث نمبر 93 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا کرم اور اپنی رحمت کرتے ہوئے تم پر فرائض فرض کیے اور ذاتی طور پر اللہ کو ان فرائض کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ یہ خالص اس کی رحمت ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اس نے تم پر فرائض اس لیے فرض کیے کہ پاک اور ناپاک کو جدا کیا جائے اور تمہارے سینوں میں موجود جذبات کی آزمائش کی جائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو خالص کیا جائے اور اس طرح سے تم اس کی رحمت کی طرف سبقت کرسکتے ہو اور جنت میں تمہارے مقامات ایک دوسرے سے متفاوت ہوسکیں۔

چنانچہ اللہ نے تم پر حج، عمرہ، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور ولایت کو واجب کیا ہے اور اللہ نے تمہارے لیے دروازہ بنایا ہے تاکہ اُس کے ذریعہ سے تم فرائض کے دروازوں کو کھول

Presented by Ziaraat.Com

سکو۔ اگر محمد مصطفیؐ اور اُن کی اولاد کے اوصیاء نہ ہوتے تو تم جانوروں کی طرح سے حیران و پریشان ہو جاتے، تمہیں کسی فرض کی پہچان نہ ہوتی۔

ہر شہر میں داخل ہونے کے لیے دروازے سے داخل ہونا پڑتا ہے۔ اللہ نے تمہارے نبی کے بعد جب تم پر اولیاء مقرر کیے تو اس نے اس کے ساتھ دین کی تکمیل کی اور فرمایا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:۳)

''آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کی ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا ہے''۔

اللہ نے تم پر اپنے اولیاء کے حقوق مقرر کیے ہیں اور تمہیں ان کی ادائیگی کا حکم دیا ہے تا کہ تمہارے لیے تمہاری بیویاں، مال و دولت، خورد و نوش حلال ہو سکے اور تمہاری دولت میں برکت اور بڑھوتری پیدا ہو۔ اس طرح سے خدا یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ خدا کی اَن دیکھے اطاعت کون کرتا ہے؟

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (الشوریٰ:۲۳) ''آپ کہہ دیں کہ میں تم میں سے اس کی کوئی اُجرت نہیں مانگتا بجز اس کے کہ میرے قرابت داروں سے مودت رکھو''۔

جان لو کہ بُخل کرنے والا اپنی ذات کے لیے بُخل کرتا ہے، اللہ بے نیاز ہے اور تم ضرورت مند ہو وہ تمہیں تمہارے اعمال کی خبر دے گا اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے اور ظالموں کے علاوہ کسی کے لیے ہلاکت نہیں ہے۔ (امالی شیخ طوسی، ص ۵۵۷، مجلس ۳۴، حدیث ۵)

حدیث نمبر 94 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک دن مقام ''ابطح'' پر میں سویا۔ علیؑ میری دائیں جانب سوئے اور جعفر میری بائیں جانب سوئے اور حمزہ میرے پاؤں کے پاس سوئے۔ اتنے میں جبریلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ نازل ہوئے۔ ان کے پروں کی

Presented by Ziaraat.Com

پھڑ پھڑاہٹ سن کر میں گھبرا گیا۔ میں نے سر اُٹھایا تو اسرافیلؑ حضرت جبرئیلؑ سے کہہ رہے تھے: ان چار افراد میں سے تمہیں اور ہمیں کس کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جبرئیلؑ نے زمین پر پاؤں کی ٹھوکر ماری اور میری طرف اشارہ کیا اور کہا کہ ہمیں اس کی طرف بھیجا گیا ہے۔ یہ محمدؐ سیدالانبیاء ہے۔ میکائیلؑ نے کہا: اس کے دائیں جانب کون ہے؟ جبرئیلؑ نے بتایا: یہ اس کا بھائی اور اس کا وصی اور اس کا ابن عم ہے۔ (امالی شیخ طوسی، ص ۲۳۷، مجلس ۴۳، حدیث ۷)

آسمانی دستر خوان

حدیث نمبر 95 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے روایت کی کہ ایک دن حضرت علیؑ کے گھر میں فاقہ تھا۔ آپؑ نے اپنی زوجہ سے فرمایا: فاطمہؑ! کیا کھانے کے لیے آپؑ کے پاس کچھ ہے؟

حضرت سیدہؑ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے میرے والد کو نبوت سے سرفراز کیا اور آپؑ کو وصایت سے سرفراز کیا میرے پاس کسی انسان کو کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارے گھر میں دو دنوں سے فاقہ ہے۔ میں اور میرے بچے دو دنوں سے بھوک کی مشقت برداشت کر رہے ہیں اور میں دنوں تک آپؑ کو کھانا کھلاتی رہی۔ اب میرے پاس کچھ بھی باقی نہیں ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: آپؑ نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا؟

حضرت سیدہؑ نے عرض کیا: میں آپؑ کو ایسے کام کی زحمت دینا نہیں چاہتی تھی جو آپؑ کے بس سے باہر ہو۔

آپؑ خدا پر بھروسہ کر کے گھر سے باہر آئے۔ ایک شخص نے ایک دینار قرض لیا اور اشیائے خورد و نوش خریدنے کے لیے بازار کی طرف چل پڑے۔ راستہ میں آپؑ نے صحابی رسولؐ مقدادؓ کو دیکھا جو کہ سخت گرمی میں اِدھر اُدھر پھر رہے تھے۔

آپؑ نے مقدادؓ سے فرمایا: مقدادؓ! اس گرمی میں حیران و پریشان ہو کر کیوں پھر رہے ہو؟

Presented by Ziaraat.Com

مقدادؓ نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ میرا راز جاننے کی کوشش نہ کریں۔

آپؑ نے فرمایا: جب تک مجھے تمہاری پریشانی کا علم نہ ہوگا اس وقت تک میں یہاں سے آگے نہیں جاؤں گا۔

مقدادؓ نے عرض کیا: آپؑ کو خدا کا واسطہ مجھے میرے حال میں رہنے دیں۔

آپؑ نے فرمایا: تم مجھ سے اپنا حال نہ چھپاؤ۔

مقدادؓ نے کہا: اگر آپ کا اصرار ہے تو پھر سنئے۔ میں بھوک کی وجہ سے گھر سے باہر نکلا ہوں۔ میرے بچے بھوک کی وجہ سے تڑپ رہے ہیں۔ میں اُنہیں تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا، اسی لیے میں یہاں آ گیا۔

مقدادؓ کا حال سنا تو حضرت علیؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا: جس وجہ سے تم گھر سے باہر آئے ہو اسی وجہ سے میں گھر سے باہر آیا ہوں۔ میں نے ایک دینار قرض حاصل کیا ہے۔ تم مجھ سے یہ دینار لے لو اور اس سے کھانے پینے کی اشیاء خرید کرو۔

یہ کہا اور آپؑ نے وہ دینار مقدادؓ کے حوالے کر دیا اور آپؑ مسجد میں آئے۔ آپؑ نے ظہر و عصر اور مغرب کی نمازیں مسجد میں ادا کیں۔ جب رسولؐ خدا نمازِ مغرب پڑھا چکے تو آپ کھڑے ہوئے اور علی علیہ السلام سے فرمایا: آج رات کا کھانا ہم تمہارے گھر کھائیں گے۔ آپؑ کو شرم محسوس ہوئی کہ رسولؐ خدا سے معذرت کر لیں اور یہ کہیں کہ ہمارے گھر میں تو کچھ موجود ہی نہیں ہے۔

جب حضرت علیؑ خاموش رہے تو رسول اکرمؐ نے فرمایا: علیؑ کیا بات ہے کہ آپؑ ہمیں آج رات کا کھانا کھلانا چاہتے ہیں یا نہیں؟ اگر آپؑ ہمیں مہمان بنانا چاہتے ہیں تو کہیں ورنہ ہم واپس چلے جائیں گے۔

حضرت علیؑ نے آنحضرت کو مایوس کرنا پسند نہ کیا اور عرض کیا: بسم اللہ تشریف لائیے۔ چنانچہ رسولؐ خدا حضرت علیؑ کو ساتھ لے کر حضرت زہراءؑ کے بیت الشرف میں تشریف لائے۔ یہاں آپؑ نے دیکھا کہ حضرت سیدہ نماز پڑھ رہی ہیں اور ایک ہانڈی سے دھواں سا اُٹھ رہا ہے۔ حضرت سیدہؑ نے نماز ختم کی اور آپؑ نے ہانڈی سے کھانا نکالا

Presented by Ziaraat.Com

اور سب گھروں کو کھلایا۔ حضرت علیؑ نے حضرت سیدہؑ کو دیکھا اور اشاروں اشاروں میں کہا کہ یہ کھانا کہاں سے آ گیا؟

حضرت سیدہؑ نے عرض کیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے خدا جسے چاہے رزق عطا کر دیتا ہے۔

رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تم نے ایک دینار قرض لے کر مقدادؓ کو دے دیا۔ اللہ نے تمہارے ایثار کی قدردانی کی اور آسمانی کھانا تمہارے گھر بھجوا دیا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے گھر میں بھی مریمؑ کا سا واقعہ دہرایا ہے۔ (امالی طوسی، ص ۶۱۸، حدیث ۸)

حدیث نمبر 96 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے کتاب النصوص علی الائمۃ الاثنی عشر میں حضرت حذیفہ بن الیمان سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرمؐ نے ہمیں نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپؐ نے ہماری طرف رُخ کیا اور فرمایا:

اے گروہِ اصحاب! میں تمہیں خدا کے تقویٰ اور اُس کی اطاعت کے تقاضوں کے تحت عمل کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ جس نے عمل کیا وہ کامیاب ہوا اور وہ فائدہ میں رہا اور فلاح پائی۔ اور جس نے عمل چھوڑا تو ندامت اس کا مقدر بنی۔ تم لوگ تقویٰ کے ذریعہ سے آخرت کی ہولناکیوں سے نجات تلاش کرو۔ میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے بلاوا آنے والا ہے اور میں بلاوے پر لبیک کہنے والا ہوں۔ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ تم جب تک ان دونوں سے وابستگی رکھو گے تو گمراہی سے محفوظ رہو گے۔ جس نے میری عترتؑ سے تمسک کیا تو وہ نجات پانے والوں میں سے بنا اور جس نے ان سے تخلف کیا تو وہ ہلاک ہوا۔

میں (حذیفہ بن الیمان) نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ ہم پر کسے اپنا خلیفہ بنا رہے ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جانتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا جانشین کسے مقرر کیا تھا؟

میں نے عرض کیا: انہوں نے یوشع بن نونؑ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

رسول اکرمؐ نے فرمایا: میرا وصی اور میرے بعد میرا جانشین علیؑ بن ابی طالب ہے۔ وہ نیک لوگوں کا رہبر ہے اور فاسق و فاجر لوگوں کا قاتل ہے۔ جو اس کی مدد کرے خدا اس کی مدد کرے گا اور جو اُسے بے یار و مددگار چھوڑے خدا بھی اسے بے یار و مددگار چھوڑ دے گا۔

میں (راوی) نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد امام کتنے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: میری اُمت نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر امام ہوں گے۔ ان میں سے نو امام صُلبِ حسینؑ میں سے ہوں گے، اللہ انہیں میرا علم و فہم عطا کرے گا۔ وہ علمِ الٰہی کے خزینہ دار اور اس کی وحی کے معاون ہوں گے۔

میں نے عرض کیا تو کیا اولادِ حسنؑ میں امامت کا عہدہ نہیں ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ نے امامت کا سلسلہ نسلِ حسینؑ میں قائم کیا ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے: وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (زخرف:۲۸) ''خدا نے عقیدۂ توحید کو اس کی نسل میں قائم رہنے والا کلمہ بنا دیا تا کہ وہ رجوع کریں''۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ ان کے نام بیان فرمائیں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: شب معراج ساقِ عرش پر میں نے نور کے ساتھ یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدته بعلی ونصرته به

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، محمدؐ اللہ کا رسول ہے۔ میں نے علیؑ کے ذریعہ سے اس کی تائید اور نصرت کرائی ہے''۔

میں نے شب معراج حسنؑ و حسینؑ اور فاطمہؑ کے انوار کو دیکھا اور تین مقامات پر لفظ علیؑ مجھے دکھائی دیا اور تین بار لفظ محمدؐ دکھائی دیا اور جعفرؑ، موسٰیؑ، اور حسنؑ کے نام لکھے تھے۔ ان کے درمیان حجت کا نور روشن ستارہ کی طرح سے چمک رہا تھا۔

میں نے بارگاہ احدیت میں عرض کیا: خدایا! یہ کون ہیں جن کے نام تو نے اپنے ناموں کے ساتھ جمع کیے ہیں؟

اللہ نے فرمایا: یہ تیرے اوصیاء ہیں اور تیرے بعد امام ہیں۔ میں نے انہیں آپ کی

Presented by Ziaraat.Com

طینت سے پیدا کیا ہے۔ وہ شخص خوش نصیب ہے جو ان سے محبت رکھے اور جو اُن سے بغض رکھے اس کے لیے ہلاکت ہے۔

اے محمدؐ! میں ان کی وجہ سے بارش برساتا ہوں اور ان کی وجہ سے ثواب دیتا ہوں اور ان کی وجہ سے سزا دیتا ہوں۔

اس کے بعد آنحضرتؐ نے دونوں ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے اور فرمایا:

اللهم اجعل العلم والفقه في عقبي وعقب عقبي وفي زرعي وزرع زرعي

"خدایا! میری نسل اور نسل کی نسل میں علم و دانش رکھ اور میری پشت در پشت اس سلسلہ کو قائم فرما"۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۳۷)

حدیث نمبر 97 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰؐ کو تمام انسانوں اور جنات کا نبی بنا کر بھیجا اور ان کے لیے بارہ وصی مقرر کیے، جن میں سے کچھ گزر چکے ہیں اور کچھ باقی ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کے بارہ وصی تھے، رسولؐ خدا کے بھی بارہ وصی ہیں۔ رسولؐ خدا کے ہر وصی کو اسی طرح کے حالات کا سامنا ہے جو عیسیٰؑ کے اوصیاء کو درپیش ہوا تھا۔ حضرت علیؑ مثیلِ مسیح ہیں۔

حدیث نمبر 98 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوایوب انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے: میں سید الانبیاءؑ ہوں اور علیؑ سید الاوصیاء ہے۔ میرے سبط بہترین سبط ہیں اور ہمارے ائمہ معصومینؑ کا تعلق نسلِ حسینؑ سے ہوگا اور اس اُمت کا مہدیؑ بھی ہمارے گھر کا فرد ہوگا۔

اتنے میں ایک اِعرابی اُٹھا اور اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد امام کتنے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: جو اسباط کی تعداد تھی اور جتنے حضرت عیسیٰؑ کے حواری تھے اور جتنے

Presented by Ziaraat.Com

بنی اسرائیل کے نقیب تھے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۱۴)

وضاحت: اسباط بارہ تھے، حضرت عیسٰیؑ کے حواری بھی بارہ تھے اور بنی اسرائیل کے نقیب بھی بارہ تھے۔ اور حضرتؐ کے اس فرمان کا یہی مقصد ہے کہ اُمت اسلامیہ میں امام بھی بارہ ہی ہوں گے۔ (من المترجم)

حدیث نمبر 99 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابو ہریرہ سے روایت کی۔ اس نے کہا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہر نبی کا ایک وصی اور دو سبط ہوتے ہیں، آپ کا وصی کون ہے اور دو سبط کون سے ہیں؟

میرا سوال سن کر آپؐ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ میں غمگین ہو کر واپس لوٹ گیا۔ پھر جب نمازِ ظہر کا وقت ہوا تو آپؐ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! قریب آؤ۔ میں آہستہ آہستہ قریب ہوتا گیا اور دل میں کہتا گیا کہ خدایا! مجھے اپنی اور اپنے رسول کی ناراضگی سے محفوظ رکھنا۔

جب میں قریب ہوا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چار ہزار نبی بھیجے اور ان کے ساتھ چار ہزار وصی مقرر کیے اور آٹھ ہزار اَسباط مقرر کیے۔ اس ذات برحق کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تمام انبیاءؑ سے افضل ہوں اور میرا وصی تمام اوصیاءؑ سے افضل ہے اور حسنؑ و حسینؑ میرے سبط ہیں۔ یہ تمام اَسباط انبیاءؑ سے بہتر ہیں۔

حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے یعنی بارہ اَسباط تھے، میری اُمت کے امام بھی بارہ ہوں گے اور ان کا تعلق میری اہلِ بیتؑ سے ہوگا۔ ان آئمہؑ میں سے پہلے امام علیؑ ہوں گے اور درمیانی محمدؑ ہوگا اور آخری محمدؑ ہوگا اور وہ اس اُمت کا مہدیؑ ہوگا۔ اس کی اقتداء میں عیسٰیؑ بن مریم نماز پڑھے گا۔ جس نے ان سے تمسک رکھا تو اُس نے خدا کی مضبوط رسی سے تمسک رکھا اور جو اُن سے علیحدہ ہوا تو گویا اس نے خدا سے علیحدگی اختیار کی۔ (کفایۃ الاثر، ص ۷۹)

حدیث نمبر 100 شیخ صدوقؒ نے کتاب النصوص میں اپنی اسناد سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر ہماری

Presented by Ziaraat.Com

طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے گروہِ اصحاب! جو میری اہلِ بیتؑ سے محبت رکھے گا تو اللہ اُسے ہمارے ساتھ محشور فرمائے گا اور جس نے میرے بعد میرے اوصیاء تک تمسک کیا تو اس نے خدا کی مضبوط رسّی سے تمسک کیا۔

ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد امام کتنے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: ان کی تعداد نقبائے بنی اسرائیل کے برابر ہوگی (یعنی وہ بارہ ہوں گے) وہ سب کے سب میری اہلِ بیتؑ میں سے ہوں گے، نو امام صُلبِ حسینؑ میں سے ہوں گے اور مہدیؑ بھی اُن میں سے ہوں گے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۴۷)

حدیث نمبر 101 شیخ طوسیؒ نے ابوبصیر سے روایت کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسولِ کریمؐ کی یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں سے انبیاءؑ کو منتخب کیا اور انبیاءؑ میں سے رسولوں کا انتخاب کیا۔ اس نے میری طرف سے علیؑ کا انتخاب کیا اور علیؑ کی طرف سے حسنؑ و حسینؑ کا انتخاب کیا اور حسینؑ سے اوصیاء کا انتخاب کیا اور نسلِ حسینؑ کا نواں فرد ان کا قائمؑ ہوگا اور وہ ان کا ظاہر و باطن ہوگا۔ (غیبتِ طوسی، ص ۱۴۳، حدیث ۱۰۷)

نعمانی کتاب غیبت میں لکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ایام میں سے روزِ جمعہ کا انتخاب کیا اور مہینوں میں سے ماہِ رمضان کو چنا اور راتوں میں سے شب قدر کو چُنا۔ لوگوں میں سے انبیاء کو چنا اور انبیاء میں سے رسولوں کا انتخاب کیا اور جملہ رسولوں میں سے مجھے چنا اور میری طرف سے علیؑ کو چنا اور علیؑ کی طرف سے حسنؑ و حسینؑ کو چنا اور حسینؑ کی وجہ سے اوصیاء کا انتخاب کیا جو تنزیل سے جاہلوں کی تاویل اور باطل پرستوں کے دعووں کی تردید کریں گے۔ اس سلسلہ کا نواں امام ان کا ظاہر و باطن ہوگا اور وہ ان سے افضل ہوگا۔ (کتاب الغیبت نعمانی، ص ۶۷، حدیث ۷)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 102 شیخ صدوقؒ نے کتاب الخصوص میں اپنی اسناد سے حضرت عمار یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کے آخری لمحات میں حضرت علیؑ کو بلایا اور کافی دیر تک ان سے سرگوشیاں کرتے رہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! تو میرا وصی اور میرا وارث ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے میرا علم وفہم عطا کیا۔ جب میری وفات ہوجائے گی تو لوگوں کے دلوں میں موجود مدت کے کینے تیرے لیے ظاہر ہوجائیں گے اور تیرا حق غصب کرلیا جائے گا۔

یہ سنا تو حضرت سیدہؑ اور حسنینؑ کریمین رونے لگے۔ آنحضرتؐ نے حضرت سیدہؑ سے فرمایا: اے سیدۃ النساء! آپؑ کیوں رو رہی ہیں؟

بی بی نے عرض کیا: ہمیں اندیشہ ہے کہ آپؐ کے بعد ہم ضائع ہوجائیں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: فاطمہؑ! تمہیں مبارک ہو، میرے خاندان میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے آکر ملے گی۔ تمہیں رونے اور مغموم ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ تم خود اہلِ جنت خواتین کی سردار ہو، تیرا والد انبیاءؑ کا سردار ہے، تیرا ابن عم اوصیاء کا سردار ہے، تیرے فرزند جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور صُلب حسینؑ سے نو امام پیدا ہوں گے وہ سب کے سب پاک وپاکیزہ اور معصوم ہوں گے۔ اس اُمت کا مہدیؑ بھی ہم میں سے ہوگا۔ پھر آپؐ حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تیرے علاوہ مجھے غسل وکفن اور کوئی نہ دے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مجھے پانی کون پکڑوائے گا؟ آپ وزنی انسان ہیں میں اکیلا آپؐ کے پہلو کو بدل نہیں سکتا۔

آپؐ نے فرمایا: اس کام میں جبریلؑ تمہاری مدد کرے گا اور فضل بن عباس تمہیں غسل کے لیے پانی دے گا۔ آپؑ فضل سے کہنا کہ وہ اپنی آنکھیں بند رکھے، میری شرم گاہ پر جس کی نظر پڑے گی وہ اندھا ہوجائے گا۔ البتہ تم اس سے مستثنیٰ ہو۔

چنانچہ آپ کی وفات کے بعد جب آپ کا غسل شروع ہوا تو فضل پانی دیتے تھے اور جبریلؑ امین حضرت علیؑ کی مدد کرتے تھے۔ پھر جب غسل وکفن مکمل ہوگیا تو رسولؐ خدا

Presented by Ziaraat.Com

کے چچا عباسؓ آئے اور انہوں نے حضرت علیؑ سے کہا کہ لوگوں کی متفقہ رائے یہ ہے کہ رسولؐ خدا کو قبرستان بقیع میں دفن کیا جائے اور ایک شخص نماز جنازہ کی امامت کرائے۔

حضرت علیؑ لوگوں کے پاس گئے اور آپؑ نے فرمایا: اے لوگو! رسولؐ خدا اپنی زندگی میں بھی ہمارے امام تھے اور اپنی وفات کے بعد بھی ہمارے امام ہیں۔ اور کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ رسولؐ خدا نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو قبور کو نماز کی جگہ بناتے ہیں اور آنحضرتؐ نے ان لوگوں پر بھی لعنت کی ہے جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو شریک کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اس پر بھی لعنت کی تھی جس نے آپؐ کے دانت زخمی کیے تھے اور آپؐ کے تالو کو زخمی کیا تھا۔

لوگوں نے کہا کہ معاملات آپؑ کے ہاتھ میں ہیں جیسا آپؑ مناسب سمجھیں ویسا کریں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: میں رسولؐ خدا کو اسی جگہ دفن کروں گا جہاں آپؐ کی وفات ہوئی تھی۔ پھر آپؑ حجرہ میں آئے اور رسولؐ خدا کی نماز جنازہ ادا کی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس افراد کا گروہ بنا کر آئیں اور امام کے بغیر آپؐ کی نماز پڑھ کر باہر چلے جائیں۔

(کفایۃ الاثر، ص ۱۲۴)

حدیث نمبر 103 شیخ صدوقؒ نے کتاب الخصوص میں اپنی اسناد کے ساتھ انس بن مالک سے یہ روایت نقل کی ہے، اس نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کے اوصیاء وہ ہوتے ہیں جو ان کے بعد ان کے قرض چکاتے ہیں اور ان کے وعدے پورے کرتے ہیں اور دین کی سربلندی کے لیے انبیاءؑ کی سنت کے مطابق جنگ کرتے ہیں۔

پھر آپؐ حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تو میرا وصی ہے اور تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے، تو میرے قرض ادا کرے گا، میرے وعدے پورے کرے گا اور میری سنت کے مطابق جنگ کرے گا۔ تو تاویل کے مطابق جنگ کرے گا جیسا کہ میں نے تنزیل کے مطابق جنگ کی ہے۔ میں تمام انبیاء سے بہتر ہوں اور تو تمام اوصیاء سے بہتر ہے

Presented by Ziaraat.Com

اور میرے سبط تمام اسباط انبیاء سے بہتر ہیں۔ ان کی صلب سے نو پاک و پاکیزہ اور معصوم امام پیدا ہوں گے جو کہ عدل پر قائم رہنے والے ہوں گے، جس طرح سے بنی اسرائیل میں بارہ نقیب ہوتے تھے اور جس طرح سے عیسیٰ بن مریم کے بارہ حواری تھے، اسی طرح سے میری اُمت کے امام بھی بارہ ہوں گے۔ ان سب کا تعلق میری عترت سے ہوگا وہ میرے گوشت اور خون کا حصہ ہوں گے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۷۶)

حدیث نمبر 104 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے کتاب الغیبۃ میں جابر بن عبداللہ انصاریؓ کی زبانی یہ حدیث نقل کی ہے کہ میں حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ کے سامنے آپ کی اولاد کے اوصیاء کے نام لکھے ہوئے تھے۔ میں نے نام گنے تو ان کی تعداد بارہ تھی۔ آخری نام قائمؑ کا تھا ان میں تین محمد تھے اور چار علیؑ تھے۔ (کتاب الغیبۃ، ص ۱۳۹)

حدیث نمبر 105 محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی اسناد سے حضرت عمر بن الخطاب کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب معراج اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ تم نے اپنی اُمت پر کسے خلیفہ بنایا ہے؟ حالانکہ وہ خود مجھ سے بہتر جانتا تھا۔

میں نے عرض کیا: پروردگار! اپنے بھائی کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

اللہ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ کو خلیفہ بنایا ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر اللہ نے فرمایا: اے محمدؐ! میں نے تمام روئے زمین پر نگاہ کی تو میں نے تیرا انتخاب کیا۔ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا۔ میں محمود ہوں تو محمدؐ ہے۔ پھر میں نے دوبارہ روئے زمین پر نظر ڈالی تو میں نے علیؑ بن ابی طالبؑ کو منتخب کیا۔ میں نے اُسے تیرا وزیر بنایا تو سید الانبیاء ہے اور علیؑ سید الاولیاء ہے۔ میں نے اپنے ناموں میں سے اُس کے نام کو مشتق کیا ہے۔ میں اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے۔

اے محمدؐ! میں نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ اور آئمہ کو ایک نور سے پیدا کیا ہے۔ پھر میں نے تمہاری ولایت کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا۔ جس نے اسے قبول کیا تو وہ مومن رہا

Presented by Ziaraat.Com

اور جس نے اس کا انکار کیا تو وہ کافرین میں سے ہو گیا۔

اے محمدؐ! اگر کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ کثرتِ سجود سے اس کی گردن ٹوٹ جائے اور جب میرے حضور پیش ہو تو تمہاری ولایت کا منکر ہو، ایسے بندہ کو میں دوزخ میں ڈال دوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے پھر مجھ سے فرمایا: کیا آپؐ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، پروردگار۔

اللہ نے فرمایا: آگے بڑھو۔ میں آگے بڑھا تو علیؑ بن ابی طالبؑ، حسنؑ بن علیؑ، حسینؑ بن علیؑ، علی بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، محمدؑ بن علیؑ، علیؑ بن محمدؑ، حسنؑ بن علیؑ اور حجت القائمؑ ان کے درمیان کسی روشن ستارے کی مانند چمک رہے تھے۔

میں نے عرض کیا: پروردگار! یہ کون ہیں؟

خدا نے فرمایا: یہ امام ہیں اور یہ جو درمیان میں ہے، یہ قائمؑ ہے میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کردے اور میرے دشمنوں سے انتقام لے گا۔

اے محمدؐ! میں اس سے وعدہ کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور میں اس سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت کرتا ہوں۔ (غیبت نعمانی، ص ۹۴، حدیث ۲۴)

حدیث نمبر 106 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے کتاب الغیبۃ میں امیر المومنین علی علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جس رات آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! کاغذ اور دوات لاؤ۔ میں کاغذ اور دوات لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اپنی وصیت لکھوائی۔ اس وصیت میں آپؐ نے یہ بھی لکھوایا:

اے علیؑ! میرے بعد بارہ امام ہوں گے۔ پھر ان کے بعد بارہ مہدیؑ ہوں گے اور بارہ آئمہ میں سے تو پہلا امام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے مرتضیٰ، امیر المومنین، صدیق اکبر، فاروق اعظم اور مامون المہدی جیسے القاب دیئے ہیں اور یہ نام تیرے علاوہ کسی اور کو زیب نہیں دیتے۔

Presented by Ziaraat.Com

اے علیؑ! میری اہلِ بیتؑ بشمول زندہ و مُردہ اور بشمول میری ازواج کے تو ان سب پر میرا وصی ہے تو جسے رکھنا چاہے وہ کل قیامت میں مجھ سے ملاقات کرے گی اور تو جس کو (میری طرف سے وکیل بن کر) طلاق جاری کردے تو میں اس سے بَری ہوں۔ قیامت کے دن نہ وہ مجھے دیکھ پائے گی اور نہ میں اُسے دیکھوں گا۔ میرے بعد میری اُمت پر تو میرا خلیفہ ہے۔ جب تجھے وفات آنے لگے تو تم میرے فرزند حسنؑ ''البر الوصول'' (نیکی کرنے والا، صلہ رحمی کرنے والا) کے حوالے منصب امامت کرنا اور جب اس کی وفات ہونے کو آئے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت کرنا اور جب اس کی وفات ہونے کو آئے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت میرے شہید فرزند حسینؑ زکی کے حوالے کرے۔ اور جب حسینؑ کی وفات کا وقت آجائے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت اپنے فرزند سید الساجدین ''ذی الثفنات'' (سجدہ کی وجہ سے جس کے بدن پر گٹھے پڑ چکے ہوں) کے حوالے کرے۔

اور جب اُس کی وفات ہونے کو آئے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت اپنے فرزند محمدؑ کے سپرد کرے۔ وہ علم کو شگافتہ کرنے والا ہوگا۔ اور جب اُس کی وفات ہونے لگے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت اپنے فرزند جعفر صادقؑ کے سپرد کرے۔

اور جب اُس کی وفات ہونے لگے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت اپنے فرزند موسیٰ کاظمؑ کے سپرد کرے۔ اور جب اُس کی وفات ہونے لگے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت اپنے فرزند رضاؑ کے سپرد کرے۔ اور جب اُس کی وفات ہونے لگے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت اپنے فرزند محمد تقیؑ کے سپرد کرے۔ اور جب اُس کی وفات ہونے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ منصب امامت اپنے فرزند علی الناصح (سب کی خیرخواہی کرنے والا) کے سپرد کرے۔ اور جب اس کی وفات ہونے لگے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت اپنے فرزند حسن فاضل (فضیلت رکھنے والا) کے سپرد کرے۔

اور جب اُس کی وفات ہونے لگے تو اُسے چاہیے کہ وہ منصب امامت اپنے فرزند (مستحفظ من آلِ محمدؐ) کے سپرد کرے۔

یہ بارہ امام ہیں، پھر ان کے بعد بارہ مہدیؑ ہوں گے، لہٰذا اُسے چاہیے کہ وہ

Presented by Ziaraat.Com

مہدویت کا منصب اپنے فرزند کے سپرد کرے۔ وہ اول المقربین ہوگا، اس کے تین نام ہوں گے وہ میرا ہم نام ہوگا۔ وہ میرے والد کا ہم نام ہوگا، لہٰذا اس کا نام عبداللہ، احمد ہوگا اور اس کا تیسرا نام مہدیؑ ہوگا اور وہ اول المومنین ہوگا۔ (غیبت طوسی، ص ۱۵۱، حدیث ۱۱۱)

حدیث نمبر 107 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کی ہے، اُنہوں نے بیان کیا کہ میں رسولؐ خدا کے مرضِ موت میں آپؐ کی تیمارداری کے لیے گیا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: میری بیٹی فاطمہؑ کو بلاؤ۔ میں درِ عصمت پر حاضر ہوا اور عرض کیا: اے سیدۃ النساءؑ! آپؐ کے والد نے آپؑ کو یاد کیا ہے۔

حضرت سیدہؑ نے جوتا پہنا اور چادر اوڑھی اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ رسولؐ خدا کی حالت دیکھ کر وہ آپؐ پر جھکیں اور رونے لگ گئیں۔ رسولؐ خدا بھی رونے لگے اور بیٹی کو سینے سے لگا کر فرمایا:

اے فاطمہؑ! تیرا باپ تجھ پر فدا ہو، گریہ مت کرو تو سب سے پہلے مظلومہ اور مغصوبہ بن کر مجھ سے ملاقات کرے گی۔ میرے بعد منافقت کے جذبات ظاہر ہوں گے اور دین کی چادر کو بوسیدہ کر دیا جائے گا۔ میرے حوض پر تو ہی سب سے پہلے وارد ہوگی۔

بی بی نے عرض کیا: بابا جان! میں کس جگہ آپؐ سے ملاقات کروں گی؟

آپؐ نے فرمایا: تم حوض پر مجھ سے ملاقات کرو گی، وہاں میں تیرے شیعوں اور محبہ داروں کو پانی پلا رہا ہوگا اور تیرے دشمنوں اور تجھ سے بُغض رکھنے والوں کو حوض سے بھگا رہا ہوں گا۔

بی بی نے عرض کیا: بابا جان! اگر وہاں آپؐ سے ملاقات نہ ہو تو میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟

آپؐ نے فرمایا: مجھے صراط پر مل لینا۔

ابوذرؓ کہتے ہیں: بی بی کے دل کو تسکین حاصل ہوئی۔ پھر رسول اکرمؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوذرؓ! یہ میرا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی۔ یہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے اور اس کا شوہر اوصیاء کا سردار ہے۔ اس

Presented by Ziaraat.Com

کے حسنؑ و حسینؑ بیٹے جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ اور وہ دونوں امام ہیں، خواہ کسی کے مقابلہ پر آئیں خواہ گھر میں بیٹھ جائیں۔ ان کا والد اُن سے افضل ہے۔ عنقریب صُلب حسینؑ سے نو طاہر واطہر امام پیدا ہوں گے۔ وہ معصوم ہوں گے، عدل وانصاف پر قائم رہنے والے ہوں گے۔ اس اُمت کے مہدیؑ کا تعلق بھی ہم سے ہوگا"۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد امام کتنے ہوں گے؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں جتنے نقیب ہوئے تھے اتنی ہی تعداد میں میری اُمت کے امام ہوں گے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۳۸)

حدیث نمبر 108 شیخ صدوقؒ نے کتاب النصوص میں اپنی اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں آنحضرتؐ کے ساتھ بی بی اُم سلمیٰؓ کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اللہ نے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الاحزاب:۳۳) کی آیت نازل فرمائی۔ رسول اکرمؐ نے حسنؑ و حسینؑ اور فاطمہؑ کو بلا کر اُنہیں سامنے بٹھایا اور علیؑ کو بلا کر اپنے پیچھے بٹھایا اور کہا: "پروردگار! یہ ہیں میرے اہلِ بیتؑ، ان سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھ اور انہیں کامل طہارت عطا فرما"۔

حضرت بی بی اُم سلمیٰؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: تو خیر پر ہے۔

میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! اللہ نے اس خاندان سے ہر طرح کی ناپاکی دُور رکھ کر اس خاندان کو بڑی عزت دی ہے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جابرؓ! کیوں نہ ہو، یہ میری عترت ہیں۔ یہ میرے گوشت اور خون کا حصہ ہیں۔ میرا بھائی سید الاوصیاء ہے، میرے فرزند بہترین اسباط ہیں، میری بیٹی سیدۃ النساء ہے اور مہدیؑ بھی ہم میں سے ہوگا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مہدیؑ کون ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جابرؓ! حسینؑ کی پشت سے نو پاکیزہ امام ہوں گے اور نواں امام

Presented by Ziaraat.Com

زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ وہ تاویل پر جنگ کرے گا جیسا کہ میں نے تنزیل پر جنگ کی ہے۔ (کفایۃ الاثر، ص ٦٦)

حدیث نمبر 109 شیخ صدوقؒ نے ''کتاب الغیبۃ'' میں اپنی اسناد کے ساتھ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے خلفاء، میرے اوصیاء اور میرے بعد مخلوق پر خدا کی حجتیں بارہ ہیں۔ ان کا پہلا فرد میرا بھائی ہے اور آخری فرد میرا بیٹا ہے۔

آپؐ سے پوچھا گیا: آپ کا بھائی کون ہے اور آپ کا بیٹا کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: علیؑ میرا بھائی ہے اور ظلم کو عدل و انصاف سے پُر کرنے والا مہدیؑ میرا بیٹا ہے، جب کہ اس سے پہلے زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

اس ذات کی قسم! اگر دنیا کے فنا ہونے میں ایک دن بھی باقی ہوا تو اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ میرا فرزند مہدیؑ خروج کرے گا۔ روح اللہ عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہوں گے اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ زمین اُن کے نور سے جگمگا اُٹھے گی اور اس کی حکومت مشرق و مغرب تک پھیلی ہوئی ہوگی۔ (کمال الدین وتمام الغیبۃ، ص ۲۸۰)

فضائلِ علیؑ بزبانِ علیؑ

حدیث نمبر 110 محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی اسناد سے سلیم سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ ہم میدانِ صفین میں امیرالمومنین علی علیہ السلام کے ہمرکاب تھے اور معاویہ نے ابوہریرہ اور ابودرداء کو اپنا قاصد بنا کر علی علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ اُنہوں نے آپؑ کو معاویہ کا پیغام پہنچایا۔

جب وہ معاویہ کا پیغام پہنچا چکے تو آپؑ نے فرمایا: تم نے معاویہ کا پیغام مجھے پہنچایا ہے اور میرا جواب بھی اس تک پوری دیانت کے ساتھ پہنچا دینا۔

انہوں نے کہا: ہم آپؑ کا جواب پوری دیانت کے ساتھ اس تک پہنچائیں گے۔

آپؑ نے اُنہیں مکمل جواب دیا اور اس جواب کے دوران آپؑ نے اپنا حق ولایت

Presented by Ziaraat.Com

ثابت کرنے کے لیے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رٰکِعُوْنَ (المائدہ:۵۵) (تمہارا ولی بس اللہ اور اُس کا رسول ہے اور وہ صاحبِ ایمان تمہارے ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں) کی آیت تلاوت کی اور فرمایا:

جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے رسولؐ خدا سے پوچھا کہ یہ آیت کچھ اہلِ ایمان کے لیے مخصوص ہے یا سب کے لیے عام ہے؟ اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ جس طرح سے اُنہوں نے نماز، زکوٰۃ، حج وروزہ کی تبلیغ کی ہے اسی طرح سے ولایت کی بھی مکمل وضاحت کریں۔

چنانچہ رسول اکرمؐ نے مقامِ غدیر پر قیام کیا تھا اور پالانوں کا منبر بنا کر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے جس کی تبلیغ سے میں اپنے سینہ میں تنگی محسوس کرتا ہوں اور مجھے یہ گمان ہوا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ آخر کار اللہ نے مجھے دھمکی دی کہ اگر تم نے یہ پیغام نہ پہنچایا تو پھر تم نے رسالت کی سرے سے کوئی تبلیغ ہی نہیں کی۔

آپؐ نے الصلاۃ الجامعۃ کی منادی کرائی اور لوگوں کو نمازِ ظہر پڑھائی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ میرا مولا ہے اور میں اہلِ ایمان کا مولا ہوں اور میں ان کے نفوس سے بھی ان پر زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں اور جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ اللہ اس سے دوستی رکھتا ہے جو علیؑ سے دوستی رکھے اور اُس سے عداوت رکھتا ہے جو علیؑ سے عداوت رکھے۔

سلمانؓ نے اُٹھ کر کہا: یارسولؐ اللہ! علیؑ کو کس بات کی ولایت حاصل ہے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: جس طرح میں لوگوں کی جانوں سے زیادہ ان پر حق تصرف رکھتا ہوں اسی طرح سے علیؑ بھی ان پر حق تصرف رکھتا ہے۔ اس وقت اللہ نے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ:۳) کی آیت نازل کی۔

Presented by Ziaraat.Com

سلمانؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا یہ آیات صرف علیؑ سے ہی مخصوص ہیں؟
رسول اکرمؐ نے پھر فرمایا: یہ آیات علیؑ کے علاوہ قیامت تک آنے والے میرے اولیاءؑ کے لیے بھی ہیں۔

سلمانؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپ ہمیں ان کے نام بتائیں۔

آپؐ نے فرمایا: علیؑ میرا وصی ہے، میرا وزیر ہے اور میرا وارث ہے اور میری اُمت پر میرا جانشین ہے۔ علیؑ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔ اس کے بعد میری نسل کے گیارہ امام ہوں گے۔ ان میں سے پہلا میرا فرزند حسنؑ ہے، پھر میرا فرزند حسینؑ ہے، پھر نسلِ حسینؑ سے تعلق رکھنے والے نو امام ہیں، وہ یکے بعد دیگرے منصب امامت پر فائز ہوں گے۔ وہ قرآن کے ساتھ ہوں گے اور قرآن اُن کے ساتھ ہوگا۔ جب تک میرے پاس حوض پر نہ آجائیں تب تک وہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے۔

جب آپؐ نے یہ باتیں ارشاد فرمائیں تو بارہ بدری صحابی اُٹھے، اُنھوں نے کہا: ہم آپؐ کی تصدیق کرتے ہیں۔ رسولؐ خدا نے یہ سب کچھ ارشاد فرمایا تھا۔ آپؐ نے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

ان کے بعد ستر بدری صحابی کھڑے ہوئے جو کہ صفین میں آپؑ کے ہم رکاب تھے، انہوں نے کہا جو کچھ آپ نے کہا ہے اس کی موٹی موٹی باتیں ہمیں یاد ہیں، لیکن پوری تفصیل یاد نہیں ہے۔ یہ بارہ افراد ہمارے افاضل افراد ہیں، انہیں پوری تفصیل یاد ہے۔

آپؑ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے تمام لوگوں کا حافظہ برابر نہیں ہوتا۔ پھر ان بارہ بدری صحابہ میں سے چار بدری صحابی ابوالہیثم بن التیہان، ابوایوب، عمار اور خزیمہ ذوالشہادتین اُٹھے اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں اچھی طرح سے یاد ہے۔ اس دن رسولؐ خدا منبر پر تھے اور علیؑ آپؐ کے پہلو میں کھڑے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا:

اے لوگو! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لیے تمہارا امام مقرر کروں اور تم میں اپنا وصی مقرر کروں اور اپنے خاندان اور اپنی اُمت میں اپنے بعد اپنا جانشین مقرر کروں اور یہ بتاؤں کہ اللہ نے اہلِ ایمان پر کس کی اطاعت فرض کی ہے اور تمہیں کس کی ولایت کا

Presented by Ziaraat.Com

حکم دیا ہے؟

میں نے خدا سے عرض کیا: خدایا! منافق طعنے دیں گے اور میری تکذیب کریں گے۔ اللہ نے مجھے دھمکی دی اور فرمایا: میں اس پیغام کو پہنچاؤں ورنہ وہ مجھے عذاب دے گا۔

لوگو! اللہ نے تمہیں اپنی کتاب میں نماز کا حکم دیا ہے، میں نے تمہیں اس کی تفصیل سے آگاہ کیا ہے۔ اللہ نے زکوٰۃ، روزہ اور حج کا حکم دیا ہے، میں نے تمہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کیا ہے۔ اللہ نے تمہیں ولایت کا حکم دیا ہے اور میں تمہیں گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ ولایتِ علیؑ اور اس کی اور میری اولاد کے اوصیاء کے لیے مخصوص ہے۔ اور ان کا پہلا فرد حسنؑ ہوگا، پھر حسینؑ ہوگا۔ پھر نسلِ حسینؑ کے نو افراد ہوں گے۔ وہ کتاب سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔

لوگو! میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ میرے بعد ہدایت یافتہ کون ہے اور میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ تمہارا ولی، امام اور میرے بعد ہادی کون ہے۔

سنو! وہ علیؑ بن ابی طالب ہے۔ اُسے تمہارے اندر وہی مقام حاصل ہے جو مجھے حاصل ہے۔ تم دین میں اس کی تقلید کرو اور اپنے تمام اُمور میں اس کی اطاعت کرو۔ اس کے پاس وہ تمام تعلیمات موجود ہیں جو میرے خدا نے مجھے تعلیم دی ہیں۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اُسے تمام تعلیمات سے آگاہ کروں اور اس کے ساتھ یہ حکم بھی دیا ہے کہ تمہیں بتاؤں کہ تمام علوم اس کے پاس موجود ہیں۔ تم اُس سے سوال کرو اور اس سے اور اس کے اوصیاء سے تعلیم حاصل کرو۔

اُنھیں تعلیم دینے کی کوشش مت کرو اور ان سے آگے نہ بڑھو اور ان سے پیچھے نہ رہو۔ وہ حق کے ساتھ ہیں اور حق اُن کے ساتھ ہے۔ وہ حق سے جدا نہ ہوں گے اور حق ان سے جدا نہ ہوگا۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے ابودرداء اور ابوہریرہ اور ساتھ بیٹھے ہوئے افراد سے فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ اللہ نے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا کی آیت نازل کی۔ رسولؐ خدا نے مجھے، فاطمہؑ اور حسنؑ و

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ کو چادر میں جمع کیا تھا اور فرمایا تھا:

خدایا! یہ میرا گوشت، میری عترت، میرا ثقل، میرا گروہ اور میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔ ان سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھ اور اُنہیں ایسی پاکیزگی عطا فرما جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے۔

اُم سلمیٰؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اور میں بھی؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا: تو خیر کی طرف ہے۔ یہ آیت میرے، میرے بھائی، میری بیٹی اور فرزندوں حسنؑ و حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے نو افراد کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اس میں ہمارے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔

یہ سنا تو بہت سے افراد اُٹھے اور کہا کہ آپ نے بالکل صحیح کہا ہے۔ ہم نے بی بی اُم سلمیٰؓ سے بھی ایسا ہی سنا ہے اور رسول اکرمؐ سے بھی ہم نے ایسا ہی سنا تھا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج میں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ۝ (الحج: ۷۷-۷۸) (اے اہلِ ایمان! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرسکو۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم ہو جاؤ۔ اللہ نے پہلے ہی سے تمہارا نام "مسلم" رکھ دیا ہے اور اس قرآن میں بھی تمہارا یہی نام ہے تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ پس تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ تمہارا مولا ہے، وہ بہت ہی اچھا مولا ہے اور بہت ہی اچھا مددگار ہے) کی آیات نازل فرمائیں تو اس وقت سلمانؓ نے کھڑے ہو کر یہ کہا تھا:

Presented by Ziaraat.Com

یارسولؐ اللہ! یہ کون لوگ ہیں جن پر آپ گواہ ہوں گے اور وہ لوگوں پر گواہ ہوں گے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: یہ وہی ہیں جنہیں خدا نے چن لیا ہے اور دین میں اُن کے لیے کوئی تنگی نہیں رکھی اور وہ اپنے والد ابراہیمؑ کی ملت پر قائم ہیں۔ اس سے مراد تیرہ افراد ہیں، ان کا ایک فرد میں ہوں اور بارہ افراد علیؑ اور اس کے گیارہ افراد ہیں۔

وہاں پر موجود صحابہ نے کہا: آپؑ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ ہم نے یہ باتیں رسولؐ خدا کی زبانِ مبارک سے سنی ہیں۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ رسولؐ خدا نے اپنے آخری خطبہ میں یہ فرمایا تھا: لوگو! میں تمہارے اندر دو ایسے امر چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے ان سے وابستگی اختیار کی تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ ہیں، مجھے لطیف وخبیر خدا نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں۔

یہ سنا تو بہت سے صحابی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے کہا کہ آپؑ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ہمیں یہ بات بھی یاد ہے کہ رسولؐ خدا کا یہ فرمان سن کر عمر بن الخطاب غصہ میں اُٹھے تھے اور کہا تھا کہ کیا آپ کے تمام اہلِ بیتؑ قرآن کے ساتھ ہوں گے؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا: نہیں، یہ شرف صرف اوصیاء کو حاصل ہے۔ علیؑ میرا وزیر ہے اور میرا بھائی ہے اور اُمت میں میرا جانشین ہے اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔ وہ جماعت اوصیاء کا پہلا فرد ہے اور وہ ان میں سے افضل ہے، پھر اس کا وصی میرا یہ فرزند ہوگا۔ آپؐ نے حسنؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اس کے بعد یہ میرا فرزند اس کا وصی ہوگا۔ یہ کہہ کر آپؐ نے حسینؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر میرا فرزند اس کا وصی ہوگا جو میرے بھائی علیؑ کا ہم نام ہوگا۔ پھر اس کا فرزند وصی ہوگا جو کہ میرا ہم نام ہوگا۔ پھر سات افراد یکے بعد دیگرے اس منصب پر فائز ہوں گے۔ وہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ وہ زمین پر خدا کے گواہ ہوں گے اور مخلوق پر خدا کی حجت ہوں گے جس نے

Presented by Ziaraat.Com

ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

آپ کا یہ فرمان سن کر ستر بدری صحابی اور اتنے ہی مہاجرین اُٹھے اور انہوں نے کہا جو باتیں ہمیں بھول چکی تھیں آج آپ نے ہمیں یاد کرادی ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے یہ باتیں رسولؐ خدا کی زبانِ مبارک سے سنی تھیں۔

ابوہریرہ اور ابوالدرداء معاویہ کے پاس حضرتؑ کا جواب لے کر گئے اور حضرتؑ کی تمام تقریر اور مہاجرین وانصار کی تصدیق کا بھی انہوں نے معاویہ سے تذکرہ کیا۔

مؤلف عرض کرتا ہے: اثباتِ وصایت کے لیے یہی احادیث کافی ہیں اور جو اس سے زیادہ کا خواہش مند ہو تو اسے ہماری کتاب التحفة البهية فی اثبات الوصية کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ وہاں ہم نے علمائے عامہ و خاصہ سے اس موضوع کی ساڑھے چار سو احادیث جمع کی ہیں۔ (غیبت نعمانی، ص۷۲، حدیث ۸)

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 24

نصِ رسولؐ کے مطابق آئمہؑ کی تعداد بارہ ہے

اسی مفہوم کی علمائے عامہ نے اٹھاون احادیث نقل کی ہیں۔

حدیث نمبر 1 محمد بن اسماعیل بخاری نے صحیح بخاری میں اپنی اسناد سے جابر بن سُمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یکون بعدی اثنا عشر امیرا

''میرے بعد بارہ امیر ہوں گے''۔

پھر آپؐ نے ایک کلمہ کہا جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ نبی اکرمؐ نے کیا فرمایا تھا؟

میرے والد نے بتایا: آپؐ نے فرمایا:

کلھم من قریش

''ان سب کا تعلق قریش سے ہوگا''۔ (صحیح بخاری، ج ۸، ص ۱۲۷)

حدیث نمبر 2 ابن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا یزال امر الناس ما ضیا ما ولاھم اثنا عشر رجلًا

''لوگوں کے کام اس وقت تک چلتے رہیں گے، جب تک ان پر بارہ حکمران رہیں گے''۔

پھر رسول اکرمؐ نے ایک جملہ فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے:

Presented by Ziaraat.Com

کلھم من قریش ''ان سب کا تعلق قریش سے ہوگا''۔

حدیث نمبر 3 بخاری اپنی اسناد سے ناقل ہیں کہ ابن عمر نے کہا کہ رسول اکرمؐ کا فرمان ہے:

لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان

''حکومت و اقتدار قریش میں رہے گا، جب تک ان کے دو فرد بھی باقی ہوں''۔ (صحیح بخاری، ج ۸، ص ۱۰۵)

اسی روایت کو مسلم نیشاپوری نے بھی الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۶، ص ۳)

صاحب عمدہ نے اس حدیث کو بارہ آئمہ کے لیے نص کا درجہ دیا ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ اگر امامت کے لیے حدیث مؤثر ہے تو حدیث میں ائمہ کی تعداد بارہ بیان کی گئی ہے۔

حدیث نمبر 4 مسلم نیشاپوری نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

ان ھذا الامر لا ینقضی حتٰی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفة

''یہ معاملہ کبھی ختم نہ ہوگا جب تک بارہ خلفاء نہ گزر جائیں''۔ (صحیح مسلم، ج ۶، ص ۳)

حدیث نمبر 5 مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسولؐ خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپؐ نے فرمایا:

لا یزال امر الناس ما ضیا ما ولاھم اثنا عشر رجلًا

''لوگوں کے کام اس وقت تک چلتے رہیں گے جب تک بارہ شخص حکمران رہیں گے''۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر آپؐ نے ایک جملہ آہستہ آواز سے کہا جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کلھم من قریش "ان سب کا تعلق قریش سے ہوگا"۔ (صحیح مسلم، ج۶، ص۳)

حدیث نمبر 6 مسلم نے اپنی صحیح میں اس روایت کو نقل کیا، لیکن اس میں لایزال امر الناس مافیا کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔

حدیث نمبر 7 جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا، آپؐ فرمایا کرتے تھے: لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفة "بارہ خلفاء تک اسلام غالب رہے گا"۔

پھر آپؐ نے ایک جملہ فرمایا جسے میں نہ سن پایا۔ میں نے والد سے کہا کہ آنحضرتؐ نے کیا فرمایا:

میرے والد نے کہا: آپؐ نے فرمایا: کلھم من قریش "وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے"۔

حدیث نمبر 8 مسلم نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی، آپؐ نے فرمایا: کلھم من قریش "وہ سب قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے"۔

حدیث نمبر 9 مسلم نے اپنی اسناد سے صحیح میں لکھا کہ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

لا یزال ھذا الدین عزیزا منیکاً الی اثنی عشر خلیفة

"دین اس وقت تک غالب اور محفوظ رہے گا جب تک بارہ خلفاء رہیں گے"۔

پھر آپؐ نے ایک اور لفظ کہا جسے میں سن نہ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسولؐ خدا نے کیا فرمایا ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

میرے والد نے بتایا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے: کلھم من قریش ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے''۔

حدیث نمبر 10 مسلم نیشاپوری اپنی اسناد سے لکھتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص کے فرزند عامر نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ ابن سمرہ کو ایک خط بھجوایا جس میں، میں نے لکھا کہ آپؐ نے رسولؐ خدا سے جو سنا ہے مجھے اس سے باخبر کرو۔

جابر بن سمرہ نے جواب میں لکھا کہ جمعہ کے دن جب اسلمی کو رجم کیا گیا تو اسی شام میں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا:

لا یزال الدین قائما حتٰی تقوم الساعۃ ویکون علیھم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش

''یہ دین قیامِ قیامت تک قائم رہے گا اور بارہ خلفاء ہوں گے وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔

اس کے علاوہ میں نے آنحضرت کی زبانی یہ حدیث سنی تھی:

عصبۃ من المسلمین یفتتحون البیت الابیض بیت کسریٰ وآل کسریٰ

''مسلمانوں کا ایک گروہ بیت کسریٰ وآلِ کسریٰ بیت ابیض (وائٹ ہاؤس) کو فتح کریں گے''۔

میں نے آنحضرتؐ سے یہ حدیث بھی سنی تھی:

اذا اعطی اللّٰہ احدکم خیرا فلیبداء بنفسہ واھل بیتہ

''جب خدا کسی کو دولت عطا کرے تو وہ اسے اپنے اور اپنے خاندان پر خرچ کرے''۔

میں نے آپؐ سے یہ بھی سنا تھا: انا الفرط علی الحوض ''میں حوض پر سب سے پہلے پہنچوں گا''۔ (صحیح مسلم، ج۶، ص۴)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 11 عامر بن سعد بن ابی وقاص نے ابن ابی سمرہ عدوی کو خط لکھا کہ تم نے رسول اکرمؐ سے جو احادیث سنی تھیں وہ مجھے لکھ بھیجو۔ پھر اس نے مذکورہ احادیث لکھ کر اُسے روانہ کیں۔ (صحیح مسلم، ج۶، ص۴)

حدیث نمبر 12 حمیدی اپنی کتاب الجمع بین الصحیحین میں لکھتے ہیں کہ جابر بن سمرہ کی روایت کے مطابق ان الفاظ یکون بعدی اثنا عشر امیرا ''میرے بعد بارہ امام ہوں گے'' پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ اسی طرح سے کلھم من قریش کا جملہ بھی متفق علیہ ہے یعنی بخاری و مسلم دونوں کا اس پر اتفاق ہے۔

اسی طرح سے لا یزال امر الناس ما فیا ما ولاھم اثنا عشر رجلا کلھم من قریش کی حدیث بھی متفق علیہ ہے۔

حمیدی لکھتے ہیں: عامر بن سعد بن ابی وقاص کا اپنے غلام نافع کو بھیج کر جابر بن سمرہ سے اس کی سنی ہوئی احادیث کا تقاضا کرنا جیسی روایت صحیح مسلم میں ہے اور اس کا جواب میں بارہ خلفاء کی حدیث لکھنا اور یہ لکھنا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروھم (قیامت سے پہلے جھوٹے ہوں گے ان سے بچنا) اور ''بھلائی کا آغاز اپنی ذات اور اپنے خاندان سے کرنا چاہیے'' اور یہ کہ میں تم سے پہلے حوض پر پہنچ جاؤں گا، جیسی احادیث صحیح مسلم میں مرقوم ہیں۔

علاوہ ازیں سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی ایک جماعت کسریٰ اور خاندانِ کسریٰ کے خزانہ کو بیت ابیض میں فتح کرے گی۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اس کے علاوہ مسند عدی بن حاتم میں بھی موجود ہے۔

حدیث نمبر 13 الجمع بین الصحاح الستة میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آنحضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ان ھذا الامر لا ینقضی حتٰی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفة کلھم من قریش ''یہ معاملہ ختم نہ ہوگا، یہاں تک کہ بارہ خلفاء نہ گزریں

گے اس وقت تک دین غالب اور قائم رہے گا۔ (العمدہ ابن بطریق، ص۱۶)

حدیث نمبر 18 اعلام الوریٰ میں لکھا ہے کہ عامر بن سعد بن ابی وقاص نے جابر بن سمرہ کو خط لکھا کہ تم نے جو احادیث سنی ہیں وہ مجھے لکھ بھیجو۔ اس نے

Presented by Ziaraat.Com

جو کہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے"۔
پھر آنحضرتؐ نے ایک جملہ فرمایا جسے میں نہ سن پایا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا تو اُس نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا: کلهم من قریش "وہ سب کے سب قریش میں سے

مختلف احادیث لکھ بھیجیں جن میں سے سرفہرست یہ حدیث لکھی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

لا یزال الدین قائما حتٰی تقوم الساعة ویکون علیهم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش

"یہ دین قیامِ قیامت تک قائم رہے گا اور اس میں بارہ خلفاء ہوں گے جو کہ قریش میں سے ہوں گے"۔

مسلم نے اسی صحیح میں ابوبکر بن شیبہ اور قتیبہ بن سعد سے بھی یہ روایت کی ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۵۸)

حدیث نمبر 19 سمرقندی نے اسی حدیث کو ابوالقاسم کاتب کی زبانی مذکورہ بالا حدیث کو نقل کیا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے محمد بن رافع سے نقل کیا ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۵۸)

حدیث نمبر 20 سمرقندی نے ابوسلمہ قاضی کی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: ان هذا الامر لن ینقضی (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۵۹)

حدیث نمبر 21 سماک نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: یکون بعدی اثنا عشر (میرے بعد بارہ ہوں گے)۔ میں پوری طرح سے سمجھ نہ سکا تو لوگوں نے گمان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کلهم من قریش "وہ سب قریش سے ہوں گے"۔ اس حدیث کو مسلم نے قتیبہ سے روایت کیا ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۵۹)

حدیث نمبر 22 سمرقندی نے اپنی اسناد سے ابوخالد الوالبی سے نقل کیا کہ میں نے جابر بن سُمرہ سے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا:

لا یضر هذا الدین من ناواه حتٰی یقوم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 11 عامر بن سعد بن ابی وقاص نے ابن ابی سمرہ عدوی کو خط لکھا کہ تم نے رسول اکرمؐ سے جو احادیث سنی تھیں وہ مجھے لکھ بھیجو۔ پھر اس نے مذکورہ احادیث لکھ کر اُسے روانہ کیں۔ (صحیح مسلم، ج۶، ص۴)

حدیث نمبر 12 حمیدی اپنی کتاب الجمع بین الصحیحین میں لکھتے ہیں کہ جابر بن سمرہ کی روایت کے مطابق ان الفاظ یکون بعدی اثنا عشر امیرا ''میرے بعد بارہ امام ہوں گے'' پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ اسی طرح سے کلہم من قریش کا جملہ بھی متفق علیہ ہے یعنی بخاری و مسلم دونوں کا اس پر اتفاق ہے۔

اسی طرح سے لا یزال امر الناس ما فیا ما ولاھم اثنا عشر رجلا کلھم من قریش کی حدیث بھی متفق علیہ ہے۔

حمیدی لکھتے ہیں: عامر بن سعد بن ابی وقاص کا اپنے غلام نافع کو بھیج کر جابر بن سمرہ سے اس کی سنی ہوئی احادیث کا تقاضا کرنا جیسی روایت صحیح مسلم میں ہے اور اس کا جواب میں بارہ خلفاء کی حدیث لکھنا اور یہ لکھنا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم (قیامت سے پہلے جھوٹے ہوں گے ان سے بچنا) اور ''بھلائی کا آغاز اپنی ذات اور اپنے خاندان سے کرنا چاہیے'' اور یہ کہ میں تم سے پہلے حوض پر پہنچ جاؤں گا، جیسی احادیث صحیح مسلم میں مرقوم ہیں۔

علاوہ ازیں سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی ایک جماعت کسریٰ اور خاندانِ کسریٰ کے خزانہ کو بیت ابیض میں فتح کرے گی۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اس کے علاوہ مسند عدی بن حاتم میں بھی موجود ہے۔

حدیث نمبر 13 الجمع بین الصحاح الستۃ میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آنحضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ان ھذا الامر لا ینقضی حتٰی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش ''یہ معاملہ ختم نہ ہوگا، یہاں تک کہ بارہ خلفاء نہ گزریں

Presented by Ziaraat.Com

جو کہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔

پھر آنحضرتؐ نے ایک جملہ فرمایا جسے میں نہ سن پایا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا تو اُس نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا: کلھم من قریش ''وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔

اسی طرح دوسری روایت میں یہ الفاظ بیان کیے گئے ہیں:

لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفة کلھم من قریش

''اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔ (سنن ابی داؤد، ج ۲، ص ۳۰۹، حدیث ۴۲۸۰۔ مسند ابوداؤد طیالسی، ص ۱۸۰)

حدیث نمبر 14 عامر بن سعد بن ابی وقاص نے جابر بن سمرہ کو خط لکھا کہ تم نے آنحضرتؐ کی جو احادیث سنی ہیں وہ مجھے لکھ کر بھیج دے۔

جابر بن سمرہ نے جواب میں لکھا کہ جس دن اسلمی رجم ہوا تو اُس شام میں نے آنحضرتؐ سے یہ حدیث سنی:

لا یزال الدین ظاھرا حتّٰی تقوم الساعة ویکون علیھم اثنا عشر خلیفة کلھم من قریش

''دین غالب رہے گا، یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے اور بارہ خلفاء ہوں جو کہ سب قریش میں سے ہوں گے''۔

اس کے علاوہ اس کے چار مزید احادیث بھی لکھ کر روانہ کی تھیں۔ (صحیح مسلم ۶/۴)

حدیث نمبر 15 حافظ ابونعیم اصفہانی نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء شعبی سے اس نے جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد نبویؐ میں آیا۔ رسول اکرمؐ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کی زبانی یہ جملے سنے:

یکون بعدی اثنا عشر خلیفة ''میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے''۔

پھر آپؐ نے دھیمی آواز میں کچھ کہا جسے میں نہ سمجھ سکا۔ میں نے اپنے والد سے

Presented by Ziaraat.Com

پوچھا کہ آپؐ نے کیا فرمایا ہے؟

میرے والد نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا ہے: کلھم من قریش ''وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔ (المعجم الکبیر طبرانی، ج۲، ص۱۹۷)

حدیث نمبر 16 ابونعیم لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو عمر بن عبداللہ بن رزین نے سفیان سے انہی الفاظ سے نقل کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ شعبی سے ایک جماعت نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

حدیث نمبر 17 ابن مردویہ نے کتاب الفردوس کی جلد دوم میں لکھا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

لا یزال ھذا الامر قائما حتٰی یمضی اثنا عشر امیرا کلھم من قریش

''دین قائم رہے گا یہاں تک کہ بارہ امیر گزر جائیں جو کہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔

میں کہتا ہوں یحیٰی بن حسن بطریق نے کتاب المستدرک میں لکھا ہے کہ کتاب العمدہ میں بیس طریقوں سے نقل کیا گیا کہ خلفاء بارہ ہوں گے۔ ان تمام روایات کا تعلق کتب صحاح سے ہے۔ تین طرق صحیح بخاری میں ہیں اور نو طرق صحیح مسلم میں ہیں۔ اور صحیح ابی داؤد میں یہ حدیث تین طرق سے منقول ہے اور ''الجمع بین الصحاح الستۃ'' میں دو طرق سے یہ حدیث منقول ہے اور حمیدی کی کتاب الجمع بین الصحیحین میں تین طرق سے یہ حدیث منقول ہے۔ تمام روایات میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا اور جب تک قریش سے تعلق رکھنے والے بارہ خلفاء برسرِ اقتدار رہیں گے اس وقت تک دین غالب اور قائم رہے گا۔ (العمدہ ابن بطریق، ص۱۶)

حدیث نمبر 18 اعلام الوریٰ میں لکھا ہے کہ عامر بن سعد بن ابی وقاص نے جابر بن سمرہ کو خط لکھا کہ تم نے جو احادیث سنی ہیں وہ مجھے لکھ بھیجو۔ اس نے

Presented by Ziaraat.Com

مختلف احادیث لکھ بھیجیں جن میں سے سرفہرست یہ حدیث لکھی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

لا یزال الدین قائما حتٰی تقوم الساعة ویکون علیهم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش

''یہ دین قیامِ قیامت تک قائم رہے گا اور اس میں بارہ خلفاء ہوں گے جو کہ قریش میں سے ہوں گے''۔

مسلم نے اسی صحیح میں ابوبکر بن شیبہ اور قتیبہ بن سعد سے بھی یہ روایت کی ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۵۸)

حدیث نمبر 19 سمرقندی نے اسی حدیث کو ابوالقاسم کاتب کی زبانی مذکورہ بالا حدیث کو نقل کیا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے محمد بن رافع سے نقل کیا ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۵۸)

حدیث نمبر 20 سمرقندی نے ابوسلمہ قاضی کی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: ان هذا الامر لن ینقضی (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۵۹)

حدیث نمبر 21 سماک نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: یکون بعدی اثنا عشر (میرے بعد بارہ ہوں گے)۔ میں پوری طرح سے سمجھ نہ سکا تو لوگوں نے گمان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کلهم من قریش ''وہ سب قریش سے ہوں گے''۔ اس حدیث کو مسلم نے قتیبہ سے روایت کیا ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۵۹)

حدیث نمبر 22 سمرقندی نے اپنی اسناد سے ابوخالد الوالبی سے نقل کیا کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا:

لا یضر هذا الدین من ناواه حتٰی یقوم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش

Presented by Ziaraat.Com

''اس دین سے دُوری اختیار کرنے والا کوئی شخص اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتا، جب تک کہ بارہ خلفاء قائم ہیں۔ وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۵۹)

حدیث نمبر 23 سمرقندی نے اپنی اسناد سے ابی جحیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

لا یزال امر امتی صالحا حتّٰی تمضی اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش

''میری اُمت کے معاملات بہتر طور پر چلتے رہیں گے یہاں تک کہ بارہ خلفا ہوں۔ وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔

(اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۰)

حدیث نمبر 24 شعبی نے مسرق سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ ہم ابن مسعود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ کیا تمھارے رسولؐ نے تمھیں یہ بھی بتایا تھا کہ ان کے بعد خلفاء کی تعداد کیا ہوگی؟ ابن مسعود نے جواب دیا کہ جی ہاں، آنحضرتؐ نے ہمیں بتایا تھا کہ خلفاء کی ایک جماعت ہوگی جس کا تعلق قریش سے ہوگا۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۰)

حدیث نمبر 25 ابن ابی شیبہ نے بھی مسروق سے مندرجہ بالا حدیث نقل کی ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۰)

حدیث نمبر 26 ابواسامہ نے اپنی اسناد سے ابن مسعود سے یہی روایت کی ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۰)

حدیث نمبر 27 حماد بن زید نے اپنی اسناد سے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ہم عبداللہ سے قرآن پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص نے ان سے کہا: اے عبدالرحمٰن! کیا تم نے رسولؐ خدا سے یہ بھی پوچھا تھا کہ اُمت کے کتنے خلفاء ہوں گے؟

Presented by Ziaraat.Com

عبداللہ نے کہا کہ جب سے میں عراق آیا ہوں، مجھ سے یہ سوال کسی نے نہیں پوچھا: یہ سوال پوچھنے والے تم پہلے شخص ہو۔ ہم نے یہ مسئلہ رسولؐ خدا سے پوچھا تھا تو آپؐ نے فرمایا: میرے اتنے ہی خلفا ہوں گے جتنا کہ بنی اسرائیل میں نقیب ہوئے تھے۔

حدیث نمبر 28 عبداللہ بن ابی اُمیہ نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لن یزال ھذا الدین قائما الی اثنی عشر من قریش فاذامضوا ھاجت الارض باھلھا

"یہ دین قریش کے بارہ خلفاء تک قائم رہے گا اور جب وہ چلے جائیں گے تو زمین اپنے اہل سمیت تباہ ہوجائے گی"۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۱)

حدیث نمبر 29 ابوبکر بن ابی خثیمہ نے اسود بن سعید ہمدانی کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا کہ رسول اکرمؐ فرمایا کرتے تھے:

یکون بعدی اثنا عشر خلیفة من قریش

"میرے بعد قریش سے تعلق رکھنے والے بارہ خلفاء ہوں گے"۔

آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد ہرج ومرج واقع ہوجائے گا۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۱)

حدیث نمبر 30 سماک بن حرب، زیاد بن علاقہ اور حصین بن عبدالرحمٰن نے جابر بن سمرہ سے یہی نقل کی ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۲)

حدیث نمبر 31 سلیمان بن احمر نے ابوعون سے، اس نے شعبی سے اس نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا یزال اھل ھذا الدین ینصرون علی ما فاواھم الی

Presented by Ziaraat.Com

اثنی عشر خلیفة

''اس دین والے مخالفت کرنے والوں پر بارہ خلفا کے عہد تک غالب رہیں گے''۔

پھر لوگ اُٹھنے بیٹھنے لگ گئے۔ اس دوران آپؐ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا۔ میں نے اپنے والد یا بھائی سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا۔

اس نے کہا: کلهم من قریش ''وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۲)

حدیث نمبر 32 قطر بن خلیفہ نے ابو خالد الوالبی سے اس نے جابر بن سمرہ سے یہی حدیث نقل کی ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۲)

حدیث نمبر 33 ابوجحیفہ راوی ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور میرا چچا آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا:

لا یزال امر امتی صالحا حتّٰی یمضی اثنا عشر خلیفه کلهم من قریش

''میری اُمت کے معاملات بہتر طور پر چلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان میں قریش کے بارہ خلفاء حکومت کریں گے''۔

واضح رہے کہ ابوجحیفہ کا نام وہب بن عبداللہ ہے۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۲)

حدیث نمبر 34 عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا:

یکون خلفی اثنا عشر خلیفة

''میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے''۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۳)

حدیث نمبر 35 حماد بن سلمہ نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ

Presented by Ziaraat.Com

عبداللہ بن عمر نے مجھ سے کہا:

اے ابوطفیل! رسول اکرمؐ کے بعد خلفاء کی تعداد بارہ ہے۔ پھر اُمت میں ناراضگی اور نفاق در آئے گا۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۳)

حدیث نمبر 36 عبایہ بن ربعی کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے ان کی وفات کے وقت پوچھا تھا کہ جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں جن کے لیے ہمیں خدا سے پناہ طلب کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو اُس وقت ہم کس کی طرف رجوع کریں؟

آنحضرتؐ نے وہاں پر موجود حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کیا اور مجھ سے فرمایا:

هذا فانه مع الحق والحق معه ثم يكون من بعده احد عشر اماما مفترضة طاعتهم كطاعته

''تم اس کی طرف رجوع کرنا، یہ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے۔ پھر اس کے بعد گیارہ امام ہوں گے ان کی اطاعت اسی کی اطاعت کی طرح سے فرض ہوگی''۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۴)

حدیث نمبر 37 ابن مثنیٰ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے اُم المومنین بی بی عائشہ سے پوچھا کہ رسولؐ اللہ کے خلفاء کتنے ہوں گے؟

بی بی نے کہا: رسول اکرمؐ نے مجھے بتایا تھا کہ بارہ ہوں گے۔

میں نے کہا کہ وہ کون ہوں گے؟

بی بی نے کہا: ان کے نام رسول اکرمؐ نے خود نقل کرائے تھے اور وہ میرے پاس محفوظ ہیں۔

میں نے کہا: اماں جان! مجھے دکھائیں۔

لیکن بی بی نے اُن کے نام دکھانے سے انکار کر دیا۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۴)

حدیث نمبر 38 بنی عباس کے کچھ افراد ہارون الرشید کے دربار میں

Presented by Ziaraat.Com

بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں امام مہدیؑ کا ذکر چھڑا اور ان کے عدل و انصاف کی خوب باتیں ہوئیں۔ ہارون الرشید نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تم لوگ میرے والد کو مہدی سمجھتے ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر تمہارا خیال غلط ہے۔ میرے والد نے اپنے آباء کے سلسلہ سے ہمارے جدِ اعلیٰ عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

چچا جان! میری اولاد میں سے بارہ خلفاء ہوں گے، پھر ناپسندیدہ واقعات اور سخت قسم کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ پھر میری اولاد سے مہدی خروج کرے گا اور اُس کے معاملات کو ایک ہی رات میں درست کردے گا۔ چنانچہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ پھر جتنا عرصہ خدا کو منظور ہوگا وہ زمین پر قیام کرے گا۔ پھر دجال خروج کرے گا۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۵)

اعلام الوریٰ کے مؤلف ابوعلی طبرسی جو کہ مشہور شیعہ عالم دین ہیں، انہوں نے بارہ آئمہ کی احادیث کی کتب اہلِ سنت سے تخریج کی ہے۔ آخر میں انہوں نے انتہائی پُر لطف جملے لکھے ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

طریق مخالفین سے ہم نے آئمہ اثنا عشر کی امامت کی چند احادیث نقل کی ہیں اور آئمہ اثنا عشر کی احادیث کو سُنّی علماء نے بھی شیعہ علماء کی طرح سے لکھا ہے، جب کہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ بارہ آئمہ کی امامت کے قائل بھی نہیں ہیں۔ ہم اسے ائمہ کرام کی صداقت کا معجزہ سمجھتے ہیں کہ نہ ماننے والوں نے بھی اس کثرت سے ان کی احادیث جمع کی ہیں۔ یہ بھی باقی خوارق عادت معجزات کی طرح سے ایک معجزہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ مقلب القلوب ہے اور علیٰ کل شی قدیر ہے، جس نے نہ ماننے والوں کے قلم سے بھی بارہ آئمہ کی صداقت کی نصوص قطعیہ لکھوادی ہیں۔ (اعلام الوریٰ، ج ۲، ص ۱۶۵)

حدیث نمبر 39 اخطب خوارزم ابوالموید موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے سلیمان الراعی سے نقل کیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا:

Presented by Ziaraat.Com

شب معراج میرے رب جلیل نے مجھ سے خطاب کیا تو فرمایا:

امن الرسول بما انزل الیه من ربه

”رب کی طرف سے جو کچھ رسول پر نازل کیا گیا اس پر رسول ایمان رکھتا ہے“۔

اس وقت میں نے کہا: والمؤمنون کہ مومن بھی ایمان رکھتے ہیں۔

اللہ نے فرمایا: محمدؐ! تو نے سچ کہا ہے۔ تم نے اپنی اُمت میں کسے خلیفہ مقرر کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں نے اُسے خلیفہ بنایا ہے جو پوری اُمت کا افضل ترین فرد ہے۔

خدا نے فرمایا: علیؑ بن ابی طالبؑ کو خلیفہ بنایا ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر ندائے قدرت بلند ہوئی کہ اے احمد! میں نے پوری زمین پر نگاہ دوڑائی تو میں نے تجھے منتخب کیا اور اپنے ناموں میں سے تیرے نام کو مشتق کیا، جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا۔ میں محمود ہوں اور تو محمدؐ ہے۔ پھر میں نے روئے زمین پر دوسری بار نگاہ ڈالی تو میں نے علیؑ کا انتخاب کیا اور اپنے ناموں میں سے اس کا نام مشتق کیا ہے۔ میں اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے۔

اے محمدؐ! میں نے تجھے اور علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور نسلِ حسینؑ سے تعلق رکھنے والے آئمہؑ کو اپنے نور میں سے پیدا کیا۔ میں نے آسمانوں اور زمین کے رہائشیوں کے سامنے تمہاری ولایت کو پیش کیا جس نے تمہاری ولایت قبول کی تو وہ میرے ہاں مومن بنا اور جس نے ان کا انکار کیا تو وہ میرے ہاں کافروں میں سے ہو جائے گا۔

اے محمدؐ! میرے بندوں میں سے اگر کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ اس کی گردن ٹوٹ جائے یا وہ بوسیدہ مشک کی طرح سے نحیف و نزار ہو جائے اور جب میرے حضور حاضر ہو تو تمہاری ولایت کا منکر ہو تو میں اسے اس وقت تک معاف نہ کروں گا جب تک تمہاری ولایت کا اقرار نہ کرے گا۔

اس کے بعد ندائے قدرت بلند ہوئی۔ محمدؐ کیا تم اُنہیں دیکھنا پسند کرو گے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ اللہ نے فرمایا کہ عرش کی دائیں طرف نگاہ کرو۔ میں

Presented by Ziaraat.Com

نے نگاہ کی تو مجھے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، علی بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ، محمدؑ بن علی رضاؑ، علیؑ بن محمدؑ، حسنؑ بن علیؑ اور مہدیؑ ایک نور کی وادی میں کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کے درمیان مہدیؑ کسی تابندہ ستارے کی مانند چمک رہا تھا۔

خدا نے فرمایا: یہ ہیں میری حجتیں اور یہ تیری اولاد کے خون کا بدلہ لے گا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! یہ حجت واجبہ ہے اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے اور میرے دوستوں کا مددگار ہے۔ (ینابیع المودۃ، ج ۳، ص ۳۸۱)

میں مؤلف کتاب ہذا عرض کرتا ہوں کہ درج بالا حدیث کو علمائے عامہ وخاصہ کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے۔ ان میں شیخ طوسیؒ نے کتاب الغیبۃ میں، ابن شاذان ملۃ منقبۃ میں اور صاحب مقتضب اور صاحب الکنز الخفی اور حموینی نے بھی طریق عامہ سے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 40 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: میرے خلفاء، میرے اوصیاء اور میرے بعد مخلوق پر خدا کی حجت بارہ ہیں۔ ان میں سے پہلا میرا بھائی ہے اور آخری میرا بیٹا ہے۔

پوچھا گیا کہ آپ کا بھائی کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: علیؑ بن ابی طالبؑ میرا بھائی ہے۔

پھر پوچھا گیا کہ آپ کا فرزند کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میرا فرزند مہدیؑ ہے جو ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے پُر کردے گا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ خوش خبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اگر عمرِ دنیا تمام ہونے میں سے صرف ایک دن بھی باقی ہوا تو اللہ اس دن کو طویل کردے گا، یہاں تک کہ میرا بیٹا مہدیؑ اس میں خروج کرے گا۔ اس وقت روح اللہ عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہوکر اس کی اقتداء میں نماز پڑھے گا۔ زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھے گی اور اس کی حکومت مشرق ومغرب تک پھیلی ہوئی ہوگی۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۱۲، باب ۶۱، حدیث ۵۶۲)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 41 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اکرم کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ میں، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے نو امام طاہر اور معصوم ہیں۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۱۲، باب ۶۱، حدیث ۵۶۳)

حدیث نمبر 42 حموینی نے ابن عباسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سید الانبیاء ہوں۔ علیؑ سید الاوصیاء ہے۔ میرے بعد میرے اوصیاء بارہ ہوں گے۔ پہلا علیؑ بن ابی طالبؑ ہے اور آخری قائمؑ ہے۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۱۲، باب ۶۱، حدیث ۵۶۴)

حدیث نمبر 43 حموینی نے اپنی اسناد سے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں حوض کا مالک ہوں۔ علیؑ ساقی ہے، حسنؑ حوض کا راستہ دکھانے والا ہے۔ حسینؑ حکمران ہے۔ علی بن الحسینؑ احکام جاری کرنے والا ہے۔ محمد بن علیؑ اس کو پھیلانے والا ہے۔ جعفرؑ بن محمدؑ لوگوں کو وہاں تک لانے والا ہے اور موسیٰ بن جعفرؑ دوستوں اور دشمنوں کی تعداد گننے والا ہے اور منافقین کا قلع قمع کرنے والا ہے۔ علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ مومنین کا مددگار ہے۔ محمدؑ بن علیؑ اہلِ جنت کو ان کے درجات میں بٹھانے والا ہے۔ علیؑ بن محمد شیعوں کا خطیب اور حورِ عین سے ان کا نکاح کرنے والا ہے۔ اور حسنؑ بن علیؑ اہلِ جنت کا چراغ ہے جس سے وہ روشنی حاصل کریں گے اور مہدیؑ قیامت کے روز ان کی شفاعت کرنے والا ہے جس دن صرف وہی شفاعت کرے گا جسے شفاعت کی اجازت ہوگی اور جس پر خدا راضی ہوگا۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۲۱، باب ۶۱، حدیث ۵۷۲)

حدیث نمبر 44 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے والد عباس سے فرمایا:

چچا جان! میری اولاد میں سے بارہ خلفاء ہوں گے۔ پھر اس کے بعد بہت سے امور اور سخت شدت پیدا ہو جائے گی۔ پھر میری نسل میں سے مہدیؑ خروج کریں گے۔ اللہ

Presented by Ziaraat.Com

اس کے معاملات کو ایک ہی رات میں درست کردے گا۔ وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل وانصاف سے بھردے گا، جب تک خدا چاہے گا وہ حکومت کرے گا۔ پھر دجال آئے گا۔ (فرائدالسمطین، ج۲،ص ۳۲۹، باب ۶۱، حدیث ۵۷۹)

حدیث نمبر 45 حموینی لکھتے ہیں کہ جب میں نے اپنے آقا و مولا امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں اپنا مدارس ایات خلت من تلاوۃ کا قصیدہ پڑھا اور اس قصیدہ کے آخر میں، میں نے یہ اشعار پڑھے ۔

خروج امام لا محالة خارج   یقوم علی اسم اللّٰہ والبرکات

یمیز فیھا بین حق و باطل   ویجزی علی النعماء والنقمات

"ایک امام کا ظہور حتمی ہے جو کہ اللہ کا نام لے کر اور خدا سے برکات حاصل کر کے خروج کرے گا۔ وہ حق و باطل میں تمیز کرے گا اور نعمتوں اور ناراضگیوں کا بدلہ دے گا"۔

امام علی رضا علیہ السلام نے یہ شعر سنے تو آپؑ بہت روئے، پھر میری طرف آپؑ نے سر بلند کر کے فرمایا: یہ دربیت روح القدس نے تیری زبان پر جاری کیے ہیں۔ کیا تو جانتا ہے کہ یہ امام کون ہوگا اور کب خروج کرے گا؟

میں (دعبل خزاعی) نے عرض کیا: مولاؑ! میں نہیں جانتا، البتہ میں نے یہ سنا ہے کہ آپؑ کے خاندان میں سے ایک امام خروج کرے گا جو ظلم وجور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

آپؑ نے فرمایا: دعبل! میرے بعد میرا فرزند محمدؑ امام ہوگا، پھر اُس کا فرزند علیؑ امام ہوگا۔ پھر اس کا فرزند حسنؑ امام ہوگا۔ حسنؑ کے بعد اس کا فرزند حجت القائمؑ ہوگا جس کی غیبت میں اس کا انتظار کیا جائے گا اور ظہور کے بعد اس کی اطاعت کی جائے گی اور اگر عمر دنیا ختم ہونے میں سے ایک دن بھی باقی ہوا تو اللہ اس دن کو طویل کردے گا، یہاں تک کہ وہ خروج کرے اور ظلم وجور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل وانصاف سے بھردے۔

جہاں تک اس کے ظہور کے وقت کا تعلق ہے تو اس کا واسطہ وقت کی خبر دینے سے

Presented by Ziaraat.Com

ہے۔ میرے والد نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی زبانی حضرت علیؑ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کی ذریت میں سے قائمؑ کا ظہور کب ہوگا؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: قیامت کی طرح سے اس کا وقت بھی متعین نہیں کیا جاسکتا۔ قیامت کی طرح سے وہ بھی اچانک ظہور کرے گا۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۳۷، باب ۶۱، حدیث ۵۹۱)

حدیث نمبر 46 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا: میں، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے نو امام طاہر و مطہر ہیں اور ہم معصوم ہیں۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۳۲، باب ۳۱، حدیث ۴۳۰)

ایک یہودی کے سوالات

حدیث نمبر 47 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نعثل نامی ایک یہودی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: محمدؐ! میں آپؐ سے چند سوالات پوچھنا چاہتا ہوں، اگر آپؐ نے مجھے ان کے تسلی بخش جواب دے دیئے تو میں مسلمان ہوجاؤں گا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: ابوعمارہ! جو پوچھنا ہے پوچھ لو۔

اس نے کہا: آپؐ اپنے رب کی وصف بیان کریں۔

آپؐ نے فرمایا کہ خالق کی بس وہی وصف بیان کی جاسکتی ہے جو اس نے خود اپنے لیے بیان کی ہے ورنہ خالق کی توصیف کیسے کی جاسکتی ہے جس کے پانے سے اوصاف عاجز ہیں اور اوہام اُسے حاصل نہیں کرسکتے اور سوچ اس کی حد بندی نہیں کرسکتی اور آنکھیں اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ وصف بیان کرنے والوں کے وصف سے کہیں بلند و برتر ہے۔ وہ قریب ہوتے ہوئے بھی دُور ہے اور دُور رہتے ہوئے بھی قریب ہے۔ اس نے کیفیات کو پیدا کیا، اس کے لیے کَیفَ کا لفظ صحیح نہیں ہے۔ وہ کیفیت اور مکانیت سے پاک ہے۔ وہ واحد ہے۔ صمد ہے جیسا کہ اس نے اپنے وصف میں خود کہا ہے جب کہ وصف

Presented by Ziaraat.Com

بیان کرنے والے اس کی تعریف تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ نہ تو کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا ہے اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہے۔

یہ سن کر یہودی نے کہا کہ آپؐ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اچھا یہ بتائیں جب آپ یہ کہتے ہیں کہ "اللہ واحد ہے اور کوئی اس کے مشابہ نہیں ہے تو یہ بات دل کو نہیں جچتی، کیونکہ اللہ واحد ہے اور اکثر اوقات انسان بھی واحد ہوتا ہے، اب واحد ہونے کی صفت میں تو دونوں برابر ہو گئے"۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: اللہ کی وحدانیت اور انسان کی وحدانیت میں بڑا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ بلحاظ لفظ اور بلحاظ معنی واحد ہے، جب کہ انسان بلحاظ لفظ تو واحد ہو سکتا ہے لیکن بلحاظ معنی واحد نہیں ہے کیونکہ ہر انسان بہت سی چیزوں اور بہت سے عناصر کا مجموعہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں انسان بیک وقت جسم ہے اور وہ طول، عرض اور عمق رکھتا ہے اور روح رکھتا ہے۔ مشابہت تب لازم آتی ہے جب ان کے معنی بھی ایک ہوتے۔

یہودی نے کہا: آپؐ نے بالکل صحیح کہا ہے۔

پھر اس نے کہا: اچھا یہ بتائیں کہ آپ کا وصی کون ہے، کیونکہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے؟ حضرت موسیٰؑ ہمارے نبی تھے آپؑ کے وصی یوشعؑ بن نون تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ بن ابی طالبؑ میرا وصی ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔ اس کے بعد میرے فرزند حسنؑ اور حسینؑ ہیں پھر نسلِ حسینؑ کے نو نیک افراد وصی ہیں۔

اس نے کہا کہ آپؐ مجھے ان کے نام بتائیں۔

آپؐ نے فرمایا: حسینؑ کے بعد اس کا فرزند علیؑ ہے، اس کے بعد اس کا فرزند محمدؑ ہے، اس کے بعد اس کا بیٹا جعفرؑ ہے، پھر موسیٰؑ ہے، پھر علیؑ ہے، پھر محمدؑ ہے، پھر علیؑ ہے، پھر حسنؑ ہے، پھر حجت بن الحسنؑ ہے۔ ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہوگی۔

یہودی نے کہا کہ ان کی منزل جنت میں کہاں ہوگی؟

آپؐ نے فرمایا: وہ میرے ساتھ میرے ہی درجہ میں ہوں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ سن کر یہودی نے کہا: اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانک رسول اللّٰہ واشھد انھم الاوصیاء من بعدک ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ حضرات آپؐ کے بعد وصی ہیں''۔

یہ چیز میں نے سابقہ کتابوں میں پڑھی ہے اور موسیٰ بن عمران نے ہم سے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا، وہ خاتم الانبیاءؐ ہوگا۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کی صلب سے بارہ اسباط پیدا ہوں گے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے ابوعمارہ! کیا تم اسباط کو جانتے ہو؟

اس نے کہا: جی ہاں، وہ بارہ تھے۔ پہلا لاوی بن برخیا تھا اور یہ وہی ہے جو کچھ عرصہ تک بنی اسرائیل سے غائب رہا تھا۔ پھر وہ لوٹ آیا تھا اور اس نے بوسیدہ شریعت کو غلبہ دیا تھا اور اس نے قرسطیا بادشاہ سے جنگ کی تھی اور اسے قتل کر دیا تھا۔ میری اُمت میں بھی وہی حالات و واقعات دہرائے جائیں گے جو بنی اسرائیل میں پیش آئے تھے اور دونوں اُمتوں میں حالات اتنے ہی یکساں ہوں گے جیسا کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ میرا بارہواں فرزند غیبت میں چلا جائے گا۔ وہ لوگوں کو دکھائی نہ دے گا اور میری اُمت پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جب اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن کے صرف حروف باقی ہوں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اسے خروج کا حکم دے گا۔ وہ اسلام کو غلبہ دے گا اور دین کی تجدید کرے گا۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: خوش خبری ہے اس کے لیے جو اُن سے محبت کرے اور ہلاکت ہے اُس کے لیے جو اُن سے بغض رکھے اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان سے وابستہ ہو جائے۔ یہ سن کر نعثل اُٹھا اور اس نے آنحضرت کی مدح میں یہ اشعار پڑھے:

صلی العلی ذو العلا   علیک یاخیر البشر
انت النبی المصطفٰی   والهاشمی المفتخر
بکم هدانا ربنا   وفیك نرجوما امر
ومعشر سمیتهم   ائمة اثنا عشر

Presented by Ziaraat.Com

حباهم رب العلٰی ثم صفاهم من کدر
قد فاز من والاهم وخاب من عادی الزهر
آخرهم یشفی الظما وھو الامام المنتظر
عترتك الاخیار لی والتابعون ما امر
من کان عنهم معرضا فسوف تصلاہ سقر

(فرائد السمطین، ج۲، ص۱۴۲، باب ۳۱، حدیث ۳۱)

"اے خیر البشر! آپؐ پر بلند و بالا خدا رحمت نازل کرے۔ آپؐ نبی مصطفیٰ اور قابلِ افتخار ہاشمی ہیں۔

آپؐ کی وجہ سے ہمارے رب نے ہمیں ہدایت دی ہے اور اس کے حکم کے لیے ہم آپ سے پُر امید ہیں۔

اور اس گروہ کا ہمیں سہارا حاصل ہے جن بارہ آئمہ کے آپؐ نے نام بیان کیے ہیں اللہ نے اُنہیں بلندی عطا کی اور انہیں ہر ناپاکی سے صاف رکھا۔ جس نے ان سے دوستی کی اس نے کامیابی حاصل کی اور جس نے ان روشن چہروں سے عداوت کی وہ ناکام ہوا۔

اس گروہ کا آخری فرد پیاس بجھائے گا اور وہ امام المنتظر ہوگا۔

آپؐ کی پاکباز عترت ہمارا سہارا ہے جو کہ حکمِ خدا کی پیروی کرنے والے ہیں۔ جو بھی ان سے منہ موڑے گا وہ عنقریب جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا"۔

حدیث نمبر 48 حموینی نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسولِ خداؐ سے یہ سنا:

ان ھذا الامر لا ینقضی حتٰی یمضی فیھا اثنا عشر خلیفة

"یہ معاملہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ بارہ خلفاء گزر نہ جائیں"۔

پھر آنحضرتؐ نے ایک جملہ کہا جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے والد سے پوچھا کہ

Presented by Ziaraat.Com

آپؐ نے کیا فرمایا تو میرے والد نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کلھم من قریش ''وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۴۷، باب ۳۳، حدیث ۴۴۶)

حدیث نمبر 49 حموینی نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے یہ سنا:

لا یزال امر الناس ما فیا ما ولاھم اثنا عشر رجلا

''لوگوں کے معاملات چلتے رہیں گے، جب تک بارہ افراد ان پر حکومت کریں گے''۔

پھر آپؐ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کلھم من قریش ''وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۴۸، باب ۳۳، حدیث ۴۴۳)

حدیث نمبر 50 حموینی نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفة

''اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا''۔

پھر آپؐ نے ایک جملہ فرمایا جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے والد سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا ہے: کلھم من قریش ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے''۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۴۹، باب ۳۳، حدیث ۴۴۴)

حدیث نمبر 51 حموینی نے اپنی اسناد سے لکھا کہ عامر بن سعد بن ابی وقاص نے جابر بن سمرہ کو لکھا کہ تم نے آنحضرتؐ سے جو احادیث سنی تھیں وہ مجھے لکھ بھیجو۔ چنانچہ اس نے جواب میں لکھا کہ جس دن اسلمی کو رجم کیا گیا تھا اسی جمعہ کی شام میں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا:

Presented by Ziaraat.Com

لا یزال الدین قائما حتٰی تقوم الساعة ویکون علیهم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش

"دین قیامت کے قائم ہونے تک قائم رہے گا اور ان پر بارہ خلفاء ہوں گے جو کہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے"۔ (فرائد السمطین، ج۲، ص۱۴۹، باب ۳۳، حدیث ۴۴۵)

امام حسینؑ کی برکت

حدیث نمبر 52 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کا نام "دردائیل" ہے۔ خدا نے اُسے سولہ ہزار پَر عطا کیے ہیں۔ ایک پَر اور دوسرے پَر کے درمیان ہوا ہے اور ہوا کی وسعت آسمان وزمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے۔

ایک دن اُس نے دل ہی دل میں سوچا کہ کیا ہمارے رب کے اُوپر بھی کوئی چیز ہے؟ اللہ نے اس کے دل کی کیفیت اور خیال کو دیکھا۔ اس کو دو گنے پَر عطا کر دیے۔ اس کو بتیس ہزار پَر عطا کیے گئے۔ پھر اللہ نے اسے وحی کی کہ اب پرواز کرو، وہ پچاس برس تک پرواز کرتا رہا لیکن عرش کا اختتامی حصہ اُسے کہیں دکھائی نہ دیا۔ جب اللہ نے اس کی تھکاوٹ کو دیکھا تو اُسے وحی فرمائی:

اے فرشتہ! اپنی جگہ لوٹ جا، میں عظیم سے بڑے عظیم ہوں۔ میرے اُوپر کوئی چیز نہیں ہے اور کسی مکان کے ساتھ میری توصیف نہیں کی جاسکتی۔ پھر اللہ نے اس سے اس کے پَر چھین لیے اور اس صفِ ملائکہ سے باہر نکال دیا۔ جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے، آپؑ شب جمعہ پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر مامور فرشتہ "مالک" کو وحی فرمائی کہ آج دوزخ کی آگ کو بجھا دے کیونکہ محمدؐ کے گھر فرزند پیدا ہوا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے خازنِ جنت رضوان کو وحی فرمائی کہ آج جنت کو خوب سجا اور جنت میں خوب خوشبوئیں لوٹا، کیونکہ آج محمدؐ کے گھر فرزند پیدا ہوا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر اللہ نے حورعین کو وحی فرمائی کہ تم آج خوب زیب و زینت کرو کیونکہ آج محمدؐ کے گھر فرزند پیدا ہوا ہے۔ پھر اللہ نے ملائکہ کو وحی فرمائی کہ تم صفیں باندھو اور تسبیح و تکبیر کہو، کیونکہ آج محمدؐ کے گھر فرزند پیدا ہوا ہے۔

پھر اللہ نے جبریلؑ کو وحی فرمائی کہ تم ملائکہ کا ایک ہزار دستہ لے کر جاؤ اور ہر دستہ میں ایک لاکھ فرشتے ہونے چاہئیں اور سب سے کہو کہ وہ جنت کے اُبلق رنگ کے گھوڑوں پر سوار ہو جائیں اور تمہارے گھوڑوں کی لگامیں دُرّ و یاقوت کی ہونی چاہئیں۔

ان فرشتوں کے ساتھ خدا نے روحانیین فرشتوں کو بھی روانہ کیا، ان کے ہاتھوں میں نور کے نیزے تھے۔ خدا نے جبریلؑ سے فرمایا کہ تم ان فرشتوں اور روحانیین کو محمدؐ کے دروازے پر لے جاؤ اور اُنھیں ان کے فرزند کی ولادت پر مبارک پیش کرو اور محمدؐ سے جا کر کہہ دو کہ اللہ نے آپؐ کے بیٹے کا نام حسینؑ رکھا ہے، لہٰذا تم میرے رسول کو بیک وقت مبارک بھی دو اور اُنہیں تعزیت بھی کرو۔ آپؐ کی اُمت کا بدترین شخص بدترین سواری پر سوار ہو کر اسے قتل کرے گا۔ حسینؑ کے قاتل اور قاتلِ فوج کے سالار کے لیے ہلاکت ہے۔ میں حسینؑ کے قاتل سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہے۔ قیامت کے دن ہر مجرم سے بڑا مجرم حسینؑ کا قاتل ہوگا۔ قاتلِ حسینؑ مشرکین کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوگا۔

اطاعت گزاروں کی جنت اتنی مشتاق نہیں ہے، جتنا کہ دوزخ کو قاتلِ حسینؑ کا اشتیاق ہے۔

جبریلؑ اپنے ساتھ ملائکہ کی افواج لیے ہوئے آسمانِ دنیا سے اُترے۔ راستہ میں اُنہیں دردائیل پڑا ہوئی دکھائی دیا۔ دردائیل نے آواز دے کر جبریلؑ سے کہا کہ آج رات قیامت قائم ہوگئی ہے؟

جبریلؑ نے کہا: آج محمدؐ کے گھر میں بابرکت فرزند پیدا ہوا ہے، ہم اس کی مبارک بادی کے لیے زمین پر جا رہے ہیں۔

دردائیل نے کہا: جبریلؑ! تجھے اس خالق کائنات کا واسطہ جو کہ تیرا اور میرا رب ہے جب تم محمدؐ کے پاس جاؤ تو ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے یہ درخواست کرنا کہ آپ کو

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ کے اس فرزند کا واسطہ! آپؑ خدا کی بارگاہ میں میرے حق میں دعا کریں کہ اللہ مجھ سے راضی ہو جائے اور مجھے میرے پَر واپس کر دے اور بزمِ ملائکہ میں میرا مقام لوٹا دے۔

چنانچہ جبریلؑ رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خدا کے فرمان کے مطابق آنحضرتؐ کو مبارک باد دی اور تعزیت بھی کی۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: کیا میری اُمت اُسے قتل کرے گی؟

جبریلؑ نے کہا: جی ہاں آپؐ کی اُمت ہی اُسے قتل کرے گی۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: وہ میری اُمت نہیں ہے۔ میں ان سے بیزار ہوں اور اللہ بھی ان سے بیزار ہے۔

جبریلؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! میں بھی ان سے بیزار ہوں۔

نبی اکرمؐ حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے اور اُنہیں فرزند کی مبارک دی اور تعزیت بھی پیش کی۔ یہ سنا تو سیدہ سلام اللہ علیہا رونے لگ گئیں اور کہنے لگیں: کاش میں نے اُسے نہ جنا ہوتا۔ قاتلِ حسینؑ دوزخ میں ہوگا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: فاطمہؑ! میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں۔ حسینؑ سے ایک بیٹا زندہ رہے گا جو کہ امام ہوگا اور اُس کی نسل سے ہدایت دینے والے امام پیدا ہوں گے۔ میرے بعد امام یہ ہوں گے: علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، علیؑ بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ، علیؑ بن محمدؑ، حسنؑ بن علیؑ۔ وہ امام جس کی اقتداء میں عیسیٰؑ بن مریمؑ نماز پڑھے گا۔

حضرت سیدہؑ کا رونا موقوف ہوا تو جبریلؑ نے رسولِ خداؐ کو فرشتے کی داستان سنائی اور اُس کی تکلیف کا تذکرہ کیا اور آپؐ سے دعا کی درخواست کی۔

آنحضرتؐ نے حسینؑ بن علیؑ کو ہاتھوں پر اُٹھایا اور اس وقت وہ اُون کے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور آپؐ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا، پھر آپؐ نے یہ دعا مانگی:

پروردگار! تجھے اس مولود کے اس حق کا واسطہ جو کہ تیرے ذمہ ہے، بلکہ تجھے تیرے اس حق کا واسطہ جو کہ اس کے اور اس کے نانا محمدؐ اور ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کے

Presented by Ziaraat.Com

ذمہ ہے۔

خدایا! اگر تیرے ہاں علیؑ و فاطمہؑ کے فرزند حسینؑ کی کوئی قدر و قیمت ہے تو پھر دردائیل سے راضی ہو جا، اُسے اس کے پَر واپس عطا کر اور بزمِ ملائکہ میں اُسے اس کا سابقہ مقام عطا فرما۔

دعا فوراً قبول ہوئی، فرشتے کو بال و پَر مل گئے اور اُسے اُس کا سابقہ مقام مل گیا۔ جنت میں وہ فرشتہ حسینؑ بن علیؑ کا آزاد کردہ غلام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۵۴، باب ۳۴، حدیث ۴۳۶)

حدیث نمبر 53 حموینی نے اپنی اسناد سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا: میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس ابی بن کعب بیٹھا ہوا تھا۔ آنحضرتؐ نے مجھے دیکھ کر فرمایا:

مرحبابك يا ابا عبدالله يا زين السموات والارض

''خوش آمدید! اے آسمانوں اور زمین کی زینت ابو عبداللہ الحسینؑ''۔

اس وقت ابی بن کعب نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ کے علاوہ بھی کوئی آسمانوں اور زمین کی زینت ہے؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُبی! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا۔ حسینؑ بن علیؑ زمین کی بہ نسبت آسمانوں میں زیادہ معروف ہے۔ عرشِ الٰہی کے دائیں جانب یہ عبارت لکھی ہوئی ہے:

''حسینؑ ہدایت کا چراغ، نجات کی کشتی، قابلِ عزت وفخر صاحب علم و عمل امام ہے''۔

اللہ نے اس کی صُلب میں وہ پاک و پاکیزہ نطفہ رکھا ہے جو اَصلاب واَرحام سے پیدا ہونے والی مخلوق اور لیل و نہار کی تخلیق سے بھی پہلے پیدا کیا جا چکا ہے۔

حسینؑ بن علیؑ کو ایسی دعا تلقین کی گئی ہے، مخلوق میں سے جو بھی اس دعا کو پڑھے تو قیامت کے دن اُسے حسینؑ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اللہ اس دعا کے پڑھنے والے کے دُکھ

Presented by Ziaraat.Com

دُور کرے گا اور اس کے معاملات میں آسانی پیدا کرے گا اور اس کے لیے لائحۂ عمل کو واضح کرے گا اور دشمن پر اُسے کامیابی عطا کرے گا اور اس کی پردہ دری نہیں کرے گا۔

ابی بن کعب نے کہا: یارسولؐ اللہ! وہ دعا تعلیم فرمائیں۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جب نماز فریضہ سے فارغ ہوجاؤ تو مصلّٰی پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھو:

اللهم انی اسئلك بكلماتك و معاقد عرشك وسكان
سماواتك وارضك وانبيائك ورسلك ان تستجيب لی
فقد رهقنی من امری عسرٌ فاسئلك ان تصلی علی
محمد وآل محمد وان تجعل لی من امری يسرا

اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرے معاملہ کو آسان کردے گا اور تیرے سینے میں کشادگی پیدا کرے گا اور موت کے وقت تجھے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی توفیق عنایت کرے گا۔ (اس سے قبل یہ مکمل روایت باب ۲۲ کی حدیث ۳۸ کے ضمن میں بیان کی جاچکی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس مقام کی طرف رجوع فرمائیں)۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۵۵، باب ۳۵، حدیث ۴۴۷)

حدیث نمبر 54 علی بن احمد مالکی نے "الفصول المہمہ" میں زرارہؓ سے نقل کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ امام بارہ ہوں گے، سب کے سب رسولؐ خدا کی آل میں سے ہوں گے۔ علیؑ بن ابی طالبؑ اور اُس کے گیارہ فرزند امام ہوں گے۔ (کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۴۶)

حدیث نمبر 55 ابن شاذان نے طریق عامہ کے تحت حضرت علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

رسول اکرمؐ نے اپنی اُمت پر مجھے خلیفہ قرار دیا ہے۔ میں اللہ کے نبی کے بعد ان پر اللہ کی حجت ہوں۔ میری ولایت جس طرح سے اہلِ زمین پر واجب ہے اسی طرح سے اہلِ آسمان پر بھی واجب ہے۔ فرشتے میرے فضائل بیان کرتے ہیں اور وہ خدا کے ہاں ان کی تسبیح شمار ہوتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اے لوگو! تم میری پیروی کرو، میں تمہیں سیدھے راستے کی رہنمائی کروں گا۔ مجھے چھوڑ کر اِدھر اُدھر مت جاؤ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں تمہارے نبی کا وصی اور ان کا جانشین اور میں مومنین کا امام، امیر اور ان کا مولا ہوں۔ میں اپنے شیعوں کے لیے جنت کا رہبر ہوں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ کا راستہ دکھانے والا ہوں۔ میں دشمنانِ خدا پر خدا کی تلوار ہوں اور دوستانِ خدا کے لیے رحمتِ پروردگار ہوں۔ میں حوضِ پیغمبر کا مالک ہوں اور اُن کے پرچم لواء الحمد کا اُٹھانے والا ہوں اور میں مقامِ شفاعت پر آنحضرت کا ساتھی ہوں۔

حسنؑ و حسینؑ اور نسلِ حسینؑ سے تعلق رکھنے والے نو امام خدا کی سرزمین پر خدا کے خلفاء ہیں اور وہ وحی الٰہی کے امین ہیں اور پیغمبر اکرمؐ کے بعد مسلمانوں کے امام ہیں اور مخلوق پر خدا کی حجت ہیں۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۵۹، منقبت ۳۲)

حدیث نمبر 56 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابن عباسؓ سے روایت کی، اس نے کہا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ نے دوزخ سے محفوظ رہنے اور سخت گھبراہٹ سے بچنے کے لیے ایک دروازہ مقرر کیا ہے۔

ابوسعید خدریؓ اُٹھے اور اُنہوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس دروازہ کا ہمیں تعارف کروائیں، تاکہ ہم اُسے پہچان لیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ دروازہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے جو کہ سیدالاوصیاء ہے، امیرالمومنینؑ ہے اور رب العالمین کے رسول کا بھائی ہے اور تمام مخلوق پر خلیفۂ خدا ہے۔

لوگو! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ کی اس مضبوط رسی سے وابستہ ہو جائے جس کے مقدر میں ٹوٹنا نہیں لکھا ہے تو اسے چاہیے کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت سے وابستگی اختیار کرے، کیونکہ اُس کی ولایت میری ولایت ہے اور اُس کی اطاعت میری اطاعت ہے۔

اے لوگو! جو میرے بعد حجتِ خدا کی معرفت حاصل کرنے کا خواہش مند ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالبؑ کی معرفت حاصل کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

اے لوگو! جو یہ چاہتا ہو کہ وہ میری اقتداء کرے تو اُسے چاہیے کہ میرے بعد علیؑ بن ابی طالبؑ اور میری ذریت کے اماموں سے دوستی رکھے، کیونکہ وہ میرے علم کے خازن ہیں۔

اس وقت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! آئمہؑ کی تعداد کیا ہوگی؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جابرؓ! تم نے مجھ سے مکمل اسلام کے متعلق پوچھا ہے۔ ان کی تعداد وہی ہے جو سال کے مہینوں کی ہے اور سال کے مہینے بارہ ہوتے ہیں، ان کی تعداد وہی ہے جو ضربِ کلیمی سے وجود میں آنے والے چشموں کی ہے۔ ضربِ کلیم سے بارہ چشمے پھوٹے تھے۔ ان کی تعداد نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر ہے۔ بنی اسرائیل میں اللہ نے بارہ نقیب مقرر کیے تھے۔

جابرؓ! امام بارہ ہوں گے، پہلا علیؑ بن ابی طالب ہے اور آخری قائم صلوات اللہ علیہم ہے۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۷۲، منقبت ۴۱)

حدیث نمبر 57 ابن شاذان نے طریق عامہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سلمان محمدیؓ نے فرمایا: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حسینؑ بن علیؑ رسول اکرمؐ کی ران پر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرمؐ ان کی آنکھوں اور منہ کے بوسے لے رہے تھے اور فرما رہے تھے: تو سردار ہے، سردار کا بیٹا ہے اور سرداروں کا والد ہے۔ تو امام ابن امام ہے اور تو ابوالائمہ ہے۔ تو حجت بن الحجت ہے، حجتوں کا والد ہے۔ تیری صلب سے نو امام ہوں گے اور نواں امام قائمؑ ہوگا۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۱۲۴، منقبت ۵۸)

امامت کی گواہی کتنی اہم ہے؟

حدیث نمبر 58 ابن شاذان نے طریق عامہ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا: آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین کی اسناد سے رسول اکرمؐ سے نقل کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: مجھے جبریل امینؑ نے رب العزت کی طرف سے یہ خبر دی کہ

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تعالٰی نے فرمایا: جسے یہ معلوم ہو کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ میرا عبد اور میرا رسول ہے اور یہ کہ علیؑ بن ابی طالبؑ میرا خلیفہ ہے۔ اس کی نسل سے تعلق رکھنے والا امام میری حجت ہیں تو میں اس پر اپنی رحمت کرتے ہوئے جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفو و درگزر سے اُسے دوزخ سے نجات دوں گا اور اس کے لیے اپنا جوار رحمت مباح کردوں گا اور اسے اپنی طرف سے عزت عطا کروں گا اور اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا اور اُسے اپنے مقربین اور چنے ہوئے لوگوں میں سے بناؤں گا، اگر وہ مجھے پکارے گا تو میں اسے لبیک کہوں گا اور اگر وہ مجھ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کروں گا اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اسے عطا کروں گا اور اگر خاموش رہے گا تو میں خود اپنی طرف سے اپنے کرم کی ابتداء کروں گا۔ اگر وہ مغفرت طلب کرے گا تو میں اس پر رحمت کروں گا۔ اور اگر وہ مجھ سے بھاگے گا تو میں اُسے بلاؤں گا۔ اگر وہ لوٹ آیا تو قبول کروں گا اور اگر اس نے میرے دروازے پر دستک دی تو اس کے لیے اپنا دروازہ کھولوں گا۔

اور جس نے میری توحید کی گواہی نہ دی یا میری گواہی دی، لیکن محمدؐ کی عبدیت و رسالت کی گواہی نہ دی یا میری اور محمدؐ کی گواہی دی یہ گواہی نہ دی کہ علیؑ بن ابی طالبؑ میرا خلیفہ ہے یا میری، میرے نبیؐ کی اور علیؑ کی گواہی دی، لیکن یہ گواہی نہ دی کہ اولادِ علیؑ کے امام میری طرف سے حجت ہیں تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور میری عظمت کی تحقیر کی اور میری آیات، میری کتابوں اور میرے رسولوں کا انکار کیا۔ اب اگر وہ میری طرف آنا چاہے تو میں اس سے محجوب رہوں گا۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اُسے محروم رکھوں گا اور اگر مجھے ندا دے گا تو میں اس کی ندا کو نہیں سنوں گا۔ اگر وہ مجھ سے دعا کرے گا تو میں اس کی دُعا قبول نہیں کروں گا اور اگر وہ مجھ سے اُمیدیں وابستہ رکھے گا تو میں اس کی اُمیدیں بَر نہ لاؤں گا۔ میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

جابر بن عبداللہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اولادِ علیؑ میں سے ہونے والے اماموں کے نام بتائیں۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: حسنؑ و حسینؑ جو کہ جوانانِ جنت کے سردار ہیں، پھر علی بن

Presented by Ziaraat.Com

الحسینؑ وہ اپنے زمانہ میں عبادت گزاروں کا سردار ہوگا۔ پھر محمد باقر بن علیؑ۔

اے جابرؓ! عنقریب تو اس سے ملاقات کرے گا جب تیری اس سے ملاقات ہو تو اُسے میرا اسلام کہنا۔ پھر جعفرؑ صادق بن محمدؑ، پھر موسیٰ کاظمؑ بن جعفرؑ، پھر علیؑ رضا بن موسیٰؑ، پھر محمد تقیؑ بن علیؑ، پھر علی نقیؑ بن محمدؑ، پھر حسن زکیؑ بن علی نقیؑ، پھر اس کا فرزند قائم بالحق امام ہوگا۔ اور یہی میری اُمت کا مہدیؑ ہوگا اور یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

اے جابرؓ! یہ میرے خلفاء، اصفیاء، میری اولاد اور میری عترت ہیں، جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے ان کا انکار کیا یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو اس نے میرا انکار کیا۔ ان کی بدولت اللہ آسمان کو زمین پر گرنے سے بچائے ہوئے ہے اور انہی کی وجہ سے زمین اپنی آبادی سمیت دھنسنے سے محفوظ ہے۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۱۶۷، منقبت ۹۲)

باب نمبر 25

امامؑ بارہ ہیں اور وہ حضرت علیؑ اور ان کے گیارہ فرزند ہیں

اس سلسلہ کی علمائے خاصہ سے پچاس احادیث منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1 شیخ صدوقؒ اپنی اسناد سے امالی میں لکھتے ہیں کہ شعبی نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ہم کوفہ میں عبداللہ بن مسعود کے سامنے اپنے مصاحف پیش کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک نوجوان نے ان سے کہا کہ کیا تمہارے نبی نے تمہیں یہ بتایا تھا کہ ان کے بعد کتنے خلفاء ہوں گے؟

ابن مسعود نے نوجوان کی طرف دیکھا اور کہا کہ تو ایک کمسن جوان ہے۔ تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے یہ مسئلہ نہیں پوچھا تھا۔ جی ہاں ہمارے نبیؐ نے ہمیں بتایا تھا کہ ان کے بارہ جانشین ہوں گے جیسا کہ بنی اسرائیل میں بارہ نقیب ہوئے تھے۔ (امالی صدوق، ص ۳۸۶، مجلس ۵۱، حدیث ۴)

حدیث نمبر 2 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے امالی میں لکھا ہے کہ قیس بن عبد کا بیان ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے حلقۂ درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا، اس نے کہا کہ تم میں سے عبداللہ بن مسعود کون ہے؟

ابن مسعود نے کہا کہ میں ہوں۔ اس نے کہا کہ کیا تمہارے نبی نے تمہیں خلفاء کی تعداد بتائی تھی؟

ابن مسعود نے کہا: جی ہاں، خلفاء بارہ ہوں گے، جیسا کہ بنی اسرائیل میں بارہ نقیب

Presented by Ziaraat.Com

تھے۔(امالی صدوق، ص ۳۸۶، مجلس ۵۱، حدیث ۵)

حدیث نمبر 3 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا۔ اُس نے کہا کیا تمھارے اندر عبداللہ موجود ہے؟

ابن مسعود نے کہا کہ جی ہاں میں عبداللہ ہوں۔ تم کیا چاہتے ہو؟

اس نے کہا: آپ یہ بتائیں کیا تمہارے نبی نے تمہیں بتایا تھا کہ خلفاء کتنے ہوں گے؟

ابن مسعود نے کہا: جب سے میں عراق میں آیا ہوں مجھ سے آج تک یہ بات تیرے علاوہ کسی اور نے نہیں پوچھی۔ خلفاء نقبائے بنی اسرائیل کی طرح سے بارہ ہوں گے۔

ابوعروبہ نے اپنی حدیث میں کہا: ابن مسعود نے کہا: نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے مطابق ہوں گے۔

جریر نے اشعث سے، اس نے ابن مسعود سے، اُس نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد خلفاء بارہ ہوں گے، بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد میں۔ (امالی صدوق، ص ۳۸۷، مجلس ۵۱، حدیث ۶-۸)

حدیث نمبر 4 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: یکون بعدی اثنا عشر امیرا ''میرے بعد بارہ امیر ہوں گے''۔ پھر آپؐ نے آہستہ سے ایک اور جملہ کہا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپؐ نے کیا کہا؟ میرے والد نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا: کلھم من قریش (امالی صدوق، ص ۳۸۷، مجلس ۵۱، حدیث ۸)

حدیث نمبر 5 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے سلیم بن عبداللہ شعبی سے روایت کی۔ اس نے جابرؓ سے روایت کی، اس نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ

Presented by Ziaraat.Com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا یزال امر الدین ظاهرا حتّٰی یمضی اثنا عشر خلیفۃ کلهم من قریش

"دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک بارہ خلیفہ ہوں گے، سب کے سب قریش میں سے ہوں گے"۔ (امالی صدوق، ص ۳۸۸، مجلس ۵۱، حدیث ۹)

حدیث نمبر 6 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا:

لا یتیم الایمان الا بمحبتنا اهل البیت وان اللّٰه تبارک تعالٰی عهد الی انه لا یحبنا اهل البیت الا مؤمن تقی ولا یبغضنا الا منافق شقی - طوبٰی لمن تمسك بی وبالائمة الاطهار من ذُریتی

"ہم اہلِ بیتؑ کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، اللہ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اہلِ بیتؑ سے کوئی محبت نہ رکھے گا سوائے متقی مومن کے اور ہم سے بغض نہ رکھے گا سوائے بدبخت منافق کے"۔

آپؐ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کے بعد امام کتنے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: جتنے بنی اسرائیل کے نقیب تھے اتنے ہی میرے بعد امام ہوں گے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۱۰)

حدیث نمبر 7 محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے، رسول اکرمؐ نے فرمایا:

یکون بعدی اثنا عشر خلیفة

"میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے"۔

Presented by Ziaraat.Com

آپؐ نے آہستہ سے ایک جملہ کہا جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔ (کتاب الغیبۃ نعمانی، ص ۱۰۳، حدیث ۳۲)۔ اس حدیث کو شیخ طوسیؒ نے کتاب الغیبۃ میں محمد بن عثمان سے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 8 شیخ صدوقؒ نے الخصال میں جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا: کان بعدی اثنا عشر امیرا ''میرے بعد بارہ امیر ہوں گے''۔ پھر آپؐ نے آہستہ سے کچھ کہا جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔ (کتاب الخصال، ص ۴۶۹، حدیث ۱۴)

حدیث نمبر 9 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے سماک بن حرب سے روایت کی اس نے جابر بن سُمرہ سے روایت کی، اس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت رسول اکرمؐ کے پاس گیا۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: یکون بعدی اثنا عشر امیرا ''میرے بعد بارہ امیر ہوں گے''۔

پھر آپؐ نے آہستہ سے ایک جملہ کہا جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے والد سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔ (الخصال، ص ۴۷۰، حدیث ۱۵)

حدیث نمبر 10 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آنحضرتؐ سے یہ کلمات سنے:

لا یزال ھذہ الامۃ امرھا صالحا ظاھرۃ علی عدوھا حتّٰی یمضی اثنا عشر ملکا — او قال اثنا عشر خلیفۃ

''اس اُمت کے معاملات بہتر رہیں گے اور یہ اُمت دشمنوں پر غالب رہے گی، یہاں تک کہ بارہ بادشاہ گزر جائیں یا آپؐ نے

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: بارہ خلفاء گزر جائیں"۔

پھر آپؐ نے ایک جملہ آہستہ سے فرمایا جسے میں نہ سمجھ پایا۔ میں نے والد سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا: کلهم من قریش "سب کے سب قریش میں سے ہوں گے"۔ (الخصال، ص ۴۷۱، حدیث ۱۹)

حدیث نمبر 11 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے یہ سنا: یکون بعدی اثنا عشر امیرا "میرے بعد بارہ امیر ہوں گے"۔ پھر آپؐ نے آہستہ سے ایک جملہ کہا جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا: کلهم من قریش "وہ سب قریش میں سے ہوں گے"۔ (الخصال، ص ۴۷۱، حدیث ۲۱)

حدیث نمبر 12 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے سماک سے روایت کی کہ میں نے جابر بن سمرہ سے سنا کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (الخصال، ص ۴۷۵، حدیث ۳۶)

حدیث نمبر 13 محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ میں نے رسولؐ خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا: یکون خلفی اثنا عشر خلیفة "میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے"۔ (غیبت نعمانی، ص ۱۰۵، حدیث ۳۴)

پھر آپؐ نے آہستہ سے کچھ کہا جسے میں نہ سن پایا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ آنحضرتؐ نے کہا ہے: کلهم من قریش (الخصال، ص ۴۶۹، حدیث ۱۳)

حدیث نمبر 15 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے آنحضرت کو یہ کہتے ہوئے سنا:

لا یزال امر هذه الامة غالبا علی من ناواها حتی یملك

Presented by Ziaraat.Com

اثنا عشر خلیفۃ

''اس اُمت کا معاملہ ہر دوری اختیار کرنے والے پر غالب رہے گا

یہاں تک کہ بارہ خلفاء حکمرانی کریں''۔

پھر آپؐ نے آہستہ سے ایک جملہ کہا، جسے میں نہ سن سکا۔ میں نے ایک ایسے شخص سے پوچھا جو آنحضرتؐ کے زیادہ قریب بیٹھا تھا کہ آپؐ نے کیا فرمایا: اس نے مجھے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا: کلھم من قریش (الخصال، ص۴۷۱، حدیث۲۲)

حدیث نمبر 16 شیخ صدوقؒ نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسولؐ خدا کی خدمت میں پیش ہوا۔ میں نے آنحضرت کو یہ کہتے ہوئے سنا:

لا یزال ھذا الدین عزیزاً منیعًا سنیًّا ینصرون علی من

ناواھم الی اثنی عشر خلیفۃ

''یہ دین ہمیشہ غالب، مضبوط، محفوظ اور روشن رہے گا اور بارہ خلفاء

کے عہد تک مسلمانوں کو مخالفین پر کامیابی حاصل ہوتی رہے گی''۔

پھر آپؐ نے کچھ فرمایا جسے میں لوگوں کے شور کی وجہ سے سن نہ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا ہے: کلھم من قریش (الخصال، ص۴۷۰، حدیث۱۷)

حدیث نمبر 17 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسولؐ خدا کے پاس گیا۔ آپؐ نے فرمایا: یکون بعدی اثنا عشر خلیفۃ (میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے) پھر آپؐ نے ایک جملہ آہستہ سے فرمایا جسے میں نہ سمجھ سکا۔ میں نے والد سے پوچھا تو کہا کہ آپؐ نے فرمایا ہے: کلھمْ من قریش (الخصال، ص۴۷۲، حدیث۲۵)

حدیث نمبر 18 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے

Presented by Ziaraat.Com

روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دین بارہ خلفاء تک غالب رہے گا اور اس دین کے پیروکار اپنے مخالفین پر کامیابی حاصل کرتے رہیں گے۔

پھر آپؐ نے ایک جملہ کہا جسے میں نہ سمجھ سکا۔ میں نے والد سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا: کلھم من قریش (الخصال، ص ۴۷۰، حدیث ۱۷)

حدیث نمبر 19 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ السوائی سے روایت کی کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد نبوی گیا تو میں نے رسول پاکؐ سے سنا: یکون من بعدی اثنا عشر امیرا "میرے بعد بارہ امیر ہوں گے"۔

پھر آپؐ نے دھیمے لہجے میں ایک جملہ کہا جسے میں سمجھ نہ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا تو پتہ چلا کہ آپؐ نے فرمایا: کلھم من قریش (الخصال، ص ۴۷۲، حدیث ۲۴)

حدیث نمبر 20 محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے یہ روایت نقل کی کہ میں نے رسول اکرمؐ سے یہ الفاظ سنے کہ اس دین کے پیروکار بارہ خلفاء کے عہد تک مخالفین پر کامیاب و کامران رہیں گے۔

لوگ اُٹھ بیٹھ رہے تھے کہ آپؐ نے ایک اور جملہ کہا جسے میں نہ سمجھ سکا۔ میں نے اپنے والد یا بھائی سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا: کلھم من قریش (غیبتِ نعمانی، ص ۱۵۳، حدیث ۳۳)

حدیث نمبر 21 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے کتاب النصوص میں ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ائمہؑ کے متعلق دریافت کیا۔ آپؑ نے جواب میں فرمایا: خدا کی قسم! یہ ایک عہد ہے جو رسولؐ خدا سے ہم تک پہنچا ہے کہ آپؐ کے بعد ائمہؑ کی تعداد بارہ ہوگی جن میں سے نو امام نسلِ حسینؑ میں سے ہوں گے اور مہدیؑ کا تعلق بھی ہمارے ہی خاندان سے ہوگا۔ وہ آخری زمانہ میں دین کو رائج کرے گا جو ہم سے محبت کرے گا وہ اپنی قبر سے ہمارے ساتھ محشور کیا جائے گا اور جو کوئی ہم سے بغض رکھے یا ہماری تردید کرے یا ہم میں سے کسی ایک کی تردید کرے تو وہ

Presented by Ziaraat.Com

جیسے ہی قبر سے اُٹھے گا اسے سیدھا دوزخ روانہ کردیا جائے گا اور ناکام ہوا وہ شخص جس نے جھوٹ باندھا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۲۴۵)

حدیث نمبر 22 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے واثلہ بن اصقع سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حبی وحب اهل بیتی نافع فی سبعة مواضع اهوالهن عظیمة عند الوفاة والقبر وعند النشور وعند الکتاب وعند الحساب وعند المیزان وعند الصراط فمن احبنی واحب اهل بیتی واستمسك بهم من بعدی فنحن شفعاؤه یوم القیامة

''میری اور میرے اہلِ بیتؑ کی محبت سات ہولناک مقامات پر فائدہ دے گی: ① وفات کے وقت ② قبر میں ③ قبر سے اُٹھتے وقت ④ جب نامۂ اعمال دیا جائے گا ⑤ حساب کے وقت ⑥ میزان کے وقت ⑦ صراط سے گزرنے کے وقت۔ جو مجھ سے اور میری اہلِ بیتؑ سے محبت رکھے اور میرے بعد ان سے تمسک رکھے تو قیامت کے دن ہم اس کے شفیع ہوں گے''۔

پوچھا گیا: یارسولؐ اللہ! ان سے تمسک رکھنے کا کیا مقصد ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

ان الائمة من بعدی اثنا عشر فمن احبهم واقتدیٰ بهم فازونجا ومن تخلف عنهم ضل وغویٰ

''میرے بعد امام بارہ ہوں گے جس نے ان سے محبت کی اور ان کی اقتداء کی تو اس نے کامیابی حاصل کی اور نجات پائی اور جو اُن سے پیچھے رہا وہ گمراہ ہوا اور بھٹک گیا''۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۰۹)

حدیث نمبر 23 شیخ صدوقؒ نے ابوایوب مخزومی سے روایت کی کہ

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اکرمؐ کے بارہ خلفائے راشدین کا نام بیان کیا اور جب آخری امام کا نام لیا تو فرمایا: یہ وہی ہے جس کی اقتداء میں حضرت عیسیٰؑ، یٰس والقرآن الحکیم کی سنت کے مطابق نماز ادا کریں گے۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۳۳۲)

حدیث نمبر 24 شیخ صدوقؒ نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام کے بعد نو امام ہوں گے، نواں امام قائمؑ ہوگا۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۳۸۰)

حدیث نمبر 25 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوالاسود کی زبانی حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے بعد آئمہؑ کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہوگی۔ نو امام صُلب حسینؑ میں سے ہوں گے۔ اللہ نے انہیں میرا علم وفہم عطا کیا ہے۔ ہلاکت ہے اس کے لیے جو اُن سے بغض رکھے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۸۲)

حدیث نمبر 26 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے لکھا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

اے علیؑ! خدا نے تجھے مساکین اور زمین پر کمزور لوگوں کی محبت عطا کی ہے۔ تو انہیں بھائی بنا کر راضی ہوا ہے اور وہ تجھے امام سمجھ کر راضی ہوئے ہیں۔ تجھے امامت کا منصب مبارک ہو اور جو تم سے اور تیرے چاہنے والوں اور تیری تصدیق کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہو۔ اور تجھ سے بغض رکھنے والوں اور تجھ پر جھوٹ تراشنے والوں کے لیے ہلاکت ہو۔

اے علیؑ! میں شہر ہوں اور تو دروازہ ہے۔ شہر میں داخل ہونے کے لیے دروازے سے جانا ضروری ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اے علیؑ! تجھ سے محبت کرنے والے خدا کی طرف رجوع کرنے والے اور دین کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور تیری ولاء کے قائل پراگندہ مُو اور پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے ہیں لیکن خدا کے ہاں ان کا اتنا مقام ہے کہ اگر وہ قسم کھا کر کچھ کہہ دیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کرتا ہے۔

اے علیؑ! تیرے بھائی (تیرے ماننے والے) چار مقامات پر خوش ہوں گے:

① جان کنی کے وقت اور اس وقت میں اور تو ان کے پاس موجود ہوں گے۔
② جب قبر میں ان سے سوال کیا جائے گا۔
③ جب وہ خدا کے حضور پیش ہوں گے
④ جب وہ صراط سے گزریں گے۔

اے علیؑ! تیری جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے۔ تیری صلح میری صلح ہے اور میری صلح خدا کی صلح ہے۔ جس نے تجھ سے جنگ کی تو اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی تو اس نے خدا سے جنگ کی۔ جس نے تجھ سے صلح کی اس نے مجھ سے صلح کی جس نے مجھ سے صلح کی تو اس نے خدا سے صلح کی۔

اے علیؑ! اپنے شیعوں کو خوش خبری سنا دو کہ اللہ ان سے راضی ہو چکا ہے اور تیری قیادت پر ان سے راضی ہے اور تیری ولایت پر ان سے راضی ہے۔

اے علیؑ! تو اہلِ ایمان کا مولا ہے اور قیامت کے دن جن کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے تو ان کا رہبر ہے اور تو میرے دو فرزندوں کا والد ہے اور صُلب حسینؑ سے پیدا ہونے والے نو اماموں کا باپ ہے۔ اس اُمت کا مہدی ہم میں سے ہوگا۔

اے علیؑ! تیرے شیعہ خدا کے منتخب کردہ افراد ہیں اور اگر تو اور تیرے شیعہ نہ ہوتے تو اللہ کا دین قائم نہ رہتا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۸۴)

حدیث نمبر 27 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت ابوذر غفاریؓ کے آزاد کردہ غلام ابی ثابت سے روایت کی ہے۔ اس نے حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ بی بی نے کہا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا:

Presented by Ziaraat.Com

''شب معراج جب میں نے عرش پر نگاہ دوڑائی تو وہاں لکھا ہوا تھا: لا الٰه الا الله محمد رسول الله ایدته ونصرته بعلی ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کا رسول ہے، میں نے اس کی تائید و نصرت علیؑ کے ذریعہ سے کی ہے۔ میں نے وہاں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علیؑ بن الحسینؑ، محمد باقرؑ، جعفر صادقؑ، موسیٰ کاظمؑ، علی رضاؑ، محمد تقیؑ، علی نقیؑ، حسن عسکریؑ کے انوار کو دیکھا۔ میں نے ان کے درمیان حجت کے نور کو ایک روشن ستارے کی مانند چمکتا ہوا دیکھا۔

میں نے عرض کیا: پروردگار! یہ کون ہے اور وہ کون ہیں؟

ندائے قدرت بلند ہوئی۔ یہ علیؑ و فاطمہؑ اور تیرے سبطین حسنؑ و حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے آئمہؑ کا نور ہے۔ وہ سب طاہر اور معصوم ہیں اور جو نور درمیان میں چمک رہا ہے وہ حجت کا نور ہے جو ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۸۵)

حدیث نمبر 28 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا: رسول اکرمؐ نے میرے والد علیہ السلام سے فرمایا:

تو میرے علم کا وارث ہے اور میری حکمت کی کان ہے اور میرے بعد امام ہے اور جب تو شہید ہوگا تو تیرا فرزند حسن امامؑ ہوگا اور جب حسنؑ شہید ہوگا تو تیرا فرزند حسینؑ امام ہوگا۔ حسینؑ کی شہادت کے بعد اس کا فرزند علیؑ امام ہوگا اور علی زین العابدینؑ سمیت نسلِ حسینؑ کے نو افراد امام ہوں گے، وہ سب طیب و طاہر ائمہؑ ہوں گے۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! ان سب کے نام بتائیں۔

آپؐ نے فرمایا: ان کے نام یہ ہیں: علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ اور مہدی علیہم السلام۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۶۷)

حدیث نمبر 29 شیخ صدوقؒ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ

Presented by Ziaraat.Com

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے بعد بارہ امام ہوں گے جس طرح سے سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں اور اس اُمت کا مہدیؑ ہم میں سے ہوگا اور وہ غیبتِ موسیٰؑ، حسنِ عیسیٰؑ، حلمِ داؤدؑ اور صبرِ ایوبؑ کا حامل ہوگا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۴۳)

حدیث نمبر 30 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

جس نے مجھ سے اور میری اہلِ بیتؑ سے محبت رکھی تو وہ ہم سے اس طرح سے پیوستہ ہوگا۔ یہ کہہ کر آپؐ نے انگشتِ شہادت اور دوسری انگلی کو آپس میں ملایا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: میرا بھائی خیرالاوصیاء ہے اور میرے سبط خیرالاسباط ہیں۔ اللہ تعالیٰ عنقریب صلبِ حسینؑ سے پاک اور نیک امام پیدا کرے گا اور اس اُمت کا مہدیؑ بھی ہم میں سے ہے۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کے بعد امام کتنے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اتنے ہی امام ہوں گے جتنا کہ بنی اسرائیل میں نقیب تھے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۳۵)

حدیث نمبر 31 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حذیفہ بن اُسید سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے کہ لوگوں نے آپؐ سے پوچھا کہ امام کتنے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: میرے بعد اماموں کی تعداد وہی ہے جو بنی اسرائیل کے نقباء کی تھی۔ وہ ہمیشہ حق کے ساتھ ہوں گے اور حق ان کے ساتھ ہوگا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۳۰)

حدیث نمبر 32 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے بعد آئمہؑ کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہوگی اور وہ بارہ ہوں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر آپؐ نے حسینؑ بن علیؑ کی پشت پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ نو امام اس کی نسل میں سے ہوں گے اور نواں امام ان کا مہدیؑ ہوگا۔ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جو اُن سے بُغض رکھے اس کے لیے ہلاکت ہے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۴۷)

حدیث نمبر 33 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا:

میں اور میرا بھائی ہم دونوں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے مجھے ایک ران پر بٹھایا اور دوسری ران پر میرے بھائی کو بٹھایا۔ پھر ہمیں پیار کیا اور فرمایا کہ میرا باپ تم دونوں اماموں پر قربان ہو۔ خدا نے تمھیں میری اور تمھارے والدین کی طرف سے چنا ہے۔

پھر فرمایا: اے حسینؑ! اللہ نے تیری نسل میں سے نو آئمہؑ کو چنا اور نواں قائمؑ ہوگا اور خدا کے ہاں فضیلت و منزلت میں سب برابر ہوں گے۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۲۶۹)

حدیث نمبر 34 محمد بن ابراہیم نعمانی نے کتاب الغیبت میں اپنی اسناد سے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ پھر جب لوگ آپؑ کے پاس سے اُٹھ کر چلے گئے اور ہمیں تنہائی میسر ہوئی تو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

اے ابوحمزہ! خدا کے حتمی فیصلوں میں سے ایک فیصلہ یہ بھی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی کہ ہمارا قائمؑ قیام کرے گا۔ اور جو شخص میری اس بات میں شک کرے تو وہ خدا کے سامنے کافر اور منکر ہو کر پیش ہوگا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: میرے ماں باپ اس پر قربان ہوں جو کہ میرا ہم نام اور میرا ہم کنیت ہے۔ وہ میرا ساتواں بیٹا ہے۔ میرا باپ اس پر قربان ہو جو کہ ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

ابوحمزہ! جسے قائم آلِ محمدؐ کا عہد نصیب ہو اور وہ ان کی حکومت کو تسلیم نہ کرے تو

Presented by Ziaraat.Com

اسے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس نے حضرت محمدؐ اور حضرت علیؑ کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا۔ اللہ نے ایسے انسان پر جنت حرام کی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے جو کہ ظالموں کے لیے بدترین ٹھکانہ ہے۔ اور ان سب باتوں سے اللہ کا یہ فرمان زیادہ واضح ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (التوبة:۳۶)

"بے شک مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک کتاب خدا میں اس دن سے بارہ ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ ان میں سے چار مہینے محترم ہیں یہی سیدھا اور مستحکم دین ہے۔ لہٰذا ان کی حُرمت پامال کر کے اپنے اُوپر ظلم نہ کرنا"۔

سال کے مہینے بارہ ہیں: محرم، صفر، ربیع الاول وغیرہ اور ان بارہ مہینوں میں چار مہینے محترم ہیں اور وہ یہ ہیں: محرم، رجب، ذی القعدہ اور ذی الحجہ۔ اس بات کو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم اقوام یہود و نصاریٰ بھی مانتے ہیں۔ بارہ مہینوں کا مقصد بارہ امام ہے جو دین کے قائم کرنے والے ہیں۔ محترم مہینے چار ہیں اسی طرح سے علی نام کے امام بھی چار ہیں: پہلا امام علیؑ ہے، چوتھا امام علیؑ ہے، آٹھواں امام علیؑ ہے، دسواں امام علیؑ ہے اور یہ نام اللہ کے اسم "اعلیٰ" سے مشتق ہیں۔ حضرت رسول اکرمؐ اور ان کے منتخب خاندان پر اللہ کی درود ہو۔ (غیبت نعمانی، ص ۸۷، حدیث ۱۷)

حدیث نمبر 35 شیخ صدوقؒ نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا کہ اللہ نے محمدؐ، علیؑ اور گیارہ ائمہ کو اپنے نورِ عظمت سے پیدا کیا۔ وہ اس کی ضیائے نور میں ارواح تھے اور وہ مخلوقات کی پیدائش سے قبل خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اور وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے اور وہ آلِ محمدؐ میں سے ہدایت دینے والے آئمہ ہیں۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص ۳۱۸)

حدیث نمبر 36 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوخالد کابلی سے

Presented by Ziaraat.Com

روایت کی ہے کہ میں امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں آپؑ کے بالکل قریب جا کر بیٹھ گیا۔ آپؑ نے مجھے دیکھ کر اپنی ریشِ مبارک پر ہاتھ پھیرا۔ میں نے عرض کیا: مولا! یہ فرمائیں کہ آپؑ کے بعد امام کتنے ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا کہ آٹھ امام ہوں گے۔ میں نے عرض کیا، وہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا: تین امام گزر گئے ہیں اور میں چوتھا امام ہوں۔ میری اولاد میں سے آٹھ طیب و طاہر امام ہوں گے۔ جو ہم سے محبت رکھے اور ہمارے فرمان پر عمل کرے تو وہ بلند و بالا مراتب میں ہمارے ساتھ ہوگا اور جو ہم سے بغض رکھے یا ہماری بات کی تردید کرے یا ہم میں سے کسی ایک کی بات کی تردید کرے تو وہ کافر ہے اور خدا اور اس کی تمام آیات کا منکر ہے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۲۳۷)

حدیث نمبر 37 شیخ صدوقؒ نے ابوحمزہ ثمالی سے، اس نے خالد کابلی سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں اپنے آقا و مولا امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کی اطاعت و مودت کو اللہ نے اپنے بندوں پر واجب کیا ہے اور ان کی اقتداء کو ضروری قرار دیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کابلی! اللہ نے صاحبانِ امر کی اطاعت کو واجب کیا ہے، کیونکہ خدا نے انہیں رتبۂ امامت عطا کیا ہے اور اس سلسلہ کی ابتداء امیر المومنین سے ہوئی، پھر معاملہ ہم تک پہنچا۔ یہ کہہ کر آپؑ خاموش ہو گئے۔ میں نے عرض کیا کہ ہم نے یہ سنا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ زمین حجتِ خدا سے خالی نہیں رہتی۔

آپؑ کے بعد خدا کی حجت اور مسلمانوں کا امام کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میرا فرزند محمدؑ حجتِ خدا ہے، تورات میں اس کا نام باقرؑ ہے۔ وہ علم کو شگافتہ کرے گا اور وہی میرے بعد اُمت کا امام اور خدا کی حجت ہے۔ پھر محمد (باقرؑ) کے بعد میرا پوتا امام جعفرؑ ہے۔ تم اُسے "صادق" کے لقب سے یاد کرو اور اہلِ آسمان کے ہاں بھی اس کا لقب صادق ہے۔

میں نے عرض کیا کہ آپ کا تو سارا گھرانہ ہی صادق ہے، پھر جعفرؑ کے لیے لفظ

Presented by Ziaraat.Com

صادق مخصوص کیوں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسولِؐ خدا نے فرمایا تھا کہ میرا چھٹا جانشین جعفرؑ ہوگا، تم اسے صادق کے نام سے یاد کرنا کیونکہ اس کی اولاد میں سے پانچویں نسل میں ایک اور جعفرؑ پیدا ہوگا جو امامت کا جھوٹا دعویٰ کرے گا۔ وہ اللہ کے نزدیک جعفر کذاب ہوگا۔ وہ خدا پر افترا کرنے والا ہوگا اور ناحق دعویٰ کرنے والا ہوگا، اسے اپنے باپ اور بھائی سے حسد ہوگا۔ وہ ولی خدا کی غیبت کے موقع پر خدا کے راز کو ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا۔

یہ کہہ کر امام سجاد علیہ السلام نے سخت گریہ کیا اور فرمایا کہ گویا میں یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ وہ طاغوتِ زمانہ کو ولی اللہ کے معاملہ کی تفتیش کی ترغیب دے رہا ہے حالانکہ وہ اللہ کی حفاظت میں ہے اور وہ اپنے والد کا صحیح جانشین ہے، جعفرؑ کو اس کی پیدائش کی خبر نہیں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اگر بھتیجا ہاتھ آ جائے تو اسے قتل کرا دے تاکہ اپنے بھائی کی جائیداد پر ناحق قبضہ کر سکے۔

ابو خالد نے کہا: مولاؑ! تو کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، مجھے رب کی قسم! ایسا ہوگا۔ ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں ہم پر آنے والی تمام آزمائشوں کا ذکر ہے۔ اس صحیفہ میں جعفر کذاب کی آزمائش کا ذکر بھی موجود ہے۔

ابو خالد نے کہا: مولاؑ! اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: بارھویں امامؑ کی غیبت کا عرصہ طویل ہو جائے گا۔

ابو خالد! ان کی غیبت میں رہنے والے لوگ جو ان کی امامت کے قائل ہوں اور اُن کے ظہور کے منتظر ہوں وہ تمام زمانوں کے لوگوں سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا عقل وفہم اور معرفت عطا کی ہے کہ غیبت بھی ان کی نظر میں مشاہدہ بن چکی ہے۔ اللہ کی نظر میں ان لوگوں کا رتبہ رسولِؐ خدا کے سامنے جہاد کرنے والوں جیسا ہے۔ وہ حقیقی مخلص اور ہمارے سچے شیعہ ہیں اور ظاہر و باطن میں راہِ خدا کی دعوت دینے والے ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: انتظارِ فرج بہترین عمل ہے۔ (کمال الدین وتمام النعمۃ، ص۳۱۹)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 38 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا کہ میں ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت غمگین اور پریشان تھے۔

میں نے عرض کیا: نانا جان! آپؐ پریشان اور غمگین کیوں ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: روح الامین میرے پاس آئے اور کہا علی الاعلیٰ آپؐ پر درود و سلام بھیجتا ہے اور آپؐ سے کہہ رہا ہے کہ میں نے آپ کی نبوت مکمل کر دی ہے اور آپ کی زندگی کے ایام مکمل ہونے کو ہیں لہٰذا آپؐ اپنی وفات سے قبل اسم اعظم، میراثِ علم اور علمِ نبوت کے آثار علیؑ بن ابی طالبؑ کے سپرد کر دیں۔ میں زمین کو خالی نہیں چھوڑتا جب تک وہاں کوئی ایسا عالم نہ ہو جس کے ذریعہ سے میری اطاعت اور میری ولایت کی پہچان ہو سکے۔ میں آپ کی نسل سے علمِ نبوت منقطع نہیں کروں گا اور آپؐ سے پہلے جملہ انبیا کی ذریت سے بھی میں نے علمِ نبوت منقطع نہیں کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد اس معاملہ کا مالک کون ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: تیرا والد علی بن ابی طالب میرا بھائی اور میرا خلیفہ ہوگا۔ علیؑ کے بعد حسنؑ میرا خلیفہ ہوگا۔ حسنؑ کے بعد آپؑ میرے خلیفہ ہوں گے۔ پھر آپؑ کا فرزند علیؑ ہوگا۔ پھر آپؑ کی نسل کے آٹھ افراد میرے جانشین ہوں گے، بارہ امام حاکم ہوں گے۔ آخر میں ہمارا قائمؑ قیام کرے گا جو کہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور اہلِ ایمان کے دلوں کو شفا عطا کرے گا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۷۹)

حدیث نمبر 39 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

انت الامام ابن الامام اخو الامام تسعة من ولدك اضاء معصومون والتاسع مهديهم فطوبیٰ لمن احبهم والويل لمن ابغضهم

"تو امام ہے، امام کا فرزند ہے، امام کا بھائی ہے اور نو معصوم و امین

Presented by Ziaraat.Com

آئمہؑ کا والد ہے۔ نواں ان کا مہدیؑ ہے۔ خوش خبری ہے اس کے لیے جو اُن سے محبت کرتا ہے اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو ان سے بغض رکھتا ہے"۔ (کفایۃ الاثر، ص ۳۰۲)

حدیث نمبر 40 محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی اسناد سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا:

لا یزال ھذا الدین ظاھرا لا یضرہ من ناواہ حتّٰی یقوم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش

"یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا کسی مخالف کی مخالفت اسے نقصان نہ پہنچا سکے گی جب تک بارہ خلفاء رہیں گے وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے"۔ (غیبتِ نعمانی، ص ۱۰۶، حدیث ۳۶)

اسی حدیث کو شیخ طوسیؒ نے بھی اپنی کتاب الغیبۃ میں نقل کیا ہے۔ (غیبۃ طوسی، ص ۳۳، حدیث ۹۶)

حدیث نمبر 41 محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی اسناد سے ابوخالد الوالبی سے روایت کی ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ السوائی سے سنا کہ رسولِ مقبولؐ نے فرمایا:

لا یضر ھذا الدین من ناواہ حتّٰی یمضی اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش (غیبتِ نعمانی، ص ۱۰۷، حدیث ۳۸)

حدیث نمبر 42 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوالطفیل سے، اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا سے سنا کہ میں نے اپنے والد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ (الاعراف: ۴۶) (اعراف پر کچھ مرد ہوں گے جو سب کو ان کی نشانی سے پہچانیں گے) کی آیتِ مجیدہ کا کیا مقصد ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد میرے بعد کے آئمہ علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے نو امام مراد ہیں۔ یہ رجالِ اعراف ہیں۔ جنت میں وہی جائے گا جو اُن کو پہچانتا ہوگا اور جسے یہ پہچانتے ہوں گے اور دوزخ میں وہ جائے گا جو ان سے ناواقف ہوگا اور جس سے یہ ناواقف ہوں گے۔ خدا کی پہچان انہی کی معرفت کی راہ سے ہوتی ہے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۹۵)

حدیث نمبر 43 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوصالح السمّان سے روایت کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا۔ ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

لوگو! جو چاہتا ہے کہ وہ میری طرح سے جیئے اور میری طرح سے مرے تو اسے چاہیے کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ سے محبت رکھے اور اُس کے بعد آئمہؑ کی اقتداء کرے۔

پوچھا گیا کہ امام کتنے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں جتنے نقیب ہوئے تھے اتنی ہی تعداد میں میری اُمت کے امام ہوں گے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۸۶)

حدیث نمبر 44 نعمانی نے کتاب غیبت میں اپنی اسناد سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حدِ اعتدال کی رات کے بارہ گھنٹے ہوتے ہیں اور حدِ اعتدال کے دن کے بھی بارہ گھنٹے ہوتے ہیں۔ سال کے مہینے بھی بارہ ہیں اور امام بھی بارہ ہیں اور نقیب بھی بارہ ہیں اور حضرت علیؑ بارہ ساعات میں سے ایک ساعت ہیں۔

اللہ نے فرمایا ہے: بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا (الفرقان:۱۱) بلکہ اُنہوں نے ساعت کی تکذیب کی ہے اور جو ساعت کی تکذیب کرے تو ہم نے اس کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (غیبتِ نعمانی، ص ۸۵، حدیث ۱۵)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 45 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے بعد امام بارہ ہوں گے۔ نو کا تعلق نسلِ حسینؑ سے ہوگا اور مہدیؑ بھی اسی نسل سے ہوگا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۳۴)

حدیث نمبر 46 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوالطفیل سے روایت کی، اس نے کہا کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تو میرے خاندان کے مرے ہوئے افراد پر وصی ہے اور میری اُمت کے زندہ افراد پر میرا خلیفہ ہے۔ تیری جنگ میری جنگ ہے اور تیری صلح میری صلح ہے تو امام ہے۔ ابوالائمہ ہے، تیری نسل میں سے گیارہ افراد طیب وطاہر معصوم امام ہیں۔ اوران میں مہدیؑ بھی ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے پُر کرے گا۔ اُن سے بُغض رکھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

اے علیؑ! اگر کوئی شخص خدا کے لیے کسی پتھر سے دوستی کرے تو یقیناً اللہ اسے اس پتھر کے ساتھ مبعوث کرے گا۔ تیرے چاہنے والے اور تیرے شیعہ اور تیری اولاد اور تیرے بعد میں آنے والے آئمہؑ کو چاہنے والے افراد تیرے ساتھ محشور کیے جائیں گے اور تو بلند ترین درجات میں میرے ساتھ ہوگا۔ تو جنت و دوزخ کا قسیم ہے، تو اپنے چاہنے والوں کو جنت اور بُغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۵۱)

حدیث نمبر 47 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: علیؑ بن ابی طالبؑ نیک لوگوں کا رہبر ہے۔ فاجر افراد کا قاتل ہے۔ اس کے مددگار کی خدا مدد کرتا ہے اور اس کے چھوڑنے والے کو خدا چھوڑ دیتا ہے۔ علیؑ میں شک کرنے والا اسلام میں شک کرنے والے کی مانند ہے۔ میرے بعد تمام لوگوں سے بہتر اور میرے تمام اصحاب سے بہتر علیؑ بن ابی طالب ہے۔ اس کا گوشت میرا گوشت ہے۔ اس کا خون میرا خون ہے اور وہ میرے بیٹوں کا والد ہے اور صُلبِ حسینؑ سے نو امام پیدا ہوں گے۔ اس

Presented by Ziaraat.Com

اُمت کے مہدیؑ کا تعلق بھی انہی سے ہے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۹۷)

حدیث نمبر 48 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا: اے بندگانِ خدا! میں تمہیں خدا کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں جس سے بندے مستغنی نہیں ہوسکتے۔ جو بھی تقویٰ میں رغبت کرے گا دنیا سے منہ موڑے گا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ موت تمام لوگوں کا راستہ ہے اور بچے ہوئے لوگوں کا انجام ہے۔ وہ اقامت گزین افراد کو اُچک لے گی اور بھاگنے والوں کا بھاگنا اسے عاجز نہیں کرسکتا۔ موت ہر لذت کو ڈھا دے گی اور ہر نعمت کو زائل کردے گی اور ہر زینت کو مٹا دے گی۔ دنیا فنا کا گھر ہے اور اہلِ دنیا کو یہاں سے جلاوطن ہونا ہے۔ یہ میٹھی اور سرسبز دکھائی دیتی ہے۔ طلب گاروں کے لیے جلد ہاتھ آنے والی ہے۔ خدا تم پر رحم کرے جتنا بھی زادِ راہ ہوسکے جمع کرلو کیونکہ تمہیں یہاں سے جانا ہے اور اس سے نصیحت کے علاوہ اور کچھ طلب نہ کرو۔ خدا نے اہلِ ثروت کو جو کچھ دے رکھا ہے اس کی طرف اپنی آنکھوں کو مت پھیلاؤ۔

آگاہ رہو! دنیا نے اپنا رنگ بدل دیا ہے اور پشت کرچکی ہے اور بوسیدہ ہوچکی ہے اور اپنی رخصتی کا اعلان کرچکی ہے اور آخرت آگے بڑھ رہی ہے اور اپنی آمد سے مطلع کرچکی ہے۔

اے لوگو! یوں لگتا ہے کہ میں حوض پر پہنچ چکا ہوں۔ تم میں سے کچھ افراد میرے پاس وارد ہو رہے ہیں اور کچھ لوگوں کو مجھ سے دُور کیا جارہا ہے اور میں کہہ رہا ہوں کہ اے میرے پروردگار! یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میری اُمت میں سے ہیں۔ کہا جارہا ہے کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا تھا؟ یہ لوگ آپ کے بعد اُلٹے پاؤں پھرتے رہے۔

اے لوگو! میں تمہیں اپنی عترت اہلِ بیتؑ کے ساتھ بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں۔ وہ حق کے ساتھ ہیں اور حق اُن کے ساتھ ہے۔ وہ میرے بعد آئمہ راشدین ہیں اور معصوم امین ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اس وقت ابن عباسؓ کھڑے ہوئے اور آپ نے کہا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد امام کتنے ہوں گے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء اور حواریانِ عیسیٰؑ کی تعداد کے مطابق بارہ امام ہوں گے۔ نو امام نسلِ حسینؑ میں سے ہوں گے ان میں اس اُمت کا مہدیؑ بھی شامل ہے۔ (کفایۃ الاثر، ص۱۰۴)

حدیث نمبر 49 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

ان الصدقة لاتحل لی ولا لاهل بیتی

"صدقہ نہ میرے لیے حلال ہے اور نہ ہی میری اہلِ بیتؑ کے لیے حلال ہے"۔

ہم نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے اہلِ بیتؑ کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: میری عترت اہلِ بیتؑ میرے گوشت اور میرے خون کا حصہ ہیں اور وہ میرے بعد امام ہیں ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقیبوں کے مطابق بارہ ہوگی۔ (کفایۃ الاثر، ص۸۹)

حدیث نمبر 50 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابی سعید عقیصا سے روایت کی ہے کہ جب امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے معاویہ بن ابی سفیان سے مصالحت کی تو کچھ لوگوں کا امام علیہ السلام سے اختلاف تھا۔ آپؑ نے ان سے فرمایا:

تمہیں کیا معلوم ہے کہ میں نے کیا کیا ہے؟ جو کچھ میں نے کیا ہے یہ ہمارے شیعوں کے لیے مشرق و مغرب کی حکومت کے حصول سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہارا امام ہوں اور میری اطاعت تم پر فرض ہے اور میں جوانانِ جنت کے دو سرداروں میں سے ایک ہوں۔ رسولؐ خدا نے مجھ پر یہ نص کی تھی؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ جب خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑا تھا اور لڑکے کو قتل کیا تھا اور دیوار کھڑی کی تھی تو موسیٰ علیہ السلام ان

Presented by Ziaraat.Com

پر ناراض ہوئے تھے اور ان کی ناراضگی کی وجہ یہ تھی کہ وہ ان افعال کی حکمت سے واقف نہیں تھے جب کہ ان کے تینوں افعال خدا کی نظر میں حکمت وصواب پر مبنی تھے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم میں سے ہر ایک کی گردن میں اس دور کے طاغوت کی بیعت واقع ہوتی ہے، البتہ قائم کی گردن ہر بیعت سے آزاد ہوگی۔ اس کی اقتداء میں روح اللہ عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

اللہ اس کی پیدائش کو مخفی رکھے گا اور ان کو غیبت کے پردہ میں رکھا جائے گا تا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہو۔ جب نسلِ حسینؑ کا نواں فرد پیدا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی غیبت میں اس کی عمر دراز کر دے گا، پھر جب اس کا ظہور ہوگا تو خدا کی قدرتِ کاملہ سے وہ چالیس برس سے کم عمر کا جوان دکھائی دے گا۔

اللہ یہ سب کچھ اس لیے کرے گا تا کہ دنیا کو معلوم ہو کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۲۲۵)

مؤلف کتاب ہذا عرض پرداز ہے کہ اگر ہم کتب امامیہ سے بارہ آئمہؑ کی احادیث نقل کرنا چاہیں تو اس عنوان پر کئی کتابیں تیار ہو جائیں گی۔ سر دست ہم اسی مقدار پر اکتفا کرتے ہیں۔ اہلِ عقل اور اہلِ انصاف کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ اگر کوئی شخص اس عنوان کی مزید احادیث کے مطالعہ کا خواہش مند ہو تو اسے ہماری ہی کتاب "کتاب الانصاف والنص علی الائمۃ الاثنی عشر من ال محمد الاشراف" کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ وہاں ہم نے علمائے اہلِ سنت اور علمائے شیعہ سے اس مضمون کی چار سو سے زیادہ احادیث نقل کی ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 26

رسول اکرمؐ کی طرف سے حضرت علیؑ اور آئمہؑ ہدیٰ کی اقتداء کا حکم

علمائے عامہ سے اس سلسلہ کی بائیس احادیث منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1 حموینی نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جسے یہ بات پسند ہو کہ میری طرح جیئے اور میری طرح مرے اور اس جنتِ عدن میں رہائش اختیار کرے جسے میرے رب نے کاشت کیا ہے تو اسے چاہیے کہ میرے بعد علیؑ سے دوستی رکھے اور علیؑ کے دوستوں سے دوستی رکھے اور میرے بعد آنے والے آئمہؑ کی اقتداء کرے، کیونکہ وہ میری عترت ہیں، وہ میری طینت سے پیدا کیے گئے ہیں اور اُنہیں فہم وعلم عطا ہوا ہے۔ ہلاکت ہے میری اُمت کے ان افراد کے لیے جو ان کی فضیلت کی تکذیب کریں اور میرے رشتہ کو قطع کریں۔ خدا انہیں کبھی میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

(فرائد السمطین، ج ۱، ص ۵۳، باب ۵، حدیث ۱۸)

حدیث نمبر 2 حموینی نے اپنی اسناد سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسولؐ خدا سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے یہ فرمایا:

''خوش بخت ہے وہ شخص جو تجھ سے محبت کرے اور تیری تصدیق کرے اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے۔

Presented by Ziaraat.Com

اے علیؑ! تیرے محب ساتویں آسمان اور ساتویں زمین اور اس کے مابین معروف ہیں۔ وہ لوگ اہلِ دین اور اہلِ تقویٰ ہیں اور اچھے شمائل رکھنے والے اور تواضع پسند افراد ہیں۔ ان کے دل خاشع اور ان کے دل ذکرِ خدا سے کانپتے رہتے ہیں۔ وہ تیرے حق ولایت کو پہچان چکے ہیں۔ ان کی زبانیں تیری فضیلت کو بیان کرتی ہیں۔ تجھ پر اور تیری نسل کے ائمہ پر شفقت کرنے کی وجہ سے ان کی آنکھیں خاموش ہیں۔ وہ وہی دین رکھتے ہیں جس کا خدا نے انہیں حکم دیا ہے اور انہیں جو کچھ صاحبانِ امر نے کہا ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور نبی کی سنت کی برہان ان کے پاس پہنچ چکی ہے۔ وہ وہی عمل کرتے ہیں جس کا انہیں نبی اور اولی الامر حکم دیتے ہیں۔ وہ آپس میں عمدہ تعلقات قائم کرنے والے ہیں اور قطع تعلق کرنے والے نہیں ہیں۔ وہ محبت رکھنے والے ہیں، بغض رکھنے والے نہیں ہیں۔ فرشتے ان کے لیے دعا گو ہیں اور جب تیرے شیعہ دعا مانگتے ہیں تو وہ امین کہتے ہیں اور جو ان میں سے گناہ گار ہوں ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کے پاس جاتے ہیں اور ان کے چلے جانے پر پریشان ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر 3 حموینی نے اپنی اسناد سے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرح سے جینا چاہے اور میری طرح سے مرنے کا خواہش مند ہو اور اس جنتِ خلد میں رہنا چاہتا ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، میرے رب نے اس کی ٹہنیوں کو اپنے ہاتھ سے کاشت کیا ہے تو اسے چاہیے کہ علی بن ابی طالبؑ سے محبت کرے کیونکہ وہ اسے ہدایت سے باہر نہیں نکالے گا اور گمراہی میں داخل نہیں کرے گا۔

حدیث نمبر 4 حموینی نے اپنی اسناد سے علقمہ اور اسود سے روایت کی ہے کہ ہم دونوں ابوایوب انصاریؓ کے گھر گئے اور ہم نے ان سے کہا کہ اللہ نے اپنے نبی کے ذریعہ سے تمہیں عزت عطا کی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ علیؑ کے ساتھ مل کر لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے کیوں چلے گئے تھے؟

حضرت ابوایوب انصاریؓ نے کہا کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول اکرمؐ

Presented by Ziaraat.Com

میرے ساتھ اسی گھر میں بیٹھے تھے جہاں تم بیٹھے ہوئے ہو۔ اس وقت اس گھر میں آنحضرتؐ کے دائیں طرف علیؑ بیٹھے تھے اور بائیں طرف میں بیٹھا تھا اور انس بن مالک آپ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انس سے فرمایا کہ طیب و پاکیزہ شخصیت کا مالک عمارؓ کے لیے دروازہ کھولو۔ انس نے دروازہ کھولا اور عمارؓ داخل ہوئے۔ اُنہوں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اسے خوش آمدید کہا۔ پھر آپؐ نے عمارؓ سے فرمایا:

میرے بعد میری اُمت میں بہت سی ناگفتہ بہ باتیں ہوں گی یہاں تک کہ ان کے درمیان تلوار چلنے لگے گی اور لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے بیزاری کا اعلان کریں گے۔

جب یہ حالات پیدا ہو جائیں تو تم میرے دائیں جانب بیٹھے ہوئے علیؑ بن ابی طالبؑ کی پیروی کرو۔ اگر تمام لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور علیؑ اکیلا ایک وادی میں چل رہا ہو تو تم اسی وادی میں چلو جس میں علیؑ چل رہے ہوں، باقی لوگوں کو چھوڑ دو۔

اے عمارؓ! علیؑ تمہیں ہدایت سے نہیں ہٹائے گا اور ہلاکت کا راستہ نہیں دکھائے گا۔

اے عمارؓ! علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ (فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۷۸، باب ۳۶، حدیث ۱۴۱)

حدیث نمبر 5 حموینی نے اپنی اسناد حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علی طاعته طاعتی و معصیته معصیتی

"علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور علیؑ کی نافرمانی میری نافرمانی ہے"۔ (فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۷۸، باب ۳۶، حدیث ۱۴۲)

حدیث نمبر 6 حموینی نے اپنی اسناد سے امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فاطمہؑ میرے دل کی طراوت ہے اور اس کے دونوں بیٹے میرے دل کا ثمر ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اس کا شوہر میری آنکھوں کا نور ہے اور اس کی اولاد کے آئمہؑ میرے رب کے امین ہیں۔ اور وہ خدا اور بندوں کے درمیان خدا کی لٹکتی ہوئی رسی ہیں۔ جس نے ان سے وابستگی اختیار کی اس نے نجات پائی اور جو ان سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۶۶، باب ۱۵، حدیث ۳۹۰)

حدیث نمبر 7 حموینی نے اپنی اسناد سے سعید بن جبیر سے روایت کی، اس نے ابن عباسؓ سے اور اس نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! میں شہر حکمت ہوں اور تو اس کا دروازہ ہے۔ شہر میں داخل ہونے کے لیے دروازے سے گزرنا ضروری ہے۔ وہ شخص جھوٹا ہے جو تجھ سے بغض رکھ کر مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ تیرا گوشت میرے گوشت کا حصہ ہے اور تیرا خون میرے خون کا حصہ ہے اور تیری روح میری روح کا حصہ ہے۔ تیرا باطن میرے باطن کا حصہ ہے اور تیرا ظاہر میرے ظاہر کا حصہ ہے۔ تو میری اُمت کا امام ہے اور میرے بعد ان پر میرا خلیفہ ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے تیری اطاعت کی اور بد بخت ہے وہ جس نے تیری نافرمانی کی۔ وہ شخص فائدہ میں رہا جس نے تجھ سے محبت کی اور وہ نقصان میں رہا جس نے تجھ سے عداوت کی۔ وہ کامیاب ہوا جو تجھ سے وابستہ رہا اور وہ ہلاک ہوا جس نے تجھ سے علیحدگی اختیار کی۔ تیری اور تیری نسل کے آئمہؑ کی مثال میرے بعد کشتیٔ نوحؑ کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا، اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہا وہ غرق ہو گیا۔ تمہاری مثال ستاروں کی مانند ہے جب بھی ایک ستارہ ڈوبے گا تو اس کی جگہ دوسرا ستارہ طلوع ہو گا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ (ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۹۵، فرائد السمطین، ج ۲، ص ۲۴۳، حدیث ۵۱۷)

حدیث نمبر 8 حموینی نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا، آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم اسے لکھتے جاؤ۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپ کو میرے متعلق بھول جانے کا

Presented by Ziaraat.Com

اندیشہ ہے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: نہیں، میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ تیرے حافظہ کو تیز کرے اور تجھے نسیان سے بچائے۔ تم اپنے شرکاء کے لیے لکھو۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے شریک کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: تمہاری اپنی نسل کے آئمہ تمہارے شریک ہیں۔ ان کے وسیلہ سے میری اُمت پر بارش برستی ہے اور ان کے وسیلہ سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کے وسیلہ سے اللہ آزمائشوں کو دُور کرتا ہے اور ان کی وجہ سے آسمان سے رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

یہ کہہ کر آپؐ نے امام حسنؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ اس جماعت کا پہلا فرد ہے۔ پھر آپؐ نے امام حسینؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا: اس کی نسل کے امام تیرے شریک ہیں۔ (الامامۃ والتبصرۃ، ص ۵۴، حدیث ۳۸)

حدیث نمبر 9 ابن شاذان نے طریق عامہ سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، انہیں پکارا تو اُنہوں نے لبیک کہا۔ پھر ان کے سامنے میری نبوت اور علی بن ابی طالبؑ کی امامت کو پیش کیا گیا تو انہوں نے اسے قبول کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور امر دین ہمیں تفویض کیا۔ پس خوش بخت وہ ہے جسے ہمارے ذریعہ سے خوش بختی ملے اور بدبخت وہ ہے جو ہماری وجہ سے بدبخت بن جائے۔ ہم اس کے حلال کو حلال کرنے والے ہیں اور اس کے حرام کو حرام کرنے والے ہیں۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۲۵، منقبت ۷)

محبت علیؑ کے فوائد

حدیث نمبر 10 ابن شاذان نے طریق عامہ سے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ہم نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علیؑ کے متعلق

Presented by Ziaraat.Com

سوال کیا تو آپؐ ناراض ہوئے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہے وہ اس کا ذکر کرتے ہیں جس کو خدا کے ہاں وہی منزلت حاصل ہے جو مجھے حاصل ہے اور اسے نبوت کے علاوہ وہی مقام حاصل ہے جو مجھے حاصل ہے۔

آگاہ رہو! جس نے علیؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور اس نے اللہ کو راضی کیا اور جس پر اللہ راضی ہو جائے تو اسے بدلے میں جنت عطا کرتا ہے۔

آگاہ رہو! جو علیؑ سے محبت کرے گا تو اس کے لیے ملائکہ استغفار کریں گے اور اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اسے یہ کہا جائے گا کہ جس دروازے سے چاہے کسی حساب کے بغیر داخل ہو جائے۔

آگاہ رہو! جو بھی علیؑ سے محبت کرے تو اللہ اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور انبیاء کی طرح سے اس سے آسان حساب کرے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا تو وہ دنیا سے اس وقت تک رخصت نہ ہوگا، جب تک وہ کوثر کا پانی نہ پی لے اور درخت طوبیٰ کا پھل نہ کھا لے اور جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

آگاہ رہو! جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا تو اللہ اس کے لیے سکرات الموت کو آسان کردے گا اور اس کی قبر کو جنت کے باغات میں سے ایک باغ بنا دے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علیؑ سے محبت رکھے تو اس کے بدن میں جتنی بھی رگیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اتنی ہی اسے حوران جنت عطا کرے گا اور اس کے خاندان کے اسی افراد کے لیے حق شفاعت عطا کرے گا اور اس کے بدن پر جتنے بھی بال ہوں گے اتنی ہی مقدار میں اسے جنت کے شہر عطا کرے گا۔

آگاہ رہو! جس نے علیؑ کی معرفت حاصل کی اور اس سے محبت کی تو ملک الموت اس کے ساتھ اتنی شفقت سے پیش آئے گا جیسا کہ وہ انبیاء کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے۔ اور اس سے منکر ونکیر کی سختی کو دُور رکھے گا اور اس کی قبر کو منور کرے گا اور اس کی قبر کو ستر برس کی مسافت کی مقدار میں وسیع کردے گا اور قیامت کے دن اس کے چہرے کو سفید

Presented by Ziaraat.Com

کرے گا۔

آ گاہ رہو! جو علیؑ سے محبت کرے تو اللہ اس کی نیکیوں کو قبول کرے گا اور اس کی برائیوں سے درگزر کرے گا اور وہ جنت میں سید الشہداء حمزہؑ کا ساتھی ہوگا۔ جو علیؑ سے محبت رکھے تو اللہ اس کے دل میں حکمت کو جگہ دے گا اور اس کی زبان پر درست باتوں کو جاری کرے گا اور اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

آ گاہ رہو! جو علیؑ سے محبت کرے زیرِ عرش سے ایک فرشتہ اسے ندا دے کر کہتا ہے کہ بندۂ خدا! نئے سرے سے عمل کر۔ اللہ نے تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

آ گاہ رہو! جو علیؑ سے محبت رکھے تو قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح سے چمک رہا ہوگا۔

آ گاہ رہو! جو علیؑ سے محبت رکھے تو اللہ اس کے سر پر تاج کرامت رکھ دے گا اور اسے عزت کی پوشاک پہنائے گا۔

آ گاہ رہو! جو علیؑ سے محبت رکھے تو وہ شخص پل صراط سے یوں گزرے گا جیسا کہ بجلی چمک مارتی ہے اور اسے پل صراط پر کوئی تکلیف پیش نہ آئے گی۔

آ گاہ رہو! جو علیؑ سے محبت رکھے تو اللہ اس کے لیے دوزخ اور منافقت سے آزادی کا پروانہ جاری کر دیتا ہے اور اسے پل صراط سے گزرنے کی راہداری جاری کر دی جاتی ہے اور اس کے لیے عذاب سے امان نامہ لکھ دیا جاتا ہے۔

آ گاہ رہو! جو علیؑ سے محبت رکھے اس کے نامۂ اعمال کو کھولا نہیں جائے گا اور نہ ہی اس کے لیے میزان نصب کیا جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ حساب کے بغیر جنت میں چلے جاؤ۔

آ گاہ رہو! جو محبت آلِ محمدؐ پر مرے تو ملائکہ اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور ارواحِ انبیاء اس کی زیارت کرتی ہیں اور اس کی خدا کے ہاں جو بھی حاجت ہوگی خدا اسے پورا کرے گا۔

آ گاہ رہو! جو آلِ محمدؐ کے بغض پر مرا تو وہ کافر ہو کر مرا اور جو محبتِ آلِ محمدؐ پر مرا وہ

Presented by Ziaraat.Com

ایمان پر مرا اور اس کی جنت کا میں ضامن ہوں۔ (مأۃ منقبۃ، ص ۶۵-۶۶، منقبت ۴۷)

حدیث نمبر 11 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابن مسعود سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو علی فردوس پر بیٹھ جائے گا اور یہ ایک پہاڑ ہے جو جنت کے اُوپر چھایا ہوا ہے اور اس کے اُوپر رب العالمین کا عرش ہے اور اسی کے گوشوں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اور پھر جنت میں بہتی ہیں۔ وہ نور کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہوگا۔ اس کے سامنے تسنیم بہہ رہا ہوگا۔ پُل صراط سے بس وہی گزر سکے گا جس کے پاس اس کی اور اس کی اہلِ بیت کی ولایت کا گزرنامہ ہوگا۔ وہ جنت پر نظر رکھے ہوئے ہوگا اور اپنے چاہنے والوں کو جنت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ (مأۃ منقبۃ، ص ۶۹، منقبت ۴۸)

حدیث نمبر 12 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کو مجھ سے وہی مقام حاصل ہے جو میرے خون کو میرے بدن میں حاصل ہے، جس نے اس سے دوستی رکھی تو ہدایت پائی اور جس نے علیؑ کے راستے کی پیروی کی تو اس نے نجات حاصل کی۔ فردوس میں مَیں، علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہوں گے۔ (مأۃ منقبۃ، ص ۸۶، منقبت ۵۲)

حدیث نمبر 13 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابوہریرہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب معراج جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو عرش کے نیچے سے مجھے یہ آواز سنائی دی کہ علیؑ ہدایت کا پرچم ہے اور جو بھی مجھ پر ایمان رکھتا ہے، علیؑ اس کا محبوب ہے۔

خدا نے فرمایا: تم میرا یہ پیغام علیؑ تک پہنچا دینا، لیکن رسول اکرمؐ کو پیغام پہنچانا یاد نہ رہا۔ اللہ نے آپؐ پر یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (المائدہ:۶۷) ''اے رسولؐ! آپ کے رب کی طرف سے (جو کچھ علیؑ کے بارے میں) اُتارا گیا ہے اُسے پہنچائیں اور اگر آپؐ نے یہ پیغام نہ پہنچایا تو خدا کی

Presented by Ziaraat.Com

رسالت کی تبلیغ ہی نہیں کی"۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۹۰، منقبت ۵۶)

وضاحت: انبیاءؑ وآئمہؑ نسیان سے پاک ہوتے ہیں لیکن یہاں سنی عقیدہ بیان کیا گیا ہے جس کے تحت انبیاءؑ پر نسیان طاری ہوتا رہتا ہے اور روایت بھی خیر سے حضرت ابوہریرہ کی زبانی منقول ہے، لہٰذا اس روایت سے مذہب شیعہ پر یہ الزام عائد نہیں کیا جاسکتا کہ وہ انبیائے کرامؑ کے نسیان کے قائل ہیں۔ (من المترجم عفی عنہ)

حدیث نمبر 14 ابن شاذان نے طریق عامہ سے ابن عباسؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

شب معراج جبریلؑ مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے، وہاں میں نے سرخ یاقوت سے بنا ہوا ایک گھر دیکھا۔ جبریلؑ نے کہا کہ یہ بیت المعمور ہے۔ اللہ نے اُسے آسمانوں اور زمین کی خلقت سے پچاس ہزار سال قبل پیدا کیا۔ آپ یہاں نماز پڑھائیں۔

پھر اللہ نے انبیاءؑ کو وہاں جمع کیا۔ جبریلؑ نے ان کی صفیں بندھوائیں اور میں نے انہیں نماز پڑھائی۔ جب میں نماز پڑھا چکا تو خدا کی طرف سے ایک فرشتہ یہ پیغام لایا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ان انبیاء سے پوچھیں کہ انہیں آپ سے پہلے کن باتوں پر بھیجا گیا تھا؟

میں نے ان سے کہا: اے گروہِ رسل! مجھ سے پہلے اللہ نے تمہیں کس بات پر مبعوث کیا تھا؟

رسولوں نے جواب دیا کہ آپ کی اور علیؑ بن ابی طالب کی ولایت پر ہمیں مبعوث کیا گیا تھا اور یہی بات قرآن کریم کی اس آیت میں کہی گئی ہے۔

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ (زخرف: ۴۵)

"آپ ان رسولوں سے پوچھیں جنہیں ہم نے آپ سے پہلے مبعوث کیا تھا"۔

حدیث نمبر 15 ابن شاذان نے طریق عامہ سے سعید بن جنید سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولِ مقبولؐ سے سنا: علیؑ سید العرب ہے اور میں تمام نسلِ آدمؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

سردار ہوں اور علیؑ سید العرب ہے۔ جس نے اس سے محبت رکھی اور دوستی کی تو اللہ اس سے محبت رکھے گا اور اسے ہدایت دے گا اور جس نے اس سے بغض رکھا اور دشمنی کی تو خدا اسے بہرہ اور اندھا کر دے گا۔ علیؑ کا حق میرے حق کی مانند ہے اور اس کی اطاعت میری اطاعت کی طرح سے ہے البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ جس نے اسے چھوڑا تو اس نے مجھے چھوڑا اور جس نے مجھے چھوڑا تو اس نے اللہ کو چھوڑا۔ میں حکمت کا شہر ہوں اور وہ جنت ہے اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔ بھلا جنت کا راستہ دروازے کے بغیر کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ علیؑ خیر البشر ہے۔ جس نے انکار کیا اس نے کفر کیا۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۱۷۰، منقبت ۹۴)

مقامِ ابوطالبؑ

حدیث نمبر 16 ابن شاذان نے طریق عامہ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے بیان فرمایا کہ ایک دن امیر المومنین علی علیہ السلام "رحبہ" (کوفہ کا ایک کھلا مقام) میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپؑ کے اردگرد لوگ جمع تھے۔ اتنے میں ایک شخص اُٹھا اور اس نے کہا کہ امیر المومنینؑ! آپ کو تو خدا نے اتنا بڑا مقام عطا کیا ہے، لیکن آپؑ کے والد کو دوزخ میں عذاب ہو رہا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: خاموش ہو جا، خدا تیرے منہ میں خاک ڈالے۔ اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو برحق نبی بنا کر بھیجا، اگر میرا والد روئے زمین کے تمام گناہ گاروں کی شفاعت کرے تو خدا اس کی شفاعت کو قبول کرے گا۔ تو مجھے کہتا ہے کہ میرا باپ دوزخ میں ہے جب کہ اس کا بیٹا (یعنی میں) قسیم النار والجنت ہوں۔

اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو برحق نبی بنا کر بھیجا۔ ابوطالبؑ کا نور قیامت کے دن محمدؐ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے آئمہ کے نور کے علاوہ باقی تمام انوار کو بجھا دے گا۔ اس کا نور ہمارے ہی نور میں سے ہے۔ اللہ نے اسے خلقتِ آدمؑ سے دو ہزار سال قبل پہلے پیدا کیا۔ (مائۃ منقبۃ، ص ۱۷۵، منقبت ۹۸)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 17 اہلِ سنت کے مشہور عالم ابوالمؤید موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ محمدؐ! آپ ان رسولوں سے پوچھیں جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے کہ کس بات پر مبعوث ہوئے تھے؟

انبیاء نے کہا کہ ہمیں آپ کی اور علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت پر مبعوث کیا گیا تھا۔ (المناقب، ص ۳۱۲)

حدیث نمبر 18 موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے اصبغ سے روایت کی ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ سے حضرت علیؑ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے:

اے لوگو! علیؑ سے دوستی رکھو۔ وہ تمہارا مولاؑ ہے، لہٰذا اس سے محبت رکھو وہ تمہارا بزرگ ہے، لہٰذا اس کی اتباع کرو وہ تمہارا عالم ہے، لہٰذا اس کا احترام کرو۔ وہ تمہارے لیے جنت کا رہبر ہے اس کا ادب کرو۔ جب وہ تمہیں بلائے تو لبیک کہو اور جب تمہیں حکم دے تو اس کی اطاعت کرو۔ میری محبت کی وجہ سے تم اس سے محبت رکھو اور میرے احترام کی وجہ سے تم اس کا احترام کرو۔ میں نے علیؑ کے متعلق تم سے جو کچھ کہا ہے اس کا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔ (المناقب، ص ۳۱۶)

حدیث نمبر 19 ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں کتاب حلیۃ الاولیاء کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو اس بات پر خوشی محسوس کرتا ہو کہ وہ میری طرح سے جیئے اور میری طرح سے مرے اور جنت عدن میں رہائش اختیار کرے جسے خدا نے کاشت کیا ہے تو اسے چاہیے کہ میرے بعد علیؑ سے دوستی رکھے اور میرے بعد آئمہؑ کی اقتداء کرے، کیونکہ وہ میری عترت ہیں۔ وہ میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور انہیں فہم وعلم عطا ہوا ہے، ہلاکت ہے میری اُمت کے ان افراد کے لیے جو اُن کی تکذیب کریں اور میرے رشتہ کو قطع کریں۔ خدا اُنہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔ (شرح نہج البلاغہ معتزلی، ج ۹، ص ۱۷۰)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 20 علامہ معتزلی نے شرح نہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ابوعثمان جاحظ نے ابوعبیدہ سے، اُس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب لوگوں نے امیرالمومنین علی علیہ السلام کی مدینہ میں بیعت کی تو آپؑ نے فرمایا:

آگاہ رہو کہ میری عترت کے نیک افراد اور میرے خاندان کے پاکیزہ افراد جب بچے تھے تو اس وقت وہ سب سے بڑے حلیم تھے اور جوانی میں وہ سب سے بڑے عالم ہیں۔

آگاہ رہو کہ ہم اہلِ بیتؑ کو اللہ کے علم کی تعلیم دی گئی ہے اور اللہ ہمارے فیصلہ کا اِجرا کرتا ہے اور ہم نے صادق (نبی اکرمؐ) کی باتیں سنی ہیں، اگر تم نے ہمارے آثار کی پیروی کی تو ہماری بصیرتوں کی وجہ سے ہدایت پالو گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ ہمارے ہاتھوں تمہیں ہلاک کرے گا۔ ہمارے ساتھ حق کا پرچم ہے۔ جو اس کی پیروی کرے گا وہ ہم سے مل جائے گا اور جو اس سے پیچھے رہے گا وہ غرق ہوجائے گا اور ہماری وجہ سے ہر مومن منزلِ مقصود کو پاتا ہے اور ہماری وجہ سے تمہاری گردنوں سے ذلت کا قلادہ ہٹایا جاتا ہے۔

اللہ نے آغازِ کائنات ہم سے کیا ہے تم سے نہیں کیا اور کائنات کا اختتام ہم سے ہوگا تم سے نہیں ہوگا۔ (شرح نہج البلاغہ معتزلی، ج ۱، ص ۲۷۶)

ابن ابی الحدید لکھتے ہیں: ''کائنات کا اختتام ہم سے ہوگا تم سے نہیں ہوگا'' کے جملہ میں امام مہدیؑ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو کہ آخری زمانہ میں ظہور فرمائیں گے۔

حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے:

نحن النمرقة الوسطى بها يلحق التالي واليها يرجع التالي

''ہم درمیانی راستہ ہیں، پیچھے چلنے والا اس سے آکر ملتا ہے اور دشمنی رکھنے والا اسی کی طرف پلٹ کر آتا ہے''۔

وضاحت: اس مقام پر علامہ معتزلی کو اشتباہ ہوا ہے، کیونکہ دشمنی رکھنے والا آلِ محمدؐ کی طرف پلٹ کر نہیں آیا۔ اصل میں یہاں لفظ ''قالی'' غلط ہے۔ اصل لفظ ''غالی'' ہے۔ یعنی غلو کرنے والا ہماری طرف پلٹ کر آتا ہے۔ (من المترجم عفی عنہ)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 22 ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے کچھ دوستوں سے قریش کا شکوہ کرتے ہوئے فرمایا:
ہم نے قریش سے بہت دُکھ اٹھائے ہیں، انہوں نے ہمارے خلاف ایکا کیا ہوا ہے اور ہمارے شیعوں اور ہمارے چاہنے والوں نے بھی ان کے مظالم سہے ہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے فرما گئے تھے کہ میرے اہلِ بیتؑ ہی میرے جانشین ہیں۔
لیکن قریش نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور حکومت واقتدار کو اس کے کان سے باہر کردیا اور ظلم یہ کیا کہ اُنہوں نے انصار کے سامنے ہمارے حق کے ذریعے سے احتجاج کیا، لیکن خود ہی میرا حق کھا گئے اور ہمیں خلافت سے محروم کرکے قریش کی مختلف شاخوں میں خلافت کو پھرایا گیا۔ آخرکار خلافت ہمیں مل ہی گئی، لیکن جب ہمیں خلافت ملی تو لوگوں نے بیعت توڑی اور ہم سے جنگ کرنے کے لیے میدان میں آ گئے اور عرصہ خلافت میں امیرالمومنین انتہائی پریشان رہے، یہاں تک کہ اُنہیں شہید کیا گیا۔
پھر لوگوں نے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی بیعت کی اور ان سے عہد ومعاہدے کیے لیکن تمام عہد توڑ ڈالے گئے۔ اہلِ عراق نے ان سے دھوکا کیا اور ان کے پہلو میں خنجر گھونپا گیا اور ان کے لشکرگاہ کو لوٹا گیا اور ان کی کنیزوں کے زیور تک اُتار لیے گئے۔ مجبور ہو کر امام حسنؑ کو معاویہ سے مصالحت کرنا پڑی اور اس طرح سے اُنہوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی جان بچائی۔
پھر بیس ہزار عراقیوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیعت کی۔ پھر بیعت توڑ دی اور ابھی تک ان کی گردن میں بیعت کا قلادہ موجود تھا کہ وہ آپ سے جنگ کرنے کے لیے جمع ہوئے اور آپ کو شہید کردیا۔ پھر مسلسل آلِ محمدؐ کی توہین ہوتی رہی اور ہمیں ہمیشہ جان ومال کے خطرہ میں مبتلا رکھا گیا۔ دنیا پرست جھوٹے لوگوں نے خودساختہ احادیث گھڑ کر حکام سے رقمیں بٹوریں اور جگہ جگہ جھوٹی احادیث کو فروغ دیا۔ ان ظالموں نے لوگوں کو ہم سے متنفر کرنے کے لیے ہماری طرف ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو ہم نے نہیں کہیں۔
دورِ معاویہ اس سلسلہ کے لیے بدترین دور تھا۔ امام حسنؑ کی شہادت کے بعد ہر جگہ ہمارے

Presented by Ziaraat.Com

شیعوں کو قتل کیا گیا اور شک وشبہ کی بنیاد پر ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگوں کو کافر اور زندیق کہلانا پسند تھا لیکن علیؑ کا شیعہ کہلانا پسند نہیں تھا اور جو لوگ معاشرہ میں پرہیزگار اور سچے کہلاتے تھے وہ بھی سابقہ خلفاء کی تعریف پر مبنی جھوٹی احادیث دھڑلے سے بیان کرتے تھے۔ حالانکہ سابقہ خلفاء ان مناقب کے حامل نہیں تھے اور غضب یہ ہے کہ وہ اپنی روایات کو سچ سمجھ کر بیان کرتے تھے۔ (شرح نہج البلاغہ معتزلی، ج ۱۱، ص ۴۴)

حدیث نمبر 22 ابوالمؤید بن احمد نے اپنی اسناد سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا: میں نے اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: جو چاہتا ہو کہ میری طرح سے جیئے اور میری طرح سے مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ اور اس کی ذریت طاہرین سے محبت رکھے، وہ آئمہ ہدایت ہیں اور علیؑ کے بعد تاریکیوں میں چراغ ہیں۔ وہ تمہیں ہدایت کے دروازے سے نکال کر گمراہی کے دروازے میں داخل نہیں کریں گے۔ (مناقب خوارزمی، ص ۷۵، حدیث ۵۵، والمنتخب من ذیل المذیل للطبری، ص ۸۳)

✿✿✿

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 27

رسول اکرمؐ کی زبانی حضرت علیؑ اور آئمہ کی پیروی کا حکم

علمائے خاصہ سے اس مفہوم کی ستائیس احادیث منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے امالی میں سعید بن جبیر سے یہ روایت نقل کی۔ اس نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا، انہوں نے کہا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علیؑ کی ولایت اللہ کی ولایت ہے اور اس کی محبت اللہ کی عبادت ہے اور اس کی اتباع خدا کی طرف سے فرض ہے اور اس کے دوست اللہ کے دوست ہیں اور اس کے دشمن اللہ کے دشمن ہیں۔ اس سے جنگ اللہ سے جنگ ہے اور اس سے صلح اللہ سے صلح ہے۔

(امالی صدوق، ص ۸۵، مجلس ۹، حدیث ۳)

حدیث نمبر 2 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو یہ چاہتا ہو کہ اللہ اس کے لیے تمام بھلائیوں کو جمع کر دے تو اسے چاہیے میرے بعد علیؑ اور اس کے دوستوں سے دوستی رکھے اور علیؑ کے دشمنوں سے عداوت رکھے۔ (امالی صدوق، ص ۵۶۰، مجلس ۷۲، حدیث ۷)

حدیث نمبر 3 شیخ صدوقؒ ناقل ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: میری اور میری اہلِ بیتؑ کی ولایت دوزخ سے باعثِ امان ہے۔ (امالی صدوق، ص ۵۶۰، مجلس ۷۲، حدیث ۸)

حدیث نمبر 4 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوقدامہ غدائی سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس پر اللہ میری اہلِ بیتؑ

Presented by Ziaraat.Com

کی معرفت و ولایت کا احسان کردے تو اُس کے لیے خدا نے تمام بھلائیوں کو جمع کر دیا ہے۔ (امالی صدوق، ص ۵۶۰، مجلس ۷۲، حدیث ۹)

حدیث نمبر 5 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص خدا کے فرائض انجام دے اور محرماتِ الٰہیہ سے پرہیز کرے اور اہلِ بیتؑ کی ولایت کو احسن انداز سے ادا کرے اور دشمنانِ خدا سے بیزاری اختیار کرے تو قیامت کے دن اُسے اختیار دیا جائے گا کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے جنت میں چلا جائے۔ (امالی صدوق، ص ۵۶۱، مجلس ۷۲، حدیث ۱۰)

حدیث نمبر 6 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سورہ واقعہ کی یہ دو آیات ہمارے دوستوں کے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ (۵۶: ۸۷-۸۸)

"اگر مرنے والے کا تعلق مقربین سے ہوگا تو اس کے لیے خوشیاں، خوشبو اور نعمات والی جنت ہے"۔

اور سورہ واقعہ کی یہ آیات ہمارے مخالفین کے متعلق ہیں۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ (۵۶: ۹۲-۹۴)

"اگر مرنے والے کا تعلق جھٹلانے والے گمراہوں سے ہوتا ہے تو اسے گرم پانی کی مہمانی دی جاتی ہے اور دوزخ میں پھینک دیا جاتا ہے"۔

حدیث نمبر 7 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا،

Presented by Ziaraat.Com

آپ فرماتے تھے:

میں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں اور تو اور تیری نسل کے آئمہؑ میری اُمت کے سردار ہیں۔ جس نے ہم سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے ہم سے بغض رکھا تو اس نے اللہ سے بغض رکھا اور جس نے ہم سے دوستی کی اس نے خدا سے دوستی کی اور جس نے ہم سے عداوت کی اس نے خدا سے عداوت کی۔ جس نے ہماری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ہماری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ (امالی صدوق، ص ۵۶۳، مجلس ۷۲، حدیث ۲۶)

حدیث نمبر 8 شیخ صدوقؒ نے ابوصادق سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: سورہ القصص کی یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی:

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ (القصص: ۵)

"اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ہم ان لوگوں پر احسان کریں جنہیں زمین میں کمزور بنا دیا گیا اور ہم انہیں امام اور زمین کا وارث بنانا چاہتے ہیں"۔ (امالی صدوق، ص ۵۶۶، مجلس ۷۲، حدیث ۲۶)

حدیث نمبر 9 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جبریل امینؑ رسول اکرمؐ پر نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ آپ پر درود و سلام بھیجتا ہے۔ اس کے بعد یہ کہتا ہے کہ جس نے سات آسمان اور سات زمینیں پیدا کی ہیں اور ان کے مابین بھی بہت کچھ پیدا کیا ہے۔ رکن و مقام ابراہیم سے زیادہ عظمت والی جگہ میں نے پیدا نہیں کی۔ اگر کوئی شخص آسمان و زمین کی خلقت کے وقت سے وہاں مجھ سے دعائیں مانگے اور قیامت تک مانگتا رہے۔ پھر جب میرے حضور پیش ہو تو علیؑ کی ولایت کا منکر ہو کر آئے تو بھی میں اُسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ (امالی صدوق، ص ۵۷۲، مجلس ۷۳، حدیث ۱۲)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 10 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن حضرت رسولؐ خدا شہر سے باہر نکلے آپؐ ایک سواری پر سوار تھے اور حضرت علیؑ آپؐ کی رفاقت میں پیدل چل رہے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! اگر ہمارے ساتھ چلنا ہے تو پھر سواری پر سوار ہو کر ساتھ چلو ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب میں سواری پر سفر کروں تو تم بھی سواری پر سفر کرو اور جب میں پیدل چلوں تو تم بھی میرے ساتھ پیدل چلو۔ البتہ حدودِ الٰہی کی بات جداگانہ ہے اس کے لیے تمہارا کھڑا ہونا اور بیٹھنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے جو بھی عزت عطا کی ہے اس جیسی عزت تمہیں بھی عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت و رسالت عطا کی تو اس کا نگہبان مقرر کیا تم حدود قائم کرتے ہو اور مشکل اور سنبھالتے ہو۔

اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے جس نے تیرا انکار کیا وہ دراصل مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا جس نے تیرا انکار کیا اس نے میرا اقرار نہیں کیا۔ اور جس نے تیرا انکار کیا وہ اللہ پر ہی ایمان نہیں لایا۔ تیری فضیلت میری فضیلت کا حصہ ہے اور میری فضیلت اللہ کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (یونس: ۵۸)

”آپ کہہ دیں کہ انہیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوش ہونا چاہیے یہ اس سے کہیں بہتر ہے جسے یہ جمع کر رہے ہیں“۔

تمہارے نبی کی نبوت اللہ کا فضل ہے اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت اللہ کی رحمت ہے۔ ہمارے شیعوں کو نبوت و ولایت پر خوش ہونا چاہیے اور یہ دولت مخالفین کی مال و دولت سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ کی قسم! اے علیؑ! تجھے اس لیے پیدا کیا گیا کہ تو اپنے رب کی عبادت کرے تو تیرے ذریعہ سے دین کی بنیادوں کا علم ہو اور دین کا ویران راستہ تیرے سبب سے آباد ہو۔ جو تجھ سے بھٹکا تو وہ واقعی بھٹک گیا اور جسے تجھ تک رسائی نہیں ہوئی اسے اللہ تک بھی رسائی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ اِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰی○

(طٰہٰ: ۸۲)

''میں بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر راستہ پالے''۔

یعنی تیری ولایت کے راستے پر چلنے لگ جائے۔ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تیرے حق کو اسی طرح سے فریضہ کا درجہ دوں جیسا کہ میں نے خدا سے میرے حقوق کو فرض کا درجہ دیا ہے۔ تیرا حق ہر اُس شخص پر واجب ہے جو مجھ پر ایمان رکھتا ہو۔ اور اگر تو نہ ہوتا تو خدا کے گروہ کی پہچان نہ ہوتی۔ تیری بدولت دشمنانِ خدا کی پہچان ہوتی ہے۔ جس کے پلّے میں تیری ولایت کا عقیدہ نہ ہو تو اس کے دامن میں کچھ بھی نہیں ہے۔

اللہ نے تیری ہی ولایت کے اعلان کے لیے مجھ پر یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ وَ اِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ (المائدہ:۶۷) کی آیت نازل فرمائی اور مجھے تاکیدی حکم فرمایا کہ اگر میں نے تیری ولایت کا اعلان نہ کیا تو گویا میں نے اس کی رسالت کا پیغام ہی نہیں پہنچایا اور جو تیری ولایت کے بغیر خدا کے حضور پیش ہوگا تو خدا اس کے تمام عمل ضائع کر دے گا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جسے اس نے پورا کرنا ہے۔ میں وہی کچھ کہہ رہا ہوں جو میرے خدا نے مجھ سے کہا ہے۔ (امالی صدوق، ص۵۸۲، مجلس ۷۴، حدیث۱۶)

حدیث نمبر 11 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے سالم بن ابی الجعد سے یہ روایت نقل کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے حضرت علی بن ابی طالبؑ کے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے کہا کہ انبیاء و مرسلین کے بعد علیؑ بن ابی طالبؑ تمام اولین و

Presented by Ziaraat.Com

آخرین سے افضل ہیں۔ انبیاء و مرسلین کے بعد خدا نے جتنی بھی مخلوق پیدا کی ہے علیؑ اس پوری مخلوق سے خدا کو زیادہ محبوب ہیں۔ علیؑ کے بعد اس کی نسل کے امام تمام لوگوں سے بلند تر ہیں۔

پھر میں (راوی) نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ جو شخص علیؑ سے بغض رکھے یا ان کی تنقیص کرے تو اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟

حضرت جابرؓ نے فرمایا: علیؑ سے بغض رکھنے والا کافر ہے اور ان کی تنقیص کرنے والا منافق ہے۔

میں نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ جو لوگ علیؑ اور اس کے نسل کے آئمہؑ سے دوستی رکھیں تو ان کے متعلق آپ کیا نظریہ رکھتے ہیں؟

حضرت جابرؓ نے فرمایا: علیؑ اور اُس کی نسل کے آئمہؑ کے پیروکار قیامت کے دن کامیاب و کامران ہوں گے اور عذابِ الٰہی سے محفوظ ہوں گے۔

پھر انھوں نے فرمایا: جس طرح سے گمراہی کے داعی کے پیروکار اس کے قریب شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے علیؑ اور نسلِ علیؑ کے آئمہؑ کے پیروکار بھی ان کے قریب شمار ہوتے ہیں۔ (امالی صدوق، ص ۵۸۶، مجلس ۷۵، حدیث ۴)

حدیث نمبر 12 شیخ صدوقؒ نے اپنے اسناد سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسولؐ خدا کی یہ حدیث نقل کی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: جبریل امینؑ نے خدا کی طرف سے مجھے یہ پیغام پہنچایا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ میری مخلوق پر میری حجت ہے اور میرے دین کے فیصلہ کرنے والا ہے۔ میں اس کی نسل سے ایسے امام پیدا کروں گا جو میرے فرمان کو قائم رکھنے والے ہوں گے اور میرے راستے کے داعی ہوں گے۔ ان کی وجہ سے میں اپنے بندوں اور کنیزوں سے عذاب دُور کرتا ہوں اور ان کی وجہ سے میں ان پر رحمت نازل کرتا ہوں۔ (امالی صدوق، ص ۶۳۷، مجلس ۸۱، حدیث ۷)

حدیث نمبر 13 شیخ صدوقؒ نے عمر بن ابی سلمہ سے، انہوں نے اپنی

Presented by Ziaraat.Com

والدہ اُم المومنین اُم سلمیٰؓ سے روایت کی ہے۔ بی بی نے کہا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ سنا:

علیؑ بن ابی طالب اور اُس کی نسل کے آئمہ اہلِ زمین کے سردار ہیں اور قیامت کے دن جن لوگوں کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے، وہ ان کے رہبر ہوں گے۔ (امالی صدوق، ص ۶۷۸، مجلس ۸۵، حدیث ۲۵)

حدیث نمبر 14 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے اپنی اسناد سے رسولؐ خدا کی یہ حدیث بیان فرمائی:

جو یہ چاہتا ہو کہ وہ اس سرخ شاخ کو دیکھے جسے خدا نے خصوصی اہتمام سے پیدا کیا ہے اور جو اس شاخ سے وابستگی کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ اور اُس کی نسل کے آئمہؑ سے محبت کرے۔ وہ خدا کے منتخب افراد ہیں اور وہ ہر گناہ اور غلطی سے معصوم ہیں۔ (امالی صدوق، ص ۶۷۹، مجلس ۸۵، حدیث ۲۷)

حدیث نمبر 15 محمد بن احمد سنانی نے اپنی اسناد سے عکرمہ سے روایت کی ہے۔ اس نے ابن عباس سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

لواجتمع الناس کلھم علی ولایة علی ما خلقت النار

"اگر تمام لوگ ولایتِ علیؑ پر جمع ہو جاتے تو مجھے دوزخ بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی"۔ (امالی صدوق، ص ۷۵۵، مجلس ۹۴۸، حدیث ۸)

حدیث نمبر 16 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی زبانی حضرت رسولؐ خدا سے یہ حدیث نقل کی ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا:

اے لوگو! تم لوگ اِس "انزع" یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ کے دامن سے وابستگی اختیار کرو، کیونکہ یہ صدیقِ اکبر ہے اور یہ حق و باطل کو جدا کرنے والا فاروق ہے۔ جو اس سے محبت رکھے گا تو خدا اسے ہدایت عطا کرے گا اور جو اس سے بغض رکھے گا تو خدا اس سے

Presented by Ziaraat.Com

بغض رکھے گا اور جو اس سے پیچھے رہے گا تو خدا اُسے مٹا دے گا۔ میری اُمت کے دو اسباط حسنؑ و حسینؑ اسی کے فرزند ہیں جو کہ میرے بیٹے ہیں۔ نسلِ حسینؑ سے آئمہ ہدیٰ جنم لیں گے جنہیں خدا میرا علم و حکمت عطا کرے گا ان سے دوستی رکھنا اور ان کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا رازدان نہ بنانا ورنہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے غضب نازل ہوگا اور جس پر خدا کا غضب نازل ہوا تو وہ گمراہ ہوگیا۔ دنیاوی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔ (امالی صدوق، ص ۲۸۵، مجلس ۳۸، حدیث ۷)

حدیث نمبر 17 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا:

قیامت کے دن جب بندۂ خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ فریضہ نمازوں کا سوال کرے گا۔ پھر فریضہ زکوٰۃ اور فرض روزوں اور فرض حج کا سوال کرے گا۔ پھر ہماری ولایت کا سوال کرے گا۔ جس نے زندگی میں ہماری ولایت کو تسلیم کیا ہوگا اور ہماری ولایت کے عقیدہ پر مرا ہوگا تو اللہ اس کی نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کو قبول کرے گا اور جس نے دنیا میں ہماری ولایت کو تسلیم نہ کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرے گا۔ (امالی صدوق، ص ۳۲۸، مجلس ۴۴، حدیث ۱۱)

حدیث نمبر 18 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے لکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے: ① نماز ② زکوٰۃ ③ روزہ ④ حج ⑤ امیرالمومنینؑ اور ان کی اولاد کے آئمہؑ کی ولایت (امالی صدوق، ص ۳۴۰، مجلس ۴۵، حدیث ۱۴)

حدیث نمبر 19 شیخ صدوقؒ نے ابومسلم سے روایت کی کہ میں حسن بصری اور انس بن مالک کے ساتھ اُم المومنین حضرت اُم سلمیٰؓ کے دروازے پر گیا۔ انس دروازے پر بیٹھ گئے اور میں اور حسن بصری بی بی کے پاس گئے اور حسن نے انہیں سلام کیا۔ بی بی نے سلام کا جواب دیا اور پردہ کی اُوٹ سے پوچھا کہ بیٹا تم کون ہو؟

Presented by Ziaraat.Com

حسن نے کہا: بی بی حسن بصری ہوں۔

بی بی نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟

حسن نے کہا: میں آپؓ سے رسول اکرمؐ کی کوئی ایسی حدیث سننے کے لیے آیا ہوں جو انہوں نے علیؑ بن ابی طالبؑ کے متعلق فرمائی ہو۔

اُم المومنینؓ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی حدیث سنانا چاہتی ہوں جسے میرے کانوں نے رسولؐ خدا سے سنا۔ اگر نہ سنا ہو تو خدا کرے کہ بہرے ہو جائیں۔ میرے دل نے اس حدیث کو یاد کیا ہے اگر جھوٹ بولوں تو میرے دل پر مہر لگ جائے اور میری زبان گونگی ہو جائے۔ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا:

یاعلی ما من عبد لقی اللّٰہ عزوجل یوم یلقاہ جاحدا لولایتك الا لقی اللّٰہ بعبادۃ صنم او وثن

''یا علیؑ! جو بندہ قیامت کے دن تیری ولایت کا منکر بن کر حاضر ہوگا تو وہ بت پرست بن کر خدا کے سامنے پیش ہوگا''۔

اس وقت حسن بصری نے زور سے تکبیر کہی اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام میرا اور جملہ مومنین کا مولا ہے۔

جب حسن بصری باہر آیا تو انس بن مالک نے کہا کہ آپ تکبیر کہہ رہے تھے کیا بات تھی؟

حسن بصری نے کہا: میں نے اُم المومنینؓ سے حضرت علیؑ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب میں مجھے یہ حدیث سنائی۔ اس حدیث کو سن کر میں نے زور سے اللہ اکبر کہا اور ساتھ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ میرا اور تمام مومنین کا مولا ہے۔

اس وقت انس بن مالک نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے تین یا چار مرتبہ رسول اکرمؐ سے یہ کلمات سنے تھے۔ (امالی صدوق، ص۳۹۲، مجلس ۵۱، حدیث ۱۵)

حدیث نمبر 20 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے سعید اعرج سے روایت کی ہے کہ میں اور سلیمان بن خالد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گئے۔ آپؑ

Presented by Ziaraat.Com

نے ازخود ابتدا کرتے ہوئے فرمایا:

اے سلیمانؒ! علی علیہ السلام کا ہر حکم قابلِ اطاعت ہے اور جس سے انہوں نے منع کیا ہے اس سے باز رہنا ضروری ہے۔ خدا نے انہیں وہی فضیلت دی ہے جو رسول اکرمؐ کو عطا کی ہے۔ رسول اکرمؐ کو تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ علیؑ کا شکوہ کرنے والا خدا کے شکوہ کرنے والے کی مانند ہے اور جو علی علیہ السلام کے کسی چھوٹے بڑے فرمان کو ٹھکرانے والا شرک کی سرحد کے قریب ہے۔ امیر المومنینؑ خدا تک پہنچنے کا دروازہ تھے اور آپ خدا کا وہ راستہ ہیں جس نے اسے چھوڑا وہ ہلاک ہوا اور آئمہؑ کو بھی خدا نے یہی مقام عطا کیا ہے۔ اللہ نے انہیں ارکانِ ارض مقرر کیا ہے اور وہ زمین کے اُوپر تحت الثریٰ میں رہنے والوں پر خدا کی کامل حجت ہیں۔

کیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں جنت و دوزخ کا قسیم ہوں اور میں ہی فاروق اکبر ہوں اور میں ہی عصا اور مہر والا ہوں۔ روح اور ملائکہ نے میری امامت کا اسی طرح سے اقرار کیا تھا جیسا کہ انہوں نے رسول اکرمؐ کی نبوت کا اقرار کیا تھا جس طرح سے خدا نے محمد مصطفیٰؐ پر نبوت کی ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ اسی طرح سے مجھ پر امامت کی ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔

قیامت کے دن رسول اکرمؐ کو بلایا جائے گا انہیں خلعتِ جنت پہنائی جائے گی اور ان سے بولنے کے لیے کہا جائے گا اور وہ گفتگو کریں گے۔

آنحضرتؐ کی طرح سے مجھے بھی بلایا جائے گا اور مجھے خلعتِ جنت پہنائی جائے گی اور مجھ سے بولنے کے لیے کہا جائے گا اس وقت میں گفتگو کروں گا۔ مجھے خدا کی طرف سے کچھ ایسی خصوصیات عطا ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔ مجھے فیصلوں کا علم عطا کیا گیا ہے۔ مجھے آزمائشات کا علم دیا گیا ہے۔ (امالی صدوق، ص ۲۰۵، مجلس ۸، حدیث ۲)

حدیث نمبر 21 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: رسول اکرمؐ کے بعد خدا نے کن لوگوں کی امامت کا فیصلہ کیا تھا؟

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ نے فرمایا: خدا نے ہماری امامت کا فیصلہ کیا تھا۔

میں (راوی) نے عرض کیا: تو پھر بنی تیم وعدی کے افراد کو خلافت کیسے ملی؟

آپؑ نے فرمایا: اگر سوال کیا ہے تو جواب کو بھی اچھی طرح سے سنو۔ جب خدا کی تقدیر کا یہ فیصلہ ہوا کہ بندوں کی آزمائش ہو اور زمین میں فساد ہو اور ناجائز رشتے وجود میں آئیں اور احکامِ الٰہی سے ہٹ کر مقدمات کے فیصلے ہوں تو اس نے ہمارے دشمنوں کو کھلی چھوٹ دے دی۔ ان لوگوں نے ہم سے ہمارا حق چھین لیا اور لوگوں پر مظالم ڈھائے۔ (امالی صدوق، ص ۲۲۶، مجلس ۸، حدیث ۴۵)

حدیث نمبر 22 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ روایت نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

تیرے ذریعہ سے خدا نے اپنی مخلوق کی آزمائش کی ہے۔ ابتدائے تخلیق میں تمام مخلوق کو بصورت "اشباح" (پرچھائیوں) کھڑا کیا اور ان سے فرمایا کہ کیا میں رب نہیں ہوں؟

انہوں نے کہا: بلاشک تو ہمارا رب ہے۔ پھر خدا نے فرمایا: کیا محمدؐ میرا رسول نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر خدا نے کہا: کیا تم لوگ علیؑ کے امیر المومنین اور اس کی ولایت کا اقرار کرتے ہو؟ اس وقت لوگوں نے تکبر کیا اور سرکشی اختیار کی۔ بس چند قلیل افراد نے تیری گواہی دی اور وہی "اصحاب الیمین" (دائیں ہاتھ والے) ہیں۔ (امالی طوسی، ص ۲۳۲، مجلس ۹، حدیث ۴)

حدیث نمبر 23 شیخ طوسیؒ امالی میں لکھتے ہیں: ابوسعید ہمدانی نے کہا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا (مریم:۶۰) (سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے) کی آیت مجیدہ پڑھ کر فرمایا کہ اگر کوئی شخص توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے لیکن ہماری ولایت، مودت اور ہماری فضیلت کے اقرار سے بے بہرہ رہے تو اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ (امالی طوسی، ص ۲۵۹، مجلس ۱۰، حدیث ۶)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 24 شیخ طوسی نے اپنی اسناد سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المومنینؑ آپ کی ایک جانب اور میں دوسری جانب بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں عمر بن الخطاب آئے۔ انہوں نے ایک شخص کو پکڑا ہوا تھا۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے عمر! کیا بات ہے تم نے اسے کیوں پکڑا ہوا ہے؟

عمر نے کہا: یا رسولؐ اللہ! یہ شخص کہہ رہا تھا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ جو شخص "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یا رسولؐ اللہ! بات یہ ہے کہ جب لوگ یہ بات سنیں گے تو اعمال میں کوتاہی کریں گے۔ کیا آپؐ نے اس سے یہ بات کہی تھی؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: جی ہاں اس کے لیے شرط یہ ہے کہ انسان علیؑ سے محبت رکھے اور اُس کی ولایت کا اقرار کرے۔ (امالی طوسی، ص ۲۸۲، مجلس ۱۰، حدیث ۸۵)

حدیث نمبر 25 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی، اس نے ابو مریم سے، اس نے سلمان محمدیؓ (فارسی) سے روایت کی ہے کہ ایک دن ہم رسولؐ خدا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت علیؑ آئے۔ رسولؐ خدا نے ایک کنکر اُٹھا کر علیؑ کے ہاتھ میں دیا جیسے ہی وہ کنکر آپؑ کے ہاتھ میں آیا تو اس سے یہ آواز پیدا ہوئی:

لا الٰه الا الله محمد رسول الله ، رضيت بالله ربا
وبمحمد نبيا وبعلي بن ابي طالب وليا

اس وقت رسولؐ خدا نے فرمایا: جو شخص اللہ اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہوگا تو خدا کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ (امالی طوسی، ص ۲۸۳، مجلس ۱۰، حدیث ۸۷)

حدیث نمبر 26 جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے ابن مسعود سے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اس شخص پر دوزخ حرام کی ہے جس کا مجھ پر ایمان ہو اور علیؑ سے محبت رکھتا ہو اور خدا کی لعنت کا وہ شخص حق دار ہے جو علیؑ سے دشمنی

Presented by Ziaraat.Com

رکھے اور علیؑ سے دُوری اختیار کرے۔ علیؑ میری آنکھوں اور آبروؤں کی درمیانی جلد کی طرح سے ہے۔ (امالی طوسی، ص ۲۹۵، مجلس ۱۱، حدیث ۲۶)

حدیث نمبر 27 حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہا کرتے تھے: جو یہ چاہتا ہو کہ حضرت خلیلؑ کا جنت میں ہمسایہ بنے اور دوزخ کی تپش سے محفوظ رہے تو اسے چاہیے کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ سے محبت رکھے۔ (امالی طوسی، ص ۲۹۵، مجلس ۱۱، حدیث ۲۷)

اس مفہوم کی روایات سنی شیعہ کتب میں بہت زیادہ مرقوم ہیں۔ ہم بغرض اختیار انہی روایات پر اکتفا کرتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 28

حدیثِ ثقلین از روایات عامہ

علمائے عامہ نے اس حدیث کو ۳۹ طرق سے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر 1 احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے علی بن ربیعہ سے روایت کی کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسولؐ خدا سے انی تارک فیکم الثقلین کی حدیث سنی تھی؟

انہوں نے کہا: جی ہاں۔ (مسند احمد، ج ۴، ص ۳۷۱)

حدیث نمبر 2 احمد بن حنبل نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی (قد) ترکت فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی - الثقلین واحدھما اکبر من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السمآء الی الارض وعترتی اھل بیتی الا انھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض ، قال ابن نمیر قال بعض اصحابنا عن الاعمش قال انظروا کیف تخلّفونی فیھا (مسند احمد، ج ۳، ص ۱۷-۵۹)

"میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے اس سے وابستگی رکھی کہ میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ چیز دو گراں قدر چیزوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب خدا کی وہ رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکائی

Presented by Ziaraat.Com

گئی ہے۔ دوسری چیز میری عترت اہلِ بیتؑ ہے۔ یہ دونوں ایک
دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ
جائیں"۔

ابن نمیر کہتے تھے کہ ہمارے کچھ ساتھیوں نے اعمش سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھنا میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو۔

حدیث نمبر 3 احمد بن حنبل نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی تارك فیکم خلیفتین کتاب اللہ حبل ممدود ما
بین السماء والارض او ما بین السمآء الی الارض
وعترتی اهل بیتی وانهما لن یفترقا حتّٰی یردا علی
الحوض (مسند احمد، ج ۵، ص ۱۸۱-۱۸۲)

"میں تمہارے درمیان دو جانشین چھوڑ کر جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب،
وہ آسمان و زمین کے درمیان خدا کی لٹکائی ہوئی رسی ہے (یا آپؐ
نے یہ فرمایا کہ وہ ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکائی گئی
ہے) اور میری عترت اہلِ بیت اور یہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ
ہوں گے، جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں"۔

حدیث نمبر 4 امام مسلم نیشاپوری اپنی اسناد سے رقم طراز ہیں کہ یزید بن حیان نے کہا کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے ان سے کہا:

اے زید! تم نے بہت زیادہ بھلائی حاصل کی ہے۔ تم نے رسولؐ خدا کی زیارت کی ہے اور ان کی احادیث سنی ہیں اور ان کے ساتھ شامل ہو کر جہاد کیا ہے۔ تم نے بہت ہی بھلائی حاصل کی ہے۔ آپ نے رسولؐ خدا سے جو کچھ سنا ہے ہمیں بھی اس میں سے کچھ سنائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

زید بن ارقم نے کہا: بھتیجے! میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں اور مجھے رسولؐ خدا کی بہت سی احادیث بھول چکی ہیں۔ میں تمہیں جو کچھ بتاؤں اسے قبول کرلو اور جو باتیں مجھے بھول چکی ہیں ان کے لیے مجھے زحمت نہ دو۔ پھر انہوں نے کہا کہ ایک دن رسولؐ خدا نے ایک چشمہ پر خطاب کیا جسے خُم کہا جاتا تھا اور یہ چشمہ مکہ و مدینہ کے درمیان ہے۔ آپؐ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

امابعد! لوگو! میں بھی ایک انسان ہوں۔ عنقریب میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے گا اور میں لبیک کہوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے اس میں نور ہے۔ اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس سے وابستہ رہو۔ پھر آپؐ نے کتاب اللہ کی ترغیب دلائی اور بعد میں فرمایا: اور میری اہلِ بیتؑ۔ میں تمہیں اپنی اہلِ بیتؑ کے لیے خدا یاد دلاتا ہوں، میں اپنی اہلِ بیتؑ کے لیے تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں۔ میں اپنی اہلِ بیتؑ کے لیے تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں۔ حصین نے کہا کہ آپؐ کی اہلِ بیتؑ کون ہیں۔ کیا آپؐ کی بیویاں آپؐ کے اہلِ بیتؑ میں سے ہیں۔ زید نے کہا: نہیں آپؐ کے اہلِ بیت وہ ہیں جن پر آپؐ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

حدیث نمبر 5 امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہ حدیث لکھی اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جس نے اس سے تمسک کیا اور عمل کیا وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے قرآن کو چھوڑا تو وہ گمراہ ہوا۔ (صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۳، طبع دارالفکر)

حدیث نمبر 6 امام مسلم نیشاپوری نے ابن حیان کی مذکورہ عبارت کو نقل کیا البتہ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

الا وانی تارک فیکم ثقلین احدھما کتاب اللہ وھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الھدیٰ ومن ترکہ کان علی ضلالۃ

Presented by Ziaraat.Com

"آ گاہ رہو! میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے اور وہ خدا کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اسے چھوڑے تو وہ گمراہی پر ہوگا"۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ہم نے کہا کہ کیا آنحضرت کی بیویاں آپ کی اہلِ بیتؑ ہیں؟

زید بن ارقم نے کہا: نہیں خدا کی قسم، عورت مرد کے ساتھ ایک عرصہ بسر کرتی ہے۔ پھر مرد اُسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے خاندان اور قوم کے پاس چلی جاتی ہے۔ اہلِ بیتؑ آنحضرت کی اصل اور آپؐ کے گھرانے کے وہ افراد ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۴)

حدیث نمبر 7 تفسیر ثعلبی میں وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا (آل عمران: ۱۰۳) کے ضمن میں ابوسعید سے منقول ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا:

ایها الناس انی ترکت فیکم الثقلین ، خلیفتین ان اخذتم بهما لن تضلوا بعدی احدهما اکبر من الاخر ، کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض ، وعترتی اهل بیتی الا وانهما لن یفترقا حتٰی یردا علی الحوض فانظروا ماذا تخلفونی فیهما

"لوگو! میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں اپنے دو جانشین چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب خدا کی ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکائی گئی ہے اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ آگاہ رہو، یہ ایک دوسرے

Presented by Ziaraat.Com

سے ہرگز جدا نہ ہوں گے جب تک حوض پر نہ پہنچ جائیں۔ دیکھنا میرے بعد تم ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟" (العمدہ عن الثعلبی المخطوط، ص ۷۱)

حدیث نمبر 8 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی اوشك ان ادعٰی واجیب وانی قد ترکت فیکم الثقلین ، کتاب اللّٰه حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض فانظروا ماذا تخلفونی فیھما

"عنقریب مجھے بلایا جائے گا اور میں لبیک کہوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ (پہلی) اللہ کی کتاب ہے جو کہ آسمان سے زمین تک لٹکائی ہوئی رسی ہے (دوسری چیز) میری عترت اہلِ بیت ہے۔ باریک بین اور صاحبِ خبر خدا نے مجھے بتایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آ جائیں۔ دیکھنا تم ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو؟" (مناقب ابن مغازلی، ص ۲۳۵)

حدیث نمبر 9 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے زید بن ارقم کی بیان کردہ روایت بھی نقل کی ہے۔ (مناقب ابن مغازلی، ص ۱۵۶، حدیث ۲۸۱)

حدیث نمبر 10 ابن مغازلی نے اپنی اسناد سے امام مسلم کی بیان کردہ حدیث بھی نقل کی ہے۔

حدیث نمبر 11 موصوف نے اپنی اسناد سے عطیہ عوفی کی زبانی

Presented by Ziaraat.Com

ابوسعید خدری سے بھی حدیثِ ثقلین روایت کی ہے۔ (مناقب ابن مغازلی، ص ۱۵۶، حدیث ۲۸۱-۲۸۲)

حدیث نمبر 12 اندلسی نے "الجمع بین الصحاح الستۃ" میں سنن ترمذی اور سنن ابوداؤد کے حوالہ سے لکھا ہے کہ زید بن ارقم راوی ہیں کہ رحمۃ للعالمینؐ نے فرمایا:

انی تارك ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الاخر وهو كتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهل بيتی لن يفترقا حتّٰی يردا علی الحوض فانظروا كيف تخلفونی فی عترتی

"میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم اس سے وابستہ رہو گے میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے، ان میں سے ایک چیز دوسری سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے۔ وہ آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی خدا کی رسی ہے اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ کتاب و عترت ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ دیکھنا میرے بعد تم میری عترت سے کیا سلوک کرتے ہو؟"

سفیان کا قول ہے کہ اہلِ بیتؑ سے مراد آنحضرتؐ کے علم کے وارث علماء ہیں کیونکہ انبیاء میراث میں علم چھوڑتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا تھا:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا (نوح:۲۸)

"پروردگار! میری مغفرت فرما اور میرے والدین کی مغفرت فرما اور جو مومن بن کر میرے گھر میں داخل ہو اس کی مغفرت فرما"۔

یہاں "گھر" سے مراد دین ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کے علماء جو کہ آنحضرتؐ کی اقتداء کریں اور اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تو دوسرے علماء پر انہیں

Presented by Ziaraat.Com

دوگنا فضیلت حاصل ہوگی۔ (العمدہ، ص ۷۳، حدیث ۸۹)

حدیث نمبر 13 حمیدی نے صحیح مسلم کے حوالہ سے حدیث ثقلین کو نقل کیا ہے۔ واضح رہے کہ ہم مذکورہ روایت کو اسی باب کی چوتھی حدیث کے زیر عنوان نقل کر چکے ہیں۔

حدیث نمبر 14 ابن مغازلی نے اپنی استاد سے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر جحفہ پر پہنچے تو آپؐ نے وہاں پڑاؤ ڈالا اور میدان میں کانٹے تھے، انہیں صاف کرایا اور پالانوں کا منبر بنوایا۔ پھر ''الصلاۃ الجامعۃ'' کی منادی کرائی۔ اس دن گرمی اتنی زیادہ تھی کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے لو اور تپش سے بچنے کے لیے سروں پر چادریں ڈالی ہوئی تھیں اور کچھ لوگوں نے پاؤں کے نیچے چادریں ڈال رکھی تھیں۔ آنحضرتؐ نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور یوں خطبہ دیا:

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا الذی لاھادی لمن اضل ولا مضل لمن ھدی واشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ

''امابعد! لوگو! میں عنقریب تم سے جدا ہونے والا ہوں۔ مجھ سے بھی پوچھا جائے گا اور تم سے بھی پوچھا جائے گا۔ کیا میں نے تمہیں دین کے احکام پہنچا دیئے ہیں؟ بتاؤ تم اس کا جواب کیا دو گے؟

ہر طرف سے لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے عبد اور اُس کے رسول ہیں۔ آپؐ نے خدا کا پیغام پہنچایا ہے اور خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے۔ آپؐ نے اس کے فرمان کا اعلان کیا ہے اور اس کی عبادت کی ہے۔ خدا ہماری طرف سے آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ جو وہ کسی بھی نبی کو اس کی اُمت

Presented by Ziaraat.Com

کی طرف سے عطا کرتا ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم یہ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ واحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کا عبد اور اس کا رسول ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو؟

سب نے کہا: کیوں نہیں۔

آپؐ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے تمہاری تصدیق کی ہے اور تم نے میری تصدیق کی ہے۔ میں تم سے آگے روانہ ہو جاؤں گا اور تم بھی عنقریب دنیا سے رخصت ہو جاؤ گے۔ پھر تم میرے حوض پر پہنچو گے۔ وہاں میں تم سے اپنی دو گراں قدر چیزوں کے متعلق سوال کروں گا کہ تم نے ان سے کیا سلوک کیا تھا؟ اس وقت مہاجرین میں سے ایک شخص اُٹھا اور اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! دو گرانقدر چیزیں کون سی ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: ان میں سے بڑی چیز اللہ کی کتاب ہے، اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے وابستہ رہو اور اسے چھوڑ کر گمراہ نہ ہونا۔

ان میں سے چھوٹی چیز میری عترت ہے جو میرے قبلہ کی طرف منہ کرے اور میری دعوت کو قبول کرے تو انہیں قتل نہ کرنا، ان پر سختی نہ کرنا اور ان کے متعلق کوئی تقصیر نہ کرنا۔ میں نے لطیف و خبیر خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ قرآن کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح سے متصل ہو کر میرے پاس حوض پر آئیں۔ اللہ نے میری یہ دعا قبول کی ہے۔ قرآن و عترت کا مددگار میرا مددگار ہے اور انہیں بے یار و مددگار چھوڑنے والا مجھے بے یار و مددگار چھوڑنے والا ہے اور ان کا دوست میرا دوست ہے اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے۔

تم سے پہلے جو بھی اُمت ہلاک ہوئی ہے وہ اپنی خواہشات کی پیروی اور تعلیمات نبوت سے انحراف اور نیکی کا حکم دینے والوں کو قتل کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہے۔ پھر آپؐ نے علی بن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑ کر اسے بلند کیا اور فرمایا:

من کنت مولاہ فھذا مولاہ ومن کنت ولیہ فھذا ولیہ ،

Presented by Ziaraat.Com

اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ

''جس کا میں مولا ہوا اس کا یہ مولا ہے اور جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ ولی ہے۔ خدایا! جو اس سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ''۔

آپؐ نے دعا یہ کلمات کا تین بار تکرار کیا۔ (مناقب ابن المغازلی، ص ۲۹، حدیث ۲۳)

حدیث نمبر 15 سمعانی نے کتاب فضائل الصحابہ میں طلحہ بن مصرف سے، اس نے عطیہ سے، اس نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی او شك ان ادعی فاجیب وانی تارك فیكم الثقلین كتاب اللّٰه وعترتی ، كتاب اللّٰه حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انهما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض (مسند ابی یعلی، ج ۲، ص ۲۹۷، حدیث ۱۰۲۱۔ معجم الاوسط، ج ۳، ص ۳۷۴)

حدیث نمبر 16 صاحب عمدہ نے طریق عامہ سے زید بن ارقم سے روایت کی کہ رسولؐ خدا نے فرمایا:

انی تارك فیكم الثقلین كتاب اللّٰه واهل بیتی لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض (العمدہ لابن البطریق، ص ۱۰۴)

مخالف کا اِقرار

حدیث نمبر 17 مذہب اہل سنت کے صدر الائمہ موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے کتاب فضائل امیر المومنین میں لکھا کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو خط لکھا اور اسے اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی اور اس نے خط کے آغاز میں عمرو بن العاص کی

Presented by Ziaraat.Com

خوب خوشامد کی اور اسے ہر طرح کا لالچ بھی دیا۔ عمرو بن العاص نے معاویہ کا خط پڑھ کر اسے یہ جواب لکھا:

عمرو بن العاص صحابی رسولؐ کی طرف سے معاویہ بن ابی سفیان کے نام!

اما بعد! تیرا خط موصول ہوا۔ میں نے اسے پڑھا اور اس کے مفہوم پر خوب غور کیا۔ تو نے مجھے دعوت دی ہے کہ میں اسلام کا جوا اپنی گردن سے اُتار پھینکوں اور تیرے ساتھ گمراہی میں منہمک ہو جاؤں اور باطل کی سربلندی کے لیے تیرا مددگار بنوں اور علیؑ کے مدمقابل تلوار لے کر آ جاؤں، جب کہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ علیؑ برادرِ رسولؐ ہے اور وہ رسول اکرمؐ کا وصی اور ان کا وارث ہے۔ ان کے قرض چکانے والا اور آنحضرتؐ کے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے اور اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار بی بی کا شوہر ہے اور وہ جوانانِ جنت کے سرداروں حسنؑ و حسینؑ کا والد ہے۔

تو نے اپنے خط میں یہ لکھا ہے کہ تو عثمان کا جانشین ہے۔ یہ بات درست ہے لیکن لوگوں نے عثمان کے بعد کسی اور کی بیعت کر کے تجھے خلافت سے برطرف کر دیا ہے۔ تو نے میری بڑی تعریف و ستائش کی ہے اور کہا ہے کہ تو رسولِ خدا کا صحابی ہے اور ان کے زمانہ کا امیرِ لشکر ہے۔

یقین جانو! میں اس طرح کی باتوں سے دھوکے میں نہیں آ سکتا اور نہ ہی میں اپنی تعریف سن کر ملت سے منحرف ہو سکتا ہوں۔ تو نے برادرِ رسولؐ اور وصیِ رسولؐ کے متعلق لکھا کہ انہوں نے عثمان سے حسد کیا تھا اور بغاوت کرائی تھی۔ تو نے صحابۂ رسول کو فاسق کہا اور یہ لکھا کہ علیؑ نے قتلِ عثمان میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ تیرے یہ نظریات سراسر جھوٹ اور گمراہی پر مبنی ہیں۔

معاویہ! تجھ پر ہلاکت ہو، کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ شبِ ہجرت علیؑ ہی تھے جو بے خطر رسولِ خدا کے بستر پر سوئے تھے اور وہ اسلام و ہجرت میں سبقت کا شرف رکھتے ہیں۔ رسولِ خدا نے ان کے متعلق فرمایا:

هو منى وانا منه وهو منى بمنزلة هارون من موسىٰ الا

Presented by Ziaraat.Com

انه لانبی بعدی

"وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اسے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔

رسولؐ خدا نے غدیرخم میں یہ اعلان کیا تھا:

الا ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ

"جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، خدایا! جو علیؑ سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو علیؑ سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ اور جو علیؑ کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو علیؑ کو بے یار و مددگار چھوڑ دے تو بھی اُسے بے یار و مددگار چھوڑ دے"۔

جنگِ خیبر میں رسول اکرمؐ نے ان کے متعلق یہ فرمایا تھا:

لاعطین الرایة غدا رجلا یحب اللّٰہ ورسولہ ویحبہ اللّٰہ ورسولہ

"کل مَیں علَم اس کو دوں گا جو مرد ہوگا۔ وہ اللہ اور اُس کے رسول کا محب ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول کا محبوب ہوگا"۔

جس دن پرندہ آپؐ کے پاس لایا گیا تو اس وقت آپؐ نے دعا مانگی تھی کہ خدایا! میرے پاس اس شخص کو بھیج دے جو تمام مخلوق میں سے تجھے زیادہ محبوب ہو۔

حضرت علیؑ رسولؐ خدا کی دعا کا ثمر بن کر آئے تو رسولؐ خدا نے اُنھیں اپنے ساتھ بٹھایا اور اُنھوں نے رسولؐ خدا کے ساتھ مل کر پرندے کا گوشت کھایا تھا۔

جنگ بنی نضیر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علی امام البررة وقاتل الفجرة منصور من نصرہ ومخذول من خذلہ

Presented by Ziaraat.Com

''علیؑ نیکوکاروں کا امام ہے اور فاسقوں کا قاتل ہے۔ اس کے مددگار کی خدا مدد کرتا ہے اور اسے بے یارومددگار چھوڑنے والے کو خدا بھی بے یارومددگار چھوڑتا ہے''۔

رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا: علی ولیکم من بعدی ''علیؑ میرے بعد تمہارا ولی ہے''۔

آنحضرتؐ نے متعدد بار یہ فرمایا: انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی ''میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ''۔

رسولؐ خدا نے علیؑ کے متعلق فرمایا: انا مدینۃ العلم وعلی بابھا ''میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے''۔

معاویہ! تو اچھی طرح سے جانتا ہے کہ اللہ نے علیؑ کے فضائل میں بہت سی آیات نازل کی ہیں اور ان فضائل میں کوئی بھی علیؑ کا شریک نہیں ہے۔ بطور مثال ان آیات کو ہی لے لو۔

① یُوفُونَ بِالنَّذْرِ ''وہ نذر پوری کرتے ہیں''۔ (الدہر:۷)

② اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رٰکِعُوْنَ (المائدہ:۵۵) ''تمہارا ولی بس اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہلِ ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں''۔

③ اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَ یَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ (ہود:۱۷) ''کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے ایک گواہ چلا آ رہا ہے جو اس میں سے ہے''۔

④ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ (الاحزاب:۲۳) ''وہ ایسے افراد ہیں جنہوں نے اپنی منت پوری کر دی ہے اور کچھ وہ ہیں جو انتظار میں ہیں''۔

Presented by Ziaraat.Com

۵ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (الشوریٰ:۲۳)

"آپ کہہ دیں کہ میں تم سے کوئی اُجرت طلب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ میرے قرابت داروں سے مودت کرو"۔

رسولِ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تیری صلح میری صلح اور تیری جنگ میری جنگ ہو اور تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی اور میرا وارث ہے۔

اے ابوالحسنؑ! جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تجھ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، جو تجھ سے محبت کرے تو خدا اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے تجھ سے بغض رکھا تو خدا اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔

معاویہ! میری طرف سے یہ تمہارے خط کا جواب ہے، ویسے یقین جانو کہ دین و عقل رکھنے والا کوئی بھی شخص تمہارے دھوکے میں نہیں آ سکتا۔ (المناقب، ص ۱۹۹، حدیث ۲۴۰)

حدیث نمبر 16 کتاب سیر الصحابہ میں عیسیٰ بن عبداللہ سے منقول ہے کہ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بادل گرجا، آپؑ نے بادل کے گرجنے کی صدا سن کر کہا: پاک ہے وہ ذات جس کی رعد تسبیح کرتی ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! مجھ سے میرے والد نے روایت کی۔ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے روایت کی کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: عام طور پر ہر نبی اپنے سے سابقہ نبی کی آدمی عمر جیتا ہے مجھے خدا کی طرف سے بلاوا آنے والا ہے اور میں لبیک کہوں گا تم لوگ کیا جواب دو گے؟

ہر شخص نے کہا: ہم گواہی دیں گے کہ آپؐ نے دین کی تبلیغ کی اور خیر خواہی کی۔

رسولِ خدا نے فرمایا: کیا تم خدا کی توحید، میری رسالت اور جنت و نار اور دوبارہ اٹھائے جانے کی گواہی نہیں دیتے؟

سب نے کہا: کیوں نہیں۔

پھر آپؐ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: میں تم سے ملاقات کروں گا۔ تم

Presented by Ziaraat.Com

حوض پر آؤ گے جس کا عرض صنعاء و بصرہ کی مسافت کے برابر ہوگا۔ وہاں سونے چاندی کے بہت زیادہ پیالے ہوں گے اور ان کی تعداد آسمانی ستاروں کی طرح سے لاتعداد ہوگی۔ وہاں تمہیں جواب دینا ہوگا کہ تم نے ثقلین سے کیا سلوک کیا تھا؟

پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ کی کتاب ثقلِ اکبر ہے اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس سے وابستہ رہنا، گمراہ نہ ہونا اور قرآن کو چھوڑ کر مت پھسلنا۔

ثقلِ اصغر میری عترت اہلِ بیتؑ ہے اور یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی جسے خدا نے قبول کیا۔ ان سے آگے مت بڑھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے، انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا وہ تم سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

پھر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کے بازو سے پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ خدایا! جو علیؑ سے دوستی کرے تو اس سے دوستی کر اور جو علیؑ سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی رکھ۔ (مسترشد طبری، ص ۴۶۷، حدیث ۱۵۸۔ قرطبی کی کتاب ماروی فی الحوض والکوثر، ص ۸۸۔ ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۱۱۸)

حدیث نمبر 19 سیر الصحابہ میں حذیفہ بن اسید فزاری سے منقول ہے کہ حجۃ الوداع سے واپسی پر رسولؐ خدا نے جحفہ کے قریب ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ وہاں کیکر کے چھوٹے پودے تھے جنہیں صاف کرایا گیا، وہاں آپؐ نے نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ نے خطبہ دیا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا:

اے لوگو! لطیف وخبیر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کی نصف عمر کے برابر جیا کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عنقریب مجھے بلاوا آنے والا ہے اور میں اس بلاوے پر لبیک کہوں گا۔ مجھ سے بھی پوچھا جائے گا اور تم سے بھی پوچھا جائے گا۔ کیا میں نے تم تک پیغام پہنچا دیا ہے؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپؐ نے ہم تک پیغام پہنچا دیا ہے اور آپؐ نے بھرپور

Presented by Ziaraat.Com

جدوجہد کی ہے۔ آپؐ نے پوری خیر خواہی کی، ہماری طرف سے خدا آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تم توحید و نبوت کے حق ہونے اور جنت و نار اور قبروں سے اٹھائے جانے کی گواہی نہیں دیتے؟

سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم سب یہ گواہی دیتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: خدایا! گواہ رہنا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: لوگو! اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور اہلِ ایمان کی جانوں سے بھی ان پر زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں۔

فمن کنت مولاہ فھذا علی مولاہ

آپؐ نے علی علیہ السلام کا بازو پکڑ کر فرمایا کہ ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے''۔ پھر آپؐ نے کہا: اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ''خدایا! جو اس سے دوستی رکھے تو اُس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ''۔

پھر آپؐ نے فرمایا: جو یہاں موجود ہے وہ غائب تک یہ پیغام پہنچا دے۔ یہ پیغام ہر گورے، کالے اور چھوٹے بڑے تک پہنچنا چاہیے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: تم لوگ حوض پر میرے پاس آؤ گے۔ اس کی چوڑائی بصرہ اور صنعاء کی مسافت کے برابر ہوگی۔

وضاحت: (بصرہ شام (عراق؟) کا ایک شہر ہے اور صنعاء یمن کا ایک شہر ہے)

وہاں ستاروں کی مقدار میں سونے چاندی کے پیالے ہوں گے۔ وہاں میں تم سے ''ثقلین'' کے متعلق سوال کروں گا۔ دیکھنا کہ ثقلین سے تم نے کیا سلوک کیا تھا؟

لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ''ثقلین'' کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ثقلِ اکبر اللہ کی کتاب ہے اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ قرآن سے وابستگی رکھنا گمراہ نہ ہونا اور قرآن کی بجائے کسی اور کتاب کی پیروی نہ کرنا۔

ثقلِ اصغر میری عترت اہلِ بیتؑ ہے۔ لطیف و خبیر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ قرآن و اہلِ بیتؑ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میری ملاقات نہ کرلیں۔ میں نے اپنے رب سے اس کی دعا کی ہے جسے خدا نے قبول کیا ہے۔ ان سے آگے نہ بڑھنا ورنہ

Presented by Ziaraat.Com

ہلاک ہو جاؤ گے۔ ان سے پیچھے نہ رہنا ورنہ برباد ہو جاؤ گے اور انہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا۔ وہ تم سے بڑے عالم ہیں۔ (مذکورہ بالا حوالہ جات اور ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۱۲۱)

حدیث نمبر 20 ابن شاذان نے طریق عامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعلی بن ابی طالب افضل لکم من کتاب اللّٰہ لانہ مترجم لکم عن کتاب اللّٰہ

"میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور علیؑ بن ابی طالب۔ علیؑ تمہارے لیے کتاب اللہ سے افضل ہے، کیونکہ وہ تمہارے لیے کتاب اللہ کا مترجم ہے" (مائۃ منقبۃ، ص ۱۶۱، منقبت ۸۶)

حدیث نمبر 21 ابن مغازلی شافعی نے ابن ابی الدنیا کی کتاب فضائل القرآن کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی وقرابتی ، قال ال عقیل ، وال علی وال جعفر وال العباس

"میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ اور میرے قرابت دار یعنی آلِ عقیل، آلِ علی، آلِ جعفر اور آلِ عباس"۔ (الطرائف، ص ۱۱۶، حدیث ۱۷۷)

حدیث نمبر 22 ابن مغازلی لکھتے ہیں کہ علی بن ابی ربیعہ کا بیان ہے کہ زید بن ارقم (امیر) مختار کو ملنے کے لیے جا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کی

Presented by Ziaraat.Com

زبانی مجھ تک ایک حدیث پہنچی ہے۔

انہوں نے کہا: کون سی حدیث؟

میں نے کہا: آپ نے بیان کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: انی قد ترکت فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی "تو کیا یہ روایت درست ہے؟"

زید بن ارقم نے کہا: جی ہاں، یہ سچ ہے۔ (الطرائف عن ابن المغازلی، ص ۱۱۶، حدیث ۱۷۸)

حدیث نمبر 23 مذہب اہلِ سنت کے صدر الائمہ موفق بن احمد نے اپنی اسناد سے زید بن ارقم سے روایت کی کہ رسولؐ خدا نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے میدان میں قیام کیا اور آپ کے لیے پالانوں کا منبر بنایا گیا۔

آپؐ نے فرمایا: لوگو! مجھے بلاوا آئے گا میں اس پر لبیک کہوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ پہلی گرانقدر چیز اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت اہلِ بیتؑ ہے۔ دیکھنا ان سے تم نے کیا سلوک کیا ہے۔ یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ میرا مولا ہے اور میں اہلِ ایمان کا مولا ہوں۔ پھر آپؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

زید بن ارقم سے کسی نے پوچھا: کیا تم نے یہ سب باتیں رسولؐ خدا سے براہِ راست سنی تھیں؟

زید نے کہا: جی ہاں، پالانوں کے منبر کے موقع پر موجود ہر شخص نے یہ باتیں سنی تھیں۔ (المناقب، ص ۱۵۴، ص ۱۸۶)

حدیث نمبر 24 موفق بن احمد اپنی اسناد سے رقم طراز ہیں کہ مجاہد کا

Presented by Ziaraat.Com

بیان ہے کہ کسی نے ابن عباس سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: تو نے اس کا ذکر کیا ہے جو "ثقلین" میں سے ایک ہے جس نے دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی تھی جس نے دو بیعتیں کی تھیں۔ وہ والدِ حسنؑ و حسینؑ تھے۔ ان کی قضا نمازوں کے لیے دو بار سورج کو واپس لوٹایا گیا تھا۔ وہ دو تلواروں سے لڑتے تھے۔ علیؑ وہ ہیں جس نے دو بار پلٹ کر آنا ہے۔ اس اُمت میں ان کی مثال ذی القرنین کی سی ہے اور وہ ہمارے آقا و مولا علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ (المناقب، ص ۳۲۹، حدیث ۳۴۹)

حدیث نمبر 25 حموینی نے اپنی اسناد سے زید بن ارقم سے نقل کیا کہ رسولِ خدا نے فرمایا:

انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللّٰه وعترتی اهل بیتی وانهما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض

"میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں۔

(فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۴۲، باب ۳۳، حدیث ۴۳۶-۴۴۱)

حدیث نمبر 26 حموینی نے اپنی اسناد سے زید بن ثابت سے یہ حدیث نقل کی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللّٰه وعترتی اهل بیتی وانهما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض

"میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ اور یہ دونوں میرے بعد میرے جانشین ہیں اور وہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں"۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۴۴، باب ۳۳، حدیث ۴۳۷)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 27 حموینی اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے ناقل ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

انی تارک فیکم امرین احدھما اطول من الاخر کتاب اللّٰہ حبل ممدود من السماء الی الارض طرف بید اللّٰہ وعترتی الا وانھما لن یفترقا حتٰی یردا علی الحوض

"میں تمہارے درمیان دو امر چھوڑے جا رہا ہوں ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ طولی ہے۔ اللہ کی کتاب تو وہ آسمان سے زمین تک لٹکائی ہوئی ایک رسی ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسری میری عترت۔ آگاہ رہو! یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں"۔

ابوسعید سے پوچھا گیا کہ "عترت" سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا کہ اس سے اہل بیتؑ مراد ہیں۔

ابوالعباس ثعلب ایک مشہور ماہر لغت تھے ان سے پوچھا گیا کہ رسولؐ خدا نے قرآن واہلِ بیتؑ کو لفظ "ثقلین" سے کیوں تعبیر کیا؟

اس نے جواب دیا کہ ان دونوں سے وابستگی بڑی ثقیل ہے۔ اسی لیے انہیں لفظ "ثقلین" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۴۴، باب ۳۳، حدیث ۴۳۸)

حدیث نمبر 28 حموینی نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے یہ حدیث نقل کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

انی تارک فیکم الثقلین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللّٰہ حبل ممدود من السمآء الی الارض وعترتی اھل بیتی فانھما لن یفترقا حتٰی یردا علی الحوض (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۱۴۶، باب ۳۳، حدیث ۴۳۹)

حدیث نمبر 29 حموینی نے اپنی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام

Presented by Ziaraat.Com

سے یہ روایت نقل کی ہے۔ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت امیرالمومنین
سے یہ روایت کی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی
ولن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض (فرائد السمطین، ج۲، ص
۱۴۷، باب ۳۳، حدیث ۴۴۰)

حدیث نمبر 30 حموینی نے اپنی اسناد سے یزید بن حیان سے روایت کی۔ اس نے کہا کہ میں نے زید بن ارقم سے سنا کہ ایک دن حضرت رسولؐ خدا ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے پہلے خدا کی حمد وثنا کی، پھر آپؐ نے فرمایا:

اما بعد! ایھا الناس انما انا بشر یوشك ان یاتینی
رسول ربی فاجیبه وانی تارك فیکم الثقلین اولھما
کتاب اللّٰہ فیه الھدیٰ والنور فاستمسکوا بکتاب اللّٰہ
وخذوا به

"لوگو! میں بھی ایک انسان ہوں وہ وقت قریب ہے جب میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے گا اور میں اس پر لبیک کہوں گا۔ میں تمہارے درمیان دوگراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ کی کتاب سے وابستگی رکھو اور اس کو مضبوطی سے تھامے رہو"۔

پھر آپؐ نے کتاب اللہ کی ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا:

واھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی

دوسری چیز میری اہلِ بیتؑ ہے۔ میں اپنے اہلِ بیتؑ کے متعلق تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں۔ آپؐ نے تین بار یہی جملہ دُہرایا۔

حصین نے زید سے کہا کہ آپ کے اہلِ بیتؑ کون ہیں۔ کیا آپ کی بیویاں اہلِ

Presented by Ziaraat.Com

بیتؑ میں سے نہیں ہیں؟

زید نے کہا: کیوں نہیں، عورتیں اہلِ بیتؑ میں سے ہیں، لیکن آپ کی اہلِ بیتؑ وہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام کیا گیا ہے۔

حصین نے کہا: وہ کون ہیں؟ زید نے کہا کہ وہ آلِ علیؑ، آلِ جعفر، آلِ عباس اور آلِ عقیل ہیں۔

حصین نے کہا: تو کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟

زید نے کہا: جی ہاں۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۲۳۳، باب ۴۶، حدیث ۵۱۳)

حدیث نمبر 31 حموینی نے اپنی اسناد سے یزید بن حیان سے روایت کی کہ ہم زید بن ارقم کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ رسولؐ خدا نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: آگاہ رہو! میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جو اس کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اسے چھوڑے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔ پھر کہا کہ میری اہلِ بیتؑ ہے میں تمہیں اپنی اہلِ بیتؑ کے لیے خدا یاد دلاتا ہوں۔ آپؐ نے اس جملہ کو تین بار دُہرایا۔

ہم نے کہا کہ اہلِ بیتؑ سے آپ کی بیویاں مراد ہیں؟

زید بن ارقم نے کہا: نہیں، اہلِ بیتؑ سے مراد حضرت کا وہ خاندان ہے جن پر آپؐ کے بعد صدقہ حرام ہے اور وہ آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر اور آلِ عقیل ہیں۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۲۵۰، باب ۴۸، حدیث ۵۲۰)

حدیث نمبر 32 حموینی نے اپنی اسناد سے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ وقت قریب ہے جب میرے رب کی طرف سے مجھے بلاوا آئے گا اور میں اس کو قبول کروں گا۔ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: (پہلی) اللہ کی کتاب ہے۔ یہ آسمان سے زمین تک خدا کی لٹکی ہوئی رسی ہے۔ (دوسری) میری عترت اہلِ بیتؑ ہے اور لطیف وخبیر خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ

Presented by Ziaraat.Com

جائیں۔ دیکھنا میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو؟ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۲۷۲، باب ۵۴، حدیث ۵۳۸)

حدیث نمبر 33 حموینی نے اپنی اسناد سے حذیفہ بن اُسید غفاری سے روایت کی ہے کہ جب رسولؐ خدا حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے یہ خطبہ دیا: لوگو! لطیف وخبیر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کی نصف عمر کے قریب جیا کرتا ہے۔ وہ وقت قریب ہے جب مجھے بلایا جائے گا اور میں اس دعوت کو قبول کروں گا۔ میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا جب تم وہاں آؤ گے تو میں تم سے ''ثقلین'' کے متعلق سوال کروں گا۔ دیکھنا کہ تم نے ان سے کیا سلوک کیا ہے؟ ثقلِ اکبر اللہ کی کتاب ہے، اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس سے وابستگی رکھو اور گمراہ نہ بنو۔ اس کے عوض کسی اور کتاب کو اپنا رہنما نہ بناؤ۔ میری عترت اہلِ بیتؑ، لطیف وخبیر خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ قرآن واہلِ بیتؑ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں۔ (فرائد السمطین، ج ۲، ص ۲۷۲، باب ۵۵، حدیث ۵۳۹)

حدیث نمبر 34 ابن ابی الحدید معتزلی شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ لوگ حسن بصری کے متعلق یہ گمان کرتے تھے کہ وہ حضرت علیؑ سے منحرف ہو چکا ہے جب کہ حقیقت یہ نہ تھی۔ چنانچہ کسی نے حسن بصری سے پوچھا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے؟

اس نے کہا: میں بھلا اس شخص کے لیے کیا کہہ سکتا ہوں جس میں چار خصلتیں جمع ہیں:

① رسولؐ خدا نے سورۂ برات کی تبلیغ کے لیے انہیں مقرر کیا تھا۔

② غزوۂ تبوک میں رسولؐ خدا نے فرمایا تھا: انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی ''تجھے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

③ نبی اکرمؐ نے فرمایا: انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی

Presented by Ziaraat.Com

''میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب اور میری عترت''۔ حضرت علیؑ دو گراں قدر چیزوں میں سے دوسرے درجہ پر تھے۔

④ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ پر کسی کو حاکم مقرر نہیں کیا تھا جب کہ دوسرے تمام صحابہ پر مختلف اوقات میں مختلف سپہ سالار مقرر کیے تھے۔ (شرح نہج البلاغہ معتزلی، ج ۱۰، ص ۲۷۰)

حدیث نمبر 35 ابن ابی الحدید معتزلی لکھتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے انی مخلف فیکم الثقلین اور اللهم ادر الحق معه حيث دار ''خدایا! حق کو ادھر پھیر دے جدھر علیؑ پھر جائے'' جیسی احادیث عظمتِ علیؑ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ (شرح نہج البلاغہ معتزلی، ج ۱۰، ص ۲۷۰)

حدیث نمبر 36 علامہ معتزلی لکھتے ہیں: رسولِ اکرمؐ نے فرمایا: خلّفت فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی حبلان ممدودان من السماء الی الارض لا یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض ''میں نے تم میں ''ثقلین'' کو چھوڑا ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ ہیں۔ یہ دونوں آسمان سے زمین پر لٹکی ہوئی خدا کی رسیاں ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں''۔

حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ خدا کی مضبوط رسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مودت کو اجر نبوت قرار دیا ہے جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (الشوریٰ:۲۳) ''آپ کہہ دیں کہ میں تم سے کوئی اُجرت طلب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ میرے قرابت داروں سے مودت رکھو''۔ (شرح نہج البلاغہ، ج ۹، ص ۱۳۳)

حدیث نمبر 37 ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا: وخلّف فینا رایة الحق من تقدمها مرق

ومن تخلف عنها نهق ومن لزمها لحق دليلها مكيث الكلام بطئي الكلام سريع اذا قام...... الا ان مثل ال محمد كمثل نجوم السماء اذا خوئ نجم طلع نجم (نہج البلاغہ، خطبہ ۹۸)

''رسول اکرمؐ ہم میں حق کا وہ پرچم چھوڑ گئے کہ جو اس سے آگے بڑھے گا وہ (دین سے) نکل جائے گا اور جو پیچھے رہ جائے گا وہ مٹ جائے گا اور جو اس سے چمٹا رہے گا وہ حق کے ساتھ رہے گا۔ اس پرچم کی طرف رہنمائی کرنے والا وہ ہے جو بات کرنے میں جلد بازی نہیں کرتا اور (پوری طرح غور کرنے کے لیے) اپنے اقدام میں تاخیر کرتا ہے اور جب کسی امر کو لے کر کھڑا ہو جائے تو پھر تیز گام ہے...... تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آلِ محمد آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں جب ایک ڈوبتا ہے تو دوسرا اُبھر آتا ہے''۔ (شرح نہج البلاغہ، ج ۷، ص ۸۵)

حدیث نمبر 38 ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے حارث ہمدانی کو خط میں لکھا: وتمسّك بحبل القرآن انتصحه واحل حلاله وحرم حرامه ''قرآن کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور اس سے پند و نصیحت حاصل کرو اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھو''۔

ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ حدیث ثقلین میں رسولؐ خدا نے قرآن کریم کو ایک رسی سے تشبیہہ دی اور فرمایا کہ ان دو گرانقدر چیزوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے اور وہ آسمان سے زمین تک خدا کی لٹکی ہوئی رسی ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ (شرح نہج البلاغہ معتزلی، ج ۱۸، ص ۴۳)

حدیث نمبر 39 ابن ابی الحدید نے نہج البلاغہ میں سے حضرت کے اس خطبہ کو نقل کیا۔ آپ نے فرمایا:

واخر قد تسمی عالما ليس به فاقتبس جهائل من جهال
واضاليل من ضلال ونصب للناس اشراكا من حبائل
غرور وقول زور...... ولا يتغلغل اليه الفكر

Presented by Ziaraat.Com

(خطبہ ۸۵ سے اقتباس)

"(اس کے علاوہ) ایک دوسرا شخص ہوتا ہے جس نے زبردستی اپنا نام عالم رکھ لیا ہے حالانکہ وہ عالم نہیں۔ اس نے جاہلوں اور گمراہوں سے جہالتوں اور گمراہیوں کو بٹور لیا ہے اور لوگوں کے لیے مکر وفریب کے پھندے اور غلط سلط باتوں کے جال بچھا رکھے ہیں۔ قرآن کو اپنی رائے پر اور حق کو اپنی خواہشوں پر ڈھالتا ہے۔ بڑے سے بڑے جرموں کا خوف لوگوں کے دل سے نکال دیتا ہے۔ اور گناہانِ کبیرہ کی اہمیت کو کم کرتا ہے۔ کہتا تو یہ ہے کہ میں شبہات میں توقف کرتا ہوں، حالانکہ وہ انہیں میں پڑا ہوا ہے۔ اس کا قول یہ ہے کہ میں بدعتوں سے الگ تھلگ رہتا ہوں، حالانکہ انہی میں اس کا اُٹھنا بیٹھنا ہے۔ صورت تو اس کی اِنسانوں کی سی ہے اور دل حیوانوں کا سا۔ نہ اسے ہدایت کا دروازہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں تک آ سکے اور نہ گمراہی کا دروازہ پہچانتا ہے کہ اس سے اپنا رُخ موڑ سکے۔ یہ تو زندوں میں (چلتی پھرتی ہوئی) لاش ہے۔ اب تم کہاں جا رہا ہو اور تمہیں کہاں بہکایا جا رہا ہے اور کیوں اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہو؟ جب کہ تمہارے نبی کی عترت تمہارے درمیان موجود ہے جو حق کی باگیں، دین کے پرچم اور سچائی کی زبانیں ہیں۔ جو قرآن کی بہتر سے بہتر منزل سمجھ سکو، وہیں انہیں بھی جگہ دو اور پیاسے اُونٹوں کی طرح ان کے سرچشمۂ ہدایت پر اُترو۔

اے لوگو! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو سنو کہ (انہوں نے فرمایا) ہم میں سے جو مر جاتا ہے وہ مُردہ نہیں ہے اور ہم میں سے (جو بظاہر مر کر) بوسیدہ ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں کبھی بوسیدہ نہیں ہوتا۔ جو باتیں تم نہیں جانتے ان کے متعلق زبان سے کچھ نہ نکالو۔ اس لیے کہ حق کا بیشتر حصہ ان چیزوں میں ہوتا ہے جن سے تم بیگانہ اور ناآشنا ہوتے ہو۔

(جس شخص کی تم پر حجت تمام ہو) اور تمہاری کوئی حجت اس پر تمام نہ ہو، اسے معذور سمجھو اور وہ میں ہوں۔ کیا میں نے تمہارے سامنے ثقلِ اکبر قرآن پر عمل نہیں کیا اور ثقلِ اصغر (اہلِ بیتؑ) کو تم میں نہیں دیکھا۔ میں نے تمہارے درمیان ایمان کا جھنڈا گاڑا۔ حلال وحرام کی حدیں بتائیں اور اپنے عدل سے تمہیں عافیت کے جامے پہنائے اور اپنے

Presented by Ziaraat.Com

قول و عمل سے حسنِ سلوک کا فرش تمہارے لیے بچھا دیا اور تم سے ہمیشہ پاکیزہ اخلاق کے ساتھ پیش آیا۔ جس چیز کی گہرائیوں تک نگاہ نہ پہنچ سکے اور فکر کی جولانیاں عاجز رہیں اس میں اپنی رائے کو کارفرمانہ کرو"۔

خطبہ کے الفاظ کی شرح کرتے ہوئے ابن ابی الحدید لکھتے ہیں:

خطبہ میں لفظ "اعلام" استعمال ہوا ہے جس کے معانی معجزات کے ہیں اور یہ لفظ عَلَمْ واحد کی جمع ہے۔ اس سے مراد پہاڑ، پرچم اور ایسا مینار ہے جسے صحرا میں بنایا جاتا ہے اور رات کے وقت وہاں چراغ جلایا جاتا ہے تاکہ مسافر بھٹکنے سے محفوظ رہیں۔

فاین یتاہ بکم کا معنی ہے تمہیں ویرانے میں کہاں لے جایا جارہا ہے۔

عترتہ رسول اللہ، حبیب خدا کے اہل اور آپ کی نسل۔ دُور پرے کے رشتہ داروں کو عترت نہیں کہا جاتا۔ البتہ بطور مجاز ایسا کہنا صحیح ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر نے سقیفہ کے اجلاس میں انصار کے رُوبرو کہا تھا: نحن عترۃ رسول اللہ "ہم رسولؐ خدا کی عترت ہیں"۔

واضح رہے کہ حضرت ابوبکر کا جملہ مجاز پر مبنی ہے اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ باقی شہروں کے رہنے والوں کی بہ نسبت اہلِ مکہ آنحضرتؐ کے زیادہ قریب ہیں۔

اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک عدنانی کسی قحطانی کے سامنے یوں فخر کرتا ہے اور کہتا ہے:

انا ابن عم رسول اللہ "میں رسولؐ خدا کا ابن عم ہوں"۔

جب کہ عدنانی بھی رسولؐ خدا کا ابن عم نہیں ہوتا۔ اس جملہ سے دراصل وہ یوں افتخار کرتا ہے کہ میں تمہاری بہ نسبت رسولؐ خدا سے زیادہ قرابت رکھتا ہوں۔ اسی طرح سے حضرت ابوبکر کا مقصد بھی یہ تھا کہ ہم آنحضرتؐ کے جداعلیٰ اور مورث اعلیٰ کی عترت ہیں۔ انہوں نے بطور مجاز یہ کہا کہ ہم عترت رسولؐ ہیں۔ حضرت رسولؐ خدا نے حدیث ثقلین میں عترت کی وضاحت کردی تھی اور آپؐ نے فرمایا تھا: وعترتی اهل بیتی "میرے اہلِ بیتؑ ہی میری عترت ہیں"۔

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ نے اپنی اہلِ بیتؑ کا تعارف بھی کرایا تھا۔ آپؐ نے ان پر چادر ڈال کر فرمایا تھا:

اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا

''خدایا! یہ ہیں میرے اہلِ بیتؑ، ان سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور فرما اور انہیں ایسی پاکیزگی عطا فرما جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے''۔

اب اگر کوئی کہے کہ امیرالمومنینؑ نے اپنے خطبہ میں عترت کا جو ذکر کیا ہے تو اس سے کون لوگ مراد ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے آپ خود اور آپ کے فرزند ہیں۔ بنیادی طور پر حضرت خود مراد ہیں اور آپ کے دونوں فرزند ''بالتبع'' آپ کے ساتھ ملحق ہیں۔ آپ کی مثال سورج کی سی ہے اور حسنین کریمینؑ کی مثال ستاروں کی سی ہے۔ نبی اکرمؐ نے حسنین کریمینؑ سے فرمایا تھا: وابو کما خیر منکما ''تمہارا والد تم سے بہتر ہے''۔

فھم ازمۃ بالحق ''وہ حق کی باگیں ہیں''۔ لفظ ''ازمہ'' جمع ہے اور اس کی واحد ''زمام'' ہے۔ زمام جانور کی باگ کو کہا جاتا ہے۔ اصول یہ ہے کہ جدھر باگ جائے گی جانور اسی طرف کھنچا چلا جائے گا۔ حضرت علی علیہ السلام نے ان الفاظ سے یہ پیغام دیا ہے کہ جس طرح سے ناقہ رسّی کے پیچھے چلا کرتی ہے۔ اسی طرح سے حق بھی آلِ محمدؐ کے پیچھے چلتا ہے۔ حضرت رسولِ خدا نے بھی فرمایا تھا:

اللھم ادر الحق حیث دار

''خدایا! حق کو ادھر پھیرنا جدھر علیؑ پھر جائے''۔

والسنۃ الصدق وہ سچائی کی زبانیں ہیں۔ آلِ محمدؐ حضرت خلیلؑ کی اس دعا کا ثمر ہیں جو انہوں نے بارگاہ احدیت سے طلب کی تھی اور انہوں نے کہا تھا:

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ (الشعراء: ۸۴)

''آخری لوگوں میں میرے لیے سچائی کی زبان مقرر فرما''۔

آلِ محمدؐ کا ہر قول و فعل حق و صداقت پر مبنی ہے۔ ان سے کبھی جھوٹ صادر نہیں ہوا

Presented by Ziaraat.Com

اور خدا نے پیدائشی طور پر انہیں صداقت کے لیے پیدا کیا ہے۔

فانزلوهم منازل القرآن (تم قرآن کی جو بہتر سے بہتر جو منزل سمجھ سکو وہیں انہیں بھی جگہ دو) حضرت کے اس جملہ میں ایک جہان اسرار آباد ہے۔ آپ نے فرمایا: اہلِ بیتؑ کی ویسی ہی تعظیم کرو جیسا کہ قرآن کی تعظیم کرتے ہو اور ان کی اطاعت اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ قرآن کی اطاعت ضروری ہے۔

اگر اس مقام پر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت کے اس فرمان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عترتِ رسولؐ معصوم ہے تو پھر آپ لوگ کیا جواب دیں گے؟

میں (ابن ابی الحدید) کہتا ہوں کہ ابو محمد متویہ نے کتاب الکفایہ میں لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام معصوم ہیں لیکن وہ واجب العصمت نہیں تھے اور امامت کے لیے عصمت شرط نہیں ہے، لیکن ادلۂ نصوص سے حضرت علیؑ کی عصمت ثابت ہوتی ہے۔ عصمت بزمِ صحابہ میں سے صرف حضرت علیؑ کے ساتھ مخصوص ہے۔ ہمارے (معتزلہ) اور امامیہ کے درمیان بس یہی فرق ہے کہ ہم حضرت علیؑ کو معصوم مانتے ہیں، لیکن منصب امامت کی وجہ سے معصوم نہیں مانتے۔ جب کہ امامیہ انہیں اس لیے معصوم مانتے ہیں کہ آپ امام ہیں۔ امامیہ کا یہ نظریہ ہے کہ امامت کے لیے عصمت ضروری ہے۔

وردوهم ورود الهيم العطاش "پیاسے اُونٹوں کی طرح سے ان کے سرچشمۂ ہدایت پر اُترو"۔ جس طرح سے پیاسے اُونٹ چشمہ پر دوڑ کر جاتے ہیں تم بھی علم اور دین حاصل کرنے کے لیے آلِ محمدؐ کی طرف دوڑ کر جاؤ۔

وعملت فيكم بالثقل الاكبر وخلفت فيكم الثقل الاصغر "میں نے تمہارے درمیان رہ کر ثقلِ اکبر (قرآن) پر عمل کیا ہے اور میں نے ثقلِ اصغر (اہلِ بیتؑ) کو تم میں چھوڑا ہے"۔ حضرتؑ کا یہ فرمان حدیثِ ثقلین کی طرف اشارہ ہے۔

ثقلین کی وجہ تسمیہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انی تارك فيكم الثقلين فرما کر قرآن و

Presented by Ziaraat.Com

اہلِ بیتؑ کی پیروی کا حکم دیا ہے اور قرآن و اہلِ بیتؑ کو اس لفظ سے تعبیر کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ قرآنی تعلیمات اور سیرت اہلِ بیتؑ پر عمل پیرا ہونا عموماً طبائع پر ثقیل اور گراں گزرتا ہے۔ اس لیے انہیں "ثقلین" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ "ثقل" کے معنی مسافر کے سامان کے ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش سے زمین پر مسافر بن کر تشریف لائے تو وہاں سے نہ تو اصحاب کو ساتھ لائے اور نہ ازواج کو ساتھ لائے۔ آپ وہاں سے قرآن اور اہلِ بیتؑ کو ساتھ لے کر آئے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ مسافر کو اپنا وہ سامان بڑا عزیز ہوتا ہے اس کی ہر وقت حفاظت کی جاتی ہے چونکہ قدرت نے ان کو قیامت تک باقی رکھ کر ان کی حفاظت کا سروسامان کیا ہے اسی لیے انہیں 'ثقلین' کہا جاتا ہے۔

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ رسول اکرمؐ نے وقتِ رخصت انہیں اپنا متاعِ بے بہا قرار دے کر اُمت سے ان کی حفاظت چاہی ہے۔ ایک اور وجہ یہ ہے کہ ان کی نفاست اور گرانقدری کے پیش نظر انہیں لفظ 'ثقلین' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ابن حجر مکی نے لکھا ہے:

> سمی رسول اللّٰہ القرآن وعترته الثقلین لان الثقل کل نفیس خطیر مصون وھذان کذٰلك اذ کل منھما معدن للعلوم اللدنیة والاسرار والحکم العلیة والاحکام الشرعیة لذاحث صلی اللّٰہ علیه وسلم علی الاقتداء والتمسك بھم والتعلم منھم ثم احق من یتمسك منھم امامھم وعالمھم علی بن ابی طالب کرم اللّٰہ وجھه لما قدمناہ من مزید علمه ودقائق مستنبطه
>
> (صواعق محرقہ، ص ۹۰)

"پیغمبر اکرمؐ نے قرآن اور اپنی عترت کا نام ثقلین رکھا ہے، کیونکہ ثقل

Presented by Ziaraat.Com

ہر نفیس، عمدہ اور محفوظ چیز کو کہتے ہیں اور یہ دونوں ایسے ہی تھے۔ ان میں سے ہر ایک علم لدنی کا گنجینہ اور بلند پایہ اَسرار و حکم اور احکامِ شرعیہ کا مخزن ہے۔ اسی لیے پیغمبر نے ان کی اقتداء اور ان کے دامن سے وابستگی اور ان سے تحصیلِ علوم کے لیے اُمت کو آمادہ کیا اور ان میں سے تمسک کیے جانے کے زیادہ حقدار امام اور عالمِ آلِ محمدؐ علی بن ابی طالبؑ کرم اللہ وجہہ ہیں۔ آپؑ کی اس علمی فراوانی اور استنباط میں دقت پسندی کی بنا پر کہ جس کا ہم پہلے تذکرہ کر چکے ہیں۔

پیغمبر اکرمؐ نے چونکہ مقامِ تعبیر میں کتاب کی نسبت اللہ کی جانب دی ہے اور عترت کی نسبت اپنی طرف۔ اس لیے حفظِ مراتب کا لحاظ کرتے ہوئے اسے اکبر اور اسے اصغر سے تعبیر کیا ہے ورنہ مقامِ تمسک میں اہمیت کے لحاظ سے دونوں یکساں اور تعمیر اخلاق میں افادیت کے لحاظ سے ناطق کا درجہ صامت پر مقدم ہونے میں گنجائش انکار نہیں ہے۔ (اضافۃ من المترجم من شرح نہج البلاغہ مفتی جعفر حسین مرحوم)

ابن ابی الحدید مزید لکھتے ہیں: امیر المومنین علی علیہ السلام نے آلِ محمدؐ کے متعلق فرمایا: ہم آنحضرتؐ سے قریبی تعلق رکھنے والے ہیں اور ہم ان کے خاص ساتھی اور ان کے علم کے خزانہ دار اور دروازے ہیں اور گھروں میں دروازوں سے ہی آیا جاتا ہے اور جو دروازوں کو چھوڑ کر کسی اور طرف سے آئے تو اسے چور کہا جاتا ہے۔

آپؑ نے مزید فرمایا: آلِ محمدؐ کے متعلق قرآن کی نفیس آیات اُتری ہیں۔ وہ اللہ کے خزینے ہیں۔ اگر بولتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور اگر خاموش رہتے ہیں تو کسی کو بات میں پہل کا حق نہیں ہے۔ حقِ ولایت کی خصوصیات انہیں حاصل ہیں اور وصیت و وراثت بھی انہی میں ہے۔ (شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی، ج۹، ص۱۷۵)

Presented by Ziaraat.Com

باب نمبر 29

حدیث ثقلین

علمائے خاصہ سے اس سلسلہ کی ۸۲ احادیث منقول ہیں۔

حدیث نمبر 1 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حذیفہ بن اُسید سے یہ روایت نقل کی ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے منبر پر یہ فرمایا:

معاشر الناس! انی فرطکم علی الحوض وانتم واردون علی الحوض حوضا ما بین بصریٰ وصنعاء فیه عدد النجوم قدحان من فضة وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیهما. الثقل الاکبر کتاب الله سبب طرفه بیدالله وطرفه بیدکم فاستمسکوا به ولن تضلوا ولا تبدلوا فی عترتی اهل بیتی فانه قد بنأنی اللطیف الخبیر انهما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض. معاشر اصحابی کانی علی الحوض انتظر من یرد علّی منکم وسوف تؤخر اناس دونی فاقول یارب منی ومن امتی فیقال یامحمد هل شعرت بما عملوا؟ انهم مارجعوا بعدك یرجعون علی اعقابهم. ثم قال اوصیکم فی عترتی خیرا او اهل بیتی

"اے لوگو! میں تم سے پہلے حوض پر پہنچ جاؤں گا اور تم میرے بعد حوض پر آ ؤ گے۔ میرا حوض بصرہ سے صنعاء تک کی مسافت کے برابر

Presented by Ziaraat.Com

وسیع ہوگا۔ وہاں ستاروں کی مقدار کے برابر چاندی کے پیالے ہوں گے اور جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے "ثقلین" کے متعلق سوال کروں گا۔ دیکھنا تم ان سے کیا سلوک کر کے آتے ہو؟ ان میں سے ثقلِ اکبر اللہ کی کتاب ہے اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا دوسرا حصہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے وابستہ رہو اور کبھی گمراہ نہ ہو جاؤ اور میری اہلِ بیتؑ میں کوئی تبدیلی نہ کرو۔ مجھے لطیف و خبیر خدا نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں۔

اے گروہ اصحاب! گویا میں حوض پر کھڑا تمہارے آنے کا انتظار کر رہا ہوں، کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پیچھے دھکیل دیا جائے گا۔ اس وقت میں کہوں گا: خدایا! یہ مجھ سے ہیں اور میری اُمت میں سے ہیں۔

اس وقت کہا جائے گا: اے محمدؐ! کیا تمہیں ان کے کرتوتوں کا علم ہے؟ یہ لوگ تیرے بعد اُلٹے پاؤں پھرتے گئے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: لوگو! میں تمہیں اپنی عترت اہلِ بیتؑ کے متعلق بھلائی کی وصیت کرتا ہوں"۔

اس وقت سلمان فارسیؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آئمہ کون ہیں؟ کیا وہ آپ کی اہلِ بیتؑ میں سے ہوں گے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں، میرے بعد کے آئمہؑ میری عترت میں سے ہوں گے۔ ان کی تعداد نقبائے بنی اسرائیل کے برابر ہوگی۔ ان میں سے نو کا تعلق نسلِ حسینؑ سے ہوگا۔ اللہ انہیں میرا علم و فہم عطا کرے گا۔ انہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا وہ تم سے بڑے عالم ہیں۔ ان کی پیروی کرتے رہنا وہ تم سے بڑے عالم ہیں۔ ان کی اتباع کرو وہ حق کے ساتھ ہوں گے اور حق ان کے ساتھ ہوگا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۲۷)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 2 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا:

"اے گروہِ اصحاب! میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور اس کی اطاعت پر عمل کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جس نے اس پر عمل کیا وہ کامیاب و کامران ہوا اور جس نے اُسے چھوڑ دیا اسے پشیمانی کا سامنا کرنا پڑا۔ تقویٰ کے وسیلہ سے قیامت کی ہولناکیوں سے سلامتی تلاش کرو۔ مجھے یوں لگتا ہے کہ مجھے بلایا جائے اور میں لبیک کہوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ تم جب تک ان سے وابستگی رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ جس نے میری عترت سے تمسک کیا تو وہ کامیاب لوگوں میں سے قرار پایا اور جس نے ان سے منہ موڑا وہ ہلاک ہوا۔

میں (حذیفہ بن الیمان) نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اپنا جانشین کسے مقرر کر کے جا رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: پہلے یہ بتاؤ کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنا جانشین کسے مقرر کیا تھا؟

میں نے عرض کیا: انہوں نے یوشع بن نونؑ کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔

اس وقت آپؐ نے فرمایا: ان وصی وخلیفتی من بعدی علی بن ابی طالب قائد البررة وقاتل الکفرة منصور من نصره مخذول من خذله

"علیؑ بن ابی طالبؑ میرا وصی ہے اور میرے بعد میرا جانشین ہے۔ وہ نیکوکار افراد کا رہبر ہے اور کافروں کا قاتل ہے جو اس کی مدد کرے گا تو خدا اس کی مدد کرے گا اور جو علیؑ کو بے یار و مددگار چھوڑے گا تو خدا بھی اسے بے یار و مددگار چھوڑے گا"۔

میں نے عرض کیا: آئمہؑ کی کیا تعداد ہوگی؟

آپؐ نے فرمایا: جتنا کہ بنی اسرائیل کے نقیب تھے (یعنی امام بارہ ہوں گے) ان میں سے نو اماموں کا تعلق نسلِ حسینؑ سے ہوگا۔ خدا انہیں میرا علم و فہم عطا کرے گا۔ وہ علم الٰہی اور وحی الٰہی کے خزانہ دار ہوں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

میں نے عرض کیا: تو کیا امامت نسلِ حسنؑ میں نہیں ہوگی؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ نے امامت کا عہدہ نسلِ حسینؑ میں رکھا ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

''خدا نے اسے اس کی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ بنا دیا تاکہ وہ رجوع کریں۔ (الزخرف:۲۸)

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ ہمیں ان کے نام نہ بتائیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں، شبِ معراج میں نے عرش کے کنارے پر نظر کی تو وہاں مجھے نور کے ساتھ یہ عبارت لکھی دکھائی دی:

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ایدته بعلی ونصرته به

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کا رسول ہے۔ میں نے اس کی تائید و نصرت علیؑ کے ذریعہ سے کی ہے''۔

میں نے وہاں حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کے انوار کا مشاہدہ کیا۔ تین جگہ مجھے لفظ علیؑ اور دو جگہ پر لفظ محمدؑ اور جعفرؑ، موسیٰؑ اور حسنؑ کے ناموں کو لکھا ہوا دیکھا۔ ان کے درمیان حجت کا نور کسی روشن ستارے کی طرح سے چمک رہا تھا۔

میں نے عرض کیا: خدایا! یہ کون ہیں جن کے نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھے ہیں؟

خدایا نے فرمایا: محمدؐ! یہ اوصیاء اور تیرے بعد آئمہ ہیں۔ میں نے انھیں تیری ہی طینت سے پیدا کیا ہے، خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان سے محبت رکھے اور ہلاکت ہے اس کے لیے جو اُن سے بغض رکھے۔ ان کے طفیل میں بارش برساتا ہوں اور ان کی وجہ سے جزا و سزا دوں گا۔

پھر آپؐ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی:

خدایا! میری نسل اور میری نسل کی نسل، میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد، میری

Presented by Ziaraat.Com

کھیتی اور میری کھیتی کی کھیتی میں علم وفقہ قرار دے۔ (کفایۃ الاثر، ص ۱۳۶)

حدیث نمبر 3 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن مالک سے روایت کی ہے، اس نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا:

لوگو! میں تم سے آگے جانے والا ہوں، تم میرے حوض پر آؤ گے۔ میرے حوض کی چوڑائی بصرہ اور صنعاء کی مسافت کے برابر ہوگی۔ ستاروں کی تعداد کے برابر وہاں چاندی کے پیالے ہوں گے۔ جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے "ثقلین" کے متعلق پوچھوں گا۔ دیکھنا تم ان سے کیا سلوک کر کے آتے ہو؟

ان میں سے ثقلِ اکبر اللہ کی کتاب ہے اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس سے تمسک رکھنا، اس کے علاوہ کسی دوسرے سبب سے متمسک نہ ہونا۔ دوسری ثقل میری عترت اہلِ بیتؑ ہے۔ لطیف وخبیر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کی عترت کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: میری اہلِ بیتؑ علیؑ و فاطمہؑ اور اُن کی اولاد اور نسلِ حسینؑ کے نو امام جو کہ نیک امام ہوں گے وہ میری عترت ہیں اور وہ میرے گوشت اور خون کا حصہ ہیں۔ (کفایۃ الاثر، ص ۹۱)

حدیث نمبر 4 محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی اسناد سے ابان بن ابی عیاش سے، اس نے سلیم بن قیس ہلالی سے، اُس نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے خطبہ دیا اور یہ خطبہ آپ کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپؐ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

ایها الناس! انی قد ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما ان تمسکتم بهما کتاب الله وعترتی اهل بیتی فان اللطیف الخبیر قد اخبرنی وعهد الی انهما لا یفترقان

Presented by Ziaraat.Com

حتّٰی یردا علی الحوض

"اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تم ان سے وابستہ رہو گے۔ گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ، لطیف وخبیر خدا نے مجھے خبر دی ہے اور مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں"۔

جب امیرالمومنین نے یہ الفاظ کہے تو بہت سے افراد کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ اس وقت جماعت میں سے بارہ افراد کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہمیں وہ موقع اچھی طرح سے یاد ہے کہ رسولؐ خدا نے اپنی زندگی کے آخری دن یہ خطبہ دیا تھا۔ اس وقت عمر بن الخطاب ناراض ہو کر اُٹھے تھے اور کہا تھا کہ کیا آپ کی تمام اہلِ بیتؑ حلیفِ قرآن ہو گی؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: نہیں، یہ شرف میرے اوصیاء سے مخصوص ہے، ان میں میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وارث، اُمت میں میرا جانشین اور میرے بعد ہر مومن کا مولا علیؑ بن ابی طالب پہلے نمبر پر ہے۔ پھر اس کا یہ وصی ہو گا۔ آپؐ نے امام حسنؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر میرے فرزند کا یہ وصی ہوگا۔ آپؐ نے امام حسینؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اس کے بعد اس کا وصی ہو گا جو میرے بھائی (علیؑ) کا ہم نام ہو گا۔ پھر اس کا وصی ہو گا جو کہ میرا ہم نام ہو گا۔ پھر یکے بعد دیگرے اس کے سات فرزند ہوں گے۔ جو قرآن سے جدا نہ ہوں گے، جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں۔ وہ زمین پر خدا کے گواہ ہوں گے اور مخلوق پر اللہ کی حجت ہوں گے جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

اس وقت ستر بدری اور اتنے ہی مہاجرین کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ جس چیز کو ہم بھول گئے تھے، آج تم نے ہمیں وہ چیز یاد کرا دی ہے۔ ہم بھی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ خدا سے یہ باتیں سنی تھیں۔ (کتاب الغیبۃ نعمانی، ص ۷۳)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 5 احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ کسی نے امیرالمومنین علی علیہ السلام سے پوچھا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا:

انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی

''میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور اپنی عترت''۔

''عترت'' سے کون لوگ مراد ہیں؟

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: عترت سے میں، حسنؑ، حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے نو امام مراد ہیں جن کا نواں قائمؑ ہوگا اور ان کا مہدیؑ ہوگا۔ وہ کتاب اللہ سے جدا نہ ہوں گے اور قرآن اُن سے جدا نہ ہوگا، یہاں تک کہ رسولؐ خدا کے حوض پر پہنچ جائیں گے۔ (کمال الدین، ص ۲۴۰، حدیث ۶۴، باب ۲۲)

حدیث نمبر 6 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے صعدہ سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بوڑھا شخص آیا۔ اس کی کمر جھکی ہوئی تھی اور وہ عصا کے سہارے پر چل رہا تھا۔ اس نے سلام کیا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔

اُس نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں میں اس کا بوسہ لینا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے ہاتھ بڑھایا، اس نے بوسہ لیا، پھر وہ رونے لگا۔ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: بزرگ! آپ کیوں روتے ہیں؟

اُس نے کہا: مولاؑ! روؤں نہیں تو اور کیا کروں۔ مجھے آپؑ کے قائمؑ کا انتظار کرتے ایک سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور ہمیشہ یہ سوچتا رہا کہ قائمؑ اس سال خروج کریں گے، اس مہینے خروج کریں گے مگر قائمؑ کا ظہور نہیں ہوا اور آپ لوگوں کی مظلومیت آج تک ختم ہونے میں نہیں آئی، کبھی آپ کو شہید کیا جاتا ہے اور کبھی آپ کو جلاوطن کیا جاتا ہے، جب کہ آپ کے دشمنوں کو جیسے پَر لگے ہوئے ہیں وہ پرواز کر رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اس کے ان جذبات کو سنا تو امام علیہ السلام بھی رونے لگ گئے اور آپؑ نے اس سے فرمایا: اے شیخ! اگر خدا تمہیں قائم آلِ محمدؐ کے ظہور تک باقی رکھے تو تم ہمارے ساتھ بلند درجہ میں ہو گے اور اگر تمہیں موت آ گئی تو تم رسولؐ خدا کی عظیم القدر امانت کے ساتھ قیامت میں محشور ہو گے اور رسولؐ خدا کی عظیم القدر امانت ہم ہیں، کیونکہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان سے وابستگی رکھنا تم گمراہی سے بچ جاؤ گے اور وہ گرانقدر چیزیں کتاب اللہ اور میری عترت اہلِ بیتؑ ہیں۔

جب بوڑھے نے حضرت کا یہ فرمان سنا تو کہنے لگے کہ آپؑ کے اس فرمان کے بعد مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔

امام علیہ السلام نے اُس سے فرمایا: بزرگ! تمہیں معلوم ہونا چاہیے ہمارا قائم صلب حسن عسکریؑ سے پیدا ہوگا اور حسنؑ صُلب علی نقی علیہ السلام سے پیدا ہوگا اور علی نقی صُلب محمد تقی علیہ السلام سے پیدا ہوگا اور محمد تقیؑ صُلب علی رضاؑ سے پیدا ہوگا اور علی رضا صُلب میرے اس فرزند موسیٰؑ کی صُلب سے پیدا ہوگا اور یہ میری صُلب سے پیدا ہو چکا ہے۔ ہم بارہ امام ہیں، ہم سب کے سب معصوم اور مطہر ہیں۔

شیخ نے کہا: مولاؑ! یہ بتائیں کہ آپ میں سے بعض افراد بعض سے افضل ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں فضیلت میں ہم سب برابر ہیں، لیکن علم میں ہم ایک دوسرے سے افضل و مفضول ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: شیخ! اگر عمر دنیا ختم ہونے میں صرف ایک بھی دن باقی ہوا تو اللہ اس دن کو طویل کر دے گا، یہاں تک کہ قائم اہلِ بیتؑ کا ظہور ہوگا۔ آگاہ رہو! ان کی غیبت کے عرصہ میں ہمارے شیعہ فتنہ اور حیرت میں مبتلا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مخلص لوگوں کو ہدایت پر ثابت قدم رکھے گا۔ خدایا! اس کے لیے ان کی مدد کرنا۔ (کفایۃ الاثر، ص ۲۶۰-۲۶۴۔ بشارۃ المصطفیٰ، ص ۲۷۵)

حدیث نمبر 7 شیخ صدوق نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن حسن سے روایت کی ہے، اس نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے

Presented by Ziaraat.Com

روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور آپؐ نے حمد وثنا کے بعد فرمایا:

اے لوگو! یوں لگتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے بلاوا آنے والا ہے اور میں اس پر لبیک کہنے والا ہوں۔ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیتؑ ہیں، تم جب تک ان دونوں سے وابستگی رکھو گے میرے بعد گمراہ نہ ہو گے۔ ان سے علم حاصل کرنا، انہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا، وہ تم سے بڑے عالم ہیں۔ زمین ان سے خالی نہ رہے گی اور اگر زمین ان سے خالی ہو جائے گی تو وہ اپنے اہل سمیت دھنس جائے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: خدایا! تو جانتا ہے کہ علم ختم نہ ہو گا اور نہ ہی منقطع ہو گا اور تو اپنی زمین کو حجت سے خالی نہیں رکھتا اور حجت کبھی ظاہر ہوتی ہے، لیکن لوگ اس کی اطاعت کا دم نہیں بھرتے اور کبھی تیری حجت پردۂ غیبت میں بحالتِ خوف ہوتی ہے، تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں، وہ تعداد میں انتہائی قلیل ہیں اور خدا کے ہاں قدر ومنزلت کے لحاظ سے بہت عظیم ہیں۔

جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا تمام مخلوق پر آپؐ حجت نہیں ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: حسنؑ! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد:۷)

"تو بس ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لیے ہادی ہوتا ہے"۔

میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہادی ہے۔

میں نے عرض کیا: آپؐ نے فرمایا ہے کہ زمین حجت سے خالی نہیں رہتی۔ (اس کا کیا مفہوم ہے؟)

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں، علیؑ امام ہے اور میرے بعد حجت ہے۔ تو امام ہے اور علیؑ کے بعد حجت ہے۔ حسینؑ امام ہے اور حجت ہے اور تیرا جانشین ہے۔ مجھے لطیف وخبیر خدا

Presented by Ziaraat.Com

نے بتایا ہے حسینؑ کی صُلب سے ایک فرزند پیدا ہوگا جو اپنے دادا علیؑ کا ہم نام ہوگا۔ حسینؑ کے بعد اس کا وہ فرزند اس کا قائم مقام ہوگا اور وہ اپنے والد کے بعد امام اور حجت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ علیؑ (زین العابدین) کو ایک فرزند عطا کرے گا جو میرا ہم نام ہوگا اور وہ مجھ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہوگا، اس کا علم میرا علم اور اُس کی حکمت میری حکمت ہوگی۔ وہ اپنے والد کے بعد امام اور حجت ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ محمد (باقرؑ) کو ایک فرزند عطا کرے گا جسے جعفرؑ کہا جائے گا۔ وہ قول و فعل میں اعلیٰ درجہ کا صادق ہوگا اور اپنے والد کے بعد وہ امام اور حجت ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ جعفرؑ کو ایک فرزند عطا کرے گا جو کہ موسیٰؑ بن عمران کا ہم نام ہوگا۔ وہ بہت زیادہ عبادت گزار ہوگا اور وہ اپنے والد کے بعد امام اور حجت ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ موسیٰؑ کو ایک فرزند عطا کرے گا جسے علیؑ کہا جائے گا۔ وہ خدا کے علم و حکمت کی کان اور مقام ہوگا اور وہ اپنے والد کے بعد حجت اور امام ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ حسنؑ کی صُلب سے حجت القائم کو پیدا کرے گا وہ اپنے شیعوں کا امام ہوگا اور اپنے دوستوں کو گمراہی سے بچانے والا ہوگا۔ وہ غیبت میں چلا جائے گا، کسی کو دکھائی نہ دے گا۔ ایک قوم اس کی امامت کے عقیدہ سے منحرف ہو جائے گی اور کچھ اس پر قائم رہیں گے۔

ویقولون متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین

"اور کہیں گے کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟"

اگر عمر دنیا ختم ہونے سے ایک دن بھی باقی ہوا تو اللہ اس دن کو لمبا کردے گا یہاں تک کہ ہمارے قائمؑ کا خروج ہوگا۔ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ تم سے زمین خالی نہ رہے گی۔ اللہ نے تمھیں میرا علم و فہم عطا کیا ہے۔ میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ میری نسل اور میری نسل کی نسل اور میری کھیتی اور میری کھیتی کی کھیتی میں علم و فقہ قرار دے۔ (کفایۃ الاثر، ص۱۶۲)

حدیث نمبر 8 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابن عباسؓ سے یہ

Presented by Ziaraat.Com

روایت کی ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا منبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیا اور آپ کا خطبہ سننے کے بعد لوگ جمع ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا:

اے گروہِ مومنین! اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ مجھے دنیا سے اُٹھا لیا جائے گا اور میرے ابنِ عم کو بھی دنیا سے اُٹھا لیا جائے گا۔ میرا ابنِ عم علیؑ شہید ہوگا۔

لوگو! میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ اگر تم نے اس کا علم حاصل کر لیا تو سلامت رہو گے اور اگر تم نے اسے چھوڑ دیا تو ہلاک ہو جاؤ گے۔

میرا ابنِ عم علیؑ ہی میرا بھائی اور میرا وزیر ہے اور وہ میرا جانشین ہے اور وہ میری طرف سے احکامِ دین پہنچانے والا ہے۔ وہ امام المتقین ہے اور قیامت کے دن جن کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے وہ ان کا رہبر ہے۔ اگر تم اس سے رہنمائی طلب کرو گے تو وہ تمہاری رہنمائی کرے گا اور اگر تم نے اس کی پیروی کی تو تمہیں نجات ملے گی اور اگر تم نے اس کی مخالفت کی تو گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر تم نے اس کی اطاعت کی تو تم نے دراصل اللہ کی اطاعت کی اور اگر تم نے اس کی نافرمانی کی تو تم نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اگر تم نے اس کی بیعت کی تو تم نے اللہ کی بیعت کی اور اگر تم نے اس کی بیعت توڑ دی تو تم نے خدا کی بیعت توڑ دی۔ اللہ نے مجھ پر قرآن نازل کیا ہے جو اس کی مخالفت کرے گا گمراہ ہو جائے گا اور جو علیؑ کو چھوڑ کر کسی اور سے قرآن کا علم تلاش کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

لوگو! میرا فرمان سنو اور میری خیر خواہی کی قدر کرو اور اہلِ بیتؑ کے متعلق میری مخالفت نہ کرو۔ تمہیں اہلِ بیتؑ کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا اس حکم کی تعمیل کرو۔ وہ میرے اہلِ قرابت اور میرے بھائی اور میری اولاد ہیں۔ تمہیں اکٹھا کیا جائے گا اور تم سے ''ثقلین'' کے متعلق پوچھا جائے گا۔ دیکھنا تم ان سے کیا سلوک کر کے آتے ہو؟

میرے اہلِ بیتؑ کو جس نے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے ان پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا، جس نے اُنہیں ذلیل کرنا چاہا تو دراصل اس نے مجھے ذلیل کرنا چاہا ہے اور جس نے ان کا احترام کیا تو اُس نے میرا احترام کیا اور جس نے ان کی مدد کی اس نے میری مدد کی جس نے اُنہیں چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔ جس نے اہلِ بیتؑ کو چھوڑ کر

Presented by Ziaraat.Com

دوسروں سے ہدایت طلب کی تو اس نے میری تکذیب کی۔

اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور خوب سوچ سمجھ کر آؤ کہ خدا کے حضور تم نے خدا کو کیا جواب دینا ہے، جس نے انہیں اذیت دی ہوگی اس کا میں مخالف ہوں اور جس کا میں مخالف ہوا تو میں اس سے جھگڑا کروں گا۔ میں تم سے یہی کچھ کہتا ہوں اور میں اپنے اور تمہارے لیے خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (امالی صدوق، ص ۱۴۱، مجلس ۱۵، حدیث ۱۱)

اُمت اور عترت کے درمیان بارہ فرق ہیں

حدیث نمبر 9 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ریان بن الصلت سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں مرو میں مامون الرشید کے دربار میں موجود تھا وہاں عراق وخراسان کے علماء بھی موجود تھے اور اس دربار میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام بھی تشریف فرما تھے۔

مامون نے کہا: آپ حضرات یہ فرمائیں کہ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا (فاطر:۳۲) "پھر ہم نے کتاب کا وارث اُنہیں بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا) کی آیت مجیدہ کے تحت وارثانِ کتاب کون ہیں؟

دربار میں موجود علماء نے کہا: اس سے پوری اُمت مراد ہے اور پوری اُمت ہی وارث کتاب ہے۔

مامون نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا کہ ابوالحسنؑ! آپؑ کی رائے کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں ان لوگوں کی تائید نہیں کرسکتا۔ اس سے مراد عترتِ طاہرہ ہے۔

مامون نے کہا: بھلا پوری اُمت کو چھوڑ کر عترت کو مراد لینے کی کیا دلیل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس سے مراد پوری اُمت ہوتی تو پوری اُمت کو جنتی ہونا چاہیے تھا جب کہ ایسا نہیں ہے اور اس کے برعکس وارثانِ کتاب کے جنتی ہونے کی گواہی خود اس آیت میں اور اس سے متصل آیت میں یوں دی گئی ہے:

Presented by Ziaraat.Com

فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ وَ مِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ وَ مِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ
بِالۡخَيۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ○

(ہم نے کتاب کا وارث اپنے ان بندوں کو مقرر کیا جنہیں ہم نے چن لیا) کیونکہ بندوں میں اپنی جان پر ظلم کرنے والے بھی ہیں اور میانہ رَو بھی ہیں۔ اور خدا کے حکم سے نیکیوں میں سبقت کرنے والے بھی ہیں اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے"۔

پھر اللہ تعالٰی نے سب کو جنت میں جمع کرتے ہوئے فرمایا:

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا وَ لِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ ○ (فاطر: ۳۳)

"ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل ہوں گے جہاں اُنہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے"۔

قرآن کی وراثت عترتِ طاہرہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ دوسروں کے لیے نہیں ہے۔

مامون نے کہا: عترتِ طاہرہ سے کون لوگ مراد ہیں؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: عترتِ طاہرہ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے حق میں خدا نے آیت تطہیر نازل فرمائی ہے۔ اور عترتِ طاہرہ سے مراد وہ ہیں جن کے متعلق رسولؐ خدا نے یہ فرمایا تھا:

انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی الا وانھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفون فیھما لا تعلموھم فانھم اعلم منکم

"میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اہلِ بیتؑ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ دیکھنا ان سے تم کیا سلوک کرتے ہو؟ انہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا، وہ تم

Presented by Ziaraat.Com

سے بڑے عالم ہیں"۔

دربار میں موجود علماء نے کہا کہ حضرت یہ فرمائیں کہ عترت سے آل مراد ہے یا کچھ اور؟

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اس سے آل مراد ہے۔

علماء نے کہا کہ رسولؐ خدا کی ایک حدیث ہے: اُمتی آل "میری اُمت میری آل ہے"۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ حضرات یہ فرمائیں کہ آل پر صدقہ حلال ہے یا حرام؟

علماء نے کہا: آل پر صدقہ حرام ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر پوری اُمت ہی آل ہوئی تو پھر پوری اُمت پر صدقہ حرام ہوتا، جب کہ ایسا نہیں ہے۔ یہ آل اور اُمت کے درمیان ایک فرق ہے۔ آخر تم لوگ کہاں بھٹک رہے ہو اور تمہیں کہاں لے جایا جا رہا ہے۔

آپؑ نے مزید فرمایا کہ کیا تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ وراثت اور طہارت کا تعلق چنے ہوئے اور ہدایت یافتہ افراد کے ساتھ ہوتا ہے۔

علمائے دربار: اے ابوالحسنؑ! اس کا کوئی ثبوت ہے؟

امام علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ۝

(الحدید: ۲۶)

"ہم نے بالتحقیق نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنا کر بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں ہم نے نبوت اور کتاب رکھ دی۔ ان میں سے کچھ ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں زیادہ افراد فاسق ہیں"۔

سیدھی سی بات ہے کہ کتاب و نبوت کی وراثت کے وارث ہدایت یافتہ تھے۔ فاسق

Presented by Ziaraat.Com

اس میراث کے وارث نہیں تھے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ نوح علیہ السلام نے اپنے نااہل بیٹے کو بچانے کی درخواست کی تھی اور انہوں نے کہا تھا:

رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ○ (هود:۴۵)

"پروردگار! میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو احکم الحاکمین ہے"۔

حضرت نوحؑ کی اس درخواست کی وجہ یہ تھی کہ اللہ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ انہیں اہل سمیت نجات عطا کرے گا۔ پھر جب نوح علیہ السلام نے بیٹے کے بچانے کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ○ (هود:۴۶)

"نوحؑ یہ سراسر غیر صالح عمل ہے مجھ سے اس چیز کا سوال نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں میں سے مت بنو"۔

مامون: کیا اللہ تعالیٰ نے عترت کو دوسرے لوگوں پر قرآن میں کوئی فضیلت دی ہے؟ اور اگر خدا نے واقعی انہیں فضیلت دی ہے تو قرآن مجید میں کہاں ہے؟

امام علیہ السلام: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے عترتِ طاہرہ کو باقی لوگوں پر فضیلت دی ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ○ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ (آل عمران: ۳۳-۳۴)

"بے شک اللہ نے چن لیا آدمؑ اور نوحؑ کو اور ابراہیمؑ اور عمرانؑ کے

Presented by Ziaraat.Com

گھرانوں کو تمام جہانوں میں سے یہ ایک دوسرے کی ذریت ہیں،
اللہ سننے والا جاننے والا ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا○ (النساء: ۵۴)

"خدا نے لوگوں کو جو فضیلت دی ہے کیا یہ اس پر حسد کرتے ہیں یقیناً ہم نے آلِ ابراہیمؑ کو کتاب و حکمت عطا کی اور ہم نے انہیں عظیم سلطنت عطا کی ہے"۔

اس چند آیات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ...... (النساء: ۵۹)

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور جو تم میں سے صاحبانِ امر ہوں ان کی اطاعت کرو"۔

ان آیات کو ملانے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو خدا نے کتاب و حکمت دی ہے اور جن سے لوگ حسد کرتے ہیں اور جنہیں خدا نے "ملکِ عظیم" عطا کیا ہے یعنی واجب الاطاعت بنایا ہے تم ان کی اطاعت کرو۔

علمائے دربار: کیا اللہ تعالیٰ نے عترتِ طاہرہ کے اصطفاء کا قرآن میں کہیں تذکرہ کیا ہے؟

امام علیہ السلام: اگر آیات کے باطن کی طرف توجہ نہ کی جائے اور صرف ظاہر آیات پر ہی توجہ کی جائے تو اللہ نے قرآن مجید کے بارہ مقامات پر عترتِ طاہرہ کے انتخاب کا تذکرہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

Presented by Ziaraat.Com

(الشعراء:۲۱۴) ''آپ اپنے قرابت داروں کو تبلیغ کریں'' جب کہ ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود کے مصاحف میں و رھطك منھم المخلصین کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کو یہ فرمانا کہ اپنے قرابت داروں اور اپنے مخلص رشتہ داروں کو تبلیغ کریں، یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ چنانچہ عترت کے شرف کی یہ پہلی آیت ہے۔

دوسری آیت: اللہ تعالیٰ نے عترت کے متعلق فرمایا: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۝ (الاحزاب:۳۳) ''اے اہل بیتؑ! اللہ کا بس یہی ارادہ ہے کہ وہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دُور رکھے اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو کہ پاکیزگی کا حق ہے''۔ یہ آیت حضرت علیؑ، فاطمہؑ، حسن و حسین علیہم السلام کے متعلق نازل ہوئی۔ اس کا انکار بس وہی کر سکتا ہے جو گمراہ اور دشمن آل محمدؐ ہو۔

تیسری آیت: جب نجران کے عیسائی علماء نے رسولؐ خدا سے مباحثہ کیا اور وہ آپؐ کے دلائل سن کر بھی اپنی ضد پر اڑے رہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: فَمَنْ حَآجَّكَ فِیْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ۝ (آل عمران:۶۱) ''جو آپؐ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی آپؐ سے جھگڑا کرے تو آپ کہہ دیں کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی بیٹیوں کو بلائیں اور تم اپنی بیٹیوں کو بلاؤ اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں تم اپنی جانوں کو بلاؤ۔ پھر مباہلہ کریں یعنی ایک دوسرے کو بددعا دیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت قرار دیں''۔

اس آیت کے اُترنے کے بعد رسولؐ خدا مباہلہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپؐ نے علیؑ، حسنؑ و حسینؑ اور فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کو ساتھ لیا اور جب عیسائیوں نے آپ کو اس شان سے آتا ہوا دیکھا تو انہوں نے مباہلہ سے معافی طلب کی اور جزیہ دے کر مصالحت کی۔

پھر آپؐ نے فرمایا: جانتے ہو کہ انفسنا وانفسکم کے الفاظ میں موجود ''نفس'' سے کون مراد ہے اور نفسِ رسولؐ (جانِ رسولؐ) کون ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

علمائے دربار: اس سے آنحضرتؐ نے اپنے ذاتی نفس کو مراد لیا ہے۔

امام علیہ السلام: تم غلط کہہ رہے ہو، اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ آپؑ کا نفسِ رسولؐ ہونا اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ نے قبیلہ کندہ کی ایک شاخ بنی ولیعہ کے متعلق فرمایا:

لينتهين بنو وليعة اولا بعثن اليهم رجلا كنفسي يعني علي بن ابي طالب

"اگر بنی ولیعہ باز نہ آئے تو میں ان کی طرف ایسے مرد کو بھیجوں گا جو میرے نفس کی طرح سے ہوگا، یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ کو"۔

آیتِ مباہلہ میں حسنؑ و حسینؑ کو فرزندانِ محمدؐ کا اعزاز دیا گیا اور حضرت علیؑ کو نفسِ نبیؐ کا درجہ دیا گیا اور حضرت فاطمہؑ نساء نا کا مصداق بن کر میدانِ مباہلہ میں گئی تھیں۔ یہ آلِ محمدؐ کی وہ خاصیت ہے جس میں ان کے ساتھ کوئی بھی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس سے بڑھ کر حضرت علیؑ کی فضیلت اور کیا ہو کہ اللہ نے انہیں نفسِ رسولؐ کا درجہ دیا ہے۔

چوتھی فضیلت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں کھلنے والے تمام لوگوں کے دروازے بند کر دیئے تھے لیکن آپؐ نے عترتِ طاہرہ کا دروازہ بند نہیں کیا تھا۔ جب رسولِ خداؐ کے چچا عباس نے آنحضرتؐ سے یہ کہا کہ آپؐ نے ہمیں مسجد سے باہر کر دیا اور آپؐ نے علیؑ کو مسجد میں رہنے دیا۔

اس وقت رسولِ خداؐ نے فرمایا: میں نے اسے یہاں رہائش نہیں دی اور نہ ہی میں نے تمہیں یہاں سے نکالا ہے۔ اللہ نے اُسے مسجد میں رہائش دی ہے اور تمہیں مسجد سے نکالا ہے۔ اس طرح سے انت مني بمنزلة هارون من موسیٰ کی حدیث پر عمل ہوا۔

علمائے دربار: قرآن میں یہ کہاں ہے؟

امام علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً ○ (یونس: ۸۷)

Presented by Ziaraat.Com

''اور جب ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی کو وحی کی کہ تم مصر میں کچھ مکانات اپنی قوم کے لیے مہیا کرو اور اپنے گھروں کو قبلہ ٹھہراؤ''۔

اس آیت میں موسیٰؑ و ہارونؑ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے اور رسولؐ خدا نے علیؑ کا دروازہ کھلا رکھ کر ان کی عظمت کا تعارف کرایا اور اس ضمن میں آپؐ نے یہ فرمایا کہ اس مسجد میں جنابت کی حالت میں یا تو میں گزر سکتا ہوں یا علیؑ گزر سکتا ہے۔

علمائے دربار: واہ سبحان اللہ! ایسی خوبصورت توضیح و تشریح اور ایسی عمدہ مطابقت اہلِ بیت رسولؐ سے ہی ممکن ہے۔ اور ہمارے لیے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ رسولؐ اکرم کا فرمان ہے:

انا مدينة العلم وعلي بابها ومن اراد المدينة فلياتها من بابها

''میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے اور جو شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ دروازہ پر آئے''۔

امام علیہ السلام: ہماری اس وضاحت سے آلِ محمدؐ کی عظمت بخوبی ثابت ہوتی ہے۔

پانچویں آیت: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حکم دیا: وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ (بنی اسرائیل:۲۶) ''قرابت دار کو اس کا حق دیں''۔

جب یہ آیتِ مجیدہ نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا: فاطمہؑ کو بلاؤ۔ چنانچہ سیدہؑ آئیں۔ رسولؐ خدا نے ان سے فرمایا: فاطمہؑ! یہ جاگیرِ فدک ہے اس پر نہ اُونٹ دوڑائے گئے ہیں اور نہ ہی گھوڑے دوڑائے گئے ہیں۔ یہ جاگیر خالصتاً میری ہے۔ اس میں کسی مسلمان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ میں یہ جائیداد تمہیں ہبہ کرتا ہوں۔ اسے لے لو، یہ جائیداد تمہاری اور تمہاری اولاد کے لیے ہے۔

یہ عترتِ طاہرہ کی پانچویں فضیلت ہے۔

چھٹی آیت: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا: قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی (الشوریٰ:۲۳) ''آپ کہہ دیں کہ تم سے

Presented by Ziaraat.Com

اس کی کوئی اُجرت نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے قرابت داروں سے مودت رکھو"۔

یہ خصوصیت انبیاء میں سے صرف رسولؐ خدا کو حاصل ہے اور نبی اکرمؐ کی آل کے بغیر کسی بھی نبی کی آل کی محبت و مودت کو طلب نہیں کیا گیا۔ آنحضرتؐ سے قبل حضرت نوح علیہ السلام نے کہا:

وَ یٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰکِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○ (هود: ٢٩)

"اے میری قوم! میں تم سے اس تبلیغ نبوت کے عوض دولت نہیں مانگتا۔ میرا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور میں ان لوگوں کو نہیں دھتکاروں گا جو ایمان لا چکے ہیں۔ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں البتہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جاہل لوگ ہو"۔

اس طرح سے حضرت ہود علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے کہا تھا:

یٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (هود: ٥١)

"اے میری قوم! میں تم سے اس کی اُجرت نہیں مانگتا میری اُجرت اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا کیا تمہیں عقل نہیں آتی"۔

انبیائے ماسبق نے تبلیغ نبوت کی اُجرت طلب نہیں کی تھی جب کہ رسولِ اکرمؐ کو خدا نے یہ حکم دیا کہ آپؐ اپنی اُمت سے مودۃ فی القربیٰ کی شکل میں اجرِ رسالت طلب کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آلِ محمدؐ کی مودت اس لیے واجب قرار دی کہ خدا جانتا تھا کہ آلِ محمدؐ دین سے کبھی منحرف نہ ہوں گے اور گمراہی کی طرف کبھی رُخ نہ کریں گے۔

علاوہ ازیں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی سے محبت کرتا ہے، لیکن اس کے خاندان کے کسی فرد سے بیک وقت عداوت بھی رکھتا ہے۔ اس صورت میں پہلا شخص محبت کرنے والے کی محبت سے کبھی بھی مطمئن نہیں ہوتا۔

Presented by Ziaraat.Com

خدا چاہتا تھا کہ رسولؐ خدا کا دل اُمت سے مطمئن ہو، اسی لیے خدا نے آپؐ کے قرابت داروں کی مودت اہلِ ایمان پر فرض کردی، تاکہ قلبِ رسول مطمئن ہوسکے۔ لہٰذا جو شخص ایمان لائے اور رسولؐ اور آلِ رسولؐ سے محبت کرے تو رسول بھی اُس سے نفرت نہ کرسکیں گے۔ اور اگر کوئی شخص رسولؐ سے محبت کا زبانی دعویٰ کرے اور رسول اکرمؐ کے قرابت داروں سے عداوت رکھے تو وہ شخص رسولؐ کی عداوت کا حقدار قرار پائے گا۔ بھلا اس سے بڑھ کر عترت کا مقام اور کیا بلند ہوسکتا ہے کہ ان کی مودت کو اجرِ رسالت قرار دیا گیا ہے۔

جب اللہ نے آنحضرتؐ پر آیت مودت نازل کی تو رسولؐ خدا نے خطبہ دیا اور آپؐ نے حمد وثنا کے بعد فرمایا: لوگو! خدا نے تم پر میرے لیے ایک حق فرض کیا ہے تو کیا تم اس فرض کو ادا کرنے پر آمادہ ہو؟

حاضرین پر سناٹا چھا گیا۔ کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے تسلی آمیز لہجہ میں فرمایا: لوگو! وہ حق کسی کھانے پینے کی چیز اور سونا چاندی کی شکل میں نہیں ہے۔

لوگوں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! ارشاد فرمائیں۔

اس وقت آپؐ نے آیت مودت لوگوں کو پڑھ کر سنائی۔ لوگوں نے کہا: اچھا اگر یہ چیز ہے تو پھر صحیح ہے۔ تمام لوگوں نے اس اجرِ رسالت کو قبول کیا تھا لیکن عملی طور پر اُسے بہت ہی کم لوگوں نے ادا کیا ہے۔

سابقہ انبیائے کرام میں سے کسی نے نبوت کی اُجرت طلب نہیں کی۔ جب کہ رسول اکرمؐ کی اُجرت یہ قرار پائی کہ اُمت آپؐ کے قرابت داروں سے مودت رکھے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جب لوگ ان سے مودت رکھیں گے تو ان کی معرفت بھی حاصل کریں گے۔

کچھ لوگوں نے اس فریضہ کو پورا کیا، جب کہ اکثریت نے اس کی پرواہ تک نہ کی۔

لوگوں نے مختلف تاویلات کیں اور کہا کہ سارا عرب ہی رسول کا قرابت دار ہے اور تمام مسلمان آپؐ کے قرابت دار ہیں۔ اگر یہ تاویل بھی مان لی جائے تو بھی آلِ محمدؐ کی مودت بدرجہ اولیٰ فرض ہے، کیونکہ آلِ محمدؐ باقی تمام لوگوں کی بہ نسبت رسول اکرمؐ کے زیادہ قریب ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تعالیٰ نے مودت کا انعام جنت مقرر کیا ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ○ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (الشوریٰ: ۲۲-۲۳)

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک اعمال کیے ہیں وہ جنت کے باغات میں رہیں گے اور ان کے لیے پروردگار کی بارگاہ میں وہ تمام چیزیں ہیں جن کے وہ خواہش مند ہوں گے۔ یہ بہت بڑا فضل پروردگار ہے۔ یہ وہ فضل ہے جس کی بشارت پروردگار اپنے بندوں کو دیتا ہے، جنہوں نے ایمان اختیار کیا اور نیک اعمال کیے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ میرے قرابت داروں سے مودت رکھو"۔

میرے والد علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہ السلام کی سند سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا کہ مہاجرین و انصار رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے ہمیں مسلمان اور انسان بنانے کے لیے بڑی زحمتیں اُٹھائی ہیں۔ ہمارا مال اور ہماری جانیں آپؐ کے لیے وقف ہیں۔ آپؐ ہم سے جتنا مال لینا چاہیں ہم دینے کے لیے تیار ہیں اور اس کے ساتھ ہم آپؐ کے شکرگزار بھی رہیں گے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے روح الامین کو آپؐ پر نازل کیا اور وہ خدا کی طرف سے یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

"آپ کہہ دیں کہ میں تم سے کوئی اپنے قرابت داروں کی مودت کے بغیر اور کچھ اُجرت طلب نہیں کرتا۔ (الشوریٰ: ۲۳)

Presented by Ziaraat.Com

مقصد یہ تھا کہ مجھے تمہاری دولت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے بعد میری عترت اہلِ بیتؑ سے مودت رکھو۔

منافقین نے باتیں بنائیں اور کہا کہ رسولؐ خدا نے دولت کی پیش کش ٹھکرا دی ہے۔ اس کے عوض ہمیں اپنے قرابت داروں کی محبت کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اُنہوں نے یہ چیز اپنی جانب سے گھڑ لی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ كَفٰى بِهٖ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ (احقاف: ۸)

"تو کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے افتراء باندھا ہے تو آپ کہہ دیں کہ اگر میں نے افتراء باندھا ہے تو تم میرے کام آنے والے نہیں ہو اور خدا خوب جانتا ہے کہ تم اس کے بارے میں کیا کیا باتیں کرتے ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ وہی کافی ہے، وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے"۔

اس آیت کے بعد رسول اکرمؐ نے لوگوں کو بلوایا اور فرمایا کہ تم لوگوں نے کوئی نئی بات کہی ہے؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں یارسولؐ اللہ! ہم میں سے کچھ لوگوں نے گستاخی کی ہے جو ہمیں سخت ناپسند محسوس ہوئی ہے۔

رسولؐ خدا نے انہیں یہ آیت سنائی تو وہ لوگ رونے لگ گئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (الشوریٰ: ۲۵)

"وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے

Presented by Ziaraat.Com

درگزر کرتا ہے اور تم جو کچھ کر رہے ہو وہ سب جانتا ہے۔ یہ آلِ محمدؐ کی چھٹی فضیلت ہے"۔

ساتویں آیت: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب:۵۶)

"بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام کرو جیسا کہ سلام کا حق ہے"۔

اس بات کو مخالفین بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے رسولؐ خدا سے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہمیں آپ پر سلام کرنے کا تو علم ہے آپؐ پر درود کیسے بھیجیں؟

آپؐ نے فرمایا: تم یہ کہو: اللهم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراهیم وال ابراهیم انك حمید مجید۔

لوگو! کیا اس کے متعلق تمہیں کوئی اعتراض ہے؟۔

حاضرین نے کہا: ہرگز نہیں۔ مامون نے کہا کہ اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس پر اُمت کا اجماع ہے اور کیا آل کے متعلق آپؑ کے پاس قرآن مجید کی اس سے بھی زیادہ واضح آیت موجود ہے؟

امام علیہ السلام: جی ہاں، پہلے یہ بتاؤ کہ يٰسٓ ○ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (یٰسٓ:۱-۴) اس آیت میں "یٰسٓ" سے کون مراد ہے؟

علمائے دربار: یہ ایک حقیقت ہے اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ یٰسٓ سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں۔

امام علیہ السلام: اللہ نے محمدؐ و آلِ محمدؐ کو وہ فضیلت دی ہے جو کسی اور کو عطا نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ پر سلام بھیجا ہے مثلاً اس نے فرمایا: سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ

Presented by Ziaraat.Com

(الصافات:۷۹) ''عالمین میں نوحؑ پر سلام ہو''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ (الصافات:۱۰۹) ''ابراہیمؑ پر سلام ہو''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ (الصافات: ۱۲۰) ''موسیٰؑ و ہارونؑ پر سلام ہو''۔

اللہ نے انبیاء کا نام لے کران پر سلام کیا، لیکن کسی نبی کے ساتھ اس کی آل پر سلام نہیں کیا۔ اللہ نے علٰی آلِ نوح نہیں کہا۔ سلام علی آل ابراھیم نہیں کہا اور سلام علی آل موسٰی نہیں کیا اور جب آلِ محمدؐ کی باری آئی تو خدا نے فرمایا: سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ (الصافات:۱۳۰) ''یعنی آلِ محمدؐ پر سلام ہو''۔

مامون نے یہ استدلال سنا تو کہنے لگا کہ اب مجھے معلوم ہوا کہ معدنِ نبوت میں ایسے مسائل کا بیان اور تشریح موجود ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ ساتویں فضیلت ہے۔

آٹھویں آیت: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ

''جان لو تمہیں جو کچھ غنیمت حاصل ہو، اس میں پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ اور رسولؐ کے قرابت داروں اور یتامٰی اور مساکین اور ضرورت مند مسافروں کے لیے ہے''۔ (انفال:۴۱)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مصارفِ خمس بیان کیے ہیں، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام لیا اور اپنے نام کے بعد رسول کا ذکر کیا اور رسول کے ساتھ ذی القربیٰ رسولؐ کے قرابت داروں کا ذکر کیا۔ یہ آل اور اُمت کے درمیان فرق ہے۔ ایک طرف اللہ، رسول اور ذی القربیٰ ہیں اور دوسری طرف یتامٰی، مساکین اور مسافر ہیں۔ اللہ نے ذی القربیٰ کے لیے وہی کچھ پسند کیا ہے جسے اپنے لیے پسند کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

پھر جہاں تک خمس کے باقی تین مصارف کا تعلق ہے تو وہ مستقل نہیں ہے، کیونکہ جب تک کوئی بچہ بالغ نہ ہو یتیم کہلائے گا اور جب تک اس پر لفظ یتیم کا اطلاق ہوتا رہے گا وہ خمس میں سے حصہ پا سکے گا اور جیسے ہی وہ بالغ ہوگا تو اس پر ''یتیم'' کا اطلاق نہیں ہوگا اور جیسے ہی وہ حدِ یتیمی سے باہر آئے گا وہ خمس کا حق دار نہیں رہے گا۔

اس طرح سے ''مسکین'' کا معاملہ ہے کیونکہ جب تک کوئی شخص مسکین رہے اس وقت تک وہ مصارفِ خمس میں شامل رہتا ہے اور جیسے ہی اس کی مسکنت اور افلاس ختم ہوگا تو وہ مسکین نہیں کہلائے گا اور جب وہ مسکین نہ رہے گا تو وہ خمس کا حقدار بھی نہیں رہے گا اور یہی حال ضرورت مند مسافر کا ہے۔ جب تک وہ مسافر ہے اور ضرورت مند ہے تو خمس میں سے حصہ پائے گا اور جب وہ مسافر گھر پہنچ جائے یا اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو اس کے لیے خمس لینا صحیح نہ ہوگا۔

یہ تینوں طبقات یعنی یتامیٰ، مساکین اور ابن السبیل وقتی طور پر خمس میں شامل ہیں جب کہ ذی القربیٰ کا حصہ مستقل طور پر قائم ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب ہو، کیونکہ ذی القربیٰ کا حصہ اللہ اور رسولؐ کے حصہ کے ساتھ متصل ہے۔ اور اللہ اور رسولؐ سے بڑھ کر دولت مند اور کوئی نہیں ہے۔

اللہ نے آیتِ خمس میں جس طرح سے آلِ محمدؐ کو اپنے رسول کے ساتھ شامل کیا ہے اسی طرح سے آیتِ اطاعت میں بھی اسی ترتیب کو قائم رکھا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ (النساء:۵۹)

''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور جو تم میں سے صاحبانِ امر ہوں اُن کی اطاعت کرو''۔

اس آیت میں بھی وہی ترتیب کارفرما ہے۔ پہلے اللہ کی اطاعت کا تذکرہ کیا گیا پھر رسول کی اطاعت کا ذکر کیا گیا۔ پھر ''اُولی الامر'' یعنی اہلِ بیتؑ کی اطاعت کا ذکر کیا گیا اور

Presented by Ziaraat.Com

یہی ترتیب آیتِ ولایت میں بھی خدا نے قائم رکھی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ (المائدہ: ۵۵)

''تمہارا ولی بس اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ صاحبانِ ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے خمس میں ہمیں اپنے اور رسول کے ساتھ رکھا۔ اطاعت میں بھی ہمیں اپنے اور رسول کے ساتھ رکھا اسی طرح سے ولایت میں بھی ہمیں اپنے اور رسول کے ساتھ رکھا۔ یہ اللہ کی ہم پر عظیم نعمت ہے۔

اچھی طرح سے سنو! خدا نے جس چیز کو اپنے اور اپنے رسول کے قابل نہیں سمجھا تو ہمیں بھی اس سے دُور رکھا۔ آپ حضرات مصارفِ زکوٰۃ کی آیت کو دیکھیں۔

فرمانِ خداوندی ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ (التوبہ: ۶۰)

''صدقات فقراء، مساکین اور صدقات کے عاملین اور جن کی تالیفِ قلب مقصود ہو، ان کے لیے اور غلاموں کی آزادی، مقروض کا قرض ادا کرنے اور خدائی کاموں اور ضرورت مند مسلمانوں کے لیے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے''۔

مصارفِ زکوٰۃ میں اللہ نے نہ تو اپنے لیے حصہ مقرر کیا ہے اور نہ ہی اپنے رسول کے لیے کوئی حصہ مقرر کیا ہے۔ اسی طرح سے حضرت رسول اکرمؐ نے ہم پر بھی صدقات کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ صدقہ لوگوں کے ہاتھ کی میل کچیل ہے۔ یہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لیے حلال نہیں ہے۔

آل اور اُمت کے درمیان یہ بہت بڑا فرق ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

نویں آیت: ہم ''اہل الذکر'' ہیں۔ اللہ نے فرمایا ہے:

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل: ۴۳)

''اگر تم لاعلم ہو تو پھر ''اہلِ الذکر'' سے سوال کرو''۔

علمائے دربار: اے ابوالحسنؑ! اہلِ الذکر سے یہود و نصاریٰ کے علماء مراد ہیں۔

امام علیہ السلام: تمہارا کیا خیال ہے اگر مسلمان علمائے یہود و نصاریٰ کی طرف رجوع کریں گے تو کیا وہ اُنہیں اپنے دین کی دعوت نہ دیں گے؟

مامون: اے ابوالحسنؑ! ''اہلِ الذکر'' کی تشریح کے لیے واضح دلیل پیش کریں۔

امام علیہ السلام: ہاں سنو! ''ذکر'' سے مراد رسولؐ خدا ہیں اور ہم ان کے اہلِ ہیں، لہٰذا ہم ہی ''اہلِ الذکر'' ہیں اور اگر دلیل سننا چاہتے ہو تو پھر سورۂ طلاق کی یہ آیت سنو:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ

(الطلاق: ۱۰)

اس آیت میں رسولؐ خدا کو ''ذکر'' کہا گیا ہے اور ہم ان کے اہل ہیں، لہٰذا ''اہل الذکر'' ہم ہیں۔ یہ آلِ محمدؐ کی نویں فضیلت ہے۔

دسویں آیت: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ...... (النساء: ۲۳) ''تم پر تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں حرام کی گئی ہیں''...... آپ حضرات یہ بتائیں اگر بالفرض آج رسولِ اکرمؐ زندہ ہوتے تو کیا وہ میری بیٹی یا میری پوتی سے نکاح کر سکتے تھے؟

تمام اہلِ دربار نے کہا: نہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اگر بالفرض آج رسولِ اکرمؐ زندہ ہوتے تو کیا تمہاری بیٹی سے ان کا نکاح جائز ہوتا یا نہیں؟

سب نے کہا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ میں حضرت کی آل ہوں اور تم ان

Presented by Ziaraat.Com

کی آل نہیں ہو۔ اگر تم بھی رسولؐ خدا کی آل ہوتے تو تمہاری بیٹیاں بھی آنحضرتؐ پر حرام ہوتیں۔ آلِ محمدؐ اور اُمت محمدؐ میں یہ واضح فرق ہے۔ یہ ہماری دسویں خصوصیت ہے۔

گیارہویں آیت: سورہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے قتل کا ارادہ کیا تو ایک مردِ مومن نے اُسے منع کیا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ...... (المؤمن: ۲۸)

"آلِ فرعون سے تعلق رکھنے والے مردِ مومن نے کہا وہ اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا کہ کیا تم اس انسان کو قتل کرتے ہو جس کا جرم صرف یہی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے جب کہ وہ تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے"۔

وہ مردِ مومن فرعون کے ماموں کا بیٹا تھا۔ وہ فرعون کے دین سے وابستہ نہیں تھا۔ اس مومن اور فرعون کا اگرچہ دین ایک دوسرے سے جدا تھا، لیکن خدا نے اسے آلِ فرعون کہا ہے، جب کہ آلِ محمدؐ کا دین بھی وہی ہے جو رسولؐ اللہ کا تھا اور ہمیں قرابت کا شرف بھی حاصل ہے لہٰذا ہم آنحضرتؐ سے زیادہ قریب ہیں۔

اُمت اور آل کے درمیان یہ گیارہواں فرق ہے۔

بارہویں آیت: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرمؐ کو حکم دیا: وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ: ۱۳۲) "آپؐ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود اس کی پابندی کریں"۔

اللہ نے باقی اُمت کے ساتھ ہمیں بھی نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے اور ہماری خصوصیت یہ ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب کریم کو حکم دیا کہ وہ ہمیں خصوصیت سے نماز کا حکم دیں۔ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت رسولؐ خدا مسلسل نو ماہ تک حضرت علیؑ و بتولؑ کے دروازے پر آتے تھے اور فرماتے تھے: الصلاۃ رحمکم اللہ "نماز قائم کرو، اللہ تم پر رحم کرے"۔

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ روزانہ پانچ بار مسلسل نو ماہ تک آتے رہے اور نماز کی یاد دہانی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کی اولاد کو وہ اعزاز نہیں بخشا جو ہمیں بخشا ہے۔

جب امام علیہ السلام یہاں تک پہنچے تو مامون اور دربار میں موجود تمام علماء نے آپؑ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپؑ نے بہت سے مشتبہ اُمور کو آج کی نشست میں واضح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؑ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ (امالی صدوق، ص ۶۱۵، مجلس ۷۹، حدیث اول، عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۲۲۸-۲۴۰)

حدیث نمبر 10 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے زید بن ثابت سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی الا وھما الخلیفتان من بعدی ولن یفترقا حتٰی یردا علیّ الحوض (امالی صدوق، ص ۵۰۰، حدیث ۱۵)

حدیث نمبر 11 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ حدیث روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی وانھما من یفترقا حتٰی یردا علی الحوض کھاتین وضم بین سبابتیہ ، فقام الیہ جابر بن عبداللّٰہ انصاری فقال یارسول اللّٰہ من عترتک؟ قال علی والحسن والحسین والائمۃ من ولد الحسین الی یوم القیامۃ (معانی الاخبار، ۹۱/۵۴)

''میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ اور یہ دونوں ایک

Presented by Ziaraat.Com

دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں"۔

یہ کہہ کر آپ نے انگشتِ سبابہ کو ایک دوسرے سے ملایا۔ جابر بن عبداللہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کی عترت کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور روزِ قیامت تک نسلِ حسینؑ کے آئمہؑ۔

حدیث نمبر 12 ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ نے یوشع بن نون کو اپنا وصی قرار دیا تھا اور یوشعؑ نے اولادِ ہارونؑ میں وصایت کو منتقل کیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے مسیح علیہ السلام کی بشارت دی تھی اور یوشعؑ نے بھی حضرت مسیحؑ کی بشارت دی تھی۔ جب حضرت مسیحؑ دنیا میں آئے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ میرے بعد بنی اسماعیل میں سے ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ وہ میری اور تمہاری تصدیق کرے گا۔

چنانچہ حواریوں کے بعد حضرتؑ کی یہ وصیت "مستحفظین" گروہ میں باقی رہی۔ اس گروہ کے اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ لوگ وصیتِ پیغمبر اور اسمِ اکبر کے محافظ بنائے گئے تھے۔ کتاب دراصل اسمِ اکبر کا ہی دوسرا نام ہے۔ اور جہاں تک تورات، انجیل اور قرآن جیسی کتابوں کا تعلق ہے تو یہ جامع ترین کتابیں ہیں ان میں صحفِ انبیاء کی تعلیمات موجود ہیں۔ ان میں کتابِ نوح، کتابِ صالح، اور صحفِ ابراہیم شامل ہیں، جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ○ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

(الاعلیٰ: ۱۷-۱۸)

"یقیناً یہ چیز پہلے صحیفوں یعنی ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے صحیفوں میں موجود ہے"۔

وصیتِ مسیحا مستحفظین کی نسل میں یکے بعد دیگرے چلتی رہی، یہاں تک کہ انہوں نے وہ وصیت حضرت رسولؐ خدا کے حوالے کی۔ مستحفظین کی نسل میں سے کچھ ایمان لائے تھے جب کہ بنی اسرائیل نے آنحضرتؐ کی تکذیب کی تھی۔ آنحضرتؐ نے دنیا کو دین کی

Presented by Ziaraat.Com

دعوت دی اور راہِ خدا میں جدوجہد کی، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ لوگوں کے سامنے اپنے وصی کی فضیلت بیان کریں۔

آنحضرتؐ نے عرض کیا: پروردگار! تو بہتر جانتا ہے کہ عرب ایک اُجڈ قوم ہیں یہ کسی کتاب سے آج تک آشنا نہیں رہے اور نہ ہی ان کے پاس پہلے کوئی نبی آیا اور نہ ہی انہیں انبیاء کے گھرانوں کی عظمت کا علم ہے۔ اگر میں نے اپنی اہل بیتؑ کی فضیلت بیان کی تو یہ مجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (الزخرف ۸۹:۴۳)

"آپؐ ان کی حالت پر افسوس نہ کریں اور سلام کہیں، عنقریب تم جان لو گے"۔

چنانچہ رسول اکرمؐ نے اپنے وصی کی فضیلت بیان کی اس کے نتیجہ میں لوگوں کے دلوں میں نفاق پیدا ہونے لگا۔ رسولؐ خدا نے ان کے نفاق کی خدا سے شکایت کی تو اللہ نے فرمایا:

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ (الانعام: ۳۳)

"ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کو سینہ میں تنگی محسوس ہوتی ہے۔ وہ آپ کی تکذیب نہیں کر رہے ظالم تو اللہ کی آیات کا انکار کر رہے ہیں"۔

رسول اکرمؐ لوگوں کی تالیفِ قلب کیا کرتے تھے، اور ان سے ایک دوسرے کے خلاف مدد حاصل کیا کرتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے وصی کے فضائل بھی بیان کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو آپ کی موت کی خبر دی اور فرمایا:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○

"یعنی جب آپ تبلیغ سے فارغ ہو جائیں تو ہدایت کا پرچم نصب

Presented by Ziaraat.Com

کریں اور اپنے وصی کا اعلان کریں اور مکمل کر اس کی فضیلت بیان کریں"۔(الم نشرح:۷-۸)

چنانچہ رسولِ مقبولؐ نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کا تین مرتبہ اعلان کیا اور آپؐ نے خیبر میں اپنے بزدل ساتھیوں پر تنقید کرتے ہوئے حضرت علیؑ کی فضیلت کا یوں اعلان فرمایا:

لابعثن رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لیس بفرار

"میں اس مرد کو روانہ کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول کا محب ہوگا اور اللہ اور اُس کے رسول کا محبوب ہوگا"۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: علی سید الوصیین "علیؑ اوصیاء کا سردار ہے"۔

آپؐ نے فرمایا: علی عمود الدین "علیؑ دین کا عمود ہے"۔

آپؐ نے فرمایا: ھذا ھو الذی یضرب الناس بالسیف علی الحق بعدی "یہ وہ ہے جو میرے بعد حق کی سربلندی کے لیے تلوار اُٹھا کر لوگوں پر چلائے گا"۔

آپؐ نے فرمایا: الحق مع علی اینما مال "حق علیؑ کے ساتھ ہے وہ جس طرف بھی جھک جائے"۔

آپؐ نے فرمایا:

انی تارک فیکم امرین ان اخذتم بھما لن تضلوا کتاب اللہ واھل بیتی عترتی ، ایھا الناس اسمعوا وقد بلغت انکم ستردون علی الحوض فاسألکم عما فعلتم فی الثقلین ، والثقلان کتاب اللہ واھل بیتی فلا تسبقوھم فتھلکوا ولا تعلموھم فانھم اعلم منکم

"اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو باتیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم نے ان سے وابستگی رکھی تو گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ ہیں اللہ کی کتاب

Presented by Ziaraat.Com

اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔

اے لوگو! اچھی طرح سے سنو، میں تم تک یہ پیغام پہنچا چکا ہوں کہ عنقریب تم حوض پر آ ؤ گے اور تم نے جو کچھ ''ثقلین'' سے سلوک کیا ہوگا میں اُس کے متعلق تم سے سوال کروں گا اور ''ثقلین'' سے اللہ کی کتاب اور میری اہلِ بیتؑ مراد ہیں۔ ان سے آگے نہ ہونا ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے اور اُنہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا، وہ تم سے بڑے عالم ہیں''۔

چنانچہ آنحضرتؐ اپنی احادیث سے اپنے وصی کے فضائل بیان کرتے رہے اور اس کے ساتھ قرآنِ کریم کی آیات مثلاً آیتِ تطہیر اور آیتِ خمس سے بھی وصی کے فضائل بیان کرتے رہے۔ پھر اللہ نے آپ پر یہ آیت نازل کی:

وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (بنی اسرائیل:۲۶) ''رشتہ دار کو اس کا حق دو''۔ مقصود یہ تھا کہ علیؑ آپؐ کے قرابت دار ہیں اور وصایت ان کا حق ہے اور آپ کو چاہیے کہ اسمِ اکبر، میراثِ علم اور علمِ نبوت کے آثار اس کے سپرد کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے فرمایا: وہ مودۃ فی القربیٰ کی شکل میں لوگوں سے اجرِ رسالت طلب کریں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل:۴۳) اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔ اہلِ ذکر سے آلِ محمدؐ مراد ہیں، کیونکہ ذکر سے کتاب مراد ہے اور اہل سے آلِ محمدؐ مراد ہیں۔ اللہ نہیں چاہتا کہ لوگ جاہلوں سے سوال کرتے پھریں۔ اللہ نے قرآن کو ذکر کہا ہے جیسا کہ فرمانِ قدرت ہے:

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ (النحل: ۴۴)

''ہم نے آپ کی طرف یاد دہانی کو نازل کیا ہے، تاکہ آپؐ لوگوں کے سامنے اُسے بیان کریں جو ان کی طرف اُتارا گیا ہے، تاکہ وہ غور و فکر کریں''۔

Presented by Ziaraat.Com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ○

"یہ آپؐ اور آپؐ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا"۔ (الزخرف:۴۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُم

"تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور جو تم میں صاحبانِ امر ہوں اُن کی اطاعت کرو"۔ (النساء:۵۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُم (النساء:۸۳)

"اگر وہ معاملات کو اللہ، رسول اور اپنے صاحبانِ امر کی طرف پلٹا دیتے تو اُن میں سے استنباط کرنے والے حقیقت کو جان لیتے"۔

اللہ نے لوگوں کو اُولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا اور معاملات کو ان کی طرف پلٹانے کا حکم دیا۔ پھر جب رسولؐ خدا حجۃ الوداع سے واپس آ رہے تھے تو جبریل امینؑ "يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (المائدہ:۶۸۔ "اے رسولؐ! آپؐ وہ پیغام پہنچائیں جو آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو آپؐ نے خدا کی رسالت کی تبلیغ ہی نہیں کی، اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا") کی آیت لے کر نازل ہوئے۔

آنحضرتؐ نے لوگوں کو جمع کیا اور پالانوں کا منبر بنوایا، پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا آقا اور تمہارا اولی بالتصرف کون ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ اور آپؐ ہیں۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

آپؐ نے ان کلمات کو تین بار دہرایا۔ اس سے لوگوں کے دلوں میں منافقت کے جذبات پیدا ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ چیزیں اللہ نے نازل نہیں کی ہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے کر رہے ہیں کہ ان کے ابن عم کی شان و منزلت بڑھ جائے۔ جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تو انصار آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: آپؐ نے ہمارے لیے بڑی زحمتیں اُٹھائی ہیں، لیکن آپؐ کے پاس مال و دولت نہیں ہے، جب کہ روزانہ وفود کی آمد بھی آپؐ کے پاس رہتی ہے۔ آپؐ چاہیں تو ہم اپنی تمام دولت کی تہائی آپؐ کی خدمت میں پیش کرنے پر آمادہ ہیں۔

آنحضرتؐ نے ان کی پیش کش سنی اور آپ خاموش ہو کر وحی کا انتظار کرتے رہے۔ جبریل امینؑ یہ وحی لے کر آئے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

(الشوریٰ: ۲۳)

"آپ کہہ دیں کہ میں تم سے اجرِ رسالت کا کوئی اجر طلب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ میرے قرابت داروں سے مودت رکھو"۔

جب منافقین نے یہ آیت سنی تو انہوں نے کہا: عجیب بات ہے محمدؐ تو خواہ مخواہ اپنے ابن عم کو ہماری گردنوں پر سوار کرانا چاہتا ہے۔ چند دن پہلے اُس نے من كنت مولاه فعلي مولاه کا اعلان کیا۔ پھر یہ اس کی مودت کو فرض قرار دے رہا ہے اور آیتِ خمس کے ذریعہ سے تمام غنائم میں اپنے رشتہ داروں کو شریک کرنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو وحی کی کہ اب آپؐ کی زندگی کے ایام تمام ہو رہے ہیں، لہٰذا آپؐ اسمِ اکبر، میراثِ علم اور علمِ نبوت کے آثار علیؑ کے سپرد کر دیں۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکمِ الٰہی کی تعمیل کی اور انہوں نے حضرت علیؑ کو ایک ہزار کلمات تعلیم فرمائے اور ہر کلمہ سے ایک ہزار علم کے دروازے وا ہوئے۔ (اصولِ کافی، ج ۱، ص ۲۹۶، حدیث ۳)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 13 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے یہ روایت نقل کی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا:

انی تارك فیكم الثقلین الا ان احدهما اكبر من الاخر كتاب اللّٰه حبل ممدود من السمآء الی الارض وعترتی اهل بیتی وانهما لن یفترقا حتٰی یردا علی الحوض ، الا ان اهل بیتی عیبتی التی اوی الیها وان الانصار كرشی فاعفوا عن مسیئهم واعینوا محسنهم

"میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب وہ آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی رسی ہے اور میرے اہل بیتؑ میرا وہ مرکز ہیں جس کی طرف میں پناہ لیتا ہوں اور انصار میرے کم سن بچوں کی مانند ہیں۔ ان کے مجرم کو معاف کرو اور ان کے نیکوکار سے تعاون کرو"۔

(امالی طوسی، ص ۲۵۵، مجلس ۹، حدیث ۵۲)

حدیث نمبر 14 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے معاویہ بن وہب سے روایت کی کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک بوڑھا شخص آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی کمر جھکی ہوئی تھی اور اس نے امام علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپؑ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: بزرگ میرے قریب آ کر بیٹھیں۔ وہ بوڑھا قریب ہوا اور اُس نے آپؑ کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور وہ رونے لگا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: بزرگ! کیوں روتے ہو؟

اس نے کہا: فرزندِ رسولؐ! میں ایک سو برس سے آپؑ حضرات کے متعلق امید لگائے ہوئے ہوں اور ہر سال اور ہر ماہ میں اپنے آپ سے یہ کہتا رہا کہ شاید اس سال ظہور

Presented by Ziaraat.Com

ہو جائے۔ اس ماہ میں ظہور ہو جائے، لیکن اتنا عرصہ گزر گیا مجھے حالات میں کوئی تبدیلی دکھائی نہیں دی۔ آپؑ پر مظلومیت طاری ہے اور آپؑ کے حقوق غصب کیے جا چکے ہیں اس کے باوجود بھی آپؑ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کیوں رو رہا ہوں؟

بوڑھے کی باتیں سن کر امام علیہ السلام بھی رونے لگ گئے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اے بزرگ! اگر تجھے طویل عمر مل گئی تو تو ہمارے ساتھ ہوگا اور اگر اس وقت سے قبل تیری روح نے پرواز کیا تو قیامت کے دن تو رسولؐ خدا کے ''ثقل'' کے ساتھ ہوگا۔ جب بوڑھے نے امام علیہ السلام سے یہ کلمات سنے تو اُس نے کہا کہ اگر اب کوئی چیز مجھے نہ بھی مل سکی تو بھی مجھے اس کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بزرگ! رسولؐ خدا نے فرمایا تھا:

انی تارك فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا
کتاب اللّٰہ المنزل وعترتی اھل بیتی

''میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ''۔

پھر آپؑ نے اس بزرگ سے فرمایا: قیامت کے دن تو ہمارے ساتھ ہوگا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم کوفہ شہر کے رہنے والے نہیں ہو۔

بزرگ نے کہا: آپؑ سچ کہتے ہیں میں کوفہ کے مضافات میں رہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: قبرِ امام حسین علیہ السلام سے کتنا دُور رہو؟

اس نے کہا: میرا گھر مظلومِ کربلا کی قبرِ مطہر کے قریب ہے۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تم میرے جدِ مظلوم کی قبر کی زیارت کے لیے بھی جاتے رہتے ہو؟

اس نے کہا: جی ہاں، فرزندِ رسولؐ! میں اکثر و بیشتر مظلومِ کربلا کی زیارت کے لیے جاتا رہتا ہوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: شیخ! اس خونِ ناحق کا مطالبہ خدا کرے گا، اولادِ فاطمہؑ پر

Presented by Ziaraat.Com

اس سے بڑی مصیبت آج تک نہیں آئی اور نہ ہی آئندہ اتنی بڑی مصیبت آئے گی۔

امام حسین علیہ السلام کو آپؑ کے خاندان کے ۱۷ افراد کے ساتھ شہید کیا گیا جب کہ آپؑ اور آپؑ کے ساتھیوں نے صبر کی انتہا کردی تھی۔ اللہ انہیں صابرین کی بہترین جزا عطا فرمائے گا۔ جب قیامت کا دن ہوگا اور رسولؐ خدا آئیں گے تو آپؑ کے ساتھ امام حسینؑ ہوں گے۔ امامؑ کا ہاتھ ان کے سر پر ہوگا جس سے خون ٹپک رہا ہوگا۔

اس وقت رسولؐ خدا بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے: خدایا! میری اُمت سے پوچھ کہ انہوں نے میرے فرزند کو کیوں قتل کیا تھا؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر طرح کا جزع وبکا مکروہ ہے، مگر امام حسین علیہ السلام کے لیے جزع وبکا مستحب ہے۔ (امالی طوسی، ص ۱۶۱، مجلس ۶، حدیث ۲۰)

حدیث نمبر 15 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے ہشام بن حسان سے روایت کی ہے کہ جب امیر المومنین علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد لوگوں نے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی بیعت کی تو آپؑ منبر پر تشریف لائے اور آپؑ نے یہ خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! ہم خدا کا غالب گروہ ہیں اور ہم رسولؐ خدا کی قریبی ترین عترت ہیں اور ہم رسولؐ خدا کی طیب و طاہر اہلِ بیتؑ ہیں اور جو دو گرانقدر وزنی چیزیں رسولؐ خدا چھوڑ کر گئے تھے ان میں سے ایک گرانقدر اور وزنی چیز ہم ہیں۔ دوسری وزنی چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے اور باطل نہ تو اس کے آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے آسکتا ہے۔ قرآن کی تفسیر کا دارومدار ہم پر ہیں۔ ہم تفسیرِ قرآن کے لیے ظنی باتیں نہیں کہتے، بلکہ ہم اس کے یقینی حقائق بیان کرتے ہیں۔

اے لوگو! ہماری اطاعت فرض ہے اور ہماری اطاعت خدا و رسولؐ کی اطاعت سے پیوستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ...... (النساء: ۵۹)

"اے اہلِ ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور جو تم میں سے

Presented by Ziaraat.Com

صاحبانِ امر ہوں، ان کی اطاعت کرو"۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ "اور اگر وہ معاملات کو رسولؐ اور اپنے صاحبانِ امر کی طرف پلٹائے تو ان میں سے استنباط کرنے والے اصل حقیقت کو جان لیتے"۔

میں تمہیں شیطان کی آوازیں سننے سے منع کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے ورنہ تم بھی شیطان کے ان دوستوں کی طرح سے بن جاؤ گے جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے: شیطان نے اپنے ساتھیوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا: تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، میں تمہارا ساتھی ہوں، جب دونوں گروہ ایک دوسرے کے سامنے آئے تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میں تم سے بیزار ہوں۔ میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے"۔ اور اگر تم نے یہ روش اپنائی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم تلواروں اور نیزوں کا نشانہ بن جاؤ گے: جو پہلے سے ایماندار نہ ہوگا تو اس دن کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہ دے گا یا جس نے اپنے ایمان کے باوجود کوئی بھلائی حاصل نہ ہو گی"۔ (امالی طوسی، ص ۱۲۱، مجلس ۵، حدیث اول)

حدیث نمبر 16 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت ابوذرؓ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت عمر کی قائم کردہ چھ رکنی کمیٹی کے ارکان کے سامنے اپنے حق کے لیے بہت سے دلائل دیئے تھے اور ان دلائل و براہین کے ضمن میں آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے:

انی تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتی اهل بيتی وانهما لن يفترقا حتّٰی يردا علی الحوض وانكم لن تضلوا ما ان اتبعتموهما واستمسكتم بهما؟ (امالی، ص ۵۴۸، مجلس ۲۰، حدیث ۴)

سب نے کہا کہ جی ہاں۔

حدیث نمبر 17 شیخ سعد بن عبداللہ قمی نے اپنی اسناد کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے منیٰ کے میدان میں ارشاد فرمایا:

ایها الناس انی تارك فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا کتاب اللّٰه وعترتی اهل بیتی فانهما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض ثم قال: ایها الناس انی تارك فیکم حرمات ثلاث کتاب اللّٰه عزوجل وعترتی والکعبة البیت الحرام

”لوگو! میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ تم جب تک ان سے تمسک رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں“۔

پھر آپؑ نے فرمایا: لوگو! میں تمہارے اندر تین قابلِ احترام چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اور وہ ہیں: ① اللہ کی کتاب ② میری عترت ③ کعبہ بیت الحرام۔

اس کے بعد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسولؐ خدا نے تین قابلِ احترام چیزیں چھوڑی تھیں، لیکن اُمت نے ان تینوں سے کیا سلوک کیا۔ کتاب اللہ میں (معنوی) تحریف کی۔ کعبہ شریف کو منہدم کیا اور عترتِ رسول کو قتل کیا۔ الغرض افرادِ اُمت نے خدا کی تمام امانتوں کی بے قدری کی اور سب کا انکار کیا۔ (مختصر البصائر، ص ۹۰)

حدیث نمبر 18 سعد بن عبداللہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی ترکت فیکم الثقلین کتاب اللّٰه عزوجل وعترتی اهل بیتی فنحن اهل بیته

”میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ

Presented by Ziaraat.Com

کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ"۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ اہلِ بیتؑ ہم ہیں۔ (مصدر بالا)

حدیث نمبر 19 صاحب البصائر نے اپنی اسناد سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لوگو! میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک چیز زیادہ وزنی ہے اور دوسری چیز کم وزنی ہے اور جب تک تم ان سے وابستہ رہو گے، اس وقت تک کبھی گمراہ نہ ہو گے اور نہ ہی کسی تبدیلی میں مبتلا ہو گے، میں نے لطیف وخبیر خدا سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں اس وقت وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ اللہ نے میری دعا قبول کر لی ہے۔

آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کہ ثقلِ اکبر کیا ہے اور ثقلِ اصغر کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ کی کتاب ثقلِ اکبر ہے اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے اور ثقلِ اصغر میری عترت اہلِ بیتؑ ہے۔ (مختصر البصائر، ص۹۱)

حدیث نمبر 20 صاحب البصائر نے اپنی اسناد سے سعد بن طریف اسکاف سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیثِ ثقلین کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا: کتاب اللہ بھی ہمیشہ رہے گی اور اس کی رہنمائی کرنے والا فرد جو ہم میں سے ہو گا وہ بھی ہمیشہ رہے گا اور یہ سلسلہ حوضِ کوثر پر جا کر منتہی ہو گا۔ (مختصر البصائر، ص۹۱)

حدیث نمبر 21 صاحب مختصر البصائر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک طویل خطبہ نقل کیا ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن اور اپنے وصی کو اُمت میں چھوڑ گئے۔ آپ کا وصی علیؑ بن ابی طالبؑ ہے جو کہ مومنین کا امیر، متقین کا امام اور اللہ کی کبھی نہ ٹوٹنے والی مضبوط رسی ہیں۔ رسولؐ خدا نے یہ

Presented by Ziaraat.Com

وضاحت کی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے اور دونوں ایک دوسرے کی تائید وتصدیق کرتے رہیں گے۔ امام کتابِ اللہ کے ذریعہ سے اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ امام کی دعوت دیتا ہے اور قرآن امام کے حق کو بیان کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ امام کے اعلان کی وجہ سے اللہ نے اپنے دین کو مکمل کیا اور لوگوں کو اس کے نور سے روشنی حاصل کرنے کا حکم دیا۔

اللہ نے آئمہ ہدیٰ کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور اپنے راستے کا مکمل تعارف کرایا اور آئمہؑ کے ذریعے سے علم کے پوشیدہ چشموں کو ظاہر کیا۔ اُمت محمدیہ میں سے جو بھی امام کے واجب حق کی پہچان حاصل کرے گا تو اُسے ایمان کی مٹھاس کا ذائقہ محسوس ہوگا۔

اللہ نے امام کو اپنی مخلوق کے لیے پرچمِ ہدایت قرار دیا ہے اور اہلِ عالم پر اُسے حجت کا درجہ دیا ہے۔ اللہ نے اُسے وقار کا تاج پہنایا ہے اور اُسے نورِ جبار کی خلعتوں سے نوازا ہے۔ امام کا آسمان سے ہمیشہ رابطہ رہتا ہے اور امام کے وسیلہ کے بغیر خدا کے فضل کو پانا ناممکن ہے۔ معرفتِ امام کے بغیر اللہ اپنے بندوں کے اعمال قبول نہیں کرتا۔ وہ وحی کے مشکل مفاہیم کا آشنا ہوتا ہے اور سنت کے غیر واضح پہلو کا شناسا ہوتا ہے۔ جب تک خدا پوری وضاحت نہ کردے اس وقت تک وہ کسی کی گمراہی کا فیصلہ نہیں کرتا۔ (مختصر البصائر، ص ۹۰۔ بصائر الدرجات، ص ۴۳۳، باب قول الرسول انی تارک۔ اصول کافی، ج ۱، ص ۲۰۳، حدیث ۲)

حدیث نمبر 22 محمد بن ابراہیم نعمانی نے اپنی اسناد سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد خیف میں حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیا اور آپؐ نے فرمایا:

لوگو! میں تم سے پہلے چلا جاؤں گا اور تم لوگ میرے پاس حوض پر آؤ گے۔ میرے حوض کی چوڑائی بصرہ سے صنعاء تک کی مسافت کے برابر ہوگی۔ وہاں ستاروں کی مقدار میں پیالے ہوں گے۔ میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے

Presented by Ziaraat.Com

ایک ثقلِ اکبر ہے اور دوسری ثقلِ اصغر ہے۔ ثقلِ اکبر قرآن ہے اور ثقلِ اصغر میری اہلِ بیت ہے۔ یہ دونوں تمہارے اور خدا کے درمیان محکم رسی ہیں، جب تک تم ان سے وابستہ رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ اس کا سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ لطیف وخبیر خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں۔

یہ کہہ کر آنحضرتؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملائیں اور فرمایا: اس طرح سے مل کر دونوں حوض پر آئیں گے۔ (الغیبۃ، ص ۴۳)

حدیث نمبر 23 و 24 محمد بن ابراہیم نے اپنی اسناد سے اسی حدیث کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ (غیبتِ نعمانی، ص ۴۳)

حدیث نمبر 25 ابوالنصر محمد بن مسعود عیاشی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسولؐ خدا نے جمعہ کے دن نماز کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! مجھے لطیف وخبیر خدا نے خبر دی ہے کہ بعد میں آنے والا نبی اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر کے قریب جیتا ہے اور میرا گمان یہ ہے مجھے بہت جلد بلاوا آنے کو ہے اور میں اُسے قبول کروں گا۔ مجھ سے بھی پوچھا جائے گا اور تم سے بھی پوچھا جائے گا۔ کیا میں نے تم تک خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے؟ اس سوال کا تم کیا جواب دو گے؟

صحابہ نے کہا کہ ہم گواہی دیں گے کہ آپؐ نے ہم تک خدا کا پیغام پہنچایا ہے اور آپؐ نے پوری خیر خواہی سے تبلیغ کی ہے۔ ہماری طرف سے خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آپؐ نے کہا: خدایا! گواہ رہنا۔

پھر آپؐ نے فرمایا: لوگو! کیا تم لا الٰہ الا اللّٰہ اور محمد عبدہ ورسولہ کی گواہی نہیں دیتے اور جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور موت کے بعد قبروں سے اُٹھنا حق ہے، تم ان باتوں کی گواہی نہیں دیتے؟

Presented by Ziaraat.Com

تمام حاضرین نے کہا: بے شک ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: لوگو! بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں تمام مومنین کا مولا ہوں۔

ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

''جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ خدایا! جو اس سے دوستی کرے تو اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی رکھ''۔

پھر آپؐ نے فرمایا: ایھا الناس! میں تم سے پہلے روانہ ہو جاؤں گا اور تم میرے حوض پر آؤ گے۔ میرا حوض بصرہ اور صنعاء کی مسافت سے بھی زیادہ چوڑا ہے، وہاں چاندی کے پیالے ہوں گے۔ جب تم میرے حوض پر پہنچو گے تو میں تم سے ''ثقلین'' کے متعلق سوال کروں گا کہ میرے پاس آنے تک تم نے ان سے کیا سلوک روا رکھا تھا؟

لوگوں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! ثقلین سے کیا مراد ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ثقلِ اکبر اللہ کی کتاب ہے اس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے وابستگی رکھو، تاکہ گمراہی اور پھسلنے سے بچ جاؤ۔ ثقلِ اصغر میری عترت اہلِ بیتؑ ہے۔ مجھے لطیف و خبیر خدا نے یہ خبر دی ہے کہ میری ملاقات سے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ اسی بات کی میں نے خدا سے دعا مانگی ہے۔ اللہ نے میری دعا کو قبول کیا ہے۔ ان پر سبقت نہ کرنا گمراہ ہو جاؤ گے۔ ان سے پیچھے نہ رہنا ہلاک ہو جاؤ گے اور انہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا وہ تم سے بڑے عالم ہیں۔ (تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۴، حدیث ۳)

حدیث نمبر 26 عیاشی لکھتے ہیں کہ مسعدہ بن صدقہ راوی ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا دارومدار اللہ نے ولایتِ اہلِ بیتؑ کو قرار دیا ہے اور یہ وہ کیلی ہے کہ قرآن اور دیگر آسمانی کتابیں اسی کے گرد گردش کرتی ہیں اور اس پر ایمان کا دارومدار ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

رسول اکرمؐ نے اپنی اُمت کو قرآن واہلِ بیتؑ کی اقتداء کا حکم دیا ہے۔آنحضرتؐ نے اپنی زندگی کے آخری خطبہ میں فرمایا تھا:

انی تارک فیکم الثقلین ، الثقل الاکبر والثقل الاصغر اما الاکبر فکتاب ربی واما الاصغر فعترتی اهل بیتی فاحفظونی فیهما فلن تضلوا ما تمسکتم بهما

''میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ایک ثقلِ اکبر ہے اور دوسری ثقلِ اصغر ہے۔ثقلِ اکبر میرے رب کی کتاب ہے اور ثقلِ اصغر میری عترت اہلِ بیتؑ ہے۔ان دونوں سے وابستہ رہ کر میری تعلیمات کا خیال رکھنا، جب تک تم ان سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔(تفسیر عیاشی، ج ا، ص ۵، حدیث ۹)

حدیث نمبر 27 سلیم بن قیس بیان کرتے ہیں کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولِ خدا نے اپنی وفات کے دن یہ فرمایا تھا۔اس کے بعد آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی تھی۔چنانچہ آپؐ نے فرمایا:

''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے گمراہی سے محفوظ رہو گے۔وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔لطیف وخبیر خدا نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے''۔

آپؐ نے دونوں انگلیاں ملا کر اشارہ کیا۔مقصد یہ تھا کہ ان انگلیوں کی طرح سے دونوں ایک دوسرے سے پیوستہ ہو کر میرے پاس آئیں گے۔

لوگو! ان دونوں سے وابستگی رکھو، تاکہ گمراہ نہ ہو جاؤ۔ان سے آگے نہ بڑھنا، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ان سے پیچھے نہ رہنا ورنہ تفرقہ میں پڑ جاؤ گے۔(یا دین سے نکل جاؤ گے) اُنہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

سلیم بن قیس کا بیان ہے کہ امیر المومنین سے یہ حدیث سننے کے بعد میں نے ان سے عرض کیا: مولاؑ! عترت کے وہ افراد جو ہمیشہ قرآن کے ساتھ رہیں گے آپؑ مجھے ان کے نام بتائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ان میں سے پہلا فرد تو وہ ہے جس کی ولایت کا اعلان رسولؐ خدا نے غدیر خم میں کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ جو یہاں موجود ہے وہ اس بات کو اُس تک پہنچائے جو موجود نہیں ہے۔

میں (سلیم بن قیس) نے عرض کیا: وہ فرد تو آپؑ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، میں ان کا پہلا فرد ہوں اور میں سب سے افضل ہوں۔ میرے بعد میرا فرزند حسنؑ مومنین کی جان و مال پر متصرف ہے۔ پھر میرا فرزند حسینؑ مومنین کی جان و مال پر متصرف ہے۔ پھر اوصیائے رسولؐ یکے بعد دیگرے اس جماعت میں شامل ہیں۔ یہ سلسلہ نبی اکرمؐ کے پاس حوض پر وارد ہونے کے ساتھ اختتام پذیر ہوگا۔ (کتاب سلیم بن قیس، ص ۱۷۸، طبع قم)

حدیث نمبر 28 سلیم بن قیس اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: میں روزانہ ایک بار رسول اکرمؐ سے تنہائی میں ملاقات کیا کرتا تھا۔ رسول اکرمؐ کے صحابہ کو علم ہے کہ آنحضرتؐ میرے علاوہ کسی اور پر یہ شفقت نہیں کرتے تھے۔ کبھی آنحضرتؐ میرے گھر تشریف لاتے اور مجھ سے خلوت میں گفتگو کرتے تھے اور کبھی میں آپؐ کے گھر میں چلا جاتا تھا۔ آپؐ وہاں پر موجود اپنی بیوی کو اُٹھا دیتے تھے اور مجھ سے راز و نیاز کی باتیں کیا کرتے تھے اور جب آپؐ میرے گھر میں آتے تو فاطمہؑ اور میرے بچوں کو وہاں سے نہیں ہٹاتے تھے اور اس دوران میں آپؐ سے سوال کرتا تو آپؐ مجھے جواب دیتے تھے اور اگر میں خاموش رہتا تو آپؐ ازخود ابتداء کرتے تھے۔ آنحضرتؐ پر قرآن کی جتنی بھی آیات نازل ہوئیں، آپؐ نے وہ تمام آیات مجھے سنائیں اور آپ آیات لکھواتے تھے اور میں اپنے ہاتھ سے لکھا کرتا تھا۔

آپؐ نے اللہ سے دعا مانگی کہ وہ کتاب اللہ کی فہم نصیب ہو اور مجھے ہمیشہ یاد رہے۔

Presented by Ziaraat.Com

چنانچہ جب سے میں نے قرآن کی آیات کو حفظ کیا اور آنحضرتؐ نے مجھے جب سے ان کی تاویل کی تعلیم دی تب سے مجھے کوئی آیت فراموش نہیں ہوئی۔

اللہ نے اپنے پیغمبر پر جو بھی حلال و حرام، امر و نہی، اطاعت و معصیت اور ماضی و مستقبل کے متعلق جو کچھ بھی نازل کیا۔ آنحضرتؐ نے مجھے سب کی تعلیم دی۔ میں نے سب کو یاد کیا اور اس میں سے مجھے ایک حرف نہیں بھولا۔

آنحضرتؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھ کر اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ میرے دل کو علم و فہم اور حکمت و نور سے بھر دے اور مجھے ایسی تعلیم دے جس کے بعد میں جاہل نہ بنوں اور مجھے ایسا یاد کرائے کہ میں کچھ نہ بھولوں۔

ایک دن میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ جب سے آپؐ نے میرے لیے دعا کی ہے تب سے مجھے آپؐ کی تعلیم کردہ چیز کبھی فراموش نہیں ہوئی۔ پھر اس کے باوجود آپؐ مجھ سے یہ باتیں لکھواتے کیوں ہیں؟ کیا آپ کو میرے متعلق کسی طرح کے نسیان کا اندیشہ ہے؟

آپؐ نے فرمایا: بھائی! مجھے تمہارے متعلق کسی نسیان اور جہالت کا کوئی خوف نہیں ہے۔ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ اُس نے تیرے اور تیرے شرکاء کے لیے میری دعا کو قبول کرلیا ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے شرکاء کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: وہی تیرے شریک ہیں جنہیں خدا نے اپنے اور میرے ساتھ شامل کیا ہے اور ان کے متعلق کہا ہے:

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: ۵۹)

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور جو تم میں سے صاحبانِ امر ہوں ان کی اطاعت کرو"۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ کون ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

رسولؐ خدا نے فرمایا: اس سے مراد اوصیاء ہیں، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آ جائیں وہ سب کے سب ہادی مہدی ہوں گے۔ کسی فریب کرنے والے کا فریب انھیں نقصان نہ دے گا اور مدد سے اِنحراف کرنے والوں کا انحراف انہیں کوئی ضرر نہ پہنچائے گا۔ وہ قرآن کے ساتھ ہوں گے اور قرآن اُن کے ساتھ ہوگا۔ نہ وہ قرآن سے جدا ہوں گے اور نہ قرآن اُن سے جدا ہوگا۔ ان کی وجہ سے اللہ میری اُمت کی مدد کرے گا اور ان کے وسیلہ سے بارش برسائی جائے گی اور ان کی مقبول دعاؤں کی بدولت اللہ اُمت کی مصیبتیں دُور کرے گا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ ان کے نام بیان فرمائیں۔

آنحضرتؐ نے اس وقت امام حسن مجتبیٰؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا تیرے بعد وصی ہوگا۔ پھر آپؐ نے امام حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ حسنؑ کے بعد میرا یہ فرزند وصی ہوگا۔ پھر حسینؑ کا فرزند علیؑ ہوگا۔ پھر اس کا بیٹا محمدؑ ہوگا جو اللہ کی وحی کا امین ہوگا اور میرے علم کو شگافتہ کرنے والا ہوگا۔

پھر آنحضرتؐ حسین علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تیری زندگی میں ہی محمدؑ بن علیؑ پیدا ہوگا۔ میری طرف سے اُسے سلام پہنچانا۔ پھر آنحضرتؐ نے بارہ آئمہؑ کے نام بیان کیے۔

پھر امیرالمومنینؑ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: بنی ہلال کا فرد! سن، اُمت محمد کا مہدیؑ جو کہ ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھرے گا، اُس کے متعلق میں سب کچھ جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ رُکن و مقام کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے کون ہوں گے۔ مجھے ان سب کے نام اور ان کے قبائل کے نام تک یاد ہیں۔

سلیم بن قیسؒ کا بیان ہے کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد میں نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے ملاقات کی اور میں نے انہیں حضرت امیرالمومنینؑ کی یہ حدیث سنائی۔ تو ان دونوں نے فرمایا: تو نے بالکل سچ کہا ہے۔ رسولؐ خدا نے ہماری موجودگی میں ہمارے والد سے یہ حدیث فرمائی تھی۔ تو نے اس حدیث میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

Presented by Ziaraat.Com

سلیمؒ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن الحسینؑ سے ملاقات کی اُن کے پاس ان کے فرزند محمد باقرؑ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں امیرالمومنینؑ اور حسنین کریمینؑ سے سنی ہوئی حدیث سنائی تو امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

میرے دادا نے مجھے بچپن میں آنحضرتؐ کے یہ سلام پہنچائے تھے اور فرمایا تھا کہ تم یہ سلام اپنے فرزند محمد باقرؑ کو پہنچانا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میرے دادا امام حسین علیہ السلام نے بھی مجھے رسولؐ خدا کا سلام پہنچایا تھا۔ (کتاب سلیم، ص۱۸۴-۱۸۵)

حدیث نمبر 29 سلیم بن قیسؒ کہتے ہیں کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے چھ رکنی شوریٰ کے اجلاس میں اپنے فضائل بیان کیے تھے۔ اس دوران آپؑ نے یہ بھی فرمایا: کیا تم لوگ یہ تسلیم کرتے ہو کہ پیغمبر اکرمؐ نے اپنے آخری خطبہ میں یہ فرمایا تھا:

ایها الناس! انی قد ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما
تمسکتم بهما کتاب الله واهل بیتی

وہاں پر موجود تمام افراد نے کہا: جی ہاں، ہم تصدیق کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے یہ کلمات ارشاد فرمائے تھے۔ (کتاب سلیم، ص۱۹۷)

حدیث نمبر 30 سلیم بن قیسؒ لکھتے ہیں کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے طلحہ سے فرمایا تھا: میرے لیے رسولؐ خدا نے یہ فرمایا تھا:

انت منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر النبوة
"تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی سوائے نبوت کے"۔

کیا تم یہ نہیں جانتے کہ خلافت نبوت کے علاوہ چیز ہے اور اگر نبوت کے علاوہ مجھے کوئی اور منصب حاصل نہ ہوتا تو رسولؐ خدا اس کا بھی استثنا کرتے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا:

انی ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما

Presented by Ziaraat.Com

کتاب اللّٰہ وعترتی لا تقدموهم ولا تتخلفوا عنهم ولا تعلموهم فانهم اعلم منکم (کتاب سلیم، ص۲۰۴)

حدیث نمبر 31 سلیم بن قیسؒ لکھتے ہیں کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں، پھر غدیرِ خم میں پھر آپؐ نے اپنی زندگی کے آخری دن یہ ارشاد فرمایا:

قد ترکت فیکم امرین ......

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک ان سے وابستہ رہو گے گمراہی سے محفوظ رہو گے اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری اہلِ بیتؑ۔ لطیف وخبیر خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، جب تک ان دو انگلیوں کی طرح سے پیوستہ ہو کر میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں''۔

یہ کہہ کر آپؐ نے اپنی انگلیاں ملائیں، پھر فرمایا کہ ان دونوں سے تمسک رکھو، تم نہ تو گمراہ ہو گے اور نہ ہی کہیں لغزش میں مبتلا ہو گے۔ ان سے نہ تو آگے ہونا اور نہ پیچھے ہونا اور انہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا۔ وہ تم سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ (کتاب سلیم، ص ۲۰۸)

حدیث نمبر 32 ابن ماہیار اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم اور قرآن ہی ثقلین ہیں۔

زرارہؒ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا: سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَا الثَّقَلٰنِ (الرحمٰن:۳۱) کی آیت مجیدہ میں لفظ ثقلان سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے اللہ کی کتاب اور ہم مراد ہیں۔ (تاویل الآیات، ج ۲، ص ۶۳۷، حدیث ۱۷-۱۸)

حدیث نمبر 33 ابن ماہیار نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے

Presented by Ziaraat.Com

روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی تارک فیکم الثقلین احدھما اکبر من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السمآء الی الارض وعترتی اھل بیتی لن یفترقا حتٰی یردا علی الحوض

ابن ماہیار لکھتے ہیں: کتاب اللہ اور عترتِ رسول کو ان کی عظمت اور جلالتِ قدر کی بنا پر ثقلین کہا گیا ہے۔ (تاویل الآیات، ج ۲، ص ۶۳۸، حدیث ۱۹)

حدیث نمبر 34 طبرسی نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت پیغمبر اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ''مسجد خیف'' میں خطبہ دیا اور اس خطبہ میں آپؐ نے فرمایا:

''لوگو! علیؑ اور میری ذُریت کے پاکیزہ افراد ثقلِ اصغر ہیں جب کہ قرآن مجید ثقلِ اکبر ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی فضیلت کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ ایک دوسرے کے موافق ہیں اور جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں اس وقت تک یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔ وہ مخلوقِ خدا میں اللہ کے امین ہیں۔ زمین پر خدا کی طرف سے مقرر کردہ حاکم ہیں۔

لوگو! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے اور کیا میں نے تمہیں رب کا فرمان سنا دیا ہے؟

لوگو! سنو! میں نے تمہیں خدا کے حکم کے تحت بتایا ہے کہ میرے بھائی کے علاوہ کوئی دوسرا امیر المومنین نہیں ہے اور اس کے علاوہ مومنین کی امارت کسی دوسرے کو زیب بھی نہیں دیتی''۔ (الاحتجاج، ج ۱، ص ۷۷-۷)

آنحضرتؐ کے اس خطبہ کو ابن الفارسی نے روضۃ الواعظین میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی زبانی بھی نقل کیا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ (روضۃ الواعظین، ص ۹۴)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 35 احتجاج طبرسی میں مرقوم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرض الموت میں فضل بن عباس اور اپنے ایک غلام جس کا نام ثوبان تھا، کا سہارا لے کر مسجد میں گئے اور نماز پڑھائی۔ وہاں سے واپس آئے تو آپؐ نے غلام سے کہا کہ تم دروازے پر بیٹھ جاؤ اور انصار میرے پاس آنا چاہیں تو انہیں آنے دینا۔ پھر آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ اتنے میں انصار آئے۔ انہوں نے آپؐ کے غلام سے کہا کہ ہمارے لیے اجازت طلب کرو۔

غلام نے کہا: آپؐ اس وقت غشی میں ہیں اور آپؐ کے پاس آپ کی بیویاں ہیں۔ یہ سن کر انصار رونے لگے۔ رسولؐ خدا نے اُن کے رونے کی صدائیں سنیں تو فرمایا: یہ کون لوگ رو رہے ہیں؟

آپ کو بتایا گیا کہ باہر دروازے پر انصار رو رہے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: میرے اہلِ بیتؑ میں سے یہاں اس وقت کون موجود ہے؟

آپ کو بتایا گیا کہ اس وقت علیؑ و عباسؓ موجود ہیں۔ آپؐ نے انہیں بلایا اور ان کے کندھوں کا سہارا لے کر مسجد میں آئے اور مسجد کے ستون کا سہارا لیا۔ لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا:

"لوگو! ہر نبی موت کے وقت کچھ نہ کچھ ترکہ چھوڑ کر جاتا ہے اور میں تمہارے درمیان دو گرانقدر وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب اور میری اہلِ بیتؑ۔ جو اِن کو ضائع کرے تو خدا اسے ضائع کرے گا۔

آگاہ رہو! انصار میرے لیے چھوٹی اولاد کی مانند ہیں۔ ان کے نیکوکار کی نیکی کو قبول کرنا اور ان کے گناہ گار سے درگزر کرنا۔

(احتجاج طبرسی، ج۱، ص۹۰)

حدیث نمبر 36 سلیم بن قیس راوی ہیں کہ میں اور حنش بن معتمر مکہ میں تھے۔ ہم نے دیکھا کہ ابوذرؓ اُٹھے اور اُنہوں نے بیت اللہ کے دروازے کی زنجیر پکڑی

Presented by Ziaraat.Com

اور بلند آواز سے حجاج سے مخاطب ہوئے اور فرمایا:

اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا تو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ میں جندب بن جنادہ ہوں۔ میں ابوذر غفاریؓ ہوں۔ میں نے تمہارے نبی اکرمؐ سے یہ سنا، آپ فرماتے تھے:

ان مثل اهل بیتی کمثل سفینة نوح فی قومه من رکبها نجا ومن ترکها غرق ومثل باب حطة فی بنی اسرائیل

ایها الناس! انی قد سمعت نبیکم یقول: انی قد ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله واهل بیتی ......الی آخر الحدیث (کتاب سلیم، ص ۴۵۷)

میری اہلِ بیتؑ کشتی نوحؑ کی مانند ہے جو اُس پر سوار ہوا اُس نے نجات پائی اور جس نے اُسے چھوڑا وہ غرق ہوا۔ میری اہلِ بیتؑ کی مثال وہی ہے جو بنی اسرائیل میں بابِ حطہ کی تھی"۔

حدیث نمبر 37 ابوعلی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا:

ایها الناس! انی قد ترکت فیکم حبلین ان اخذتم بهما لن تضلوا من بعدی احدهما اکبر من الاخر کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی الا وانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض

"ایها الناس! میں تمہارے درمیان دو رسیاں چھوڑ کر جا رہا ہوں، تم جب تک ان کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب وہ رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ آگاہ رہو یہ دونوں ایک

Presented by Ziaraat.Com

دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ
آ جائیں"۔ (تفسیر مجمع البیان، ج ۲، ص ۳۵۶)

حدیث نمبر 38 تفسیر قمی میں حضرت ابوذر غفاری سے منقول ہے کہ جب يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (آل عمران:۱۰۶-۱۰۷) (جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے، وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے تو اُن سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا تھا۔ اب اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا ذائقہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے) کی آیتِ مجیدہ نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے فرمایا:

قیامت کے دن میری اُمت پانچ پرچموں کے ساتھ میرے پاس آئے گی: ایک پرچم اس اُمت کے بچھڑے کے ہاتھ میں ہوگا۔ میں ان سے پوچھوں گا کہ میرے بعد تم نے ثقلین (قرآن وعترتؑ) کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟

وہ کہیں گے کہ ثقلِ اکبر میں ہم نے (معنوی) تحریف کی تھی اور اُسے پسِ پشت پھینک دیا تھا اور ثقلِ اصغر سے ہم نے عداوت رکھی تھی اور ان پر ظلم کیا تھا۔

میں ان سے کہوں گا کہ دوزخ میں چلے جاؤ تم ہمیشہ پیاسے رہو اور تمہارے چہرے سیاہ ہوں گے۔ پھر اس اُمت کا فرعون پرچم لے کر آئے گا۔ میں ان سے پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کیا تھا؟

وہ کہیں گے: ثقلِ اکبر میں ہم نے (معنوی) تحریف کی تھی اور اُسے پھاڑ دیا تھا اور ہم نے اس کی مخالفت کی تھی اور ثقلِ اصغر سے ہم نے دشمنی رکھی تھی اور ان سے جنگ کی تھی۔

میں کہوں گا کہ تم بھی دوزخ میں جاؤ تم ہمیشہ پیاسے رہو گے اور تمہارے چہرے سیاہ ہوں گے۔ پھر اس اُمت کا سامری پرچم لے کر میرے پاس آئے گا۔ میں ان سے

Presented by Ziaraat.Com

پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کیا تھا؟

وہ کہیں گے کہ ثقلِ اکبر کی ہم نے نافرمانی کی تھی اور اسے چھوڑ دیا تھا اور ثقلِ اصغر کو بے یار و مددگار کر دیا تھا اور اسے ہم نے ضائع کیا تھا۔ میں ان سے کہوں گا کہ تم دوزخ میں جاؤ تم ہمیشہ پیاسے رہو گے اور تمہارے چہرے سیاہ ہوں گے۔

پھر خوارج کا پہلا فرد ذوالثدیہ پرچم لے کر میرے پاس آئے گا، میں ان سے پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کیا تھا؟

وہ کہیں گے کہ ہم نے قرآن کو پھاڑ ڈالا تھا اور اس سے بری ہو گئے تھے اور عترت سے ہم نے جنگ کی تھی اور اسے قتل کیا تھا۔

میں ان سے کہوں گا کہ تم دوزخ میں جاؤ جہاں تم ہمیشہ پیاسے رہو گے اور تمہارے چہرے سیاہ ہوں گے۔

پھر امام المتقین، سید المسلمین، قائد الغر المحجلین اور وصی رسولؐ رب العالمین پرچم لے کر میرے پاس آئے گا۔ میں زیرِ پرچم افراد سے پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کیا تھا؟

وہ کہیں گے کہ ہم نے قرآن کی اتباع کی تھی اور اطاعت کی تھی اور ہم نے اہلِ بیتؑ کے فرمان کو تسلیم کیا تھا اور ان سے دوستی رکھی تھی اور ہم نے ان کی مدد کی تھی اور اسی وجہ سے ہمارے خون بہائے گئے تھے۔

میں کہوں گا کہ تم لوگ جنت میں جاؤ جہاں تمہیں ہمیشہ کی سیرابی نصیب ہوگی اور تمہارے چہرے سفید ہوں گے۔

پھر آنحضرتؐ نے يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ ...... کی آیت تلاوت فرمائی۔

حدیث نمبر 39 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت ابوذرؓ سے اسی مفہوم کی ایک اور روایت نقل کی ہے۔ (الخصال، ص ۴۵۷، حدیث ۲)

حدیث نمبر 40 سید ابن طاؤس نے طرائف میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زبانی یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ

Presented by Ziaraat.Com

وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپؐ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: اے گروہِ انصار! اب جدائی کے لمحات قریب آ چکے ہیں، مجھے بلاوا آ چکا ہے اور میں دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کر چکا ہوں، تم لوگوں نے اچھی ہمسائیگی کا ثبوت دیا اور تم نے بہترین طریقہ سے ہماری مدد کی، تم نے اس راہ میں اپنی دولت خرچ کی اور ہمارے لیے رہائش فراہم کی۔ تم نے اسلام کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی مکمل جزا دے گا۔ اب ایک بات رہ گئی ہے اور تمام وفاداریوں کا اسی پر اختتام ہے اور میں ان میں ایک بال برابر فرق کا بھی قائل نہیں ہوں جو اُن دو میں سے ایک پر عمل کرے اور دوسری کو چھوڑ دے تو وہ یہ سمجھے کہ اس نے پہلی چیز پر بھی عمل نہیں کیا۔

انصار نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم پر آپؐ نے شفقت کی ہے اور آج ہمیں جتنی بھی نعمات میسر ہیں وہ سب آپؐ کے دم قدم سے ہیں۔ اب آپؐ ان دو چیزوں کی وضاحت فرمائیں جن پر نجات کا دارومدار ہے۔

آپؐ نے فرمایا: وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری اہلِ بیتؑ۔ کتاب قرآن ہے۔ اس میں حجت ہے، نور ہے اور بُرہان ہے۔ اللہ کا کلام ہمیشہ تر و تازہ رہے گا۔ قرآن شاہد ہے، حاکم ہے، عادل ہے، قرآن میں حلال و حرام اور احکام کا بیان ہے۔ قرآن بہت سے لوگوں سے جھگڑا کرے گا اور ان کے پاؤں صراط سے پھسل جائیں گے۔

اے گروہِ انصار! میری اہلِ بیتؑ کا خیال رکھ کر مجھے یاد کرنا۔ لطیف و خبیر خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ قرآن و اہلِ بیتؑ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں۔

آگاہ رہو! اسلام ایک چھت ہے جو کہ ایک اساس پر قائم ہے اگر کوئی چھت اساس کے بغیر کھڑی ہو تو وہ گر جاتی ہے۔

اے لوگو! اسلام کی بنیاد کو اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (فاطر:۱۰) کی آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ عملِ صالح ولی الامر امام کی اطاعت اور خدا کی رسی سے وابستگی کا دوسرا نام ہے۔ کیا تم نے سمجھ لیا؟

Presented by Ziaraat.Com

تمہیں خدا کا واسطہ! میری اہلِ بیتؑ کا خاص خیال رکھنا وہ اندھیروں میں چراغ ہیں۔ وہ علم کے معاون ہیں، حکمتوں کے سرچشمے ہیں اور ملائکہ کی آمدورفت کا مقام ہیں۔ میرے وصی، میرے امین اور میرے وارث کا تعلق بھی اہلِ بیتؑ سے ہے اور اسے مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ کیا میں نے تم تک اپنا پیغام پہنچا دیا ہے؟

اے گروہِ انصار! خدا اور رسولؐ کے عہد پر قائم رہنا ورنہ تم پر ذلت چھا جائے گی۔

اے انصار! خوب سن لو! فاطمہؑ کا دروازہ میرا دروازہ ہے۔ اس کا گھر میرا گھر ہے جس نے اس کی بے ادبی کی اس نے حجابِ خداوندی کی بے ادبی کی۔

راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت امام موسیٰ کاظم ان الفاظ پر پہنچے تو آپؑ کی ہچکی بندھ گئی اور رو رو کر آپؑ نے کہا: خدا کی قسم! حجابِ خداوندی کی بے ادبی کی گئی۔ (آپؑ نے تین بار ان جملوں کا تکرار کیا)۔ (بحار الانوار، ج ۲۲، ص ۴۷۷، حدیث ۲۷)

وضاحت: یہ حدیث سید ابن طاؤس کی کتاب ''طرائف'' میں ہمیں کہیں دکھائی نہیں دی البتہ کتاب الطرف میں یہ روایت موجود ہے۔

حدیث نمبر 41 سید ابن طاؤس کتاب الطرف میں لکھتے ہیں کہ عیسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے مرض الموت میں حضرت ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ اس کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ لوگ کہتے ہیں حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ادھر تم بھی بال کی کھال اُتارنے والے شخص ہو اور حقیقت کے انکشاف تک اس میں بحث کرتے رہتے ہو۔

عیسیٰ نے کہا: مولاؑ! اگر میں آپؑ سے نہ پوچھوں تو بھلا کس سے پوچھوں۔ میں آپؑ کی طرف اس لیے رجوع کرتا ہوں کہ گمراہی سے بچ جاؤں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اچھا سنو! اصل بات یہ ہے کہ جب پیغمبرؐ خدا کی طبیعت

Presented by Ziaraat.Com

سخت ناساز ہوئی تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور آپؐ نے ان کی آغوش میں اپنا سر رکھا۔ اس دوران آپؐ پر غشی طاری ہوئی اور آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ ادھر نماز کا وقت ہوا، اذان بلند ہوئی۔ بی بی عائشہ نے حضرت عمر کو بلا کر کہا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

حضرت عمر نے کہا: آپ کے والد مجھ سے زیادہ استحقاق رکھتے ہیں۔

بی بی نے کہا: تم نے سچ کہا لیکن وہ نرم دل انسان ہیں کہیں لوگ ان سے لڑ نہ پڑیں، لہٰذا آپ ہی نماز پڑھائیں۔

حضرت عمر نے کہا: نماز تو وہی پڑھائیں گے، میں ان کی مدد کے لیے موجود رہوں گا۔

بی بی نے کہا: حضرت محمدؐ اس وقت بے ہوش ہیں اور امید ہے کہ وہ جلدی سے ہوش میں نہیں آئیں گے۔ علیؑ ان کے ساتھ مصروف ہے وہ انہیں تنہا نہیں چھوڑے گا اور اگر تم لوگوں نے جلدی نہ کی اور نبیؐ ہوش میں آ گئے تو وہ علیؑ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں گے۔ میں نے رات ان کی گفتگو سنی تھی۔ نبیؐ نے گفتگو کے آخر میں نماز نماز کے الفاظ کہے تھے۔

چنانچہ اس منصوبہ کے تحت حضرت ابوبکر نماز پڑھانے کے لیے مصلّٰی پر آئے۔ لوگوں نے یہ سمجھا کہ شاید رسولؐ خدا نے اُنہیں حکم دیا ہوگا۔ ابھی نماز تمام نہ ہوئی تھی کہ آنحضرت کو ہوش آ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: عباسؓ کو بلاؤ۔ عباسؓ آئے۔ اُنہوں نے اور حضرت علیؑ نے رسولؐ خدا کو سہارا دیا اور مسجد میں لے آئے۔

نماز پڑھانے والا شخص پیچھے ہٹ گیا۔ آپؐ نے خود ہی نماز پڑھائی۔ پھر آپ کو اُٹھا کر منبر پر لایا گیا۔ اس وقت تمام اہلِ مدینہ مسجد میں آ گئے۔ حد یہ ہے کہ پردہ نشین عورتیں بھی گھروں کو چھوڑ کر مسجد میں آ گئیں اور ہر طرف سے گریہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔

آپؐ تھوڑا سا خطبہ دیتے تھے پھر کمزوری کی وجہ سے خاموش ہو جاتے تھے۔ آپؐ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

"اے گروہ مہاجرین وانصار! جو یہاں موجود ہے وہ میرا پیغام غائب تک پہنچائے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب چھوڑ کر جا رہا

Presented by Ziaraat.Com

ہوں۔ اس میں نور، ہدایت اور بیان ہے۔ اللہ نے اس میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ میری طرف سے یہ کتاب تم پر حجت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں تمہارے درمیان دین کا بہت بڑا پرچم اور نور ہدایت علی بن ابی طالبؑ کو چھوڑ کر جارہا ہوں۔ وہ خدا کی رسی ہے اس سے وابستگی اختیار کرو اور اس سے جدا نہ ہونا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا (آل عمران: ۱۰۳)

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے مل کر تھام لو اور تفرقہ میں مت پڑو۔ اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہوئی ہے۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ خدا نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کی اور تم اس کی نعمت کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی بن گئے"۔

ایھا الناس! علیؑ آج اور کل کے لیے خدا کا خزانہ ہے۔ جو اس سے دوستی اور محبت رکھے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ اس نے خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا ہے اور اپنے فرض کو ادا کیا ہے اور جس نے اس سے عداوت رکھی تو قیامت کے دن وہ شخص اندھا اور بہرا بن کر اُٹھے گا، خدا کے حضور اس کا کوئی عذر باقی نہ ہوگا۔

اے لوگو! خیال رکھنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم تو مالدار بن کر آؤ اور میرے اہلِ بیتؑ پراگندہ مُو اور غبار آلود چہروں کے ساتھ آئیں اور وہ مقہور ومظلوم بن کر میرے سامنے پیش ہوں۔ تمہاری موجودگی میں ان کا خون نہیں بہنا چاہیے۔ میرے بعد گمراہی اور شورش کی بیعتوں میں مت الجھنا۔ اہلِ بیتؑ پر ظلم وستم کرنے والوں کی نشانیاں موجود ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

خدا نے ان کے مجھے نام بتائے ہیں، میں انہیں ان کے ناموں اور نشانیوں سے جانتا ہوں۔ میں نے تم تک خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے لیکن تم نادان قوم ہو۔

خبردار! میرے بعد کافر اور مرتد نہ بننا اور معرفت کے بغیر قرآن کی تاویل نہ کرنا اور اپنی خواہشات کی وجہ سے بدعتیں ایجاد نہ کرنا۔ ہر بات اور ہر طریقہ جو قرآن کے خلاف ہو وہ باطل اور مردود ہے۔

قرآن کتاب ہدایت ہے اور میرے بعد قرآن کی دعوت دینے والا وہ ہے جو میرا جانشین ہے۔ وہ میرے علم و حکمت کا وارث ہے اور وہ میری سیرت کے ظاہر و باطن کا وارث ہے اور وہ انبیائے ماسبق کا وارث ہے۔ خبردار! خیال رکھنا میں بھی وارث ہوں اور میرا بھی وارث ہے۔ میری میراث کے متعلق اپنے من مانے فیصلے مسلط نہ کرنا۔

اے لوگو! تمہیں خدا کا واسطہ، میری اہلِ بیتؑ کا خاص خیال رکھو۔

میرے اہلِ بیتؑ ارکانِ دین ہیں اور وہ تاریکیوں میں چراغ ہیں اور وہ معدنِ علم ہیں۔ علیؑ میرا بھائی ہے اور وہ میرا وارث ہے اور میرا وزیر اور امین ہے۔ اور میرے بعد میرے معاملات کو جاری رکھنے والا ہے۔ میری سنت کے مطابق میرے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ وہ میری سنت کے مطابق جنگ کرے گا۔ وہ اول المومنین ہے اور میری زندگی کے آخری لمحات تک کا میرا ساتھی ہے اور وہ قیامت کے دن مجھ سے سب سے پہلے ملنے والا ہے جو یہاں موجود ہے وہ غائب تک میرا یہ پیغام پہنچا دے۔

خبردار! جو کسی بڑے صاحب علم کی موجودگی میں اُمت کا امام بن جائے تو اس نے کفر کیا۔ لوگو! اگر کسی نے مجھ سے قصاص لینا ہو تو میں حاضر ہوں اور جس کے ساتھ میں نے کوئی وعدہ کیا ہو تو میرے بعد

Presented by Ziaraat.Com

وہ علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس جائے۔ علیؑ ان کا ضامن ہے۔ وہ میرے تمام وعدے پورے کرے گا۔ (بحارالانوار، ج ۲۲، ص ۴۸۷، حدیث ۳۱۔ خصائص الائمہ للرضی، ص ۴۳۔ مجمع النورین، ص ۶۷)

حدیث نمبر 42 محمد بن یعقوب نے اپنی اسناد سے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُم (النساء:۵۹) کی آیت کے متعلق سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ ''اولی الامر'' سے حضرت علیؑ اور حسنین کریمینؑ مراد ہیں۔

میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہی بات ہوتی تو اللہ نے علیؑ اور اُس کی اہلِ بیتؑ کا نام قرآن میں بیان کیوں نہیں کیا؟

آپؑ نے فرمایا: ان لوگوں کو یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پر نماز کا حکم نازل کیا، لیکن اس نے قرآن میں یہ نہیں بتایا کہ فجر کی کتنی رکعات ہیں اور ظہر وعصر اور مغرب وعشا کی کتنی رکعات فرض ہیں۔ اس کی وضاحت رسولؐ خدا نے فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں زکوٰۃ کا حکم دیا، لیکن یہ نہ بتایا کہ چالیس درہم میں ایک درہم فرض ہے۔ زکوٰۃ کا نصاب رسولؐ خدا نے بیان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حج کا حکم دیا لیکن یہ نہیں بتایا کہ بیت اللہ کے گرد سات چکر لگاؤ۔ رسولؐ خدا نے ہی اس کی وضاحت کی۔ اسی طرح سے اللہ نے ''اُولی الامر'' کی اطاعت کا حکم دیا۔ رسولؐ خدا نے اس کی وضاحت کی اور فرمایا کہ یہ علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

رسولؐ خدا نے اعلان کیا: من كنت مولاه فعلي مولاه ''جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے''۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی کتاب اور اپنی اہلِ بیتؑ کے متعلق وصیت کرتا ہوں۔ میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ ان کو ایک دوسرے سے جدا نہ کرے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پر آ پہنچیں۔ چنانچہ خدا نے میری دعا قبول کی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ نے فرمایا: لوگو! انہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا وہ تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ تمہیں کبھی بھی ہدایت کے دروازے سے نکال کر گمراہی کے دروازے میں داخل نہیں کریں گے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر رسولؐ خدا خاموش رہتے اور اپنی اہل بیتؑ کا تعارف نہ کراتے تو فلاں فلاں لوگوں کی نسل اہلِ بیتؑ رسول ہونے کا دعویٰ کر دیتی۔ جب اللہ تعالیٰ نے آیتِ تطہیر نازل فرمائی تو رسولؐ خدا نے علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ اور حسین علیہم السلام کو طلب کیا اور حضرت اُم سلمیٰؓ کے گھر میں انہیں چادر میں داخل کیا، پھر آپؐ نے فرمایا: خدایا! ہر نبی کے لیے اہل اور ثقل ہوتی ہے اور یہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔

اس وقت بی بی اُم سلمیٰؓ نے کہا کہ کیا میں آپؐ کی اہلِ میں سے نہیں ہوں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: تو بھلائی پر ہے جب کہ یہ میرے اہلِ بیتؑ اور میرا ثقل ہیں۔

رسولؐ خدا کی وفات کے بعد حضرت امیر المومنین آپؐ کے جانشین تھے اور رسولؐ خدا نے ان کے متعلق بہت زیادہ احادیث بھی ارشاد فرمائی تھیں لیکن اس کے باوجود انہیں یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ حسنؑ و حسینؑ کے بجائے محمد بن حنفیہ اور حضرت عباسؓ کی امامت کا اعلان کر سکیں۔ بفرضِ محال اگر آپ ایسا کرتے تو حسنین کریمینؑ اپنے والد سے عرض کرتے کہ اللہ نے ہماری امامت کو بھی اسی طرح سے نازل کیا ہے جیسا کہ اس نے آپؑ کی امامت کو نازل کیا ہے اور اللہ نے ہماری اطاعت کا بھی اسی طرح سے حکم دیا ہے جیسا کہ اس نے آپؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اور رسولؐ خدا نے ہمارے متعلق بھی وہی تبلیغ کی ہے جو انہوں نے آپؑ کے متعلق تبلیغ کی ہے۔ اور خدا نے آیتِ تطہیر جس طرح سے آپؑ کے متعلق نازل کی ہے ویسا ہی ہمارے متعلق نازل کی ہے۔ اسی لیے آپؑ کو یہ حق نہیں ہے کہ آپ ہماری بجائے کسی اور بیٹے کی امامت کا اعلان کریں۔

حضرت علیؑ کے بعد امام حسن علیہ السلام بڑے فرزند تھے اسی لیے وہ امام بنے۔ انہیں بھی یہ حق نہیں تھا کہ وہ اپنی اولاد کو اس میں شامل کرتے۔ اگر بفرضِ محال وہ ایسا کرتے تو امام حسین علیہ السلام کو احتجاج کا حق حاصل ہوتا اور جب آیت اُولی الامر کے تحت امام

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ کو امامت ملی تو پھر اس کے بعد اولی الارحام بعضھم اولیٰ ببعض کی آیتِ مجیدہ کی تاویل شروع ہوئی، لہٰذا امام حسینؑ کی شہادت کے بعد علی بن الحسینؑ امام بنے۔ پھر علی بن الحسینؑ کے بعد ان کے فرزند محمدؑ بن علیؑ منصبِ امامت پر فائز ہوئے۔

اللہ نے اہلِ بیتؑ سے "رجس" کو دُور رکھا ہے اور رجس سے مراد شک ہے۔ ہم اپنے رب کے متعلق کبھی شک نہیں کرتے۔ (اصول کافی، ص ۲۸۸، ج ۱، حدیث اول)

حدیث نمبر 43 کلینیؒ مرحوم نے اپنی اسناد سے علی الحلبی کی وساطت سے ابوبصیر سے یہی حدیث نقل کی ہے۔ (مصدر سابق)

حدیث نمبر 44 کلینیؒ مرحوم نے اپنی اسناد سے ابوالجارود سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: قیامت کے دن میں عزیز و جبار خدا کے حضور پیش ہوں گا۔ پھر قرآن پھر میری اہلِ بیتؑ پیش ہوگی۔ پھر میری اُمت خدا کے حضور پیش ہوگی۔ اس وقت میں اپنی اُمت سے پوچھوں گا کہ تم نے قرآن اور میری اہلِ بیتؑ سے کیا سلوک کیا تھا؟ (اُصولِ کافی، ج ۲، ص ۶۰۰، حدیث ۴)

حدیث نمبر 45 محمد بن حسن صفار نے اپنی اسناد سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رسولِؐ خدا کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت کے دن خدا کے حضور سب سے پہلے میں پیش ہوں گا۔ پھر میرے پاس اللہ کی کتاب وارد ہوگی۔ اس وقت اُمت کو روک دیا جائے گا اور خدا ان سے پوچھے گا کہ تم نے میری کتاب اور اپنے نبی کی اہلِ بیتؑ سے کیا سلوک کیا تھا؟ (بصائر الدرجات، ص ۴۳۲، باب ۸۷)

بصائر کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ رسولِؐ خدا نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن سب سے پہلے خدا کی خدمت میں جاؤں گا۔ پھر قرآن و اہلِ بیتؑ میرے پاس آئیں گے۔ پھر میری اُمت میرے پاس آئے گی۔ میں ان سے کہوں گا کہ تم نے اللہ کی کتاب اور اپنے نبیؐ کی اہلِ بیتؑ سے بہت برا سلوک کیا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 46 شیخ مفیدؒ "ارشاد" میں لکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! میں تم سے پہلے جاؤں گا اور تم حوض پر میرے پاس آؤ گے۔ اس وقت میں تم سے پوچھوں گا کہ تم نے ثقلین سے کیا سلوک کیا تھا؟

مجھے لطیف وخبیر خدا نے خبر دی ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں اور میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی، خدا نے میری دعا کو قبول کیا ہے۔ میں انہیں تمہارے درمیان چھوڑے جا رہا ہوں اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیتؑ۔ ان سے سبقت نہ کرنا ورنہ دین سے نکل جاؤ گے۔ ان سے پیچھے نہ رہنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور انہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا وہ تم سے زیادہ عالم ہیں۔ (الارشاد، ج۱، ص۱۸۰)

حدیث نمبر 47 شیخ مفیدؒ لکھتے ہیں: خدا نے رسولؐ خدا کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ علیؑ کی خلافت کا اعلان کریں، لیکن اللہ نے اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں کیا تھا۔ پھر جب رسول اکرمؐ مقامِ غدیرِ خم پر پہنچے تو خدا کی مصلحت کا یہ تقاضا ہوا کہ ولایتِ علیؑ کا اعلان اسی جگہ پر کرنا چاہیے کیونکہ وہ ایک چوراہا تھا جہاں سے مختلف علاقوں کو راستے جاتے تھے۔

خدا نے دیکھا کہ اگر یہ اہم اعلان یہاں نہ ہوا تو یہاں سے بہت سے قافلے ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔ پھر اعلان غیر مؤثر ہو جائے گا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ پر يَآيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (المائدہ:۶۷) کی آیتِ مجیدہ نازل کی اور آپ کو ولایتِ امیر المومنینؑ کا تاکیدی حکم دیا اور فرمایا کہ اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو آپؐ نے خدا کا پیغام پہنچایا ہی نہیں ہے۔ اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

رسولؐ خدا نے غدیرِ خم میں قیام کیا۔ دن بہت گرم تھا۔ لوگوں نے اپنی چادریں پاؤں کے نیچے رکھی ہوئی تھیں۔ لوگ جمع ہوئے، آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے علیؑ کو بلایا اور انہیں اپنی دائیں جانب کھڑا کیا۔ آپؐ نے خطبہ کا آغاز حمد وثنا سے کیا۔ پھر

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ نے وعظ و نصیحت کی اور لوگوں کو اپنی وفات کی خبر دی اور فرمایا کہ میرا بلاوا آ چکا ہے اور میں اس پر عنقریب لبیک کہوں گا۔ میری روانگی کا وقت آ چکا ہے اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے اس سے وابستگی رکھی تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ اس کے بعد شیخ مفیدؒ نے غدیرِخم کا پورا واقعہ نقل کیا۔ (الارشاد، ج۱، ص۱۷۶)

ابوعلی طبرسی نے اعلام الوریٰ میں بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ (اعلام الوریٰ، ص ۲۶۲)

حدیث نمبر 48 کتاب الاربعین میں مرقوم ہے کہ اُم المومنین اُم سلمیٰؓ نے فرمایا کہ میں نے رسولِؐ خدا سے سنا:

علی مع القراٰن والقراٰن معه لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض

علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن اُس کے ساتھ ہے، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں"۔ (الاربعون حدیثا، ابن بابویہ، ص ۷۳، حدیث ۴۰۔ مستدرك الصحيحين، ج۳، ص۱۲۴)

حدیث نمبر 49 ابن شہرآشوب مناقب میں لکھتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی مرتے وقت کچھ نہ کچھ ترکہ چھوڑ جاتا ہے جب کہ میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اور وہ ہیں: اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ (مناقب آل ابی طالب، ج۱، ص۲۰۲)

حدیث نمبر 50 ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے اپنی اسناد سے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ ایک شخص امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: مولاؑ! یہ

Presented by Ziaraat.Com

بتائیں کہ وہ کم از کم حد کیا ہے جس سے بندہ مومن بن جاتا ہے اور کم از کم حد کیا ہے جس سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور وہ کم از کم حد کیا ہے جس سے بندہ گمراہ ہو جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر سوال کیا ہے تو جواب بھی سمجھ لے۔ مومن بننے کے لیے کم از کم حد یہ ہے کہ اللہ کسی کو اپنی ذات پاک کا تعارف کرا دے اور وہ اس کی اطاعت کا اقرار کر لے اور اسے اپنے نبی کا تعارف کرائے۔ وہ نبی کی اطاعت کا اقرار کرے اور اسے زمین پر اپنے مقرر کردہ امام اور حجت اور مخلوق پر گواہ شخصیت کا تعارف کرا دے اور بندہ اس کی اطاعت کا اقرار کرے ایسا شخص مومن بن جاتا ہے۔

سلیم کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: مولاؑ! جو کچھ آپؑ نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص ان اطاعتوں کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے جاہل ہو تو کیا پھر بھی وہ مومن کہلائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، اگر وہ حکم کی اطاعت کرے اور جس چیز سے روکا جائے رُک جائے تو وہ مومن ہوگا۔

کافر بننے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ کوئی شخص خدا کی منع کردہ چیز کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ خدا نے اس کے بجالانے کا حکم دیا ہے اور اس کو اپنا دین بنا لے۔ ایسا شخص دراصل ابلیس کی عبادت کرتا ہے۔

گمراہ ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ انسان حجتِ خدا کو نہ پہچانے اور جسے خدا نے بندوں کا گواہ مقرر کیا ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اس کی معرفت سے عاری ہو۔ جب کہ اللہ نے حجتِ خدا کی ولایت کو فرض کیا ہے اور اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (المائدة:۹۵)

''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور جو تم میں صاحبانِ امر ہوں ان کی اطاعت کرو''۔

میں (سلیم بن قیس) نے عرض کیا: امیرالمومنینؑ! اس کی مزید وضاحت فرمائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

آپؑ نے فرمایا کہ ان کی معرفت واجب ہے جن کے متعلق رسولؐ خدا نے اپنی وفات کے دن یہ فرمایا تھا:

انی قد ترکت فیکم امرین لن تضلوا بعدی ما ان تمسکتم بھما کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی فان اللطیف الخبیر قد عھد الی انھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان سے تمسک رکھو گے میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ لطیف وخبیر خدا نے مجھ سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ ان سے تمسک رکھو گے تو پھسلنے سے بچ جاؤ گے اور گمراہ نہ ہو گے ان سے سبقت نہ کرنا، ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے"۔ (اُصولِ کافی، ج ۲، ص ۴۱۵، حدیث اول)

حدیث نمبر 51 نعمانی نے کتاب الغیبت میں اپنی اسناد سے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ ہم امیر المومنینؑ کے ساتھ صفین میں تھے۔ معاویہ کی طرف سے ابوالدرداء اور ابوہریرہ اس کے قاصد بن کر امیر المومنینؑ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ تک معاویہ کا پیغام پہنچایا۔ امیر المومنین نے ان سے فرمایا: کیا تم میرا پیغام بھی اس تک پہنچاؤ گے؟

انہوں نے کہا: جی ہاں۔

آپؑ نے انہیں مفصل جواب دیا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَ هُمْ رٰکِعُوْنَ (المائدہ:۵۵) کی آیت مجیدہ نازل فرمائی۔

اللہ نے اپنے حبیب کو حکم دیا کہ جس طرح سے انہوں نے نماز، زکوٰۃ اور حج کے

Presented by Ziaraat.Com

احکام بیان کیے ہیں، اس طرح سے وہ ولایت کو بھی بیان کریں۔

چنانچہ رسولؐ خدا جب مقامِ غدیرِ خم پر پہنچے تو آپؐ نے الصلاۃ الجامعۃ کی منادی کرائی اور آپؐ نے لوگوں کو نمازِ ظہر پڑھائی۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! اللہ میرا مولا ہے اور میں اہلِ ایمان کا مولا ہوں۔

ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ والی اللّٰہ من والاہ وعاد من عاداہ

''جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ خدا اُس سے دوستی رکھے جو اس سے دوستی رکھتا ہے اور خدا اس سے عداوت رکھے جو علیؑ سے عداوت رکھتا ہے''۔

اس وقت سلمانؓ نے اُٹھ کر کہا تھا: یارسولؐ اللہ! مولا ہونے کا کیا مطلب ہے؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا: جس کا میں اولیٰ بالتصرف ہوں اس کا علیؑ اولیٰ بالتصرف ہے۔

اس وقت اللہ نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:۳) (آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کی ہے اور تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا ہے؟) کی آیتِ مجیدہ نازل فرمائی۔

سلمانؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! یہ آیات علیؑ کے ساتھ مخصوص ہیں؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا: یہ آیات علیؑ اور اُس کے اوصیاء کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

سلمانؓ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ ان کے نام بتائیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: ان میں سے پہلا فرد علیؑ ہے جو کہ میرا وصی، وزیر، وارث اور اُمت میں میرا خلیفہ ہے اور میرے بعد ہر مومن مرد و عورت کا ولی ہے۔ پھر اس کی نسل سے گیارہ امام ہوں گے۔ پہلا میرا بیٹا حسنؑ ہے، پھر میرا بیٹا حسینؑ ہے۔ پھر نسلِ حسینؑ سے نو افراد یکے بعد دیگرے امام ہوں گے۔ وہ قرآن کے ساتھ ہوں گے اور قرآن ان کے ساتھ ہوگا اور نہ وہ قرآن سے جدا ہوں گے اور نہ قرآن اُن سے جدا ہوگا یہاں تک کہ میرے

Presented by Ziaraat.Com

پاس حوض پر پہنچ جائیں۔

اس وقت بارہ بدری صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آپؑ نے بالکل درست فرمایا، رسول اکرمؐ نے ایسا ہی فرمایا تھا۔ اس کے بعد ستر بدری صحابی اُٹھے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں خطبہ غدیر کے چیدہ نکات یاد تھے لیکن پورا خطبہ یاد نہ تھا۔ یہ بارہ صحابی ہم سے زیادہ ذہین ہیں اور ہم سے افضل ہیں۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا۔ سب انسانوں کا حافظہ یکساں نہیں ہوتا۔ کچھ افراد زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور کچھ کم ذہین ہوتے ہیں۔ (کتاب الغیبہ نعمانی، ص ۷۰)

حدیث نمبر 52 نعمانی نے اسناد سابق سے اسی حدیث کے تتمہ میں یہ لکھا ہے کہ بارہ میں سے چار صحابی ہیثم بن التیہان، ابوایوب، عمار اور خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین اُٹھے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اکرمؐ کے الفاظ آج بھی اچھی طرح سے یاد ہیں اس وقت آپ منبر پر کھڑے تھے اور علیؑ ان کی دائیں جانب کھڑے تھے اس وقت رسولؐ خدا نے یہ کلمات فرمائے تھے:

ایہاالناس! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے امام کے تقرر کا اعلان کروں جو کہ تمہارے درمیان میرا وصی ہے اور میرے بعد میرے خاندان اور میری اُمت میں میرا جانشین ہے اور وہ وہی ہے جس کی اطاعت کو اللہ نے اپنی کتاب میں تمام اہلِ ایمان پر فرض کیا ہے اور تمہیں اس کی ولایت کا حکم دیا ہے۔

میں نے خدا سے درخواست کی کہ مجھے اہلِ نفاق کی تکذیب اور طعنوں کا اندیشہ ہے۔ اللہ نے مجھے وعید فرمائی کہ اگر میں نے اس مسئلہ کی تبلیغ نہ کی تو وہ مجھے عذاب دے گا۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تمہیں نماز کا حکم دیا۔ میں نے تمہیں اس کی ادائیگی کا طریقہ سکھایا۔ اللہ نے تم پر زکوٰۃ، روزہ اور حج کو فرض کیا۔ میں نے تمہیں ان کے احکام و شرائط بتائے۔ اللہ نے تمہیں اپنی کتاب میں اس کی ولایت کا حکم دیا ہے اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آیت ولایت علیؑ اور اس کی اولاد کے لیے مخصوص ہے جن میں سے پہلا فرد میرا فرزند حسنؑ ہے، پھر حسینؑ ہے، پھر نسلِ حسینؑ سے تعلق رکھنے والے نو امام

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔ جب تک وہ میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں، وہ کتاب اللہ سے جدا نہ ہوں گے۔

اے لوگو! میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ میرے بعد تمہارا ملجا و ماویٰ کون ہے۔ میں نے تمہیں تمہارے ولی، امام اور ہادی کے متعلق بتا دیا ہے کہ وہ میرا بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔ تمہارے درمیان اسے وہی مقام حاصل ہے جو مجھے حاصل ہے اپنے دین کے لیے اس کی تقلید کرو اور اپنے تمام اُمور میں اس کی اطاعت کرو۔ خدا نے مجھے جو کچھ تعلیم دی ہے وہ تمام تر تعلیم اس کے پاس موجود ہے کیونکہ حکم خداوندی کے تحت میں نے اسے تعلیم دی ہے۔ تمہیں جو بھی پوچھنا ہو علیؑ سے اور اس کے اوصیاء سے پوچھو۔ علیؑ اور اس کے اوصیاء سے علم حاصل کرو۔ انہیں تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا، ان پر سبقت نہ کرنا، ان سے پیچھے نہ رہنا۔ وہ ہمیشہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔ نہ وہ حق سے جدا ہوں گے اور نہ حق ان سے جدا ہوگا۔ (کتاب الغیبۃ، ص ۷۲)

حدیث نمبر 53 نعمانی نے سند سابق کے ساتھ مزید لکھا: پھر حضرت علی علیہ السلام نے ابودرداء اور ابوہریرہ اور باقی لوگوں کے سامنے فرمایا: لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ جب اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ (الاحزاب: ۳۳) کی آیتِ مجیدہ نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے مجھے، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کی ایک چادر کے نیچے جمع کیا اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا:

خدایا! یہ میرا گوشت، میری عترت اور میرا اوزنی سامان اور میرے خواص اور میرے اہلِ بیتؑ ہیں۔ ان سے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھ اور انہیں ایسی طہارت عطا کر جیسا کہ طہارت کا حق ہے۔

اُم سلمیٰؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! اور میں بھی۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: تو بھلائی کی طرف ہے۔ یہ آیت میرے، میرے بھائی، میری بیٹی اور میرے فرزندان حسنؑ و حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے نو افراد کے لیے مخصوص ہے اس میں کوئی دوسرا شامل نہیں ہے۔

اس وقت حاضرین میں سے بہت سے افراد اُٹھے اور کہنے لگے: ہم گواہی دیتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں کہ ہم نے بی بی اُم سلمیٰؓ سے بھی یہ روایت سنی ہے۔ پھر ہم نے رسولؐ خدا سے پوچھا تھا تو انہوں نے بھی وہی کچھ کہا تھا جو اُم سلمیٰؓ نے بیان کیا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جب سورۂ حج کی یہ دو آیات نازل ہوئیں:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (الحج: ۷۷-۷۸)

''اے ایمان والو! تم رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو تا کہ تم کو کامیابی حاصل ہو سکے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اُس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چُن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ یہ دین تمہارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ہے۔ اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام ''مسلم'' رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی تمہارا یہی نام ہے تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر......''

اس وقت سلمانؓ نے کہا تھا: یارسولؐ اللہ! وہ لوگ کون ہیں جو تمام انسانوں پر گواہ ہوں گے اور آپ ان پر گواہ ہوں گے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا کہ وہ تیرہ انسان ہیں اور وہ میں ہوں اور میرا بھائی علیؑ ہے اور اس کے گیارہ فرزند ہیں۔

وہاں پر موجود صحابہ نے کہا کہ آپؑ نے بالکل سچ فرمایا۔ ہم نے یہ بات رسولؐ خدا سے سنی تھی۔ پھر امیرالمومنینؑ نے فرمایا: لوگو! تمہیں خدا کا واسطہ، مجھے بتاؤ کہ رسولؐ خدا نے

Presented by Ziaraat.Com

اپنے آخری خطبہ میں کیا یہ نہیں فرمایا تھا:

انی قد ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما ان تمسکتم بهما کتاب الله وعترتی اهل بیتی فان اللطیف الخبیر أخبرنی وعهد الی انهما لا یفترقان حتّٰی یردا علی الحوض

''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے تب تک گمراہی سے بچے رہو گے اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیتؑ۔لطیف وخبیر خدا نے مجھے خبر دی ہے اور مجھ سے عہد کیا ہے کہ یہ جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے''۔

اس وقت جماعت میں سے بارہ افراد کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے ساتھ ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ جب رسولؐ خدا نے یہ خطبہ دیا تھا تو حضرت عمر فاروق ہو کر اُٹھے تھے اور کہا تھا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ کی تمام اہل بیتؑ کا یہی شان ہے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: ''نہیں اس سے میرے اوصیاء مراد ہیں۔ان کا پہلا فرد میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وارث اور اُمت میں میرا جانشین اور میرے بعد تمام اہل ایمان کا ولی علی بن ابی طالبؑ ہے۔پھر اس کے بعد میرا یہ فرزند ہوگا۔(یہ کہہ کر آپؐ نے امام حسنؑ کی طرف اشارہ کیا)۔پھر اس کا وصی حسینؑ ہوگا۔(آپؐ نے یہ کہہ کر امام حسینؑ کی طرف اشارہ کیا) پھر اس کا وصی جو کہ علیؑ کا ہم نام ہوگا وہ امام ہوگا۔پھر اس کا وصی امام ہوگا جو کہ میرا ہم نام ہوگا۔پھر اس کی اولاد میں سے سات افراد یکے بعد دیگرے اُمت کے امام ہوں گے۔ یہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے جب تک حوض پر نہ آ جائیں۔خدا کی زمین پر یہ خدا کے گواہ ہوں گے اور مخلوقِ خدا پر اس کی حجت ہوں گے۔جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اُن کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی''۔

Presented by Ziaraat.Com

اس وقت ستر بدری صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ تمہارا احسان ہے، تم نے ہمیں بھولی ہوئی باتیں یاد دلائی ہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولؐ خدا سے یہ باتیں خود سنی تھیں۔

ابو ہریرہ اور ابوالدرداء نے یہ احادیث سنیں اور جا کر معاویہ کو یہ احادیث سنائیں۔

ابن بابویہ نے مذکورہ تینوں احادیث سلیم بن قیس کی زبانی کتاب الغیبۃ میں نقل کی ہیں۔

(کتاب الغیبۃ نعمانی، ص ۴۷۔ کمال الدین، ص ۲۷۹، حدیث ۲۵)

واضح رہے کہ کتاب کمال الدین کا ہی دوسرا نام کتاب الغیبۃ ہے۔

حدیث نمبر 54 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت ابوذرؓ کے غلام ابو ثابت سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے حضرت بی بی اُم سلمیٰؓ سے سنا کہ رسولؐ خدا نے مرض الموت کے دوران جب کہ آپؐ کا حجرہ اصحاب سے بھرا ہوا تھا، یہ فرمایا:

لوگو! بہت جلد میری روح قبض کر لی جائے گی اور مجھے یہاں سے لے جایا جائے گا اور میں تمہارا عذر ختم کرنے کے لیے یہ کہہ رہا ہوں کہ میں تمہارے درمیان اپنے رب کی کتاب اور اپنی عترت اہلِ بیتؑ کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

پھر آپؐ نے علیؑ کا بازو پکڑ کر بلند کیا اور کہا کہ یہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔ قرآن اور علیؑ دونوں میرے بابصیرت جانشین ہیں۔ یہ آپس میں نہ تو اختلاف کریں گے اور نہ ہی ایک دوسرے سے جدا ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ میں ان سے تمہارے طرزِ عمل کے متعلق سوال کروں گا۔ (امالی طوسی، ص ۴۷۸، مجلس ۱۷، حدیث ۱۴)

حدیث نمبر 55 شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا نے نمازِ فجر پڑھائی، پھر آپؐ نے روئے مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا:

لوگو! جسے سورج نہ ملے تو اسے چاند سے وابستگی رکھنی چاہیے اور جسے چاند نہ ملے تو اسے "فرقدین" (دو بڑے ستارے) سے وابستگی رکھنی چاہیے۔ یہ سنا تو میں، ابوایوب

Presented by Ziaraat.Com

انصاریؓ اور انس بن مالک کھڑے ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس تمثیل کی وضاحت فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور ہمیں آسمانی سیاروں کی مانند بنایا۔ جب ایک غائب ہوتا ہے تو دوسرا طلوع کرتا ہے۔ میں سورج ہوں۔ میرے جانے کے بعد چاند سے وابستگی اختیار کرو اور یاد رکھو میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وصی، میرے قرض چکانے والا، میری نسل کا باپ اور میرے خاندان میں میرا جانشین علیؑ بن ابی طالبؑ چاند ہے۔ اور حسنؑ و حسینؑ کی مثال ''فرقدین'' کی سی ہے اور میری دختر کی مثال زہرہ ستارے کی سی ہے۔ میری عترت اہلِ بیتؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں۔ (امالی طوسی، ص۵۱۶، مجلس ۱۸، حدیث ۳۸)

حدیث نمبر 56 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوبصیر سے روایت کی کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آلِ محمدؐ کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا کی ذریت آلِ محمدؐ ہیں۔

میں نے عرض کیا: رسولؐ خدا کے اہلِ بیتؑ کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: آئمہؑ اوصیاء اہلِ بیتؑ ہیں۔

میں نے عرض کیا کہ عترتِ پیغمبرؐ کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اصحابِ عبا عترتِ رسولؐ ہیں۔

میں نے عرض کیا: اُمتِ پیغمبرؐ کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اہلِ ایمان جنہوں نے رسولؐ خدا کی تعلیمات کی تصدیق کی اور حکم رسولؐ کے مطابق جنہوں نے ثقلین سے وابستگی اختیار کی اور ثقلین سے مراد اللہ کی کتاب اور رسولؐ خدا کی وہ عترت اہلِ بیتؑ ہے جن سے خدا نے ہر طرح کی ناپاکی کو دُور رکھا ہے اور جنہیں کامل طہارت عطا کی ہے اور یہ دونوں رسولؐ خدا کے جانشین ہیں۔ (امالی صدوق، ص۳۱۲، مجلس ۴۸، حدیث ۱۰)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 57 شیخ مفیدؒ نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ پیغمبرؐ خدا نے آخری خطبہ مرض الموت میں دیا تھا۔ رسولؐ خدا حضرت علیؑ اور اپنی ایک کنیز میمونہ کا سہارا لے کر مسجد میں آئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا:

لوگو! میں تمہارے درمیان دو وزنی اور گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ یہ کہا اور خاموش ہو گئے۔ ایک شخص اُٹھا اور اس نے کہا: یہ دو وزنی چیزیں کون سی ہیں؟

رسولؐ خدا کو غصہ آیا اور غصہ کی وجہ سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر آپؐ پُرسکون ہوئے اور فرمایا کہ جب میں نے دو وزنی چیزوں کی بات کی تھی تو آخر میں ان کی وضاحت بھی کرتا تو نے خواہ مخواہ کی جلد بازی کی ہے۔ ان دو میں سے ایک تو ایسی چیز ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمھارے ہاتھوں میں ہے اور وہ قرآن ہے۔ اور ثقلِ اصغر میری اہلِ بیتؑ ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: مشرکین کی پشت سے ایسے افراد پیدا ہوں گے جو دین کے لیے تم سے زیادہ مفید ثابت ہوں گے۔ خدا کی قسم! میری عترت سے جو بھی شخص محبت رکھے گا تو خدا قیامت کے دن اسے نور عطا کرے گا اور وہ اسی نور کی روشنی میں حوض پر پہنچے گا۔ (امالی مفید، ص ۱۳۵، حدیث ۳، مجلس ۱۶)

حدیث نمبر 58 شیخ صدوقؒ عیون اخبار الرضا میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ رسولؐ خدا نے حدیث ثقلین میں "عترت" کا ذکر کیا تھا۔ "عترت" سے کون لوگ مراد ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے میں، حسنؑ، حسینؑ اور نسلِ حسینؑ کے نو افراد مراد ہیں جن کا نواں ان کا قائمؑ ہوگا۔ نہ وہ کتاب اللہ سے جدا ہوں گے اور نہ کتاب اللہ ان سے جدا ہوگی۔ یہ دونوں حوض پر رسولؐ خدا کے پاس پہنچ جائیں گے۔ (عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۶۰، حدیث ۲۵، باب النصوص علی الرضاؑ)

حدیث نمبر 59 شیخ صدوقؒ نے زید بن ارقم سے یہ حدیث نقل کی کہ رسولؐ خدا نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

انی تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتی اهل بيتی
فانهما لن يفترقا حتٰی يردا علی الحوض
(کمال الدین، ص۲۳۴، حدیث۴۴، باب۲۲)

حدیث نمبر 60 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع سے واپسی پر رسولؐ خدا نے غدیر خم کے مقام پر قیام کیا اور آپؐ نے پالانوں کا منبر بنوایا، پھر آپؐ نے فرمایا:

گویا مجھے دعوت دی گئی ہے اور میں لبیک کہہ چکا ہوں۔ میں تمہارے اندر دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت، دیکھنا تم ان سے میرے بعد کیا سلوک کرتے ہو؟ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں۔ اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن مرد و عورت کا مولا ہوں۔ پھر آپؐ نے علی بن ابی طالبؑ کا بازو پکڑ کر فرمایا:

من كنت وليه فهذا علی وليه ، اللهم وال من والاه
وعاد من عاداه

''جس کا میں سرپرست ہوں میرے بعد اس کا علیؑ سرپرست ہے۔
خدایا! تو اُس سے دوستی رکھ جو علیؑ سے دوستی رکھے اور اُس سے دشمنی
رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے''۔

میں نے زید بن ارقم سے کہا: کیا تو نے یہ بات خود رسولؐ خدا سے سنی تھی؟ اس نے کہا: پالانوں کے دن ہر شخص نے یہ بات آپؐ کی زبان سے سنی تھی اور پالانوں کا منظر ہر شخص نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ (کمال الدین، ص۲۳۴، حدیث۴۵)

حدیث نمبر 61 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: عنقریب مجھے بلایا جائے گا اور میں لبیک کہوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب وہ آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی اللہ کی رسی ہے اور میری عترت اہل بیتؑ۔ لطیف و خبیر خدا نے مجھے

Presented by Ziaraat.Com

خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ دیکھنا میرے بعد تم ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟ (کمال الدین، ص ۲۳۵، حدیث ۴۶)

حدیث نمبر 62 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے اور جو کچھ ان میں ہے اس پر عمل کرتے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہیں: اللہ کی کتاب اور میری سنت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ (کمال الدین، ص ۲۳۵، حدیث ۴۷)

حدیث نمبر 63 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے اس سے وابستگی رکھی تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب وہ ایک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ (کمال الدین، ص ۲۳۵، حدیث ۴۸)

حدیث نمبر 64 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا: میں دنیا سے رحلت کرنے والا ہوں۔ عنقریب مجھے بلایا جائے گا اور میں لبیک کہوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک چیز دوسری سے افضل ہے اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ جائیں۔ (کمال الدین، ص ۲۳۵، حدیث ۴۹)

حدیث نمبر 65 شیخ صدوقؒ نے ابوسعید خدری سے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو امر

Presented by Ziaraat.Com

چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ طویل ہے۔ اللہ کی کتاب ایک ایسی رسّی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔ اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ میری عترت یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں۔

میں (عطیہ عوفی) نے ابوسعید سے پوچھا کہ عترتِ پیغمبرؐ سے کون لوگ مراد ہیں؟

اُنہوں نے کہا: اس سے رسولؐ خدا کی اہلِ بیتؑ مراد ہے۔ (مصدر سابق حدیث ۵۰)

حدیث نمبر 66 ابن بابویہ لکھتے ہیں کہ مشہور لغوی ابوالعباس ثعلب سے پوچھا گیا کہ رسولؐ خدا نے قرآن وعترت کو لفظ ''ثقلین'' سے کیوں تعبیر کیا تھا؟

اس نے کہا: کیونکہ ان سے وابستہ رہنا ثقیل ہے اسی لیے انہیں لفظ ''ثقلین'' سے تعبیر کیا گیا۔ (مصدر سابق، حدیث ۵۱)

حدیث نمبر 67 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے، اُنہوں نے فرمایا: میں نے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ آپ حجۃ الوداع کی تفصیل سے آگاہ کریں۔ جواب میں اُنہوں نے طویل گفتگو کی، پھر فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا:

انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا
(من) بعدی کتاب اللّٰہ عزوجل وعترتی اھل بیتی

آپؐ نے تین باران جملوں کا تکرار کیا۔ (کمال الدین، ص ۲۳۷، حدیث ۵۳)

حدیث نمبر 68 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا:

انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا
کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی فانھما لن یفترقا حتّٰی

Presented by Ziaraat.Com

یردا علی الحوض (کمال الدین، ص ۳۷، حدیث ۵۴)

حدیث نمبر 69 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا:

انی قد دعیت واجبت وانی تارک فیکم الثقلین احدھما اعظم من الاخر کتاب اللّٰہ عزوجل حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی فانھما لن یزالا جمیعا حتّٰی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما

"مجھے قدرت کی طرف سے بلاوا آ چکا ہے اور میں قبول کر چکا ہوں۔ میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب یہ آسمان سے زمین تک خدا کی لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ یہ دونوں ہمیشہ ساتھ رہیں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں گے۔ (مصدر سابق، حدیث ۵۶)

حدیث نمبر 70 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابوسعید خدری سے روایت کی کہ رسولِ خدا نے فرمایا:

ایھا الناس! انی تارک فیکم الثقلین ما ان اخذتم بہ لن تضلوا من بعدی احدھما اکبر من الاخر کتاب اللّٰہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی الا وانھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض

(مصدر سابق، حدیث ۵۷)

حدیث نمبر 71 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ اکرم نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی ولن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض (مصدر سابق حدیث، ص ۵۸)

حدیث نمبر 72 شیخ صدوقؒ اپنی اسناد سے لکھتے ہیں کہ عیسیٰ بن معتمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو دیکھا، انہوں نے زنجیر کعبہ پکڑی ہوئی تھی اور وہ زور زور سے یہ کہہ رہے تھے: جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ میں رسولؐ خدا کا صحابی ابوذرؓ جندب بن اسکن ہوں۔ میں نے رسولؐ خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی وانھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض الا وان مثلھما کسفینۃ نوح من رکب فیھانجا ومن تخلف عنھا غرق

''میں تمہارے درمیان دو گراں قدر وزنی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترتِ اہلِ بیتؑ۔ یہ دونوں جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے اور ان دونوں کی مثال کشتیِ نوحؑ کی سی ہے جو اس پر چڑھا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا''۔ (کمال الدین، ص ۲۳۹، حدیث ۵۹)

حدیث نمبر 73 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی تارک فیکم خلیفتین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی فانھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض

''میں تمہارے درمیان دو جانشین چھوڑ کر جا رہا ہوں یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ (مصدر سابق، حدیث ۶۰)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 74 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب وہ آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔ (مصدر سابق، حدیث ۶۱)

حدیث نمبر 75 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی تارک فیکم الثقلین احدھما اکبر من الاخر کتاب اللّٰہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی فانھما لن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض (مصدر سابق، حدیث ۶۲)

حدیث نمبر 76 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے سلیم بن قیس الہلالی سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

ان اللّٰہ تبارک وتعالٰی طھرنا وعصمنا وجعلنا شھدآء علی خلقه وحججا فی ارضه وجعلنا مع القرآن وجعل القرآن معنا لانفارقه ولا یفارقنا

"اللہ تعالٰی نے ہمیں طاہر بنایا اور ہمیں معصوم بنایا اور ہمیں اپنی مخلوق پر گواہ بنایا اور زمین پر حجت بنایا اور ہمیں قرآن کے ساتھ رکھا اور قرآن کو ہمارے ساتھ رکھا، نہ ہم اس سے جدا ہوتے ہیں اور نہ وہ ہم سے جدا ہوتا ہے"۔ (مصدر سابق، حدیث ۶۳)

حدیث نمبر 77 شیخ مفیدؒ نے اپنی اسناد سے ہشام بن حسان سے نقل کیا ہے کہ شہادتِ امیر المومنینؑ کے بعد جب امام حسن مجتبٰی علیہ السلام کی بیعت کی گئی تو آپؑ

Presented by Ziaraat.Com

نے یہ خطبہ دیا۔

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا خطبہ اسی باب کی پندرھویں حدیث میں کیا جا چکا ہے۔ قارئین اس کی طرف رجوع فرمائیں۔(من المترجم)

حدیث نمبر 78 شیخ مفیدؒ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن عباس سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ حضرت علیؑ، میرے والد عباس بن عبدالمطلب اور میرا بھائی فضل بن عباس رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی وقت آپؐ اپنی مرض الموت میں مبتلا تھے۔ اُنہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! انصار کے مرد اور ان کی عورتیں مسجد میں جمع ہیں اور وہ رو رہے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ کیوں رو رہے ہیں؟

انہوں نے کہا: انہیں آپ کی زندگی کے چراغ گل ہونے کا خوف ہے وہ اس لیے رو رہے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: مجھے سہارا دو۔ چنانچہ اُنہوں نے سہارا دیا اور آپ مسجد میں آئے۔ آپؐ کے سر پر پٹی بھی بدستور بندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

لوگو! تمہیں اپنے نبی کی موت پر تعجب کیوں ہے کیا میں نے تمہیں اپنی موت کی خبر نہیں دی اور کیا تمہیں اپنی موت کی خبر نہیں دی گئی ہے؟ اگر مجھ سے قبل کسی کو ہمیشہ کی زندگی ملی ہوتی پھر اللہ اسے مبعوث کرتا تو یقین کرو میں بھی تم میں ہمیشہ زندہ رہتا۔ میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں۔ میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اس سے وابستہ رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے۔ تم صبح وشام اس کی تلاوت کرتے رہو۔ آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو جس طرح سے خدا نے حکم دیا ہے۔ اسی طرح سے بھائی بھائی بن کر رہو۔ میں تمہارے درمیان اپنی عترت اہلِ بیتؑ کو چھوڑے جا رہا ہوں۔

میں تمہیں انصار کے قبیلہ کی وصیت کرتا ہوں، تم جانتے ہو کہ انہوں نے خدا، رسول

Presented by Ziaraat.Com

اور اہلِ ایمان کے لیے بڑی مصیبتیں جھیلی ہیں۔ انہوں نے مہاجرین کو رہائش فراہم کی اور اپنے باغات کے پھلوں میں ان کا حصہ مقرر کیا اور خود ضرورت مند ہوتے ہوئے بھی انہوں نے ایثار سے کام لیا۔ تم میں سے جو بھی حاکم بنے تو اسے چاہیے انصار کے نیکوکار کی نیکی کو قبول کرے اور ان کے بدکار سے درگزر کرے۔

یہ حضرت کی زندگی کا آخری خطاب تھا۔ (امالی مفیدؒ، ص ۴۷، مجلس ۶، حدیث ۶)

حدیث نمبر 79 ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا:

کانی قد دعیت فاجبت انی تارک فیکم الثقلین احدھما اکبر من الاخر کتاب اللّٰہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی فانظروا کیف تخلفونی فیھما

”گویا مجھے بلاوا آچکا ہے اور میں اس پر لبیک کہہ چکا ہوں۔ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں ایک دوسری سے بڑی ہے: اللہ کی کتاب وہ آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت اہلِ بیتؑ۔ دیکھنا تم ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟ (عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۳۴، حدیث ۴۰، باب ۳۱)

حدیث نمبر 80 شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی ولن یفترقا حتّٰی یردا علی الحوض (مصدر سابق، ص ۶۸، حدی ۳۵۹، باب ۳۱)

Presented by Ziaraat.Com

حدیث نمبر 81 ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے اپنی اسناد سے محمد بن مسلم سے نقل کیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے نمازِ جمعہ کے ایک خطبہ میں فرمایا: جو پیغام رسولؐ خدا پر اُتارے گئے آپؐ نے ان کی تبلیغ کی۔ تم رسولؐ خدا کی وصیت کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ آنحضرتؐ نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں: اللہ کی کتاب اور اپنی اہلِ بیتؑ۔ جو بھی ان سے تمسک رکھے گا وہ گمراہ نہ ہوگا اور جو انہیں چھوڑ دے گا تو اسے ہدایت نہیں ملے گی۔ (الکافی، ج ۳، ص ۴۲۳، حدیث ۶)

(واضح رہے کہ حضرت کا خطبہ کافی طویل ہے، یہ اس کا اقتباس ہے)

حدیث نمبر 82 احتجاج طبرسی میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا ایک خط مرقوم ہے۔ یہ خط آپؑ نے اہلِ اہواز کے ایک خط کے جواب میں تحریر کیا تھا۔ انہوں نے اپنے خط میں جبر وتفویض کے متعلق آپؑ سے سوال کیا تھا۔ آپؑ نے ان کے جواب میں لکھا:

''اس بات پر پوری اُمت کا اجماع ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قرآنِ مجید حق ہے اور اس میں کسی طرح کے شک کی گنجائش نہیں ہے۔ تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں اور انہوں نے اس بات پر اجماع کرکے اپنے صحیح ہونے کا ثبوت دیا ہے اور اللہ کے نازل کردہ کلام کی تصدیق کرکے اپنے ہدایت یافتہ ہونے کا ثبوت دیا ہے، کیونکہ نبی اکرم کا فرمان ہے:

لا تجتمع امتی علی ضلالة

''میری اُمت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی''۔

آنحضرتؐ نے اس حدیث کے ذریعے سے یہ پیغام دیا کہ جس بات پر امت کا اجماع ہو اور کسی کو کسی سے اختلاف نہ ہو تو وہ بات حق ہے۔ اس حدیث کا یہی مفہوم ہے۔ اس کا وہ مفہوم نہیں ہے جس کی جاہل تاویل کرتے ہیں اور جو کچھ معاندین نے کہا ہے کیونکہ یہ لوگ خودساختہ جھوٹی احادیث کا سہارا لے کر کتاب اللہ کے احکام کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ سے ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں صواب کی توفیق دے اور صحیح راستے کی ہدایت

Presented by Ziaraat.Com

دے۔ پھر آپؑ نے فرمایا:

جب کتاب کسی واقعہ کی تصدیق کرے اور اُمت کا کوئی گروہ جھوٹی روایات سے اس کا انکار کرے تو وہ گروہ گمراہ ہو جائے گا۔ رسولؐ خدا کی صحیح ترین حدیث ہے:

انی مستخلف فیکم خلیفتین کتاب اللّٰہ وعترتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی وانھما لن یفترقا حتٰی یردا علی الحوض

یہ حدیث ان الفاظ سے بھی وارد ہے۔

انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھل بیتی وانھما لن یفترقا حتٰی یردا علی الحوض ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا

اس حدیث کے شواہد ہمیں کتاب اللہ سے بھی مل سکتے ہیں جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ(المائدۃ:۵۵)

"تمہارا ولی بس اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہلِ ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں"۔

روایات علماء بھی اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت امیر المومنین علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے، کیونکہ آپؑ نے حالتِ رکوع میں انگشتری زکوٰۃ میں دی تھی۔ اللہ کو امیر المومنینؑ کا یہ عمل پسند آیا اور اُس کے لیے آیت نازل فرمائی۔

پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے یہ کہہ کر انہیں اپنے صحابہ سے ممتاز کیا:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ ، اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

"جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ خدایا! جو اس سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے

Presented by Ziaraat.Com

دشمنی رکھ"۔

آنحضرتؐ نے فرمایا:

علی یقضی دینی وینجز موعدی وھو خلیفتی علیکم من بعدی

"علیؑ میرا قرض چکائے گا اور میرے وعدے پورے کرے گا وہی میرے بعد تم پر میرا جانشین ہے"۔

جب رسولؐ خدا نے غزوۂ تبوک کے موقع پر انہیں مدینہ میں ٹھہرایا تو حضرت علیؑ نے کہا تھا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں؟

اس وقت رسولؐ خدا نے ان سے یہ فرمایا تھا:

اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی

کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی منزلت حاصل ہو جو کہ ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔

اس سے ہمیں یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ کتاب ان شواہد کی تصدیق کرتی ہے، لہٰذا اُمت کے لیے ایسی روایات کا اقرار ضروری ہے۔ جب روایات قرآن کے موافق ہوں اور قرآن روایات کے موافق ہو۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ روایات کتاب اللہ کے موافق ہیں اور کتاب اللہ ان کے موافق ہے اوران کی دلیل ہے تو ایسی روایات کی اقتداء فرض بن جاتی ہے اور اہلِ عناد و فساد کے علاوہ اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

✿✿✿

Presented by Ziaraat.Com